لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث و آثار
اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

اَلْمُخْتَارَاتُ الرَّضَوِیَّۃُ مِنَ الْاَحَادِیْثِ النَّبَوِیَّۃِ وَالْاٰثَارِ الْمَرْوِیَّۃِ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد چہارم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر
شبیر برادرز
40 اُردو بازار لاہور فون 7246006

نام کتاب	•=•=•=	المختارات الرضوية من الاحاديث النبوية والآثار المروية
عرفی نام	•=•=•=	جامع الاحادیث
افادات	•=•=•=	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح و نظر ثانی	•=•=•=	بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب و تخریج	•=•=•=	مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ	•=•=•=	مولانا عبدالسلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام	•=•=•=	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اوّل	•=•=•=	۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
سن اشاعت ثانی	•=•=•=	۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
قیمت	•=•=•=	روپے

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** 40 اُردو بازار لاہور

☆ **احمد بک کارپوریشن** اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

☆ **مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی** سبزی منڈی کراچی

☆ **ضیاء القرآن پبلی کیشنز** لاہور ، کراچی

☆ **مکتبہ رضویہ** آرام باغ روڈ کراچی

ابواب

اجمالی فہرست

ا۔ لباس

(۱) کپڑے اتار کر تہہ کرنے کا حکم

۱۹۵۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلشَّيَاطِينُ يَسْتَمْتِعُونَ ثِيَابَكُمْ فَإِذَا نَزَعَ أَحَدُكُمْ ثَوْبَهُ فَلْيَطْوِهْ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَيْهَا أَنْفَاسُهَا ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَطْوِيًّا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیاطین تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں، تو کپڑا اتار کر تہہ کر دیا کرو کہ اس کا دم راست ہو جائے کہ شیطان تہہ کپڑے کو نہیں پہنتا۔

۱۹۵۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِطْوُوا ثِيَابَكُمْ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَيْهَا أَرْوَاحُهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا وَجَدَ ثَوْبًا مَطْوِيًّا لَمْ يَلْبَسْهُ وَ إِنْ وَجَدَهُ مَنْشُورًا يَلْبَسُهُ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آ جائے۔ اس لئے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔

۱۹۵۲۔ **عن** قیس بن حازم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ فِرَاشٍ يَكُونُ مَفْرُوشًا لَا يَنَامُ عَلَيْهِ أَحَدٌ الْأَنَامَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ ۔

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔ ۱۲م

۱۹۵۰۔ كنز العمال للمتقی، ۴۱۱۰۰، ۲۹۹/۱۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۳۰۵/۲

۱۹۵۱۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۳۵/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۱۰۹۹، ۲۹۹/۱۵

۱۹۵۲۔ ابن أبی الدنيا ☆

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ نماز پڑھ کر مصلی پلٹ دینا بہتر ہے۔
فتاوی رضویہ ۳/۷۵

(۲) پاجامہ کا استعمال

۱۹۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت : يا رسول الله ! اتلبس السراويل ؟ قال : أجلُ فِی السَّفرِ و الْحضرِ وَ بِاللَّيلِ وَ النَّهارِ فَاِنِّی اُمِرْتُ بِالسَّترِ فلمْ أجِدْ شَيئًا أسْترَ مِنْهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ! کیا آپ پاجامہ پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، سفر و حضر اور دن و رات ہر وقت پہنتا ہوں کہ مجھے ستر پوشی کا حکم ملا تو میں نے پاجامے سے زیادہ کسی چیز کو ستر پوشی کرنے والا نہیں پایا۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان ابا الفرج او رده علی عادته فی الموضوعات، یہاں تک کہ ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی عادت کے مطابق اس کو موضوعات میں شمار کیا۔ و الصواب کما بينه الامام السيوطی و اقتصر عليه الحافظ ابن حجر و غيره انه ضعيف فقط تفردبة يوسف بن زياده الواسطی ۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صرف ضعیف ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے بیان فرمایا۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر اقتصار کیا۔ اس کی سند میں یوسف بن زیاد واسطی یک و تنہا ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔ ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔

۱۹۵۴۔ **عن** سويد بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتانا النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فساومنا سراويل ۔

۱۹۵۳۔ المسند لابی یعلی ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰/۲۷۳
السلسلة الضعيفة للالبانی ، ۸۹ ☆ الموضوعات لابن الجوزی ۳/۴۷
۱۹۵۴۔ السنن لابن ماجه ، باب لبس السراويل ، ۲/۲۶۴
السنن للنسائی باب الرجحان فی الوزن ۲/۱۹۰

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔۱۲م

۱۹۵۵۔ **عن** أبی صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراویل قبل الھجرۃ فارجح۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے پہلے پاجامہ فروخت کیا تو آپ نے مجھے معینہ قیمت سے زیادہ عنایت فرمائی۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ظاہر یہی ہے کہ خریدنا پہننے کے لئے ہوگا۔ بہرحال اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے۔ کما فی الھدی و المواھب و شرح سفر السعادۃ و غیرھا۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز شہادت پاجامہ پہنے تھے۔ کما فی تھذیب الامام النودی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۳/۹

(۳) اون کا لباس سنت انبیاء ہے

۱۹۵۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كَانَ عَلىٰ مُوسٰى عَلىٰ نَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَآءُ صُوفٍ ، وَ مُسْكَةُ صُوفٍ وَ جُبَّةُ صُوفٍ وَ سَرَاوِيلُ صُوفٍ ، وَ كَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۵/۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا اس دن اون کا لباس، اون کا پٹکا، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ پہنے تھے۔ اور آپ کی نعلین پاک چمڑے کی تھیں۔۱۲م

۱۹۵۵۔ السنن للنسائی　باب الرجحان فی الوزن　۱۹۵/۲

۱۹۵۶۔ المستدرک للحاکم،　۲۸/۱

(۴) پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

۱۹۵۷ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَوَّلُ مَنۡ لَبِسَ السَّرَاوِيۡلَ اِبۡرَاهِيۡمُ الۡخَلِيۡلُ عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس نے پاجامہ پہنا وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ۔۱۲م

(۵) پاجامہ پہننے میں زیادہ ستر پوشی ہے

۱۹۵۸ـ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِلۡمُتَسَرۡ وِلَاتِ مِنۡ اُمَّتِی، يَااَيُّهَا النَّاسُ ! اِتَّخِذُوا السَّرَاوِيۡلَاتِ ، فَاِنَّهَا مِنۡ اَسۡتَرِثِيَابِكُمۡ وَ حَصِّنُوۡ بِهَا نِسَآئَكُمۡ اِذَا خَرَجۡنَ ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری امت کے پاجامہ پہننے والوں کو بخش دے۔ اے لوگو! پاجامے پہنو کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے زیادہ ستر پوشی کرنے والے ہیں اوران کے ذریعہ اپنی باہر نکلنے والی عورتوں کی حفاظت کرو۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سندوں میں ضعف ہے لیکن یہ تعدد طرق سے درجۂ قوت میں ہے۔ ہاں البتہ ابوالفرج ابن جوزی کے مذہب کے خلاف ہے کہ انہوں نے اس کو موضوعات میں شمار کیا۔

۱۹۵۷ـ تاریخ دمشق لابن عساکر ۱۴۹/۲

۱۹۵۸ـ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۲۲/۵ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۳۱۲/۱
میزان الاعتدال للذهبی ، ۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی ۴۱۸۲۸، ۴۵۹/۱۵
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۴۴۳/۲ ☆ لسان المیزان لابن حجر ۱۴۶۰
تنزیه الشریعه لابن عراق، ۲۷۲/۲ ☆

بالجملہ پاجامہ پہننا بلاشبہ مستحب بلکہ سنت ہے۔ان لم یکن فعلا فقولا و الافلا اقل من الاستنان تقریرا کما علمت ۔ لا جرم فتاوی عالمگیریہ میں فرمایا:لبس السیروایل سنة و ھو من استر الثیاب للرجال و النساء کذا فی الغرائب ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۴/۹

(۶) ریشم کا لباس ناجائز ہے

۱۹۵۹۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ فَاِنَّہٗ مَنْ لَبِسَہٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْآخِرَۃِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

۱۹۶۰۔ **عن** ام المؤ منین جویریة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ حَرِیْرٍ اَلْبَسَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثَوْبًا مِنَ النَّارِ ۔

امیر المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ریشم پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔

۱۹۶۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ لَبِسَہٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ تَلْبَسْہُ فِی الْآخِرَۃِ ۔

۱۹۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس الحریر وافتراشہ للرجال ، ۸۶۷/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب اللباس ۱۹۱/۲
السنن للنسائی باب التشدید فی لبس الحریر ۲۵۳/۲
المستدرک للحاکم ۱۹۱/۴ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری ، ۹۶/۳
۱۹۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۳۹/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۶۵/۲۴ ☆
۱۹۶۱۔ السنن للنسائی ، باب التشدید فی لبس الحریر ، ۲۵۲/۲

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

۱۹٦۲۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِی الْآخِرَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

۱۹٦۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أخذحریرا بشماله و ذ هبا بیمینه ، ثم رفع بهما یدیه فقال : اِن هٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلیٰ ذُکُورِ اُمَّتِی۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا پھر فرمایا بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

۱۹٦٤۔ **عن** حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : من لبس ثو ب حریر ألسبه الله تعالیٰ یوما من نار لیس من أیامکم ،ولکن من أیام الله تعالیٰ الطوال قال تعالیٰ :

۱۹٦۲۔ الجامع الصحیح للبخاری باب لبس الحریر و افتراشه للرجال ۸٦۷/۲
الصحیح لمسلم ، باب تحریم الاستعمال اناء الذهب الخ، ۱۸۹/۲
السنن للنسائی ، باب التشدید فی لبس الحریر ، ۲۵۳/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱۵٦/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۲۸۵/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب ۳٤۹/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤۱۲۰۸ ۳۱۹/۱۵
۱۹٦۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حریر و الذهب، ۲۰۵/۱
السنن لابی داؤ د ، باب الحریر للنساء ۵٦۱/۲
السنن لابن ماجه ، باب لبس الحریر و الذهب، ۲۵۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۵/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵٦/۱۲
کنز العمال للمتقی، ٤۱۲۰۷، ۳۱۸/۱۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤۳۹٤
مجمع الزوائدللهیثمی، ۱٤۳/۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۹٦/۳
السنن الکبری للبیهقی، ٤۲۵/۲ ☆
۱۹٦٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆

وَاِنَّ يَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّكَ كَاَلۡفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو ریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کامل آگ پہنائے گا۔وہ دن تمہارے دنوں سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دن لمبے دنوں میں سے ہے۔یعنی ایک ہزار برس کا ایک دن۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۶۵

(۷) لباس شہرت مذموم ہے

۱۹۶۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنۡ لَبِسَ ثَوۡبَ شُهۡرَةٍ اَلۡبَسَهُ اللّٰهُ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ ثَوۡبَ مَذَلَّةٍ ثُمَّ يَلۡهَبُ فِيۡهِ النَّارُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا کپڑا پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔ صفائح اللجین ص ۵۴

(۸) سرخ کپڑا امرد کے لئے شیطانی لباس ہے

۱۹۶۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِيَّاكُمۡ وَ الۡحُمۡرَةَ ، فَاِنَّهَا مِنۡ زِيِّ الشَّيۡطَانِ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سرخ رنگ کے لباس سے بچو کہ یہ شیطانی لباس ہے۔

۱۹۶۵۔ السنن لابن ماجه ، باب من لبس شهرة من الثياب ، ۲۶۶/۲
الجامع الصغير للسيوطي، ۵۴۲/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذري، ۱۱۶/۳
اتحاف السادة للزبيدي، ۲۵۳/۳ ☆
كنز العمال للمتقي، ۴۱۱۶۹، ۲۹۴/۱۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۲/۲
شرح السنة للبغوي، ۴۶/۱۲ ☆
۱۹۶۶۔ كنز العمال للمتقي، ۴۱۱۷۸، ۲۹۵/۱۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطي، ۹۳۴۸
المعجم الكبير للطبراني، ۱۴۸/۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ۱۳۰/۵

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو ہر قسم کا رنگ جائز ہے جب تک اس میں کوئی نجاست نہ ہو اور مردوں کے لئے دو رنگوں کا استثناء ہے۔ معصفرا اور مزعفر۔ یعنی کم و کیسر۔ یہ دونوں مرد کو ناجائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں کچے ہوں یا پکے، ہاں کسی عارض کی وجہ سے ممانعت ہو جائے تو وہ دوسری بات ہے۔ جیسے ماتم کی وجہ سے سیاہ لباس پہننا حرام ہے۔ بلکہ ماتم کی وجہ سے کسی قسم کی تغیر وضع حرام ہے۔ ولہذا ایام محرم شریف میں سبز لباس جس طرح جاہلوں میں مروج ہے ناجائز و گناہ ہے۔ اور اودا، یا نیلا، یا آبی، یا سیاہ اور بدتر و اخبث ہے کہ روافض کا شعار اور ان سے تشبہ ہے، اسی طرح ان ایام میں سرخ بھی ناصبی خبیث بہ نیت خوشی و شادی پہنتے ہیں۔ یونہی ہولی کے دنوں میں اور بسنت کے دنوں میں بسنتی کہ کافر ہنود کی رسم ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۶

(۹) عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے تشبہ حرام ہے

۱۹۶۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَ لَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے، اور نہ وہ مرد کے عورتوں سے مشابہت اختیار کرے۔

۱۹۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: لعن رسول الله صلی الله تعالی

۱۹۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/۱۰۳
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/۱۰۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۱۲۳۷، ۱۵/۳۲۴
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۴۷۰ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ۳/۳۲۱
المسند للعقيلی، ۲/۲۳۲ ☆
۱۹۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۷۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۲۵۱
تلبيس ابليس لابن الجوزی، ۲۳۹ ☆

عليه وسلم مخنثى الرجال الذين يتشبهون بالنسآء و المترجلات من النساء المشبهات بالرجال، و راكب الفلاة و حده۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں، اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں۔ اور جنگل کے اکیلے سوار کو۔ یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔

۱۹۶۹۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ أَبَدًا، اَلدَّيُّوْثُ وَ الرَّجِلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہ جائیں گے۔ دیوث مردانی عورت، اور شراب کا عادی۔

۱۹۷۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ وَ الدَّيُّوْثُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائیگا۔ ماں باپ کا نافرمان، مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

۱۹۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۱۹۶۹۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۲۶۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۲۱۴
السنن للنسائی، زكاة ۱۶ ☆
۱۹۷۰۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۵/۲۶۵ ☆ المستدرك للحاكم ۴/۱۴۶
مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۷۸ ☆ المسند لابی عوانه ۱/۴۰
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۲۱۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۳۴
اتحاف السادة للزبيدی، ۴/۱۱۹ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۳۳۹
كنز العمال للمتقی، ۴۳۸۱۹ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۶۷۴
التفسير لابن كثير، ۱/۴۷۰ ☆ التفسير للقرطبی، ۳/۲۰۸
۱۹۷۱۔ السنن للنسائی، باب المنان بما اعطى ۱/۲۷۵
المستدرك للحاكم، ۱/۷۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۲۱۴

الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ ، وَ الدَّيُّوْثُ، وَ رِجْلَةُ النِّسَآءِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، ماں باپ سے عاق، دیوث، اور مردانی وضع عورت۔

۱۹۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَرْبَعَةٌ يُصْبِحُوْنَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَ يُمْسُوْنَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ ،اَلْمُتَشَبِّهُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ،وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَالَّذِیْ يَأْتِي الْبَهِيْمَةَ،وَالَّذِی يَأْتِي بِالرَّجُلِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخص صبح کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، اور شام کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، زنانی وضع والے مرد، مردانی وضع والی عورت، چوپائے سے جماع کرنے والا، اغلامی۔

۱۹۷۳۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَرْبَعَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَوْقَ عَرْشِهٖ وَأَمَّنَتْ عَلَيْهِمْ مَلآئِكَتُهٗ ، اَلَّذِی يَحْصِنُ نَفْسَهٗ عَنِ النِّسَآءِ وَلَا يَتَزَوَّجُ وَ لَا يَتَسَرّٰى لِئَلَّا يُوْلَدَ لَهٗ وَلَدٌ ، وَ الرَّجُلُ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَآءِ وَ قَدْ خَلَقَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا ، وَ الْمَرْأَةُ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ وَ قَدْ خَلَقَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أُنْثٰى، وَ مُضَلِّلُ الْمَسَاكِيْنِ . رَجُلٌ حَصُوْرٌ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے بالائے عرش سے لعنت بھیجی جس پر فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جو اپنے آپ کو عورتوں سے جدا رکھے اور شادی نہ کرے کہ اس کے بچہ پیدا نہ ہو، مرد جو عورتوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مرد بنایا ہے۔ وہ عورت جو

۱۹۷۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۰۰۰ ۹۸۲، ۷۲/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۲/۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱۰۱/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۸۷/۳
۱۹۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۹/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۱/۴

مردوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عورت بنایا ہے، محتاجوں کو غلط راہ دکھانے والا، اور نکاح کی قدرت رکھتے ہوئے نکاح نہ کرنے والا۔

۱۹۷۴ـ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَرْبَعَةٌ لُعِنُوا فِی الدُّنْیَا وَ الآخِرَةِ وَ أَمَّنَتِ الْمَلاَئِکَةُ ، رَجُلٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ ذَکَرًا فَأَنَّثَ نَفْسَهُ وَتَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ ، وَ اِمْرَأَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ أُنْثٰی فَتَذَکَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ، وَ الَّذِی یُضِلُّ الأَعْمٰی ، وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ، وَ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ حَصُوْرًا اِلَّا یَحْیٰی بْنَ زَکَرِیَّا عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ و السَّلاَمُ ـ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر دنیا وآخرت میں لعنت اتاری گئی تو فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مرد بنایا اور اس نے اپنے آپ کو عورت بنالیا اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرلی، وہ عورت جس کو اللہ تعالیٰ نے عورت بنایا لیکن اس نے مردانی وضع اختیار کی کہ مردوں سے مشابہت پیدا کرلی، وہ شخص جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا، وہ مرد جس کو عورت رکھنے کی طاقت ہے پھر وہ عورت سے رغبت نہ رکھے حالانکہ یہ حکم صرف حضرت یحیٰی بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

۱۹۷۵ـ **عن** بعض الشیوخ رضی الله تعالیٰ عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ وَ الْمَلاَئِکَةُ رَجُلًا تَأَنَّثَ وَ اِمْرَأَةً تَذَکَّرَتْ ، وَ رَجُلًا تَحَصَّرَ بَعْدَ یَحْیٰی بْنِ زَکَرِیَّا عَلیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلاَمُ ، وَ رَجُلًا قعد علی الطَّرِیْقِ یَسْتَهْزِئُ مِنْ أَعْمٰی، وَ رَجُلًا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ فِی یَوْمِ مَسْغَبَةٍ ـ

بعض مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت اس مرد پر جو زنانی وضع بنائے اور اس عورت پر جو مردانی وضع اختیار کرے، اس مرد پر جو حضرت یحیٰی بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے بعد عورتوں سے بے رغبت رہے، اس مرد پر جو راستہ میں بیٹھا نابینا پر ہنسے۔ اور اس مرد پر جو قحط کے ایام میں پیٹ بھر کھانا کھائے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۴

۱۹۷۴ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۰۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۲۵

۱۹۷۵ـ کنز العمال للمتقی، ۴۳۹۸۳، ۱۶/۷۳ ☆

(١٠) عورت مرد کا جوتا نہ پہنے

١٩٧٦ـ **عن** عبد الله بن مليكة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قيل لعائشة رضى الله تعالىٰ عنها : ان امراة تلبس النعل ، قالت : لعن رسول الله الرجلة من النساء۔

حضرت عبد اللہ بن ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا گیا: کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورت پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٩

(١١) مرد وعورت کا لباس ایک دوسرے کو پہننا ناجائز ہے

١٩٧٧ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت پیدا کریں، اوران مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔

١٩٧٨ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لُبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَ الْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ ۔

١٩٧٦ـ السنن لابى داؤد، باب فى لباس النساء ٢/٥٦٦
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٤٧٠
١٩٧٧ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب المتشبهين بالنساء ٢/٨٧٤
السنن لابى داؤد باب فى لباس النساء ٢/٥٦٦
المسند لاحمد بن حنبل، ١/٢٥٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ٢/٤٤٦
مجمع الزوائد للهيثمى ، ٨/١٠٣ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ٣/١٠٣
١٩٧٨ـ المسند لابى داؤد، باب لباس النساء ٢/٥٦٦
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/٣٢٥ ☆ شرح السنة للبغوى، ١٢/١٢١
الترغيب والترهيب للمنذرى ٣/١٠٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ١٠/٢٦٣
كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٢٠٦ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرد پر اللہ کی لعنت جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔ ۱۲م

۱۹۷۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان امراة مرت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم متقلدة قوسا فقال : لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شانے پر کمان لٹکائے گزری، فرمایا: اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی وضع اختیار کریں۔

۱۹۸۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المخنثین من الرجال ، و المترجلات من النسآء و قال : أَخْرِجُوا الْمُخَنِّثِيْنَ مِنْ بُيُوْتِكُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر، اور فرمایا: زنانہ مردوں کو اپنے گھروں سے نکال کر باہر کردو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۸

(۱۲) عورت کتنا نیچا لباس پہنے

۱۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کم تجر المراة من ذیلها ، قال : شبرا، قالت : اذا ینکشف عنها ، قال : فَذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۴

۱۹۷۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۴۶

۱۹۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری باب اخراجهم ، ۲/۸۷۴

السنن لابی داؤد باب الحکم فی المخنثین ، ۲/۶۷۵

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۲۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۴۱

مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۰۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۲/۲۰۵

۱۹۸۱۔ السنن لابن ماجه ، باب ذیل المراة کم یکون ، ۲/۲۶۴

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عورت کتنا دامن گھسیٹ سکتی ہے، فرمایا: ایک بالشت۔ عرض کیا: پھر تو بے ستری ہو سکتی ہے، فرمایا، ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔

(۱۳) ٹخنوں سے نیچے پاجامہ وغیرہ بہ نیت تکبر ناجائز ہے

۱۹۸۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یَنْظُرُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلیٰ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندہ کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے اپنا تہبند اتراتے ہوئے گھسیٹا۔۱۲م

۱۹۸۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مُخَیَّلَةً لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ازراہ تکبر اپنا لباس زمین پر گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۱۹۸۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۱۹۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جر ثوبه من الخیلاء ۸۶۱/۲
السنن لابن ماجه، باب من جر ثوبه خیلاء ۲۶۴/۲
شرح السنة للبغوی، ۹/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۵۸/۱۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۴۵/۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۹/۳
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۳۱۱ ☆ الکامل لابن عدی
۱۹۸۳۔ السنن لابی داؤد، باب ما جاء فی اسبال الازار ۵۶۴/۲
السنن لابن ماجه، باب من جر ثوبه خیلاء ۲۶۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۴۶/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۵۸/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆
۱۹۸۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جر ثوبه من الخیلاء ۸۶۱/۲
الصحیح لمسلم، باب تحریم جر الثوب خیلاء ۱۹۴/۲
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی کراهیة الازار، ۲۰۶/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلیٰ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے تکبر کی نیت سے کپڑا زمین پر گھسیٹا۔۱۲م

۱۹۸۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا أَسْفَلَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔۱۲م

۱۹۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَ لَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِیْمٌ ، اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَ الْمُنْفِقُ سَلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا، اور نہ ان کو پاک فرمائے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، ٹخنوں سے نیچے تہبند باندھنے والا، احسان جتانے والا اور اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے

۱۹۸۴۔ السنن لابن ماجه ، باب من جر ثابه خیلاء ۲/۲٦٤
التمهید لابن عبد البر ، ۳/۲٤٤ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۲/۸
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/۸۹ ☆ المغنی للعراقی ، ۳/۳٥۲
۱۹۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب من جرثوبه من غیر خیلاء ۲/۸٦۱
السنن للنسائی، باب تحت الکعبین من الازار، ۲/۲٥٤
السنن لابن ماجه ، باب موضع الازار این هو ، ۲/۲٦٤
المسند لاحمد بن حبل ، ۲/ ٤٦۱ ☆ المصنف لابن أبی شیبه ، ۸/ ۲۰٤
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱۱٥۸، ۱٥/۳۱٥
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۲٥٦ ☆ الکامل لابن عدی
۱۹۸٦۔ الصحیح لمسلم ، باب غلظ تحریم الاسباب ، ۱/ ۷۱
السنن لابی داؤد باب ما جاء فی اسبال الازار ۲/٥٦٥
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۲۱٤ ☆ المسند لاحمد بن حبل ۲/ ٤۸۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۷/ ۱۳۰ ☆ الترغیب والترهیب للمندری ، ۲/ ۷٥

والا ۔۱۲م

۱۹۸۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قال ابو بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه : يا رسول الله ! عليك الصلوٰة و السلام ، احد شقی ازاری يسترخی الا ان اتعاهد ذلك منه ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهٗ خُيَلَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے تکبر کے ارادہ سے کپڑا زمین پر گھسیٹا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام میرے تہبند کا کونہ کبھی کبھی ڈھیلا ہوکر نیچا ہوجاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی پوری دیکھ بھال رکھتا ہوں۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جواز راہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔۱۲م

۱۹۸۸۔ **عن** عكرمة رضی الله تعالیٰ عنه انه رای عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما يأتزر فيضع حاشية ازاره من مقدمه علی ظهر قدمه و يرفع مؤخره قلت لم تازره هذه الازارة ، قال : رأيت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يأتزرها ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ تہبند باندھتے تو اپنے تہبند کا اگلا گوشہ اپنے قدموں پر رکھتے اور پیچھے کا کچھ حصہ اٹھادیتے ، میں نے عرض کیا: آپ اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کواسی طرح تہبند باندھتے دیکھا۔۱۲م

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ عدول ہیں جن سے امام بخاری نے روایت کی ۔

۱۹۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من ازاره من غير خيلاء، ۲/ ۸۶۰
السنن لابی داؤد، باب ما جاء اسبال الازار، ۲/ ۵٦٤
۱۹۸۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی قدر موضع الازار، ۲/ ٥٦٦

كما لا يخفى على الفطن الماهر بالفن ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۹

۱۹۸۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال مررت على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و فى ازارى استرخآء فقال : يا عبد الله ! ارفع ازارك فرفعته ثم قال :زد! فزدت، فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الى اين ؟ فقال: انصاف الساقين ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میرا تہبند اس وقت کچھ نیچا تھا ۔فرمایا: اے عبداللہ ! اپنے تہبند کو اٹھاؤ! میں نے اٹھالیا پھر فرمایا اور اٹھاؤ! میں نے اور اٹھالیا پھر میں اسی پر کاربند رہا، بعض لوگوں نے کہا: کہاں تک اٹھایا؟ فرمایا: نصف پنڈلیوں تک ۔۱۲م

۱۹۹۰۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: اِزَارَةُ الْمُؤمِنِ اِلىٰ أَنْصَافِ سَاقَيْه ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مومن کا تہبند نصف پنڈلیوں تک ہونا چاہیئے ۔۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی فرماتے ہیں: نصف ساق تک مستحب ہے ۔اور ٹخنوں تک بلاکراہت جائز ہے۔ عالمگیری میں ہے ۔ہاں اس میں شبہ نہیں کہ نصف ساق تک پائچوں کا ہونا بہتر و عزیمت ہے

۱۹۸۹۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم جر الثوب خيلاء و بيان حدها، ۲/۱۹۵

۱۹۹۰۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم جر الثوب، ۲/۱۹۵

السنن لابن ماجه، باب موضع الازار اين هو، ۲/۲۶۴

السنن لابى داؤد، باب فى قدر موضع الازار ۲/۵۶۶

الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۶۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۶

السنن الكبرى للبيهقى، ۲/۲۴۴ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱۲/۱۲

مشكوة المصابيح للتبريزى، ۴۳۳۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ۹/۳۵۹

تاريخ دمشق لابن عساكر ۴/۲۵۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۱۰۹۸، ۱۰/۲۹۹

المعبود للساعاتى، ۱۸۰۲ ☆ علل الحديث لابن أبى حاتم، ۱۴۵۹

تاريخ الكبير للبخارى، ۵/۳۶۶ ☆ ميزان الاعتدال للذهبى ۵۷۳۵

المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲/۳۴۱ ☆ المؤطا لمالك، ۹۱۴

اکثر ازار پر انوار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہیں تک ہوتی تھی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۹

(۱۴) عورت کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیئے

۱۹۹۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْجَارِیَةَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ یَصِحُ اَنْ یُّرٰی مِنْهَا اِلَّا وَجْهُهَا وَ یَدَیْهَا اِلَی الْمَفْصَلِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکی جب بالغہ ہو جائے تو اس کو چہرہ اور گٹوں تک ہاتھ کے سوا کوئی عضو کھولنا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۸

(۱۵) اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ

۱۹۹۲۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : دخل علیہا وھی تخمر فقال : لَیَّةً لَا لَیَّتَیْنِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں اوڑھنی اوڑھے تھی، فرمایا: ایک پیچ دو، دو نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زنان عرب جو اوڑھنی اوڑھتیں حفاظت کے لئے سر پر پیچ دے لیتیں۔ اس پر ارشاد ہوا کہ ایک پیچ دیں دو نہ ہوں کہ عمامہ سے مشابہت نہ ہو۔ عورت کو مرد اور مرد کو عورت سے تشبہ حرام ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۴۹

۱۹۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب فیما تبدی المرأہ من زینتها ۲/۵۶۷

۱۹۹۲۔ السنن لابن داؤد، باب کیف الاختمار، ۲/۵۶۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۹۴ ☆ المستدرک للحاکم ۴/۱۹٤

کنز العمال للمتقی، ٤١٢٤٠ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٥/٤٢

المصنف لعبد الرزاق، ٣/١٣٣ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٤٣٦٧

۲۔ خضاب

(۱) سیاہ خضاب ناجائز ہے

۱۹۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصُّفرَۃُ خِضَابُ الْمُؤمِنِ ، وَالْحُمرَۃُ خضابُ الْمُسْلِمِ ، وَ السَّوَادُ خِضَابُ الْکَافِرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پیلا خضاب مؤمن کا ہے، سرخ مسلمان کا، اور سیاہ خضاب کافر کا۔۱۲م

۱۹۹٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَکُونُ قَوْمٌ فِی آخِرِ الزَّمَانِ یَخْضِبُونَ بِهَذا السَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ ، لَا یَجِدُونَ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔

۱۹۹۵۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوسیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

۱۹۹۳۔ المستدرك للحاكم ، ۳/۵۲۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/۱۶۳
كنز العمال للمتقی ،۱۷۳۱۵، ٦/٦٦٨ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/۱٤۳
۱۹۹٤۔ السنن الكبری للبیهقی ، ٤/۳۱۱ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی ۱۲/ ٤۱۳
اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/ ٤۳۱ ☆ الامالی للشجری ، ۲/۲۵۰
اللآلی المصنوعه للسیوطی ، ۲/ ۱٤٤ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/۱٤۳
۱۹۹۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/۱٦۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۳۵۵
كنز العمال، للمتقی ،۱۷۳۳۳، ٦/٦۷۱ ☆ الا مالی للشجری ، ۲/۲۵۰
علل الحدیث لا بن أبی حاتم ، ۲٤۱۱، ٦/٦۷۱ ☆ الكامل لا بن عدی ،

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیاہ خضاب خواہ مازو وہلیلہ ونیل کا ہو خواہ نیل وحنا مخلوط خواہ کسی چیز کا سوا مجاہدین کے سب کو مطلقاً حرام ہے۔ اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں اتنی ملا کر کہ جس سے سرخی میں پختگی آ جائے اور رنگ سیاہ ہونے نہ پائے سنت مستحبہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۷

۱۹۹۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : غَیِّرُوْا ھٰذَا الشَّیْبَ وَ اجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بڑھاپے کی سفیدی کو کسی رنگ سے تبدیل کرلو، اور سیاہ خضاب سے بچو۔۱۲م

۱۹۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَا تِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ ، وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت گودنے والیوں پر، گودوانے والیوں پر، چہرے کے بال بگاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو جدا کرنے والیوں پر۔ کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔۱۲م

۱۹۹۸۔ **عن** اسماء بنت أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : قال

۱۹۹۶۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب خضاب الشیب بصفرة و حمرة ۲/۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۴۹۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/۳۱۰
اتحاف السادة للزبیدی ۲/۴۲۰ ☆ الکامل لا بن عدی،
الطبقات الکبری لا بن سعد، ۵/۳۳۴ ☆ المسند لا بی عوانة، ۲/۷۴
۱۹۹۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قولہ تعالیٰ وما اتاکم الرسول فخذوہ ۲/۷۲۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۴۳۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۶
تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۲۲۵ ☆ المسند لا بی عوانة، ۲/۷۴
۱۹۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المتشبع بما لم نیل ۲/۷۸۵
الصحیح لمسلم، باب النھی عن التزویر فی اللباس ۲/۲۰۶

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبِ زُوْرٍ ـ

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کا اظہار کرنے والا جو غیر واقعی ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے مکروفریب کا لباس پہنا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بس ظاہر ہے کہ خضاب اسی لئے ہوگا کہ عورت (یا کسی دوسرے) پر اظہار جوانی کرے، جوان ہے نہیں اور جوان بنے تو حضور کے اس فرمان کے مطابق وہ شخص سر سے پاؤں تک جھوٹ اور فریب کا جامہ پہنے ہے اس سے بدتر اور کیا درکار۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۲

۱۹۹۹ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : غَیِّرُوا الشَّیْبَ وَ لَا تَقْرَبُوا السَّوَادَ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑھاپا تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔

۲۰۰۰ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یُبْغِضُ الشَّیْخَ الْغِرْبِیْبَ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوے کو۔

۲۰۰۱ـ **عن** عامر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَا یَنْظُرُ اِلیٰ مَنْ یَّخْضِبُ بِالسَّوَادِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ـ

۱۹۹۹ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۲۴۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۲/۴۲۰
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۳۵۷ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۲۱۸، ۶/۶۶۸
۲۰۰۰ـ جمع الجوامع للسیوطی ، ۵۱۷۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۳۳۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۱۴ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۴/۳۴۳
۲۰۰۱ـ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۳۳۱، ۶/۶۷۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۵۱۴۷
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۱۴ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ، ۲/۱۴۲

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

۲۰۰۲۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلشَّیْبُ نُوْرٌ ، مَنْ خَلَعَ الشَّیْبَ فَقَدْ خَلَعَ نُوْرَ الْاِسْلَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سپیدی نور ہے۔ جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا۔

۲۰۰۳۔ **عن** ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا مَا لَمْ یُغَیِّرْھَا ۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔

۲۰۰۴۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللھتعالیٰ علیہ وسلم : أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ الْحِنَّآءَ وَ الْکُتَمَ اِبْرَاھِیْمُ عَلیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ ، وَ أَوَّلُ مَنِ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب میں پہلے حنا اور کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل

۲۰۰۲۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۲/ ۴۲۵ ☆ المسند للعقیلی ۴/۳۲۲
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ، ۱/ ۷۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۳۰۵

۲۰۰۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۲۱۰ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۹/ ۱۶۱
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱/ ۲۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ، ۱/ ۲
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۵/۱۵۸ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۲/ ۲۸۰
الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۱۹۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۳۳۴، ۶/۶۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۰ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۸/۲۴۹
کشف الخفا للعجلونی ۲/ ۲۵۲ ☆ الامالی للشجری ، ۲/ ۲۴۲

۲۰۰۴۔ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۱۱۵ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۳۱۳، ۶/۶۶۸
مسند الفردوس للدیلمی ، ۱/ ۲۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۶۹

اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔اور سب سے پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں اسی لئے پہلا خضاب مستحب ہے اور دوسرا غیر جہاد میں حرام۔

۲۰۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَلَاقٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں ہیئت بگاڑنا یہ کہ ڈاڑھی مونڈے یا سیاہ خضاب کرے۔

۲۰۰۶۔ **عن** واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شَرُّ كُهُوْلِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

۲۰۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن الخضاب بالسواد۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۳۱

۲۰۰۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/۴۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۸/۱۲۱
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۲۷۵، ۶/۶۶۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۴۳
۲۰۰۶۔ مجمع الزوائد للھیثمی ۱۰/۲۷۰ ☆
۲۰۰۷۔ الطبقات الکبری لابن سعد ، ☆

سرخ اور زرد خضاب جائز ہے

۲۰۰۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : مر علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل قد خضب الحناء فقال : مَا أَحُسَنَ هٰذَا ، قال : فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال : هٰذا أَحُسَنُ مِنُ هذا ، ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال : هٰذا أَحُسَنُ مِنُ هذا کُلِّهٖ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب لگا کر گزرے فرمایا: یہ کیا خوب ہے۔ پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے، پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے، فرمایا: یہ ان سب سے بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

۲۰۰۹۔ **عن** عثمان بن عبد الله بن موهب رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت شعرا من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جو ان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے، جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے، مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔

۲۰۱۰۔ **عن** عثمان بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها ارته شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احمر۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت

۲۰۰۸۔ السنن لابن ماجه ، باب الخضاب بالصفرة ، ۲/۲۶۷

۲۰۰۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یذکر فی شیب ، ۲/۸۷۵

السنن لابن ماجه باب الخضاب بالحناء ۲/۲۵۸

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۴۷

۲۰۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یذکر فی الشیب ، ۲/۸۷۵

ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دیکھائے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنہا مہندی مستحب ہے۔ اور اس میں کتم کی پتیاں ملا کر کہ ایک گھاس مشابہ برگ زیتون ہے جس کا رنگ گہرا سرخ مائل بسیاہ ہوتا ہے اس سے بہتر۔ اور زرد رنگ اس سے بہتر۔ اور سیاہ وسمے کا ہو خواہ کسی چیز کا حرام ہے مگر مجاہدین کو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۶۶/۹
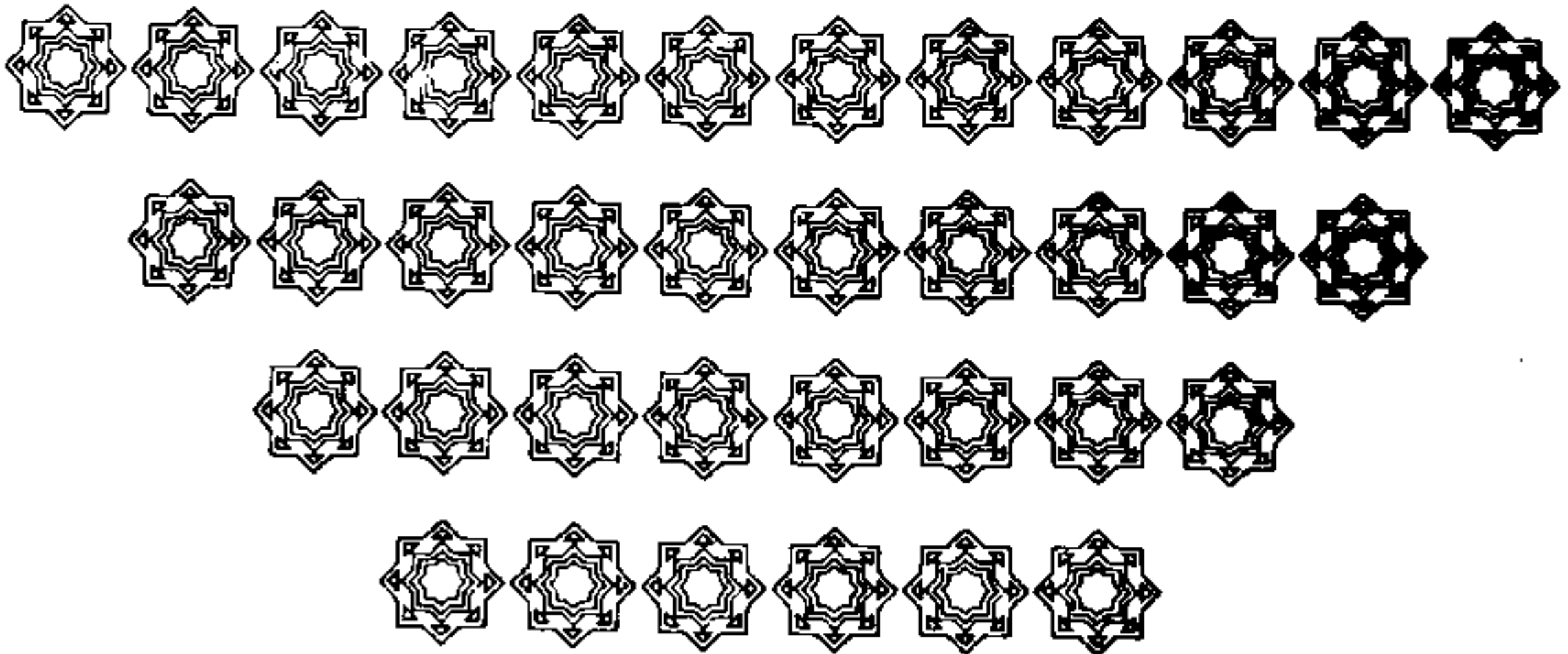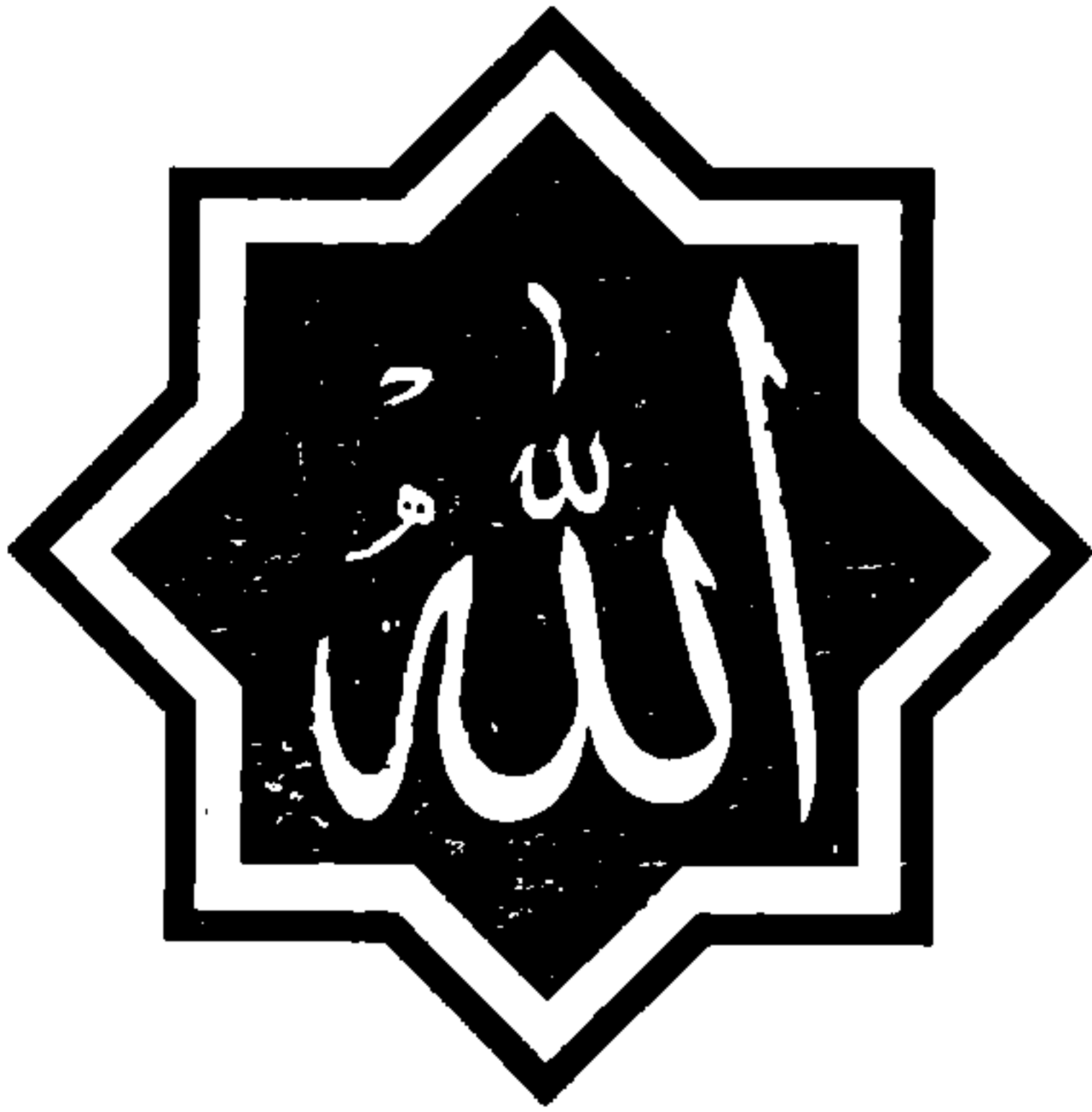
۳۔داڑھی مونچھ

(۱)داڑھی حد شرعی کے مطابق رکھو

۲۰۱۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ خِفَّةُ لِحْيَتِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی کی سعادت ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔یعنی بے حد دراز نہ ہو۔

۲۰۱۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان یقبض علی لحیته ثم یقص ما تحت القبضة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور اس کے نیچے جتنی باقی رہتی کاٹ دیتے۔۱۲م

۲۰۱۳۔ **عن** مروان بن سالم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رأیت عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقبض علی لحیته فیقطع ما زاد علی الکف۔

حضرت مروان بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو ایک مشت پر زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔۱۲م

۲۰۱۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یقبض علی لحیته فاخذما فضل من القبضة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور مٹھی سے

۲۰۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۲/۳۱۱ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ۱۹۳
الکامل لا بن عدی ، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱٦٤
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۰٤ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۰۷٤۸، ۱۱/۹۱
۲۰۱۲۔ کتاب الآثار لمحمد ☆
۲۰۱۳۔ السنن لا بی داؤد ، صوم ، ۳۳ ☆
السنن للنسائی ☆
۲۰۱٤۔ المصنف لا بن أبی شیبه ، ☆

باقی بچتی اس کو کاٹ دیتے۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمۂ کرام نے اسی کو اختیار فرمایا، اور عامۂ کتب مذہب میں تصریح فرمائی کہ داڑھی میں سنت یہی ہے کہ جب ایک مشت سے زائد ہو کم کردی جائے۔ بلکہ بعض اکابر علماء نے اسے واجب فرمایا۔ اگرچہ ظاہر یہی ہے کہ وجوب سے مراد یہاں ثبوت ہے نہ وجوب مصطلح۔ تو ہمارے علماء کے نزدیک ایک مشت سے زائد کی سنت ہرگز ثابت نہیں بلکہ وہ زائد کے تراشنے کو سنت فرماتے ہیں۔ تو اس کا زیادہ بڑھانا خلاف سنت مکروہ تنزیہی ہوگا۔ شیخ محقق نے اس کو جائز فرمایا تو یہ کچھ اس کے منافی نہیں کہ خلاف اولیٰ بھی ناجائز نہیں۔ بالجملہ ہمارے علما رحمہم اللہ تعالیٰ کا حاصل مسلک یہ ہے کہ ایک مشت تک بڑھانا واجب، اور اس سے زیادہ رکھنا خلاف افضل اور اس کا ترشوانا سنت، ہاں تھوڑی زیادت جو خط سے خط تک ہوجاتی ہے اس کو خلاف اولیٰ سے ضرور مستثنیٰ ہونا چاہیئے ورنہ کس چیز کا ترشوانا سنت ہوگا۔ ۔ ھذ اما ظھر لی و اللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۰

(۲) داڑھی ضرور رکھو

۲۰۱۵۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : تَسَرْوَلُوا ، وَ ائْتَزِرُوا ، وَ خَالِفُوا أهلَ الْكِتَابِ ۔ قُصُّوا سِبَالَكُم، وَ وَفِّرُوا عَثَانِینَكُم وَ خَالِفُوا أهلَ الْكِتَابِ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پائجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر رکھو۔ اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۱

۲۰۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی

۲۰۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۳　☆　مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۳۱
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۹　☆　المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۸۲
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۵۷، ۶/۶۵۸　☆　المغنی للعراقی، ۱/۱۴۰

۲۰۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اعفاء اللحی، ۲/۸۷۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۴　☆　جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۱۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَنهِكُوا الشَّوَارِبَ وَ اعفُوا اللُّحٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَرخُوا اللُّحٰی وَ خَالِفُوا المَجُوسَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کترواؤ، اور داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

۲۰۱۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَحفُو الشَّوَارِبَ وَ أَعفُوا اللُّحٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب پست رکھو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

۲۰۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَعفُوا اللُّحٰی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ الصحيح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۶/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۱۸/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۲۳/۴ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۱۲۱
المغنی للعراقی، ۱۴۰/۱ ☆

۲۰۱۸۔ الصحيح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
الجامع للترمذی، ادب، باب ما جاء فی اعفاء اللحية، ۱۰۰/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۷۲۱۷، ۶۴۸/۶
المسند لاحمد بن حبنل، ۱۶/۲ ☆ المسند لابی عوانة، ۱۸۸/۱
المعجم الصغير للسيوطی، ۱۷/۲ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۷۶/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۲/۱ ☆

۲۰۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۹/۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۵۲/۱۱
كنز العمال للمتقی، ۱۷۲۲۶، ۶۵۳/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۳۸۱/۲
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۷۹/۵ ☆

۲۰۲۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحٰی ، وَ لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، اور یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔

۲۰۲۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ طُوْلِ لِحْيَتِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

۲۰۲۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر باحفاء الشوراب و اعفاء اللحی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے کا اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

۲۰۲۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ فِّرُوا اللُّحٰی وَ خُذُوْا مِنَ الشَّوَارِبِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔

۲۰۲۰۔ كنز العمال للمتقی، ۶۴۹/۶،۱۷۲۱۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۳/۱
نصب الراية للزيلعی ، ۴۵۸/۲ ☆

۲۰۲۱۔ كنز العمال للمتقی، ۶۶۳/۶،۱۷۲۸۱ ☆

۲۰۲۲۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء اعفاء اللحية ، ۱۰۰/۲
السنن لا بی داؤد ، باب فی اخذ الشارب ، ۵۷۷/۲
المؤطا لمالك، ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۱۵۱/۱
شرح السنة للبغوی ، ۱۰۷/۱۲ ☆ علل الحديث لا بن أبی حاتم، ۲۵۲۹

۲۰۲۳۔ السنن الكبری للبيهقی ، ۱۵۰/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيتمی ، ۱۶۸/۵
كنز العمال للمتقی ، ۶۲۶/۶،۱۷۲۴۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ،
الكامل لا بن عدی ، ☆

۲۰۲٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قا ل رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَوْفُوا اللُّحٰی وَ قُصُّوا الشَّوَارِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

۲۰۲۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ذکر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المجوس فقال : انهم یؤفرون سبالهم و یحلقون لحاهم فخالفو هم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈ تے ہیں۔ تم ان کا خلاف کرو۔

۲۰۲٦۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللُّحٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

۲۰۲۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خُذُوا مِنْ عِرْضِ لُحَاكُمْ وَ أَعْفُوا طُوْلَهَا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

۲۰۲۸۔ **عن** عبد الله بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله

۲۰۲٤۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۹ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۷۲٤٦، ٦/٦٥٦
☆ الکامل لا بن عدی،

۲۰۲۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۵۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۳٤۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ٤۰۹ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ٤/٩٤

۲۰۲٦۔ الکامل لا بن عدی، ☆

۲۰۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۲۵، ٦/٦۵۳ ☆

۲۰۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲٤۸، ٤/٦۵۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لٰکِنْ رَبِّی اَمَرَنِی اَنْ اُحْفِیَ شَارِبِی وَ اُعْفِیَ لِحْیَتِی۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مگر مجھے رب نے حکم فرمایا کہ میں اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث پاک کا واقعہ وہ ہے کہ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے۔ قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقس بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے۔ سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان حاکم صوبہ یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خر خسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر رحمت فرماتے کراہت آئی اور فرمایا: خرابی ہو تمہارے لئے کس نے اس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ اور خرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے اور نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے۔ ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھ کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے۔ اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوسی کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہیں رہا۔ مسلمان کی پناہ، نجات، امان اور رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر

رحمت فرماتے کراہت لائیں والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔

اسکے بعد حدیث میں معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک ہونا، اور باذان، بابویہ، خر خسرہ وغیرہم بہت سے اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۲۸/۹

۲۰۲۹۔ **عن** رویفع ابن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَا رُوَیْفِعُ ! لَعَلَّ الْحَیَاۃَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِ ی فَأَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّہٗ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَہٗ ، اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا ، اَوِ اسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّۃٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْئٌ مِنْہُ۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رویفع! میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے گا۔تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے، یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے، یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

داڑھی باندھنے سے مراد اس کا مجعد ومرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں ان سے تشبہ ہے۔داڑھی چڑھانے والے حضرات کہ ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد مرغول کرتے اور متکبر ٹھاکروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو یاد رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری وبے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں۔

اور داڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب وآفت کے منتظر رہیں جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت وہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت بنا جس قدر موجب غضب وناراضی واحد قہار ورسول کردگار جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجا ہے۔اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ثبت اور حفاظ وفقیہ ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۲۹/۹

۲۰۲۹۔السنن للنسائی، باب عقد اللحیة ، ۲۳۵/۲

(۳) داڑھی منڈانا مثلہ کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے

۲۰۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَثَّلَ الْحَیْوَانُ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلاَئِکَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِیْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی جاندارکومثلہ کرے اس پر اللہ، ملائکہ اور بنی آدم سب کی لعنت ہے۔

۲۰۳۱۔ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارسل العسکر فاوصی الامیر ، اغزو بسم الله فی سبیل الله ، قاتلوا من کفر بالله ، اغزوا و لا تغلوا و لا تغدروا و لا تمثلوا و لا تقتلوا و لیدا۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو سید سالار کووصیت فرماتے، جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں، قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو، خیانت نہ کرو، عہد نہ توڑو مثلہ نہ کرو، اور کسی بچہ کوقتل نہ کرو۔

۲۰۳۲۔ **عن** صفوان بن عسال رضی الله تعالیٰ عنه قال :ا رسلنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی عسکر فقال : سیروا بسم الله و فی سبیل الله ، قاتلوا من کفر بالله و لا تمثلوا و لا تغدروا و لا تقتلوا ولیدا۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکره من المثله و المصورة ، ۲/ ۸۲۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۲۳۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۴۳
۲۰۳۱۔ الصحیح لمسلم، باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ، ۲/ ۸۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی وصیة النبی الله ﷺ، ۱/ ۱۹۵
السنن لابن ماجه ، باب وصیة الامام ، ۲/ ۲۱۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۰۰ ☆ الموطا لمالک جهاد
المستدرک للحاکم ، ۴/ ۵۴۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۹/ ۴۹
المصنف لعبد الرزاق ، ۹۴۲۸، ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۱۲۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۸۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/ ۲۵۶
نصب الرایة للزیلعی ، ۳/ ۳۸۰ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۱/ ۱۱
۲۰۳۲۔ السنن لابن ماجه ، باب وصیة الامام، ۲/ ۲۱۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۵۸ ☆

علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا: چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں، جہاد کرو خدا کے منکروں سے، اور نہ مثلہ کرو اور نہ بدعہدی، نہ خیانت اور نہ بچے کا قتل۔

۲۰۳۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خذ فاغز فی سبیل الله ، فقاتلوا من کفر بالله ، لا تغلوا و لا تمثلوا و لا تقتلوا ولیدا ، فهذا عهد الله و سیرة نبیه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لے خدا کی راہ میں لڑ، منکران خدا سے جہاد کر، خیانت نہ کرو، اور نہ مثلہ کرو، بچوں کو بھی قتل نہ کرو، یہ اللہ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۰۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال :ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارسل عسکرا فیقول : لا تمثلوا بآدمی و لا بهیمة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے تو ارشاد فرماتے: مثلہ نہ کرو، نہ کسی آدمی کو اور نہ کسی جانور کو۔

۲۰۳۵۔ **عن** عبد الله بن زید رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن النهبة و المثلة ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ مار اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم أن یمثل بالبهائم ۔

۲۰۳۴۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۹۱/۹

۲۰۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما یکره من المثلة والمصورة ، ۸۲۹/۲

۲۰۳۶۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن صبرا بهائم و عن المثلة ، ۲۳۷/۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۷۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن المثلة ـ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۸۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن المثلة و لو بالكلب العقور۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔

۲۰۳۹۔ **عن** حكم بن عمير رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تُمَثِّلُوا بِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ عزوجلَّ فِيهِ رُوحٌ۔

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی چیز کو مثلہ نہ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے روح ڈالی ہے۔۱۲م

۲۰۴۰۔ **عن** سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان النبى صلى

۲۰۳۷۔ الجامع الصغير للبخارى، باب النهى بغير اذن صاحبه، ۳۳۶/۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۶۰/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۶/۴
المعجم الكبير للطبرانى، ۴۰۳/۱۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۶۹/۹
كنز العمال للمتقى، ۱۱۰۶۸۔ ۳۹۱/۴ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۷۸/۲
شرح معانى الآثار للطحاوى، ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۳۷/۷
۲۰۳۸۔ المعجم الكبير للطبرانى، ☆
۲۰۳۹۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۴۹/۶
كنز العمال للمتقى، ۴۳۶۳، ۷۷۷/۱۵ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۷۸/۲
۲۰۴۰۔ السنن لابى داؤد، باب فى النهى عن المثلة، ۳۶۱/۲
المعجم الكبير للطبرانى، ۲۱۶/۱۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۰۰۹، ۳۹۸/۱
فتح البارى للعسقلانى، ۴۵۹/۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحث علی الصدقة و ینھی عن المثلة ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دلاتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۱۔ **عن** قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان بعد ذلک یحث علی الصدقة وینھی عن المثلة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بعد صدقہ کی ترغیب دلاتے اور صورت بگاڑنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۲۔ **عن** یعلی بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تمثلوا بعباد اللہ ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں کی صورت نہ بگاڑو۔

۲۰۴۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا أُمثل بہ فیمثل اللہ بی یوم القیامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۲۰۴۴۔ **عن** صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیزید بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنھما اذا ارسل لا مارة العکسر لا تغدر و لاتمثل و لا تجبن و لا تغلل۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کے لئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی: نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی وخیانت کرنا۔

۲۰۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قصة عکل و عزینة ، ۶۰۲/۲

۲۰۴۲۔ کنز العمال ، للمتقی ، ۱۳۳۹۶ ، ۳۹۴/۱۵ ☆

۲۰۴۳۔ کنز العمال ، للمتقی ، ۱۳۴۴۷ ، ۴۰۸/۵ ☆ البدایة والنھایة لابن کثیر ، ۳۱۰/۳

۲۰۳۴۔ السنن الکبری للبیھقی ، ۹۱/۹ ☆

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، جب چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے درکنار کٹ کھنے کتے سے ناجائز، کتے سے بھی گزرئیے حربی کافر سے بھی منع، تو مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام وموجب لعنت وانتقام ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۲/۹

۲۰۴۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من مثل بالشعر فلیس له عند الله خلاق ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خاص بالوں کے مثلہ کے بارے میں ہے، بالوں کا مثلہ یہی ہے جو کلمات ائمہ میں مذکور ہے کہ عورت سر کے بال منڈالے یا مرد داڑھی، یا مرد خواہ عورت بھویں، یا سیاہ خضاب کرے، یہ سب صورتیں بالوں کے مثلہ میں داخل ہیں اور یہ سب حرام۔

حاشیہ ہدایہ ۱۲۱ ☆ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۳/۹

(۴) دس چیزیں فطرت سے ہیں

۲۰۴۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول

۲۰۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴۱/۱۱ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة، ۴۰/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۲۱/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۷۵، ۶۶۱/۶
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۴۳/۲ ☆ السلسلة الصعیفة للالبانی ، ۴۲۱

۲۰۴۶۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة ، ۱۲۹/۱
السنن لا بی داؤد، باب السواك من الفطرة ۸/۱
السنن للنسائی، باب من السنن الفطرة ، ۲۳۴/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی تقلیم الاظفار، ۱۰۰/۲
السنن لا بن ماجه، باب الفطرة ۲۵/۱
المسند لا بن حنبل ، ۱۳۷/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳۶/۱
شرح السنة للبغوی ، ۳۸۹/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۵۰/۲
نصب الرایة للزیلعی ۷۶/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۲/۱

الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عشر من الفطرة ، قص الشارب ، و اعفاء اللحى ، و السواك،و استنشاق الماء، و قص الاظفار ، وغسل البراجم ، و نتف الابط، و حلق العانة، و انتقاص الماء ، قال زكر يا : قال مصعب : و نسيت العاشرة الاان تكون المضمضة ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔لبیں کترنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا۔راوی حضرت زکریا نے کہا: کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا شاید کلی ہو۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار فرمایا۔انتہی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷

۲۰۴۷۔**عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰعليه وسلم : خمس من الفطرة ،الختان و الاستحداد و تقليم الأظفار و نتف الإبط و قص الشارب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنن قدیمہ پانچ ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف بال لینا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ کتروانا۔۱۲م

۲۰۴۸ ـ**عن** عمار بن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

۲۰۴۷۔ الصحيح لمسلم ، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
السنن لابى داؤد ، باب السواك من الفطره ، ۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۹/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۱۴۹/۱
فتح البارى للعسقلانى، ۳۳۴/۱۰ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۱۲/۱
الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى تقليم الاظفار ، ۱۰۰/۲
۲۰۲۸۔ السنن لابى داؤد، باب السواك من الفطرة ، ۸/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : اِن من الفطرة المضمضه و الإستنشاق ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۷۷

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فطرت سے ہے۔ ۱۲م

(۵) مونچھ، ناخن اور بغل وغیرہ حلق کرنے کی مدت

۲۰۴۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : وقت لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی قص الشارب و تقلیم الأظفار و نتف الإبط و حلق العانة ان لا یترك اكثر من اربعین لیلة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھ کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال صاف کرنے اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنے کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن متعین فرمائی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

(۶) حضور کی مبارک داڑھی گھنی تھی

۲۰۵۰۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كثیر شعر اللحیة ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔ ۱۲م

(۷) جسم کے بال صاف کرنا جائز ہے

۲۰۵۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی

۲۰۲۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی احد الشارب ، ۲/ ۵۷۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۱۲۲ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۱/ ۱۵۰
۲۰۵۰۔ الصحیح لمسلم، فضائل ، ۱۰۶ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۴۰۴
۲۰۵۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الطلاء بالنورة ۔ ۲/ ۲۷۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا طلی بدأ بعورتہ فطلاھا بالنورۃ، و سائر جسدہ اھلہ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر ازواج مطہرات لگاتیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کلائیوں پر بال ہوں تو ترشوادیں کہ ان کا ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے اور مونڈنے سے سخت ہو جاتے ہیں۔ اور تراشا مشین سے بہتر کہ خوف صاف کر دیتی ہے۔ اور سب سے احسن و افضل نورہ ہے کہ ان اعضا میں سنت سے یہی ثابت ہے۔ اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگولیں کہ سب بال بچھ جائیں۔ ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۱/ ۷۶۹
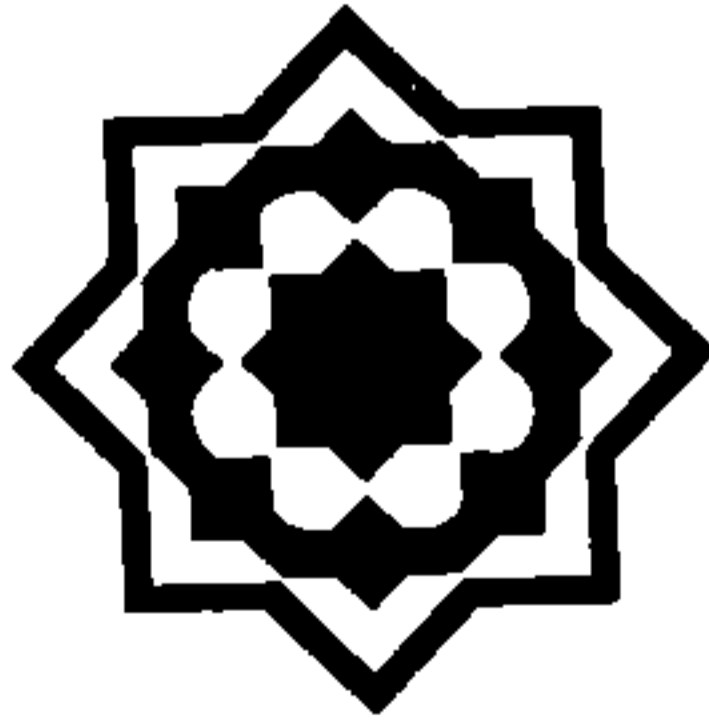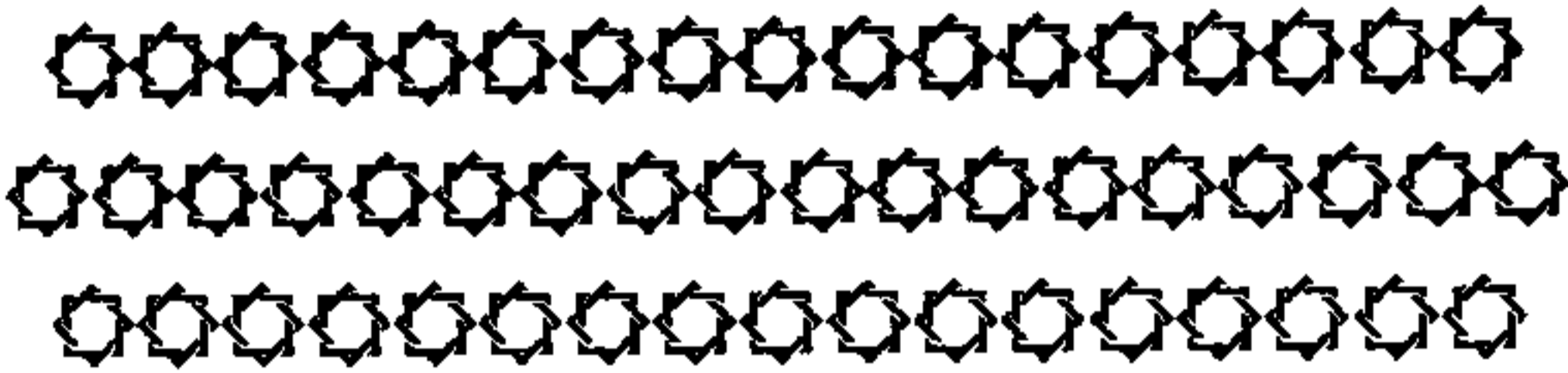
۴۔ ختنہ

۱۔ نومسلم کا ختنہ کراؤ

۲۰۵۲۔ **عن** عثیم بن کلیب الحضر می الجهنی عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل و اسلم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الق عنك شعر الكفر ثم اختتن۔

حضرت عثیم بن کلیب حضرمی جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اوروہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لایا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانۂ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر یہ نومسلم خود کرسکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کرے، یا کوئی عورت جو اس کام کو کرسکتی ہو ممکن ہو تو اس سے نکاح کردیا جائے۔ وہ ختنہ کردے۔ اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ یا کوئی کنیز شرعی واقف ہو تو وہ خریدی جائے، اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہوسکیں تو حجام ختنہ کردے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا دکھانا منع نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۰

لڑکیوں کا ختنہ ضروری نہیں

۲۰۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الختان سنة للرجال و مكرمة للنساء۔

۲۰۵۲۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یسلم فیؤمر بالغسل، ۱/ ۵۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۱۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۷۲
کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۲، ۱/۲۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۴۰۸
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۱۴ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/ ۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۹۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۸۳۵

۲۰۵۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۷۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/ ۳۳۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۴۱۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۱۴
السنن الکبری للبیهقی، ۸/ ۳۲۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۴۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۵۱ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کا ختنہ سنت ہے، اور عورتوں کا لذت کی زیادتی کے لئے۔

فتاوی افریقہ ۲۰

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۶۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لڑکیوں کے ختنہ کا کوئی تاکیدی حکم نہیں۔ اور یہاں رواج نہ ہونے کے سبب عوام اس پر ہنسیں گے اور یہ ان کے گناہ عظیم میں پڑنے کا سبب ہوگا اور حفظ دین مسلمانان واجب ہے۔ لہذا اس کا حکم نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۶۱

فتاوی افریقہ ۲۰
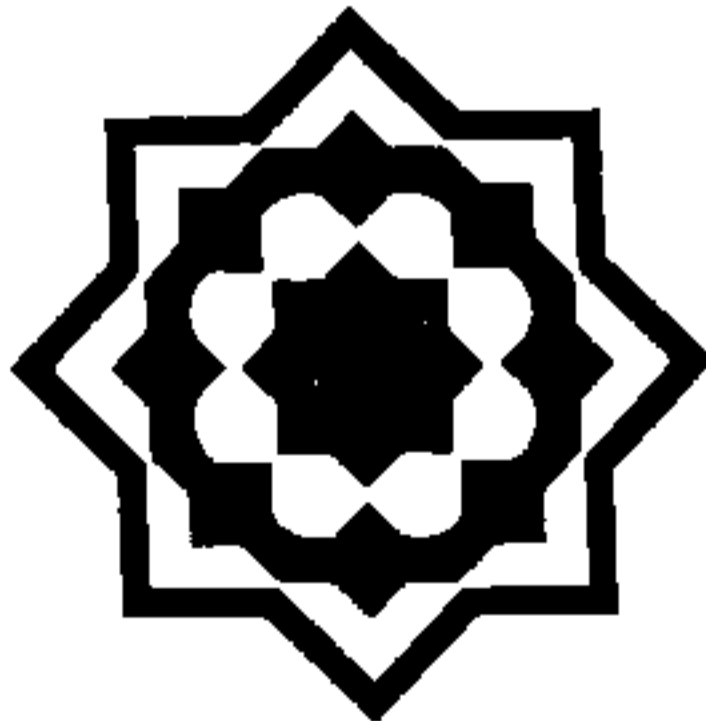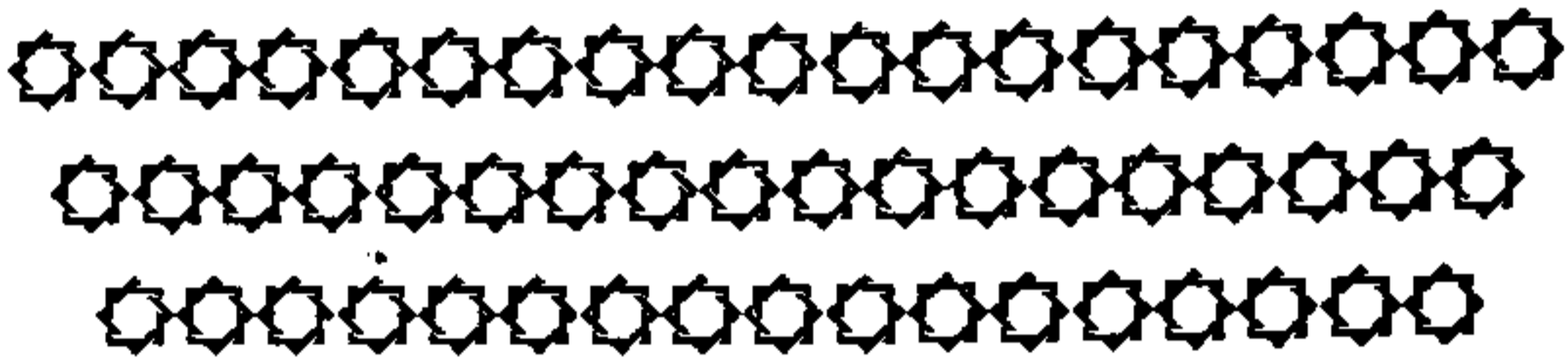
۵۔ مصافحہ ومعانقہ

(۱) مصافحہ کا ثبوت

٢٠٥٤۔ عن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان المؤمن اذا لقى المؤمن فسلم عليه واخذ بيده فصافحه تناثرت خطايا هما كما تناثر ورق الشجر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان سے مسلمان ملکر سلام کرتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو ان کے گناہ جھڑ پڑتے ہیں جیسے پیڑوں سے پتے۔

٢٠٥٥۔ عن سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان المسلم اذا لقى اخاه فاخذ بيده تحاتت عنهما ذنوبهما۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے بھائی سے ملکر اس کا ہاتھ پکڑتا ہے ان کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

٢٠٥٦۔ عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما من مسلمين التقيا فاخذ احد هما بيد صاحبه الا كان حقا على الله عزوجل ان يحضر دعا ئهما و لا يفرق بين ايد يهما حتى يغفر لهما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

٢٠٥٤۔ مجمع الزوائد للهيثمى ، ٣٦/٨ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٨٥٠
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤٢٣/٣ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ٥٢٦

٢٠٥٥۔ مجمع الزوائد للهيثمى ٣٧/٨ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٣١٥/٦
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤٢٣/٣ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٨٩٥
كنز العمال للمتقى، ١٣٣/٩،٢٥٣٦٢ ☆

٢٠٥٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٢/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣٦/٨
اتحاف السادة للزبيدى، ٢٨٣/٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٥٣٦١، ١٣٣/٩
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٤٣٢/٣ ☆

ارشادفرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کی دعا قبول فرمائے اوران کے ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں کہ ان دونوں کے گناہ بخشدے۔

۲۰۵۷۔ **عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:ایما مسلمین التقیا فاخذ احد ھما بید صاحبہ وتصافحا و حمداللہ جمیعا تفرقاو لیس بینھماخطیئۃ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جودو مسلمان آپس میں ملکر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اور مصافحہ کریں اور دونوں حمد الٰہی بجالائیں بے گناہ ہوکر جدا ہوں۔

۲۰۵۸۔ **عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یلقی مسلم مسلما فیرحب بہ و یا خذ بیدہ الا تناثرت الذنوب بینھما کما یتناثر ورق الشجر ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جومسلمان مسلمان سے ملکر مرحبا کہےاور ہاتھ ملائے ان کے گناہ برگ درخت کی طرح جھڑ جائیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ان احادیث میں لفظ 'ید' واحد منقول ہے) اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ الفاظ وحدت ید میں نص ہیں تاہم ان حدیثوں میں منکرین کے لئے حجت نہیں ۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ مقام ترغیب وترہیب میں غالبًا ادنی کوذکر کرتے ہیں کہ جب اس قدر پر اتنا ثواب وعقاب ہےتو زائد میں کتنا ہوگا۔اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس سے زائد مندوب نہیں یا محذور ہے۔

صفائح اللجین ۱۰

(۲) ملاقات ومصافحہ

۲۰۵۹۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رجل : یا رسول اللہ

۲۰۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۳/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۱۲، ۱۳۵/۹

۲۰۵۸۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲۶۰/۴ ☆

۲۰۵۹۔ الجامع للترمذی، استئذان ، ۳۱ ، باب ما جاء فی المصافحۃ ۹۷/۲

الرجل منا يلقى اخاه او صديقه، اينحنى له؟ قال: لا، قال: افيستلزمه ويقبله؟ قال: لا، قال: فيا خذ بيده و يصا فحه؟ قال: نعم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اسے گلے لگائے اور پیار کرے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔

(۳) دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت

۲۰۶۰۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: علمنى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم التشهد و كفى بين كفيه۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں کے بیچ لیکر مجھ کو "التحیات" تعلیم فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام المحدثین امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی جامع صحیح کی "کتاب الاستئذان" میں مصافحہ کے لئے جو باب وضع کیا اس میں سب سے پہلے اسی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نشان دیا۔ پھر اسی باب مصافحہ کے برابر دوسرا باب وضع کیا۔ باب الاخذ بالیدین، یعنی یہ باب ہے دونوں ہاتھ میں ہاتھ لینے کا۔ اس میں بھی وہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً روایت کی۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھوں میں ہاتھ لینا مصافحہ نہ تھا تو اس حدیث کو باب المصافحہ سے کیا تعلق ہوتا۔ صحیح بخاری کی اس تحریر پر دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

ہاں اگر حضرات منکرین جس طرح ائمہ فقہ کو نہیں مانتے اب امام بخاری کی نسبت کہدیں کہ وہ حدیث غلط سمجھتے تھے۔ ہم ٹھیک سمجھتے ہیں تو وہ جانیں اور ان کا کام۔ معہذا دونوں جانب سے "صفحات کف" ملانا ہے۔ اور یہ معنی اس صورت كفى بين كفيه، میں ضرور متحقق۔ تو اس کے مصافحہ ہونے سے انکار پر کیا باعث۔

۲۰۶۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب المصافحة،
الصحيح لمسلم، باب التشهد فى الصلوٰة،

رہا بعض جہلا کا کہنا: کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تو ایک ہی ہاتھ تھا۔ یہ محض جہالت اور ادعائے بے ثبوت ہے۔ دونوں طرف سے دونوں ہاتھ ملائے جائیں تو ایک کا ایک ہی ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوگا۔ نہ کہ دونوں۔ وھو ظاھر جدا۔ اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دونوں ہاتھوں کا ثبوت ہوا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ثبوت نہ ہونا کیا زیر نظر رہا۔

صفائح اللجین ۲۷

(۴) مصافحہ کی برکت

۲۰۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تصافحوا ! یذهب الغل من قلوبکم۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مصافحہ کیا کرو! تمہارے سینے سے کینے نکل جائیں گے۔

صفائح اللجین ص ۴۶

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بھی قابل احتجاج نہیں۔

اولا۔ اس کی سند ضعیف ہے جس میں عن خیثمة عن رجل، ایک مجہول واقع ہے۔

ثانیاً۔ امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری نے یہ حدیث تسلیم نہ فرمائی۔ اور اس کے غیر محفوظ ہونے کی تصریح کی۔ مسلمہ طافی رحمۃ اللہ علیہ جن پر اس حدیث کا مدار ہے۔ کما فی الترمذی، علماء محدثین ان کا حافظہ برا مانتے ہیں۔ کما فی التقریب۔ امام بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک یہاں بھی ان کے حفظ نے غلطی کی۔ انھوں نے سند مذکور سے لا سمر الا

۲۰۶۱۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ المؤطا لمالک، ۹۰۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۵۹/۶ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱۲۱/۴
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۴۴، ۱۳۵/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۵/۱۱
التفسیر للقرطبی، ۱۹۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۸/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۶۹۲

لمصل او مسافر ،، سنی تھی۔بھول کر اس کی جگہ یہ روایت کر گئے۔حالانکہ یہ صرف عبدالرحمن ابن یزید یا اور کسی شخص کا قول ہے۔نقلہ الترمذی۔

(۵) سلام ومصافحہ کا باہمی تعلق

۲۰۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تمام التحیۃ الاخذ بالید۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحیت کی تمامی سے ہے ہاتھ میں ہاتھ ملانا۔

ثالثاً۔ اقول وباللہ التوفیق۔اس سب سے درگذر یئے اور ذرا غور وتامل سے کام لیجئے۔تو یہ حدیث دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا پتہ دیتی ہے،کہ اس میں' اخذ بالید 'بصیغۂ مفرد کو تمامی تحیت کا ایک ٹکڑا رکھا ہے۔نہ یہ کہ صرف اسی پر تمامی وانتہا ہے۔تحیت کی ابتدا سلام اور مصافحہ تمام اور ایک ہاتھ ملانا اسی تمامی کا ایک ٹکڑا ہے۔ولہذا جامع ترمذی میں حدیث یوں ہے۔

۲۰۶۳۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تمام تحیتکم بینکم المصافحۃ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے آپس میں تحیت کا تمام مصافحہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں من تبعیضیہ نہ لایا گیا کہ صرف ایک ہاتھ کا ذکر نہ تھا۔جو ہنوز تمامی کا بقیہ باقی ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم۔　　صفائح اللجین ۱۵

(۶) مصافحہ کے وقت مسکراہٹ

۲۰۶۴۔ **عن** أبی داؤد الاعمی قال : لقینی البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۰۶۲۔ الجامع للترمذی استئذان ، ۳۱ ، باب ما جاء فی المصافحۃ ، ۲/۹۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۶۰ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۳
۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی المصافحۃ، ۲/۹۷
۲۰۶۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

فاخذ بیدی وصافحنی وضحك فی وجهی فقال : تدری لم اخذت بیدك ؟قلت: لا ، الاانی ظننت انك لم تفعله الا بخیر ،فقال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقینی ففعل فی ذلك۔

ابوداؤد اعمی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے ملے میرا ہاتھ پکڑا اور مصافحہ کیا اور میرے سامنے ہنسے۔پھر فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیوں تیرا ہاتھ پکڑا؟ میں نے عرض کی: نہ،مگر اتنا جانتا ہوں کہ آپ نے کچھ بہتری کے لئے ہی ایسا کیا ہوگا۔فرمایا: بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے ملے تو حضور نے میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث قابل اعتماد نہیں، قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث طبرانی پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ابوداؤد اعمی رافضی سخت مجروح متروک ہے۔امام ابن معین نے اسے کاذب کہا۔

صفائح اللجین ص ۱۳

(۷) معانقہ کا ثبوت

۲۰۶۵۔ **عن** تمیم الداری رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المعانقة فقال : تحیة الامم وصالح ودهم ،وان اول من عانق خلیل الله ابراهیم علی نبینا وعلیه الصلوۃ و السلام۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کے بارے میں پوچھا۔فرمایا: تحیت ہے امتوں کی اور ان کی اچھی دوستی،اور بے شک پہلے معانقہ کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

۲۰۶۶ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: عانق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحسن۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۰۶۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴۶/۱ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوری، ۲۵۰/۲
لسان المیزان ۸۳۰/۴ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ۶۰۷۴

۲۰۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب الحسن و الحسین، ۵۳۰/۱

وسلم نے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ فرمایا۔

۲۰۶۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال للحسن :اللهم انی احبه فاحبه واحب من يحبه قال:وضمه الی صدره۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن مجتبیٰ کے لئے دعا کی اور عرض کیا: الٰہی! میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ۔ اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی دوست رکھ۔ اور انہیں سینے سے لگالیا۔

۲۰۶۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ضمنی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الی صدره وقال : اللهم ! علمه الحكمة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لپٹایا پھر دعا کی۔ الٰہی! اسے حکمت سکھادے۔

وشاح الجید ۱۹

۲۰۶۹۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يا خذبيدی فيقعدنی علی فخذه ويقعد الحسين علی فخذه الاخری ويضمنا ثم يقول : رب انی ارحمهما فارحمهما ۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھالیتے اور دوسری ران پر امام حسین کو۔ اور ہمیں لپٹالیتے، پھر دعا فرماتے۔ الٰہی! میں ان پر رحم کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔

۲۰۷۰۔ **عن** يعلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان حسنا وحسينا رضی الله تعالیٰ عنهما استبقا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فضمهما اليه۔

۲۰۶۷۔ السنن لابن ماجه، باب فضائل الحسن، ۱۳/۱

۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المصافحة، ۹۷/۲

۲۰٦٤۔ المعجم الكبير للطبرانی

۲۰۶۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب مناقب ابن عباس، ۵۳۱/۱

۲۰۶۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب وضع الصبی عن الفخذ، ۸۸۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۵/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۶۸۰۱، ۲۷۲/۱۳

۲۰۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل،

حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار دونوں صاحبزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑ کرتے ہوئے آئے ،حضور نے دونوں کو لپٹالیا۔

۲۰۷۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اهل بیتك احب الیك ؟ قال: الحسن والحسین ، وکانْ یقول لفاطمة ادعی بی ابنی فیشمهما ویضمهما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ،حضور کو اپنے اہل بیت میں زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حسن اور حسین ،اور حضور دونوں صاحبزادوں کو حضرت زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم۔

وشاح الجید ۲۰

۲۰۷۲۔ **عن** اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما هو یحدث القوم وکان فیه مزاح بینا یضحکهم ،فطعنه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی خاصرته بعود ، فقال : اصبرنی ! قال : اصطبر ! قال : ان علیك قمیصا ولیس علی قمیص ،فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قمیصه فاحتضنه وجعل یقبل کشحه ،قال : انما اردت هذا یا رسول اللہ۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاج میں مزاح تھا۔ لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چبھوئی۔ انھوں نے عرض کی: مجھے بدلہ دیجئے فرمایا: لے،عرض کی :حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا۔ حضور نے کرتا اٹھایا انہوں نے حضور کو اپنی کنار میں لیا اور تہی گاہ اقدس کو چومنا شروع کیا۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہی مقصود تھا۔

۲۰۷۱۔ الجامع للترمذی ، باب مناقب الحسن و الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنهما ، ۲۱۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹/۱
۲۰۷۲۔ السنن لأبی داؤد، باب فی قبلة الید، ۷۰۹/۲

۲۰۷۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالی عنہ قال : مالقیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قط الا صافحنی ، وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اھلی ، فلما جئت اخبرت بہ ، فاتیتہ وھو علی سریر ، فالتزمنی فکانت تلک اجود اجود۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے۔ ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا۔ میں گھر میں نہ تھا۔ آیا تو خبر پائی، حاضر ہوا، حضور تخت پر جلوہ فرما تھے۔ گلے سے لگالیا تو یہ اور زیادہ جید ونفیس تر تھا۔

۲۰۷۴ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالی عنھا قال: رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو یقول : بأبی الوحید الشھید۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو گلے لگایا اور پیار کیا، اور فرماتے تھے۔ میرے باپ نثار اس وحید شہید پر۔

وشاح الجید ۲۱

۲۰۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ غدیرا فقال : یسبح کل رجل الی صاحبہ فسبح کل رجل منھم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر ، فسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی أبی بکر حتی اعتنقہ فقال : لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ صاحبی ۔

۲۰۷۳۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی المعانقۃ ، ۲/۷۰۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۶۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۴۳۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۶۸۲ ☆

۲۰۷۴۔ المسند لأبی یعلی ☆

۲۰۷۵۔ الصحیح لمسلم ، فضائل صحابہ ، باب من فضائل أبی بکر الصدیق، ۲/۲۷۶
الجامع للترمذی، ۳۶۵۹، مناقب أبی ابکر الصدیق، ۲/۲۰۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۷۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۶/۲۴۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۲۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۴۳
کنز العمال للمتقی، ۲۲۵۶۳، ۱۱/۵۴۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایک تالاب میں تشریف لے گئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے۔ سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ہی باقی رہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر کر تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا: میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا یار ہے۔

۲۰۷۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : كنا عند النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : يطلع عليكم رجل لم يخلق الله بعدی احد اخيرا منه ،ولا افضل ،وله شفاعة مثل شفاعة النبيين فما برحنا حتى طلع ابو بكر فقام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبله والتزمه ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے۔ ارشاد فرمایا: اس وقت ہم پر وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر وبزرگ تر کسی کو نہ بنایا، اور اس کی شفاعت انبیاء کی شفاعت کے مانند ہوگی۔ ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نظر آئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق اکبر کو پیار کیا اور گلے لگایا۔

۲۰۷۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : رأيت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واقفا مع علی بن أبی طالب اذ اقبل ابو بكر فصافحه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعانقه وقبل فاه ،قال علی : اتقبل فا أبی بكر ، فقال : يا ابا الحسن ! منزلة أبی بكر عندی كمنزلتی عند ربی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ کھڑے دیکھا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا، اور ان کے دہن پر بوسہ دیا۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

۲۰۷۶۔ تاریخ بغداد للخطیب
۲۰۷۷۔ السیرۃ لملا عمر

الکریم نے عرض کی: کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں؟ فرمایا: اے ابوالحسن! ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسے میرا مرتبہ میرے رب کے حضور۔

۲۰۷۸۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : لما اجتمع اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكانو ا تسعة و ثلاثون رجلا الح ابو بكر على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الظهور فقال : يا ابابكر! انا قليل ،فلم يزل يلح على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى ظهر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و تفرق المسلمون فى نواحى المسجد و قام ابو بكر فى الناس خطيبا و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جالس، و كان اول خطيب دعا الى الله عزوجل و الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،و ثار المشركون على أبى بكر و على المسلمين فضربوهم فى نواحى المسجد ضربا شديدا و وطئى ابو بكر و ضرب ضربا شديدا ، و دنا منه الفاسق عتبة بن ربيعة فجعل يضربه بنعلين مخصوفين ويحرفهما لوجهه و اثر ذلك حتى ما يعرف انفه من وجهه ، و جاء ت بنوتيم تتعادى فاجلو االمشركين عن أبى بكر و حملو ا ابابكر فى ثوب حتى ادخلوه بيته ولا يشكون فى موته،ورجع بنوتيم فدخلوا المسجد و قالوا:والله!لان مات ابو بكر لنقتلن عتبة ،و رجعوا الى أبى بكر فجعل ابو قحافة و بنوتيم يكلمون ابابكر حتى اجا بهم فتكلم آخر النهار :ما فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ؟فنالوه بالسنتهم و عذلوه ثم قاموا وقالوا لام الخير بنت صخر : انظرى !ان تطعميه شيئااو تسقيه اياد ،فلما خلت به والحت جعل يقول : ما فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ؟قالت: والله!ما اعلم بصاحبك ،قال : فاذهبى الى ام جميل بنت الخطاب فاسأليها عنه، فخرجت حتى جاء ت الى ام جميل فقالت: ان ابابكر يسئلك عن محمد بن عبدالله ؟ قالت ماعرف ابابكر و لا محمد بن عبد الله ،و ان تحبى ان امضى معك الى ابنك فعلت ؟قالت : نعم ،فمضت معها حتى وجدت ابابكر صريعا دنفا فدنت منه ام جميل واعلنت با لصياح و قالت:ان قوما نالوا منك هذا لاهل فسق ،و انى لا رجو ان ينتقم الله لك ، قال : مافعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم؟قالت هذه امك تسمع ، قال : فلاعين عليك منها ،قالت : سالم ،صالح،قال : فانى هو ؟

۲۰۷۸۔ الرياض النضرة للطبرى، 　　ذكر اسلام الخير، 　　۶۶/۱

قالت : فی دار الارقم ، قال : فان لله علی الیه ان لا اذوق طعاماو لا شرابا او آتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فامهلناه حتی اذا هدأت الرجل وسکن الناس خرجنا به یتکی علیهما حتی دخلنا علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال : فانکب علیه فقبله وانکب علیه المسلمون ،ورق له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رقة شدیدة،فقال ابوبکر :بأبی انت وامی ، لیس بی الامانال الفاسق من وجهی ،هذه امی برة بوالدیها ، و انت مبارك فادعها الی الله ،وادع الله عزوجل لها ، عسی ان یستنقذهابك من النار ،فدعا ها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاسلمت ، فاقاموا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا وهم تسعة و ثلاثون رجلا ،وکان اسلام حمزة یوم ضرب أبی بکر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعداد انتالیس ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اصرار کیا کہ اب ہم ظاہر ہوں اور علانیہ دعوت اسلام دیں۔ حضور نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم ابھی قلیل تعداد میں ہیں لیکن حضرت صدیق اکبر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضور مسجد حرام میں تشریف لائے اور مسلمان مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھ گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں سیدنا صدیق اکبر نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا۔ آپ پہلے شخص ہیں کہ حضور کے سامنے جنہوں نے دعوت حق لوگوں کے سامنے پیش کی۔ آپ کی تقریر سن کر مشرکین آپ پر اور دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سخت اذیت پہونچائی۔ حضرت صدیق اکبر اس موقع میں سخت زخمی ہوئے۔ عتبہ بن ربیعہ بدکار نانہجار نے آپکو جوتوں سے مارنا شروع کیا کہ آپ کے چہرہ اقدس پر کاری زخم لگا۔ بنوتیم نے آکر مشرکین کو آپ سے دفع کیا اور ایک کپڑے میں ڈال کر آپ کو گھر تک پہونچایا۔ آپکی شہادت میں کسی کو شبہ نہیں رہا تھا۔ بنوتیم نے مسجد حرام میں آکر مشرکین کو مخاطب کر کے کہا: اگر ابوبکر کا انتقال ہوگیا تو ہم عتبہ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ پھر ابوبکر صدیق کے پاس آئے۔ آپکے والد ابوقحافہ اور بنوتیم نے آپ سے کچھ پوچھ گچھ کی تو آپ نے جواب دیا۔ شام کے وقت آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ حاضرین نے آپکو اپنی زبانوں سے اشارہ کیا اور خاموش رہنے

کی تاکید کی۔ پھر جانے لگے تو آپکی والدہ ام الخیر سے بولے انکو کچھ کھلا پلا دینا۔ جب آپکی والدہ تنہا رہ گئیں اور کھانے پینے کے لئے اصرار کیا تو آپ بولے: پہلے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ بولیں: مجھے آپ کے دوست کا حال معلوم نہیں ہو سکا۔ بولے: آپ ام جمیل بنت خطاب کے پاس جایئے اور ان سے معلوم کیجئے۔ یہ ام جمیل کے یہاں پہونچیں اور کہا: ابوبکر حضرت محمد بن عبد اللہ کے بارے میں معلوم کر رہے ہیں۔ بولیں مجھے تو اب تک نہ ابوبکر کا حال معلوم ہے اور نہ حضرت محمد بن عبد اللہ کا۔ ہاں اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں آپکے ساتھ آپکے بیٹے کے پاس چلوں تو میں حاضر ہوں۔ بولیں: ہاں ضرور، وہ ان کے ساتھ گھر پہونچیں تو حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ غشی کی حالت میں قریب المرگ ہیں۔ ام جمیل نے قریب کھڑے ہوکر بلند آواز سے پکارا اور بولیں: قوم کفار نے ان بدکاروں کے ذریعہ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا ہے لیکن مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے لئے ان سے انتقام لے گا۔ صدیق اکبر نے فرمایا: حضور کا کیا حال ہے۔ ام جمیل نے کہا: یہ تمہاری والدہ سن رہی ہیں۔ آپ نے کہا ان سے کوئی خطرہ محسوس نہ کریں۔ تو بولیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح و سالم ہیں۔ فرمایا: کہاں ہیں؟ بولیں: دار ارقم میں۔ بولے: قسم خدا کی! میں جب تک حضور کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں۔ فرماتی ہیں: یہاں تک کہ جب چہل پہل ختم ہوئی اور لوگ سو رہے۔ آپکی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں لیکر چلیں۔ ابوبکر بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے تھے یہاں تک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا۔ دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت پر گر پڑے۔ پھر حضور کو بوسہ دیا۔ اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے غایت رقت فرمائی۔ پھر آپ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے اب کوئی تکلیف نہیں صرف یہی ظاہری زخم ہے جو اس بدکار نے میرے چہرے پر لگایا۔ یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہیں اپنے والدین کی نیک و فرماں بردار۔ آپ اپنے دہن اقدس سے انکو دعوت حق فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ آپ کی بدولت جہنم کی آگ سے بچ جائیں گی۔ حضور نے دعا کی آپ اسلام لے آئیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہاں ایک ماہ مقیم رہے اور تعداد انتالیس ہی رہی۔ سید الشہداء حضرت

حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی دن ایمان لائے جب یہ واقعہ رونما ہوا۔

وشاح الجید،۲۳

۲۰۷۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنبر ثم قال : این عثمان بن عفان ،فوثب و قال : انا ذا یا رسول اللہ !فقال :ادن منی فضمه الی صدرہ و قبل بین عینیه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: عثمان کہاں ہیں؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی: حضور میں یہ حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پاس آؤ، پاس حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

۲۰۸۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : بینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی نفرمن المهاجرین ،منهم ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و الزبیر و عبد الرحمٰن بن عوف و سعد بن أبی وقاص فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لینهض کل رجل الی کفؤہ و نهض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی عثمان فاعتنقه و قال : انت ولی فی الدنیا و الآخرة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ سے روایت ہے کہ ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حاضرین خلفائے اربعہ، طلحہ، زبیر، عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن اُبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھکر جائے۔ اور خود حضور والا حضرت عثمان غنی کی طرف اٹھ کر تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور فرمایا: تو میرا دوست ہے دنیا اور آخرت میں۔

۲۰۸۱۔**عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : ان

۲۰۷۹۔ شرف المصطفی لأبی سعید،

۲۰۸۰۔ المستدرك للحاکم ۱۰۴/۳

۲۰۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۸۲۳، ۵۹۵/۱۱ ☆ تاریخ اصبهان لأبی نعیم، ۱۲۶/۲

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عانق عثمان ابن عفان وقال : قد عانقت اخی عثمان ، فمن کان له اخ فلیعانقه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا، جس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ احادیث اس بارے میں بکثرت وارد، اور تخصیص سفر محض بے اصل و فاسد۔ بلکہ سفر و بے سفر ہر صورت میں معانقہ سنت، اور سنت جب ادا کی جائے گی سنت ہی ہوگی تا وقتیکہ خاص کسی خصوصیت پر شرع سے تصریحاً نہی ثابت نہ ہو۔ یہاں تک کہ خود امام طائفہ مانعین اسماعیل دہلوی رسالہ ''نذور'' میں کہ مجموعہ زبدۃ النصائح میں مطبوع ہوا، صاف مقر کہ معانقہ روز عید گو بدعت ہو بدعت حسنہ ہے۔　　وشاح الجید ٢٥

٢٠٨٢۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قدم زید بن الحارثة رضی الله تعالیٰ عنه المدینة و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بیتی ،فاتاه فقرع الباب، فقام الیه رسول الله صلی الله تعالیی علیه وسلم عریانا، یجر ثوبه،والله ما ر آیته عریانا قبله ولا بعده فاعتنقه و قبله ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے آئے تو اس وقت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرۂ مقدسہ میں تھے۔ انھوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے اپنا مقدس لباس کھینچتے ہوئے بے ستر ہی بے تابانہ پہونچے۔ خدا کی قسم! میں نے حضور کو بے ستر نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ حضور نے انکو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔١٢م

٢٠٨٢۔ الجامع للترمذی،　　باب ما جاء فی المعانقة ،　　٢/٩٨

۲۰۸۳۔ **عن** الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنه ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم تلقی جعفر بن أبی طالب فالتزمه و قبله بین عینیه۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انکو گلے سے چپٹایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

۲۰۸٤ ۔ **عن** بهیسة عن ابیها رضی اللہ تعالیٰ عنهما قالت: استادن أبی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فدخل بینه و بین قمیصه فجعل یقبل و یلتزم ،ثم قال : یانبی اللہ !ماالشئ الذی لا یحل منعه ؟قال : الماء،قال : یا نبی اللہ !ماالشئ الذی لا یحل منعه ؟ قال : الملح،قال : یا نبی اللہ !ما الشی الذی لا یحل منعه ؟ قال : ان تفعل الخیر خیر لك ۔

حضرت بہیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لیکر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ! کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: پانی۔ پھر عرض کی: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: نمک۔ پھر عرض کیا: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: بھلائی کرتے رہو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۲۰۸۵ ۔**عن** هالة بن أبی هالة رضی اللہ تعالیٰ عنه انه دخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وهو راقد فاستیقظ فضم هالة الی صدره و قال :هاله، هاله، هاله۔

حضرت ہالہ بن أبی ہالہ فرزند ارجمند ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۲۰۸۳۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی قبلة ما بین العینین، ۲/۷۰۹
السنن للبیهقی، ۸/۱۰۱ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ۸/٤۳۳
۲۰۸٤۔ السنن لأبی داؤد، ما لا یجوز منعه ، ۱/۲۳۵
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۷۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦/٦۹
المستدرك للحاکم، ۱/٤۱٤ ☆
۲۰۸۵۔ السنن لابن ماجه ، مقدمه ، ۱۱ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
المستدرك للحاکم ، ۳/٦٤۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/۲۷۷

روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور آرام فرماتھے۔ان کی آواز سن کر جاگے اور انہیں سینۂ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا: ہالہ، ہالہ، ہالہ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱
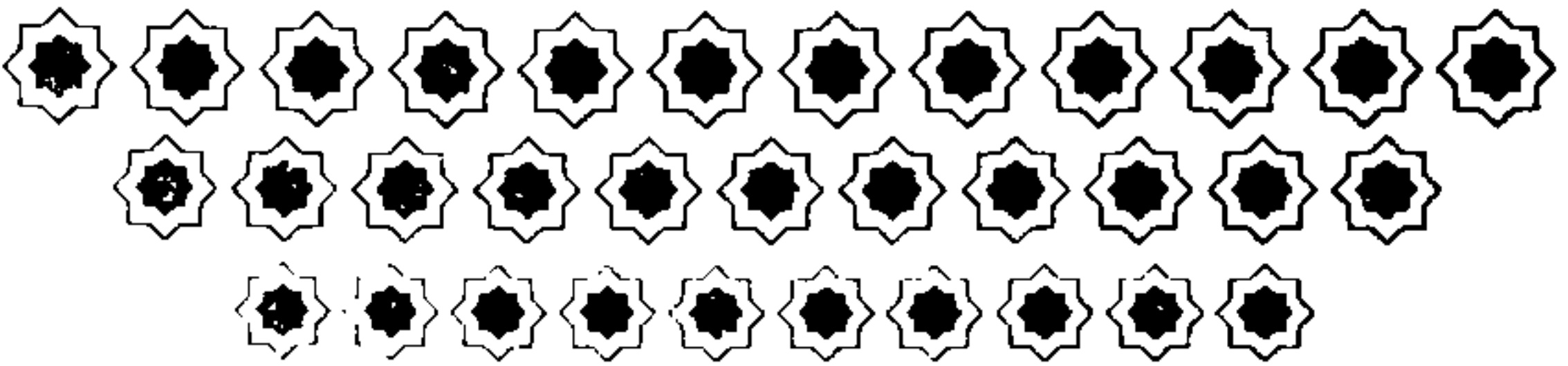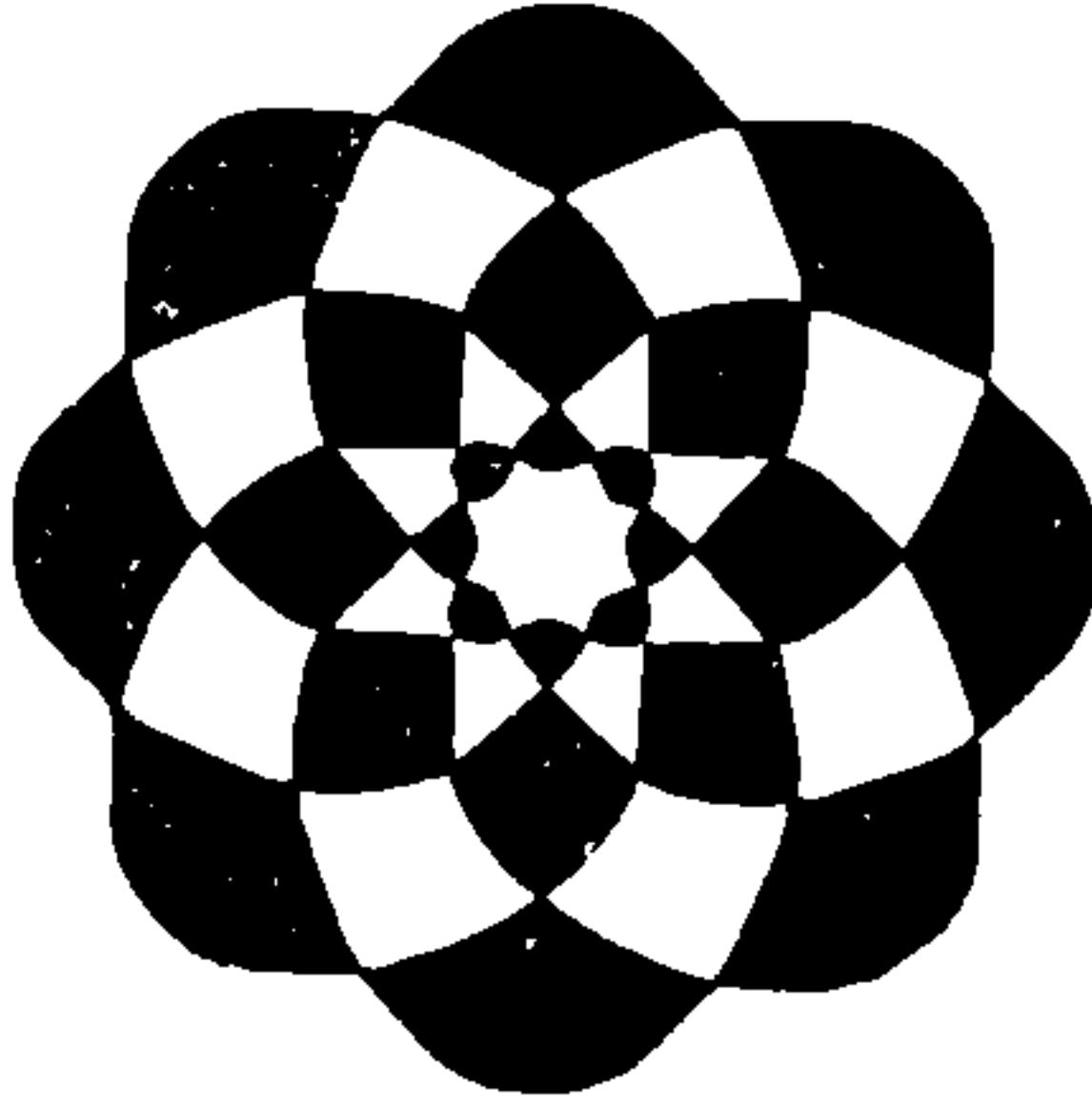
۶۔ سلام

(۱) سلام کرنا باعث اجر ہے

۲۰۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تسلیمہ علی من لقیہ صدقۃ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے ملاقات ہو اور سلام کہا جائے تو یہ اس کے لئے باعث ثواب ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۰۱

(۲) گھر میں داخل ہو تو سلام کرو

۲۰۸۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا بنی !اذا دخلت علی اھلك فسلم ! یکون برکۃ علیك و علی اھل بیتك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تو اپنے اہل پر داخل ہو تو سلام کر، وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔

۲۰۸۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا دخلتم بیوتکم فسلموا علی اھلھا، فان الشیطان اذا سلم احدکم لم یدخل بیتہ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو، کہ جب تم میں سے کوئی گھر میں جاتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۹۰

۲۰۸۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۷۸ ☆

۲۰۸۷۔ الجامع للترمذی، ۲۶۹۸، باب ما جاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، ۲/۹۵

۲۰۸۸۔ المستدرك للحاکم، ۲/۴۰۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۵۹
کنز العمال للمتقی، ۴۱۵۴۵، ۱۵/۳۹۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۲۷۴

(۳) اسلامی سلام اور یہود و نصاری کی مخالفت

۲۰۸۹۔ **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من تشبه بغیرنا ، لا تشبهوا بالیهود و لا بالنصاری ، فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع و ان تسلیم النصاری بالا کف۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرے۔ یہود و نصاری سے تشبہ نہ کرو کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے۔ اور نصاری کا سلام ہتھیلیوں سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بطور ترمذی و موافقین ترمذی ضعیف ہے۔ اور ایک جماعت محققین کے نزدیک حسن ہے۔ کہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ متصل ہے۔

صفائح اللجین، ۴۸

(۴) ملاقات و سلام کے وقت نہ جھکے

۲۰۹۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رجل : یا رسول الله ! الرجل منا یلقی اخاه او صدیقه ، اینحنی له ؟ قال : لا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے۔ فرمایا: نہ۔

ابر المقال، ۱۹

۲۰۸۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۳، ۱۲۸/۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷/۲

۲۰۹۰۔ الجامع للترمذی، الستئذان ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة ، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۳

(۵) سلام کا جواب طہارت کے ساتھ بہتر ہے

۲۰۹۱۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انطلقت مع عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقضی ابن عمر حاجتہ، و کان من حدیثہ یومئذان قال : مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سکۃ من السکک و قد خرج من غائط او بول ،فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکۃ فضرب بیدیہ علی الحائط ، و مسح بہما و جہہ،ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال : انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طہر۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک ضرورت سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پہونچا۔ حضرت ابن عمر نے اپنا کام کیا۔ اس دن حضرت عبد اللہ بن عباس نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گلی میں گزرے اسی وقت حضور نے رفع حاجت فرمائی تھی۔ کہ انہوں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ وہ شخص جب گلی میں مڑنے لگے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار پر ہاتھ مارا اور چہرے کا مسح فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں مبارک کلائیوں کا مسح فرمایا۔ پھر سلام کا جواب عطا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے سلام کا جواب اس لئے نہیں دیا تھا کہ باوضو نہیں تھا۔　　　فتاوی رضویہ جدید ۳/ ۴۲۸

۲۰۹۱۔ السنن لأبی داؤد، 　　باب التیمم، 　　۴۷/۱

۷۔ حسن معاشرت

(۱) مساوات بین المسلمین

۲۰۹۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الناس بنو آدم و آدم من تراب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ سب آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے۔

۲۰۹۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایها الناس ربکم واحد ، و ان اباکم واحد ،الا لافضل لعربی علی عجمی ،و لا لعجمی علی عربی ،و لا لا حمر علی اسود ، ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی ،ان اکرمکم عند الله اتقاکم۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک تم سب کا رب ایک ہے، اور بیشک تم سب کا باپ ایک ہے، سن لو! کچھ بزرگی نہیں عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر، نہ کالے کو گورے پر، مگر پرہیزگاری سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں بڑے رتبہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

(۲) مدارات خلق

۲۰۹٤۔ **عن** سعید بن مسیب رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله

۲۰۹۲۔ السنن لأبی داؤد، ٦٩٨/٢ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٦١/٢ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٧٤/٣
تاریخ بغداد للخطیب ١٨٨/٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤١٩/٨
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٩٦/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٣٢/١٠
۲۰۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤١١/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٦٦/٣
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٦١٢/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٦٥٢
۲۰۹٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٦٧/٢ ☆ المصنف لابن أبی شیبة، ٣٦١/٨
اتحاف السادة للزبیدی، ، ٢٥٧/٦ ☆ تاریخ بعداد للخطیب، ١٢٥/١٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأس العقل بعد الایمان باللہ التودد الی الناس ۔

فتاوی رضویہ،۹/ ۳۸

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے دوستانہ معاملات رکھو۔۱۲م

۲۰۹۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :بعثت بمداراۃ الناس۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا۔

۲۰۹۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رأس العقل بعد الایمان باللہ التحبب الی الناس۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کرو۔۱۲م　فتاوی رضویہ،۲/ ۱۲۶

۲۰۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۹۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۰۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۳٤۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۸۹ ☆
۲۰۹٦۔ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۳/ ۲۰۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷۲، ۳/ ۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲٦۷ ☆
۲۰۹۷۔ السنن لأبی داؤد، باب فی الرحمۃ، ۲/ ٦۷۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی رحمۃ الناس، ۲/ ۱٤
السنن الکبری للبیھقی، ۹/ ٤۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۲۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ٦٤ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۱۱۹

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زمین والوں پر رحم کروتم پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوگا۔

فتاوی رضویہ،۱۱/۲۵۴

(۴) مسلمان کوخوش کرنا محبوب عمل ہے

۲۰۹۸۔عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور فی قلب المسلم۔

فتاوی رضویہ،۴/۳۹۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد مسلمان کا دل خوش کرنا محبوب عمل ہے۔

۲۰۹۹۔ عن أبی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تبسمك فی وجہ اخیك صدقہ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔

فتاوی رضویہ،۴/۴۰۱

۲۱۰۰۔عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالی عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان من موجبات المغفرۃ ادخال السرور علی اخیك المسلم۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک مغفرت واجب کردینے والی چیزوں میں سے ہے تیرا اپنے

۲۰۹۸۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۲/٤٥٣ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۳۹٤
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۹ ☆

۲۰۹۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صنائع المعروف، ۲/۱۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۹٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/٤۲۲
كنز العمال للمتقی، ١٦٣٠٥، ٦/٤١٥ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۰۱
السلسلة الصحيحة للالبانی، ٥٧٥ ☆

۲۱۰۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۳/۸۳ ☆ مجمع البحرين ۸/۱۹۳
المعجم الاوسط للطبرانی، ۲٦٠ ☆

بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا۔

راد القحط والوباء، ۱۱

(۴) حسن سلوک ہلاکت سے بچاتا ہے

۲۱۰۱۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صنا ئع المعروف تقى مصارع السوء والآفات والمهلكات، واهل المعروف فى الدنيا هم اهل المعروف فى الآخرة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک سلوک کے کام بری موتوں، آفتوں، ہلاکتوں سے بچاتے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔

۲۱۰۲۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمةرضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صنائع المعروف تقى مصارع السوء،الصدقة خفيا تطفى غضب الرب ،وصلة الرحم زيادةفى العمر ،كل معروف صدقة ،واهل المعروف فى الدنيا هم اهل المعروف فى الآخرة، واهل المنكر فى الدنيا هم اهل المنكر فى الآخرة ،و اول من يدخل الجنة اهل المعروف۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائیوں کے کام بری آفتوں سے بچاتے ہیں، اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے، اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے، اور نیک سلوک صدقہ ہے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان پائیں گے، اور دنیا میں بدی والے عقبیٰ میں بدی دیکھیں گے، اور سب سے پہلے جو بہشت میں جائینگے وہ نیک برتاؤ والے ہوں گے۔

راد القحط والوباء، ۱۱

۲۱۰۱۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۱۵/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵٤/۱
المعجم الكبير للطبرانى، ۳۱۲/۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۵٦۵ ۳٤۳/٦
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۰/۲ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲۹/۲
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۹۰۸ ☆
۲۱۰۲۔ المعجم الكبير للطبرانى، ☆

(۵) لوگوں سے اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو

۲۱۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا اباذر! اتق اللہ حیث کنت ، و اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا ، و خالق الناس بخلق حسن ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، کسی گناہ کے بعد نیکی ضرور کرو کہ اس کو مٹا دے، اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرو۔

۲۱۰۴۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خالطوا الناس باخلاقہم ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ ان کی عادتوں سے میل کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ائمہ دین نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں جوامر رائج ہو جب تک اس سے صریح نہی ثابت نہ ہو ہرگز اس میں خلاف نہ کیا جائے۔ بلکہ انہی کی عادت و اخلاق کے ساتھ ان سے برتاؤ چاہیئے ۔شریعت مطہرہ سنی مسلمانوں میں میل پسند فرماتی ہے، اور انکو بھڑ کانا ،نفرت دلانا، اپنا مخالف بنانا، ناجائز رکھتی ہے۔ بےضرورت تامہ لوگوں کی راہ سے الگ چلنا عنت احمق جاہل کا کام ہے۔

امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

ان امور میں لوگوں سے موافقت صحبت و معاشرت کی خوبی سے ہے۔اس لئے کہ مخالفت وحشت دلاتی ہے۔اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے۔اور بالضرور لوگوں سے ان کی عادت کا برتاؤ کرنا چاہیئے ۔جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔اور خصوصاً وہ عادتیں جن میں اچھا برتاؤ اور نیک سلوک اور موافقت کرکے دل خوش کرنا ہو۔ایسے ہی مساعدت کی ساری قسمیں

۲۱۰۳۔ المستدرک للحاکم، ۱۲۱/۱ ☆ اتحاف السادہ للزبیدی، ۳۰۴/۶
۲۱۰۴۔ کنز العمال للمتقی، ۵۲۳۰، ۱۷/۳ ☆ اتحاف السادہ للزبیدی، ۲۸۸/۶

جبکہ ان سے دل خوش کرنا منظور ہو اور کچھ لوگوں نے وہ روش قرار دے لی ہو۔ تو ان کے موافق ہو کر ان پر عمل کرنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔ بلکہ موافقت کرنا ہی بہتر ہے مگر جس امر میں شرع سے ایسی نہی آ گئی ہو جو قابل تاویل نہیں۔

بیشک مقصود شرع کے یہی موافق ہے۔ مگر جن لوگوں کو مقاصد شریعت سے کچھ غرض نہیں۔ اپنی ہوائے نفس کے تابع ہیں وہ خواہی نخواہی ذرا ذرا سی بات میں مسلمانوں سے الجھتے ہیں اور ان کے عادات وافعال کو جن پر شرع سے اصلاً ممانعت ثابت نہیں کر سکتے ممنوع و ناجائز قرار دیتے ہیں۔ حاشا کہ ان کی غرض حمایت شرع ہو۔ حمایت شرع چاہتے تو جن امور کی تحریم وممانعت میں کوئی آیت وحدیث نہ آئی خواہ مخواہ بزور زبان انہیں گناہ و مذموم ٹھرا کر شرع مطہر پر افتراء کیوں کرتے۔ صفائح اللجین، ۵۳

(۶) آپس میں میل محبت سے رہو

۲۱۰۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لا تباغضوا، ولا تحاسدوا، ولا تدابروا، و كونوا عباد الله اخوانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض وحسد نہ رکھو، اور دشمنی نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے سچے بندہ بن کر آپس میں برادرانہ سلوک رکھو۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۶۲/۹

(۷) اللہ کی رضا کے لئے محبت کرو

۲۱۰۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من احب لله، وابغض لله، واعطى لله، ومنع لله، فقد

۲۱۰۵۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم التحاسد و التباغض ۳۱۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۲/۱۰
شرح السنة للبغوی، ۱۰۰/۱۳ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۱۶/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸۱/۱۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰۹/۲
المسند للحمیدی، ۱۱۸۳، ☆ الادب المفرد للبخاری، ۳۹۸
۲۱۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۸/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۹/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۷/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی،

استکمل الایمان۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے لئے محبت کی، اللہ کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی رکھی۔ اللہ کے لئے ہی کسی کو کچھ دیا، اور اسی کی خوشنودی کے لئے کسی چیز سے روکا تو اس کا ایمان کامل ہوگیا۔

(۸) مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہو

۲۱۰۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :"لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق الثلث ، فمن هجر فوق ثلث فمات دخل النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور وہ اسی حال میں مرگیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ، ۳/۲۵۲

۲۱۰۸۔ **عن** أبی ایوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۱۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الهجرة ،
الصحیح لمسلم ، باب تحریم الهجر فوق ثلاثة ایام ، ۲/۳۱۶
السنن لابن ماجه ، ۴۶
السنن لأبی داؤد، باب فی هجرة الرجل اخاه، ۲/۶۷۳
المؤطا لمالك، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۷۶
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۲۲۳، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۳۰۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۷۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۵۲
الادب المفرد للبخاری، ۴۰۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۶۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۱۷۱ ☆ المسند للحمیدی، ۳۷۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۲۳۵ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/۳۹
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۱۹۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳/۱۰۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۹۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۹۵، ۹/۲۳
۲۱۰۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الهجرة ، ۲/۸۹۷
الصحیح لمسلم ، باب تحریم الهجرة فوق ثلاثة ایام ۲/۳۱۶
فتح الباری للعسقلانی، ۱/۴۹۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۰۲۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یحل للرجل ان یہجر اخاہ فوق ثلث لیال ، یلتقیان فیعرض ہذا و یعرض ہذا، و خیر ہما الذی یبدأ بالسلام۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے، راہ میں ملیں تو یہ ادھر منہ پھیرے وہ ادھر منہ پھیرے، اوران میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے، یعنی ملنے کی پہل کرے۔

۲۱۰۹۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لایحل لمؤمن ان یہجر مومنا فوق ثلث ،فان مرت بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ،فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر ، فان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم و خرج المسلِّم من الہجر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کوحلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ جب تین راتیں گزر جائیں تو لازم ہے کہ اس سے ملے اور اسے سلام کرے۔ اگر سلام کا جواب دیگا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے، اوروہ جواب نہ دیگا تو سارا گناہ اسی کے سر رہا، یہ سلام کرنے والا قطع کے وبال سے نکل گیا۔ فتاوی رضویہ،۳/۲۵۲

(۹) بندے کی مدد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے

۲۱۱۰۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۰۹۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، باب فی ہجرۃ الرجل اخاہ، ۶۸۳/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۶۲/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۹۰، ۳۲/۹
التمہید لابن عبد البر ۱۴۶/۱۰ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۴۵۶/۳
مشکوۃ المصابیح للبتریزی، ۵۰۳۷، ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۱۸/۲

۲۱۱۰۔ الجامع الصحیح لمسلم ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن ۳۴۵/۲
السنن لأبی داؤد، ۴۹۹۰ باب فی المعونۃ للمسلم، ۶۷۷/۲
الجامع للترمذی، ۱۴۲۵، باب م جاء فی الستر علی المسلمین ، ۱۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۲/۲ ☆ المستدرک للحاکم ، ۳۸۳/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۹/۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۷۵/۴
التفسری لابن کثیر ۳۵۵/۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۱

علیه وسلم : الله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳/۹

۲۱۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته، ومن فرج من مسلم کربة فرج الله عنه کربة من کرب یوم القیامة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو، اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ، ۲/ ۶۷۶

(۱۰) رہنمائی کار خیر ہے

۲۱۱۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دل الطريقة صدقة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: راستہ بتانا ثواب ہے۔

۲۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یظلم المسلم المسلم، ۲/ ۳۳۰
الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم، ۲/ ۳۲۰
السنن لأبی داؤد، ادب ۱/ ۳۸ ☆ باب فی المعونة للظالم، ۲/ ۶۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۹۷
السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۹٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٦/ ۲٤٦
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦٤٦۳
الامالی للشجری، ۲/ ۱۸۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤/ ٤٤۹
۲۱۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۵٤ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳/ ۲۳
الادب المفرد للبخاری، ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲۳/ ٤۳

۲۱۱۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ارشادك الرجل فی ارض الضلال صدقة۔

فتاوی رضویہ،۴/۲۰۱

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گم کردہ راہ بیابانوں میں کسی کوراستہ بتانا ثواب کا کام ہے۔۱۲م

(۱۱) بے جا تشدد کرنے والے ہلاکت میں ہیں

۲۱۱۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا هلك المتنطعون ،ثلث مرات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے جا تشدد کرنے والے ہلاک ہوئے، یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل افراط کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہم جہال مشددین ہیں ۔ ان حضرات کی اکثر عادت ہے کہ ایک بے جا کو اٹھانے کو دس بے جا اس سے بڑھکر آپ کریں، دوسرے کو خندق سے بچانا چاہیں اور آپ عمیق کنویں میں گریں، مسلمانوں کو بے وجہ کافر ومشرک بے ایمان ٹھہرا دینا تو کوئی بات ہی نہیں، ان صاحبوں نے نکاح بیوہ کو علی الاطلاق واجب قطعی اور فرض حتمی

۲۱۱۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الصنائع المعروف، ۲/۱۷
الادب المفرد للبخاری، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹٤
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/٤۲۲ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۸٦٤

۲۱۱٤۔ الصحیح لمسلم ، کتاب العلم، ۲/۳۲۹ ☆
السنن لأبی داؤد ، باب لزوم السنة ۲/۳۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۸٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۲٦۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/۱۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۵۰
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۲٦۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۳۱٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۵۱ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۹۵
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤۷۸۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵٦۹
الاذکار للنودی، ۳۳۱ ☆

قرار دے رکھا ہے۔　　فتاوی رضویہ،۵/۵۸۰

(۱۲) جو بات سننے میں بری لگے اس سے بچو

۲۱۱۵۔ **عن** أبی الغادیة رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاک و ما یسوء الاذن ۔

حضرت ابو الغادیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچ اس بات سے جو کان کو بری لگے۔

فتاوی رضویہ جدید،۴/ ۳۲۸

(۱۳) کسی کے گھر میں نہ جھانکو

۲۱۱۶۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنھم فقد حل لھم ان یفقؤا عینہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکے اس کے لئے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دے۔

۲۱۱۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۷۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۷۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۶۲۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۷
الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/۲۲۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۹۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۶۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۹۵۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۶، ۹/۱۰۸
جمع الجوامع، ۹۵۱۶ ☆

۲۱۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ ۲/۲۱۲
المسند لاحمد بن ۲/۳۸۵ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۸/۳۳۸
السنن للدار قطنی، ۳/۱۹۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۶۳
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۴۳۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۴۰۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۲۴۴
کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۹، ۹/۱۰۹ ☆ ارواء العلیل للالبانی، ۷/۲۸۴

۲۱۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۸۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۴۳۶

الله تعالیٰ علیه وسلم : ایما رجل کشف سترا فادخل بصره قبل ان یؤذن فقداتی حدا لا یحل ان یا تیه۔ ولو ان رجلا فقأ عینه لهدرت۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے جواسے جائز نہ تھی۔ اور اگرکوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔

(۱۴) فتنہ نہ اٹھاؤ

۲۱۱۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الفتنة نائمة ،لعن الله تعالیٰ من ایقضها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فتنہ سورہا ہے،اس کے جگانے والے پراللہ تعالیٰ کی لعنت۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۳۸۳

(۱۵) عجب وخود پسندی بری چیز ہے

۲۱۱۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قا ل :انا عالم فهو جاهل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کہا: میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ،۱۰/۹۶

(۱۶) تواضع بلندی کا سبب ہے

۲۱۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۱۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۷/۱۱ ☆

۲۱۱۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۹/۷ ☆ الحاوی للفتاوی ، ۴۵/۲
المغنی للعراقی، ۱۲۴/۱ ☆

۲۱۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۶/۳ ☆ المسند للربیع ، ۶۸/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۶۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۲/۸
کنز العمال للمتقی، ۵۷۳۰ ، ۱۱۲/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۹۵/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تواضع للہ رفعہ اللہ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا کے لئے تواضع ختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۸۱

(۱۷) نیک عمل پر مداومت کرو

۲۱۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں کی طرح نہ ہونا کہ تہجد پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۲۷

(۱۸) ہر چیز پر احسان کرو

۲۱۲۲۔ **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۲۰۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۳٤٠ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٤/۱۱٤
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۱۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۷/۱۲۹
المغنی للعراقی، ۳/۳۳۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤/۲۰
تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۱۱۰ ☆ البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر، ۱۰/۳۲۵
تاریخ اصفہان لأبی نعیم، ۲/۳۵۳ ☆ العلل المتناہیۃ لابن الجوزی، ۲/۳۲٦
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/۱۲۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۳۵

۲۱۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل، ۱/۱۵٤
السنن الکبری للبیہقی، ۳/۱٤ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۱۱۲۹
شرح السنۃ للبغوی، ٤/۵۵ ☆ الامالی الشجری، ۱/٦
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۳۲۵ ☆

۲۱۲۲۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بإحسان الذبح ۲/۱۵۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النہی عن المثلۃ ۱/۱٦۹
السنن لأبی داؤد، باب الرفق بالذبیحۃ، ۲/۳۸۹
السنن للنسائی، باب حسن الذبح، ۲/۱۸
السنن لابن ماجہ، باب اذا ذبحتم فاحسنوا، ۲/۲۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۱۲۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۰۵

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان الله کتب الاحسان علی کل شئ، فاذاقتلتم فاحسنوا القتلة ، واذا ذبحتم فا حسنوا الذبحة۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرمادیا ہے۔تو جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل میں بھی احسان کرو، اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی احسان برتو۔

الامن والعلی،۱۹۰

(۱۹) بغیر ضرورت عجمی زبان سے احتراز کرو

۲۱۲۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال : ایا کم و مراطنة الاعاجم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عجمی زبان میں گفتگو سے بچو۔

۲۱۲٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم و رطا نة الاعاجم،فانه یورث النفاق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجمی زبان میں گفتگو سے بچو کہ وہ نفاق لاتی ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۹۵

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انگریزی ،چینی ،جاپانی، جرمنی، جو زبان غیر اسلامی ہو جسے اسلام نے فارسی اور اردو کی طرح اپنا خادم نہ کرلیا ہو،جس کی وہ زبان نہ ہو اسے بلاضرورت اس میں کلام نہ

۲۱۲۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ٤/۱۸۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ٦/٥٦
التفسیر لابن کثیر ٥/٤٢٥ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/۲۱۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱٥٦ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٦/۲۹٦
نصب الرایة للزیلعی، ٤/۱۸۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۳۳۰
المصنف لابن عبد الرزاق، ۸٦۰٤، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٥٦۰۹، ٦/۳٦۲
اتحاف السادة للزبیدی، ٥/٦۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٥/۲۷۸
۲۱۲۳۔ کنز العمال للمتقی، ۹۰۳٤، ۳/۸۸٦ ☆
۲۱۲٤۔ المستدرك للحاکم، ☆

چاہئے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۹۵

(۲۰) بابرکت چیز کو لازم کرلو

۲۱۲۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من بورك له فی شیٔ فلیلزمه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جس کسی چیز میں برکت دی گئی ہو تو چاہئیے کہ اسے لازم پکڑ لے۔ نقاء السلافہ، ۳۶

(۲۱) مسلمان کی کوئی چیز بغیر رضا نہ لو

۲۱۲۶۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یحل لمسلم ان یا خذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی مرضی کے لے۔ فتاوی رضویہ، ۵/ ۱۳۵

(۲۲) لوگوں سے ان کے حال کے مطابق گفتگو کرو

۲۱۲۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماانت محدث قوما حدیثا لا تبلغه عقولهم الاکان علی بعضهم فتنة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۱۲۵۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴/ ۲۸۷ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۳۶۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۷ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۳۷
۲۱۲۶۔ الصحیح لابن حبان ۱۱۶۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۱۷۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/ ۱۷ ☆
۲۱۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۱۱، ۲/ ۱۹۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوط، ۲/ ۴۷۹
الاسرار المرفوعة للقاری، ۶۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کریگا جس تک ان کی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہوگی۔

مسائل سماع ۱۱

(۲۳) کسی کو عبدی وامتی کہکر نہ پکارو

۲۱۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لايقل احد کم عبدی و امتی ،کلکم عبيد الله ،و کل نسائکم اماء الله ،وليقل غلامی و جاريتی و فتائی وفتاتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے غلام اور باندی کو عبدی وامتی کہکر نہ پکارے۔ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تم سب کی عورتیں اس کی باندیاں ہیں۔ ہاں غلام، جاریہ، اور باندی وغیرہ الفاظ سے خطاب کرو۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اطلاق عبد بمعنی غلام قطعاً جائز و شائع اور قرآن و حدیث میں واقع، فقیر غفرلہ القدیر نے اپنی کتاب البارقۃ الشارقہ علی مارقۃ المشارقہ میں اس کی تحقیق مشبع لکھی، اور اپنے رسالہ ''مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم'' میں بھی قدرے توضیح اور گیارہ احادیث پر قناعت کی، یہاں اسی قدر کافی کہ رب الارباب عز جلالہ قرآن میں فرماتا ہے، وانکحوا الايامی منکم والصالحين من عبادکم و امائکم، دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرمایا اگر چہ ہمیں اپنے غلام کو یا عبدی نہ کہنا چاہیئے کہ تواضع کے خلاف ہے۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی۔ نہ یہ کہ غلام بھی اپنے آپکو اپنے آقا کا عبد نہ کہے۔

الطرۃ الرضیہ، ۴۶

۲۱۲۸۔ الصحيح لمسلم، باب حکم اطلاق لفظة البعد، الخ ۲/۲۳۸
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۹۹۲، الادب المفرد للبخاری، ۲۰۹
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۷۷

(۲۴) بے مقصد چیزوں میں نہ پڑو

۲۱۲۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی سے یہ ہے کہ غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو۔لایعنی بات ترک کردے۔　　فتاوی رضویہ جدید،۱/۷۵۷

(۲۵) ہر کام داہنی طرف سے شروع کرو

۲۱۳۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کا ن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یحب التیمن فی طهوره و ترجله و تنعله۔

فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/۲۷۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طہارت حاصل کرنے، کنگھی کرنے ،اور نعلین مبارک پہننے میں داہنی طرف سے ابتداء فرماتے۔۱۲م

(۲۶) رحم دل لوگوں کی فضیلت

۲۱۳۱۔**عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی ،تعیشوا فی اکنافهم،

۲۱۲۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الزهد ، ۵۵/۲
السنن لابن ماجه ، باب کف اللسان فی الفتنة ، ۲۸۶/۲
المعجم الکبیر للطبرانی،
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸/۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰/۱
کنز العمال للمتقی، ۹۱۸۲، ۱۸/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۳/۲
امام نووی نے حسن کہا،اور ابن عبدالبر وہیثمی نے صحیح قرار دیا۔　فتاوی رضویہ،۱/۷۵۷
۲۱۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بید بانعال الیمنی، ۸۷۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۹/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶۱/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۸۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۱/۵
کنز العمال للمتقی، ۸۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۱/۵
۲۱۳۱۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱ ☆

فان فیهم رحمتی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فضل میرے رحم دل امتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سایہ میں چین کرو گے۔ کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔　　برکات الامداد،۱۱

۲۱۳۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا المعروف عن رحماء امتی ، تعیشوا فی اکنافهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے نرم دل امتیوں سے نیکی واحسان مانگو، ان کے ظل عنایت میں آرام کرو گے۔

۲۱۳۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمة من امتی تر زقوا و تنجحوا ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی حاجتیں میرے رحم دل امتیوں سے مانگو رزق پاؤ گے مرادیں پاؤ گے۔

۲۱۳۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل یقول : اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی ، تعیشوا فی اکنافهم ،فانی جعلت فیهم رحمتی۔

۲۱۳۲۔ المستدرک للحاکم، ۳۲۱/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٦٨٠٧، ٥١٩٦/٦
اتحاف السادة للزبیدی، ١٧٣/٨ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ١٥٦/١
الدر المنثور للسیوطی، ٢٥٦/٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٧٢/١
۲۱۳۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ١٧٣/٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٦٨٠١
میزان الاعتدال للذهبی، ٣٦٥١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٧٢/١
۲۱۳٤۔ اتحاف السادة للزبیدی، ١٧٢/٨ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ١٥٦/١
کنز العمال للمتقی، ١٦٨٠٩، ٥٢٠/٦ ☆ مکارم الاخلاق للخرائطی، ٥٥
الفوائد المجموعه للشوکانی، ٦٦ ☆

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فضل میرے رحم دل بندوں سے مانگو، ان کے دامن میں عیش کرو گے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔

برکات الامداد، ۱۲

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ حدیثیں کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے، ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا۔ کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامن حمایت میں چین کرو گے، ان کے سایہ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

برکات الامداد، ۱۲
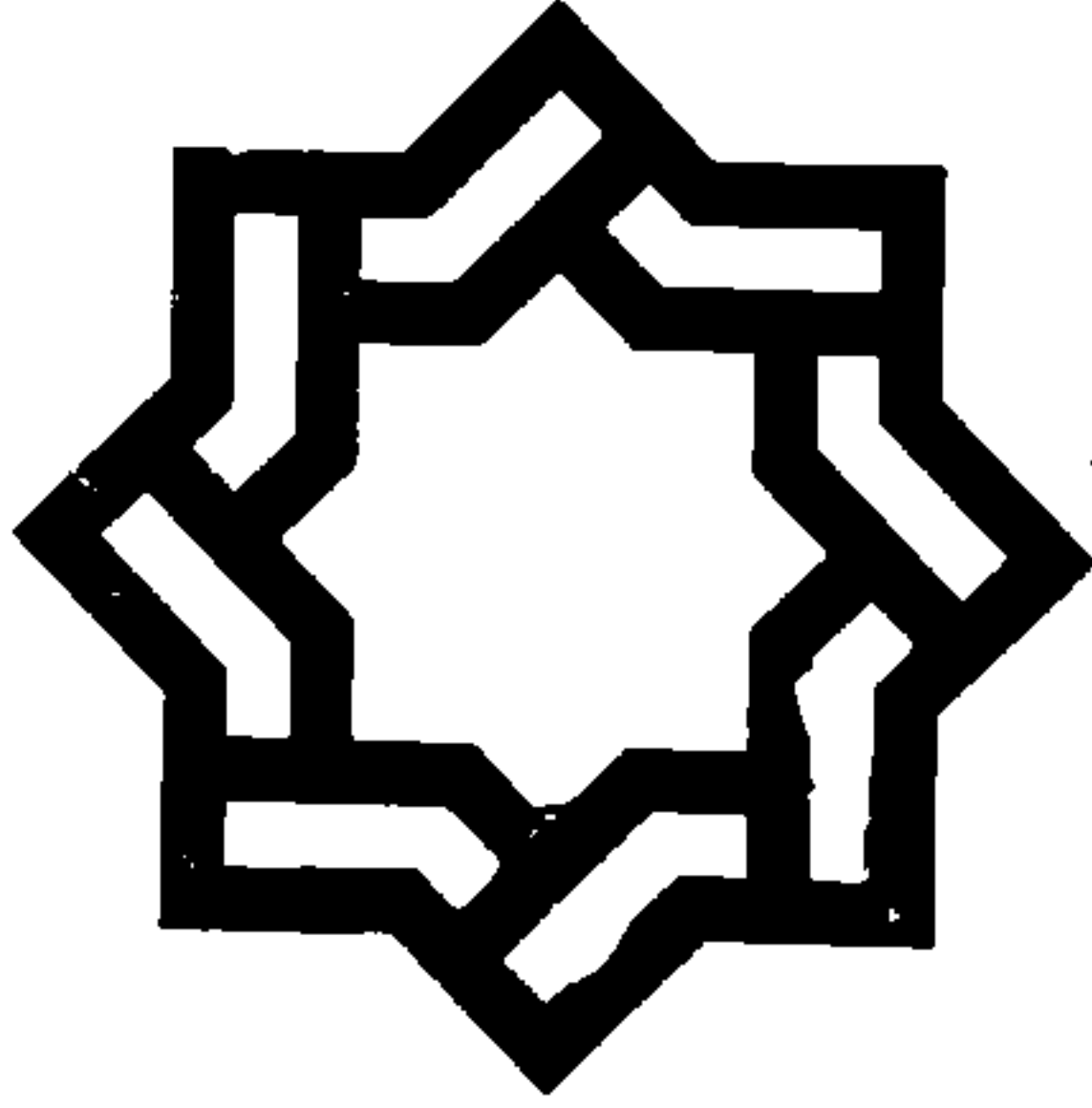
۸۔ صحبت صالح وطالح

(۱) مومن متقی کی مصاحبت اختیار کرو

۲۱۳۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا تصاحب الامؤمنا، و لا یا کل طعامك الاتقی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رفاقت نہ کر مگر مسلمان سے، اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۹۷

(۲) نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے

۲۱۳۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انما مثل الجلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسك و نا فخ الکیر ،فحامل المسك اما ان یحذیك، و اما ان تبتاع، واما ان تجد منه ریحا طیبة، ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك ، واما ان تجد ریحاخبیثة۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک ہم نشیں اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھوک رہا ہے۔ مشک والا یا تو مشک ویسے ہی تجھے مشک دیگا، یا تو اس سے مول لیگا، اور کچھ نہ سہی خوشبو تو آئے گی۔ اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

۲۱۳۵۔ السنن لأبی داؤد، ادب، ۱۶ بابمن یومر ان یجلس، ۲/۶۶٤
الجامع للترمذی، زهد، ٥٦ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۸ ☆ المستدرك للحاکم، ٤/۱۲۸
السنن للدارمی، ۱۲٤ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٥٠١٨
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/۲۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳/٦۹

۲۱۳٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی العطار و بیع المسك، ۱/۲۸۲
الصحیح لمسلم، باب استحباب مجالسه الصالین، ۲/۳۳٠
کنز العمال للمتقی، ۲٤۸٤۹، ۹/٤٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱٥٥

(۳) برے ہمنشیں کی مثال

۲۱۳۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر،ان لم یصبك من سواده اصابك من دخانه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: برے کی صحبت دھونکنی والے کی طرح ہے کہ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ پہونچی تو دھواں ضرور پہونچے گا۔　　فتاوی رضویہ،۲۶۶/۵

(۴) برے ساتھی سے بچو

۲۱۳۸۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ایاك وقرین السوء ،فانك به تعرف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: برے مصاحب سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائیگا۔
فتاوی رضویہ،حصہ اول،۱۲/۹

(۵) دوست کودوست سے پہچانو

۲۱۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اعتبروا الصاحب بالصاحب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ساتھی کوساتھی پر قیاس کرو۔

۲۱۳۷۔ السنن لأبی داؤد، باب من یومر ان یجالس، ۶۶۴/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۵۱/۶ ☆
۲۱۳۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۱۹/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۹۲/٤ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۲٤۸٤٤، ٤۳/۹
۲۱۳۹۔ الکامل لابن عدی، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۰/۸

(۶) دوست کی صحبت مؤثر ہوتی ہے

۲۱۴۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الرجل علی دین خلیله ، فلینظر احد کم من یخالل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی خالص اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔لہذا غور وفکر کے بعد کسی کو دوست بنانا۔

(۷) جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ حشر ہوگا

۲۱۴۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یحب رجل قوما الاجعله الله معهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کردے گا۔

۲۱۴۲۔ **عن** أبی قرحافة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من احب قوما حشره الله تعالیٰ فی زمرتهم۔

فتاوی رضویہ ،۸/۴۵۴

حضرت ابو قرحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ انہیں کی جماعت میں اس کا حشر فرمائے گا۔۱۲م

۲۱۴۰۔ السنن لأبی داؤد، باب من یومر ان یجالس ، ۶۶۴/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۲۷/۲ ☆

۲۱۴۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۵/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۷/۱

۲۱۴۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۱/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۷۸، ۱۰۷/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۰۹/۲

۲۱۴۳۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : المرء مع من احب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ،حصہ اول،۹/۱۸۲

(۸) بدکاروں کی صحبت بدکار بنادیتی ہے

۲۱۴۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول:یا هذا ! اتق الله ،ودع ما تصنع، فانه لا یحل لك،ثم یلقاه من الغد و هو علیٰ حاله فلا یمنعه ذلك ان یکون اکیله و شریبه و قعیده، فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم علی بعض ،ثم قال : لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی بن مریم ذلك بما عصوا و کانوا یعتدون ،کانوا لا یتناهون عن منکر فعلوه، لبئس ما کانوا یفعلون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا تو اس سے کہتا: اے شخص اللہ سے ڈر،اوراپنے کام سے باز آ۔ کہ یہ حلال نہیں

۲۱۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامة الحب۔ ۲/۹۳۱
الجامع الصحیح لمسلم ، باب المرء مع من احب ، ۲/۳۳۱
الجامع للترمذی، زهد
السنن لأبی داؤد، باب الرجل یحب الرجل علی خیر الخ، ۲/۶۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۶۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۶۵
المعجم الصغیر للسیوطی ، ۱/۵۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۲۸۶
شرح السنة للبغوی، ۱۳/۶۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۶۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۷۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۵۵۷
تاریخ بغداد للخطیب ، ۴/۲۵۹ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم ، ۴/۱۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۵۰ ☆ السنن للدار قطنی، ۴/۱۱۲
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۲/۸۸ ☆ الکامل لابن عدی،
۲۱۴۴۔ السنن لأبی داؤد ، باب الامر و النهی، ۲/۵۹۶
السنن لابن ماجه ، باب الامر بالمعروف، ۲/۲۹۸

پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے اور پاس بیٹھنے سے نہ روکتا۔ جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انہیں خطاوانوں کے مثل ہوگیا۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے حضرت داؤد وعیسیٰ ابن مریم علیہم السلام کی زبان پر۔ یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے۔ البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔

۲۱۴۵۔ **عن** عمر الصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اوحی اللہ عزوجل الی یوشع بن نون علی نبینا و علیہ الصلوۃ والتسلیم:ان اھلک من قریتك اربعین الفاًمن الصالحین و ستین الفا من الفاسقین، فقال : یا رب !الفاسقون ھم الفاسقون ،فلم یھلك الصالحون ؟ قال : انھم لم یغضبوا لغضبی و آکلوھم و شار بوھم۔

حضرت عمر صنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت یوشع بن نون علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کو وحی بھیجی، میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا۔ عرض کی: الہی! برے تو برے ہیں، اچھے لوگ کیوں ہلاک ہوں گے؟ فرمایا: اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انھوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

(۹) اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے اچھے ہوں

۲۱۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیرا لاصحاب عند اللہ خیر ھم لصاحبہ، و خیر الجیران عند اللہ خیر ھم لجارہ۔

۲۱۴۵۔

۲۱۴۶۔ الجامع للترمذی، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۸/۲ ☆ المستدرك للحاکم، ۴۴۳/۱
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۶۰/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۹/۱
مشکل الآثار للطحاوی، ۳۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۶۲، ۲۷/۹

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھیوں میں سب سے بہتر اللہ کے یہاں وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے سب سے بہتر ہو۔ اور ہمسایوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے سب سے بہتر ہو۔

(۱۰) قیامت میں آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۱۴۷۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : ان رجلا سأل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم متی الساعة ؟ قال : وما اعددت لها؟ قال : لا شئ الا انی احب الله و رسوله ، قال : انت مع من احببت،قال انس: فما فرحنا بشئ فرحنا بقول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انت مع من احببت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: قیامت کب قائم ہوگی؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ کہنے لگے: کچھ نہیں ہے مگر ہاں میں اللہ ورسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم جس سے محبت کروگے قیامت میں اسی کے ساتھ رہوگے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہمیں نہایت خوشی ہوئی۔ فتاوی رضویہ، ۴۵۴/۸

(۱۱) بروں کے ساتھ بیٹھنا بھی موجب لعنت ہے

۲۱۴۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب المرء مع من احب، ۳۳۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۸/۳ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۹۸/۱
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۳۳۹/۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۸۷/٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰٤/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷۲/۸
فتح الباری للعسقلانی، ٤۲/۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲٤/٤
کنز العمال للمتقی، ۲٤٦۸٦، ۱/۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳٦۱/۲
الادب المفرد للبخاری، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۵۵/۱
۲۱٤۸۔ الجامع للترمذی، ۳۵۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۲۵۵/۱
السنن لأبی داؤد، باب الامر و النهی ۵۹٦/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم : لما وقعت بنواسرائیل فی المعاصی فنهتهم علماؤهم فلم ینتهوا، فجالسوهم فی مجالسهم واکلوهم و شاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم علی بعض و لعنهم علی لسان داؤد و عیسی بن مریم علیهم الصلوة و السلام۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انکو منع کیا لیکن انھوں نے نہ مانا۔ کچھ ایام کے بعد یہ مولوی بھی ان کے ساتھ گھل مل گئے اور ان کے ساتھ بیٹھنے لگے، کھانے اور پینے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے ملا دئے پھر ان سب کو حضرت داؤد و حضرت عیسی بن مریم علیہم السلام کی زبان میں ملعون قرار دیا۔

فتاوی رضویہ، ۲۸۰/۵
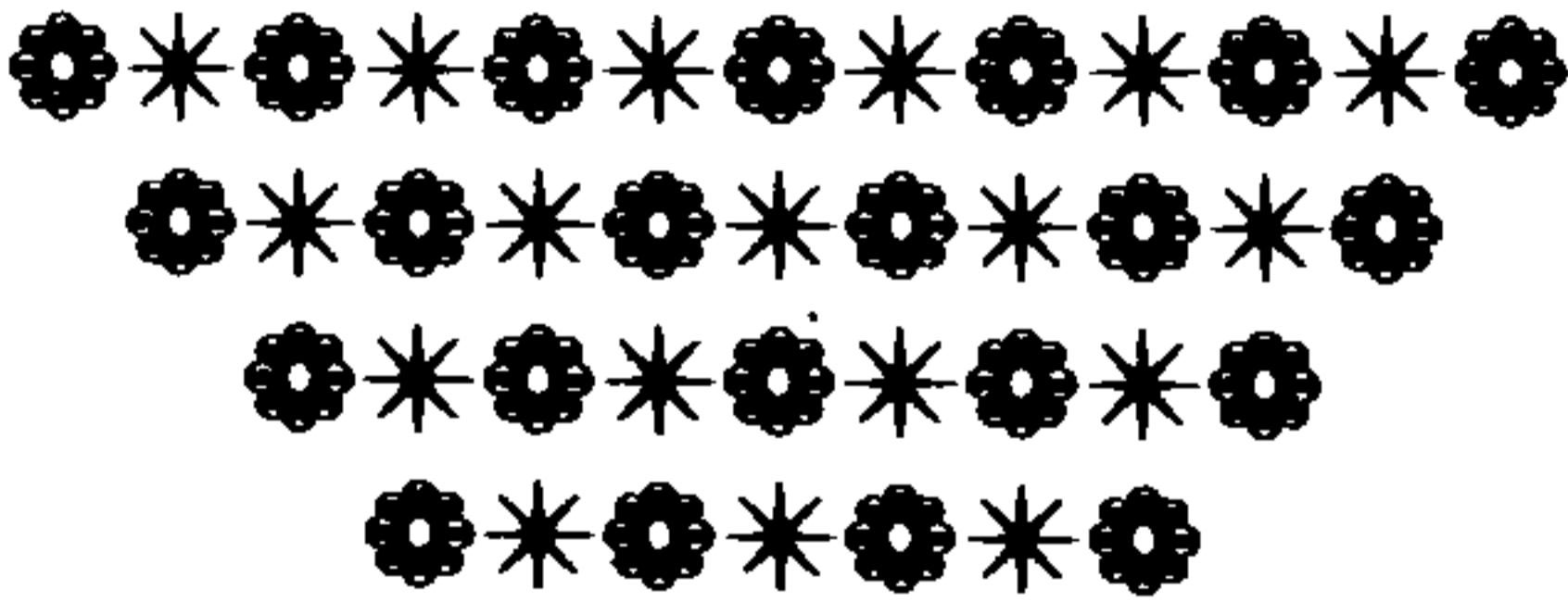
۹۔عزت، تعظیم اور شفقت

(۱) بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس من امتی من لم یبجل کبیرنا و یر حم صغیرنا و یعرف لعالمنا حقه۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے۔ فتاوی رضویہ، ۲۹۶/۳

(۲) بوڑھے کی فضیلت

۲۱۵۰۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الشیخ فی اهله کالنبی فی امته۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی فضیلت اپنے گھر میں ایسی ہے جیسے اللہ کے نبی کی فضیلت امت میں۔

۲۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهماقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :الشیخ فی بیته کالنبی فی قومه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۳/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹٦/۸
کنز العمال للمتقی، ۵۹۸۰ ۱٦۵/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۹/٦
مشکل الآثار للطحاوی، ۱۳۳/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۱۲/۷
الکامل لابن عدی، ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۱٤/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۷/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۷۱/۲
۲۱۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ٤۲٦۳۲، ٦٦٤/۱۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰٦/۲ ☆ الاسرار المرفوعه ۲۲۹.
۲۱۵۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٤۵۰/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰٦/۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیخ کی فضیلت اپنے کنبے میں ایسی ہے جیسے پیغمبر کی قوم مسلم میں۔
نقاء السلافہ، ۴۲

(۳) بوڑھے کی عزت کرنا اللہ کی تعظیم سے ہے

۲۱۵۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان من اجلال اللہ تعالیٰ اکرام ذی الشیبۃ المسلم ۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۲۲/۹

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مرد مسلم کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت ہی کا اظہار ہے۔۱۲م

(۴) عالم اور عادل سلطان اور بوڑھے مسلمان کی تعظیم

۲۱۵۳۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلاثۃ لا یستخف حقھم الامنافق بین النفاق ،ذوالشیبۃ فی الاسلام ،و ذو العلم ،و امام مقسط۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق۔ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا،اور عالم دین،اور بادشاہ اسلام عادل۔

(۵) حافظ کی تعظیم خدا کی عظمت وجلال کا اقرار ہے

۲۱۵۴۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

۲۱۵۲۔ السنن لأبی داؤد ، ☆
السنن الکبری للبیھقی، ۱۶۳/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۷۴، ۸۲۴/۱۰
الترغیب و الترھیب للمنذری، ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰۹/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۹/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴۸۵/۷
۲۱۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۸/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۲۷/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۴/۱ ☆
۲۱۵۴۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی تنزیل الناس منازلھم ۶۶۵/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۱۶۳/۸ ☆ شرح السنۃ للبغوی ۴۲/۱۳
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۹۷۲، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۸۴، ۸۲۶/۱۰

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان من اجلال الله اكرام ذى الشيبة المسلم، و حامل القرآن غير الغالى فيه و الجافى عنه، و اكرام ذى السلطان المقسط۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی، اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے اور نہ اس سے دوری کرے، اور حاکم عادل کی۔

فتاوی رضویہ، ٦/٣١١

(٦) خوبصورت اور وجیہ لوگوں کی فضیلت

٢١٥٥۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اطلبوا الخير عند حسان الوجوه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔

٢١٥٦۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اطلبوا الخير والحوائج من حسان الوجوه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

٢١٥٧۔ **عن** عبدالله بن جراد رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

٢١٥٤۔ الجامع الصغير للسيوطى، ١٤٩/١ ☆ الترغيبو الترهيب للمنذرى، ١١٣/١
الامالى للشجرى، ٢٤١/٢ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ٢٠٦/١
تلخيص الحبير لابن حجر، ١١٨/٢ ☆ لسان الميزان لابن حجر، ٤/٤
ميزان الاعتدال، ٥٠٢٥ ☆ اللالى المصنوعة للسيوطى، ٧٨/١
المجروحين لابن حبان، ٩/٣ ☆
٢١٥٥۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٩٤/٨ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ٥١/١
ميزان الاعتدال للذهبى، ٣٤٢٧ ☆ لسان الميزان لابن حجر ١٥٨٧
اتحاف السادة للزبيدى، ٩١/٩ ☆ المغنى للعراقى، ١٠٣/٤
المسند للعقيلى، ١٢١/٢ ☆
٢١٥٦۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٨١/١١ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٧٢/١
٢١٥٧۔ كنز العمال للمتقى، ١٦٧٩٤، ٥١٦/٦ ☆ ميزان الاعتدال للذهبى، ٩٨٣٤
لسان الميزان لابن حجر، ١٢٢٥، ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢٦/١

الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ابتغیتم المعروف فاطلبوه عند حسان الوجوه۔

حضرت عبد اللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نیکی چاہو تو خوبصورتوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتیں خوش حالوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۹۔ **عن** الحجاج بن یزید عن ابیه یزید القسمی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا طلبتم الحاجات فاطلبوها عند حسان الوجوه فان قضی حاجتك قضاها بوجه طلق،وان ردك ردك بوجه طلق۔

حضرت حجاج بن یزید سے اور یہ اپنے والد یزید قسمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حاجتیں طلب کرو خوش چہروں کے پاس طلب کرو کہ خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کریگا تو بکشادہ روئی، اور تجھے پھیریگا تو بکشادہ پیشانی۔

۲۱۶۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : التمسوا الخیر عند حسان الوجوه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش چہروں کے پاس بھلائی ڈھونڈو۔

۲۱۵۸۔ لسان المیزان لابن حجر، ۸۰۵ ☆ میزان الاعتدال للذہبی ۱۷۵۰

۲۱۵۹۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۲۵/۱
المطالب العالیۃ لابن حجر، ۱۶۴۱، ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۴۲/۲

۲۱۶۰۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹۱/۹
لسان المیزان للہیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۲/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۸۸/۵ ☆
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷/۶

۲۱۶۱ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ابتغوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش رویوں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۲ـ **عن** أبی خصيفة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : التمسوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس تلاش کرو۔

۲۱۶۳ـ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی الله تعالی عنه مرسلاقال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ابتغوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت عطا بن اَبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۴ـ **عن** أبی مصعب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال : اطلبوا الحوائج الی حسان الرجوه۔

حضرت ابومصعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی حاجتیں خوش رویوں کے یہاں مانگو۔

۲۱۶۵ـ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : التمسوا المعروف عند حسان الوجوه۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۶۱ـ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۳، ۵۱۶/۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۵۲/۱
اللالی المصنوعة للسیوطی، ۴۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹/۱
۲۱۶۲ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹۸/۱ ☆
۲۱۶۳ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹۸/۱ ☆
۲۱۶۴ـ المصنف لابن أبی شيبة، ۳۰۰/۵ ☆
۲۱۶۵ـ المصنف لابن أبی شيبة، ۳۰۰/۵ ☆

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوبصورتوں کے پاس ڈھونڈو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محقق جلال الملت والدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔الحدیث فی نقدی حسن صحیح، یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔ قلت:وقوله هذا لا شك حسن صحيح، فقد بلغ حد التواتر على رائی۔ یہ ان کا قول واقعی درست ہے۔ بلکہ میری رائے میں یہ حدتواتر کو پہونچ گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

قد سمعنا نبينا قال قولا ☆ هولمن يطلب الحوائج راحة

اغتدوا واطلبوا الحوائج ممن ☆ زين الله وجهه بصباحة

یعنی بیشک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے۔ارشادفرماتے ہیں: صبح کرواور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔

(۷) معززاور شریف لوگوں کی رعایت کرو

۲۱۶۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اقبلوا الكرام عثراتهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کریموں کی لغزش سے درگزرکرو۔

۲۱۶۷۔ **عن** زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تجافوا عن عقوبة ذى المروة الافى حد من حدو د الله تعالىٰ ۔

۲۱۶۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۲۱۶۷۔ مجمع الزوائد للهيثمى　۲۸۲/۶　☆　مشكل الآثار للطحاوی،　۱۳۰/۳

المعجم الكبير للطبرانی،　۴۳/۲　☆　الحاوی للفتاوی للسیوطی،　۳۶۸/۱

كنز العمال للمتقی، ۱۲۸۰،　۳۱۵/۵　☆

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصحاب مروت کی سزا سے درگزر کرو مگر حدود الہیہ سے کسی حد میں۔

۲۱۶۸۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اقبلوا ذوى الهيئات عثراتهم الا الحدود۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو مگر حدود۔

اراءۃ الادب، ۴۴

(۸) حسب مراتب عزت کرو

۲۱۶۹۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انزلوا الناس منازلهم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی حسب مراتب عزت کرو۔

۲۱۷۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲۱۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۱/۶ ☆

۲۱۶۹۔ الصحيح لمسلم ☆
السنن لابی داؤد، باب فی تنزيل الناس منازلهم، ۶۶۵/۲
المعجم الصغير للسيوطى، ۱۶۳/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۶۵/۶
كنز العمال للمتقى، ۱۷۱۴۶، ۶۳۰/۶ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۹/۸

۲۱۷۰۔ المستدرك للحاكم، ۲۹۲/۴ ☆ المعجم الكبير لطبرانى، ۳۷۰/۲
حلية الاولياء لأبى نعيم، ۲۰۵/۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۶۸/۸
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۳۴/۴ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۹۴/۷
اتحاف السادة للزبيدى، ۱۸۴/۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۵۴۸۷، ۱۵۴/۹

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور ایک سائل حاضر ہوا، اسے ٹکڑا عطا فرمایا۔ ایک ذی عزت مسافر گھوڑے پر سوار حاضر ہوا اس کی نسبت فرمایا: کہ باعزاز اتار کر کھانا کھلایا جائے۔ سائل کی حاجت اسی قدر تھی۔ اور کسی رئیس کو ٹکڑا دیا جائے تو باعث اس کی سبکی اور ذلت کا ہو۔ لہذا فرق مراتب ضرور ہے۔ اور اصل مدار نیت پر ہے۔ اگر سائل کو بوجہ اس کے فقر کے ذلیل سمجھے اور غنی کو بوجہ اس کی دنیا کے عزت دار جانے تو سخت بے جا اور سخت شنیع ہے۔ اور اگر ہر ایک کے ساتھ خلق حسن منظور ہے تو جتنا جس کے حال کے مناسب ہے اس پر عمل ضرور ہے۔　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۶۹

(۹) منافق کی تعظیم غضب رب کا سبب ہے

۲۱۷۱۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى لله تعالىٰ عليه وسلم :لا تقولوا للمنافق : يا سيد، فانه ان يكن سيدا فقد اسخطتم ربكم۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کو اے سردار کہکر نہ پکارو! کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔　فتاوی افریقہ، ۳۶

فتاوی رضویہ، ۳/۲۹۳

۲۱۷۲۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال:قال رسول الله صلى

۲۱۷۱۔ السنن لأبى داؤد ، باب لا يقول المملوك ربى، ۲/۶۸۰
السنن للنسائى، ☆
المسند لاحمد بن ۵/۳۴۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳/۵۷۹
كنز العمال للمتقى، ۸۶۰ ، ۱/۱۷۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۷/۵۷۷
الادب المفرد للبخارى، ۷۶۰ ، ۷۰ ☆ المغنى للعراقى، ۳/۱۰۹
كشف الخفاء للعجلونى، ۲/۵۲ ☆
۲۱۷۲۔ المستدرك للحاكم ، ۲/۵۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۵۴
تاريخ بغداد للخطيب ، ۵/۴۵۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۸۶۱ ، ۱/۱۷۵
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۰۱ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا قال الرجل للمنافق : یا سیدی ! فقد ا غضب ربه عزوجل۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہکر پکارے تو بیشک وہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فاسق اور بدعتی کی زبانی تعریف اور انہیں محل خطاب میں بلفظ سردار ندا کرنا موجب غضب الٰہی ہوتا ہے تو اسے بحالت اختیار حقیقۃ امام وسردار بنانا، اوراس کے پیرو اور تابع بننا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب نہ ہوگا۔اور بیشک جو بات باعث غضب رحمٰن عزوجل ہو اس کا ادنیٰ درجہ کراہت تحریم ہے۔ فتاوی رضویہ، ۲۹۳/۳

(۱۰) چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۷۳۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی فضیلت نہ جانی وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۱۷٤۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یوقر کبیرنا۔

۲۱۷۳۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۱٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۷۸/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۷۰/۲ ☆

۲۱۷٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ۳٦۸/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۷۰/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ٦۲/۱
كنز العمال للمتقی، ۵۹۷۷ ۱٦٤/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۹/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٤/۸ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۱۷۵۔ **عن** ضمیرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و لم یعرف حق کبیرنا ،و لیس منا من غشنا ،ولا یکون المؤمن مومنا حتی یحب للمؤمنین ما یحب لنفسه۔

حضرت ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔اور اس وقت تک کوئی مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلمانوں کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۲/۹

❋✳❋✳❋✳❋✳❋✳❋✳❋✳❋✳❋
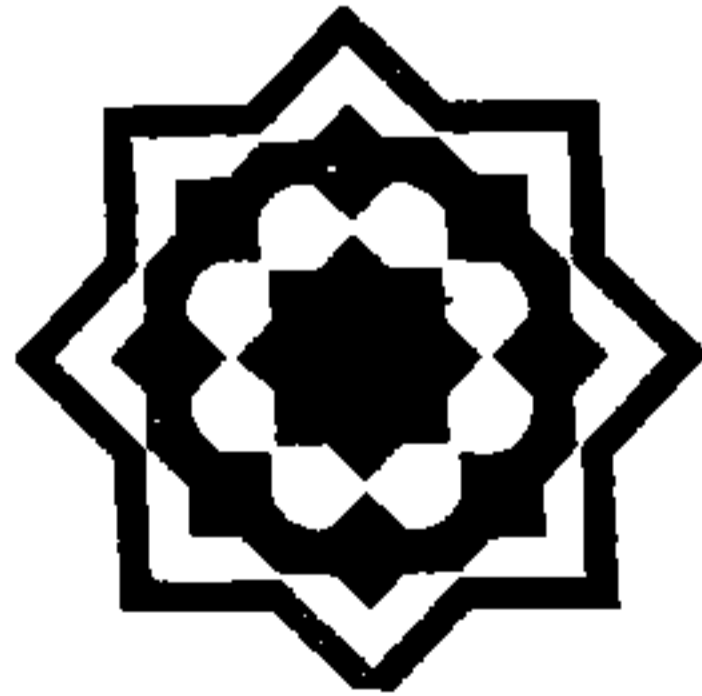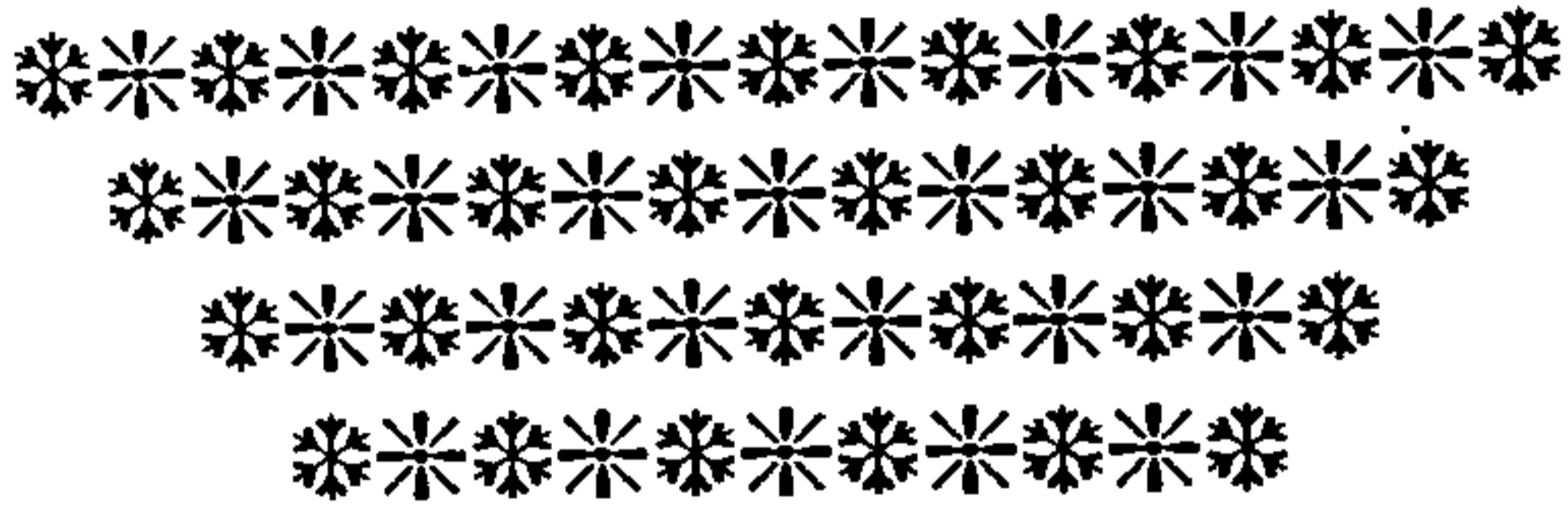
۲۱۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۵/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۳۳/۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۱/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۶۸/۸

۱۰۔ لہو ولعب

(۱) لہو ولعب ناجائز ہے

۲۱۷۶۔ **عن** بريدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یده فی لحم خنزیرو دمه۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں رنگا۔

۲۱۷۷۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لعب بالنرد فقد عصی الله و رسوله۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی۔

۲۱۷۸۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل لهو المسلم حرام الا الثلاثة، ملاعبة اهله و تادیبه بفرسه و مناضلته بقوسه

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا ہر کھیل حرام مگر تین چیزیں، بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کو سدھانا، تیر اندازی سیکھنا۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۴

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شطرنج کو اگر چہ بعض علماء نے بعض روایات میں چند شرطوں کے ساتھ جائز بتایا

۲۱۷۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم اللعب بالنردشیر ۲/۲٤۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۵۲ ☆ المصنف لابن أبی شیبة، ۸/۵٤۷
۲۱۷۷۔ السنن لأبی داؤد، باب فی النهی عن اللعب بالنرد، ۲/٦۷۵
السنن لابن ماجه، باب اللعب بالنرد، ۲/۲۷۵
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۵٤۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵٤۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤/۸٤ ☆
۲۱۷۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۷٤

ہے۔

(۱)　بد کر نہ ہو۔

(۲)　نادراً کبھی کبھی ہو عادت نہ ڈالیں۔

(۳)　اس کے سبب نماز یا جماعت خواہ کسی واجب شرعی میں خلل نہ آئے۔

(۴)　اس پر قسمیں نہ کھایا کریں۔

(۵)　فحش نہ بکیں۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ مطلقاً منع ہے۔ اور حق یہ کہ ان شرطوں کا نباہ ہرگز نہیں ہوتا۔ خصوصاً شرط دوم وسوم میں۔ کہ جب اس کا چسکا پڑ جاتا ہے ضرور مداومت کرتے ہیں، اور لا اقل وقت نماز میں تنگی یا جماعت میں کاہلی وغیرہ بیشک ہوتی ہے۔ جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد۔ اور بالفرض ہزار میں ایک آدھ آدمی ایسا نکلے کہ ان شرائط کا پورا لحاظ رکھے تو نادر پر حکم نہیں ہوتا۔ و انما تبتنی الاحکام الفقهية على الغالب فلا ينظر الى النادر و لا يحكم الا بالمنع۔ تو ٹھیک یہی ہے کہ اس سے مطلقاً ممانعت کی جائے۔ ہاں اتنا ہے کہ اگر بد کر نہ ہو تو ایک آدھ بار کھیلنا گناہ صغیرہ ہے۔ اور بد کر ہو یا عادت کی جائے، یا اس کے سبب نماز کھوئیں یا جماعتیں فوت کریں تو آپ ہی گناہ کبیرہ ہو جائیگی۔ اسی طرح ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرض دین، نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو سب مکروہ و بے جا ہیں۔ کوئی کم کوئی زیادہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۴۴/۹

۲۱۷۹۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كل شئ يلهوبه الرجل باطل الارمح بقوسه ،وتاديبه فرسه، وملاعبته امرأته،فانهن من الحق۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کھیل مرد کے لئے حرام ہے مگر تیر اندازی سیکھنا، گھوڑے کو سدھانا،

۲۱۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل الله، ۱۹۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب الرمی، فی سبیل الله ، ۲۰۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۴/۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۳۴۱/۱۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۱۹/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۴/۱۰ ☆ التفسير للقرطبی، ۳۵/۸
السنن للدارمی، ۲۰۵/۲ ☆

اور اپنی عورت سے کھیلنا، کہ یہ سب جائز ہیں۔۱۲م فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۰۹

(۲) کھیل کود کرنا جائز نہیں

۲۱۸۰۔ **عن** عبد الله بن مغفل المزنی رضی الله تعالی عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخذف ، و قال : انه لا یقتل الصید ، ولا ینکاء العدو ، و انه یفقؤ العین و یکسر السن ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی اور کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔اور فرمایا: اس سے نہ دشمن پر وار ہوسکے اور نہ جانور کا شکار۔اس کا نتیجہ صرف یہ ہی ہوسکتا ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۵

(۳) تین چیزوں کے علاوہ ہر دنیوی کھیل باطل ہے

۲۱۸۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل شئ من لهوا لدنیا باطل الا ثلثة، انتضالك بقوسك ، وتادیبك فرسك ، وملاعبتك اهلك، فانها من الحق۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دنیوی کھیل باطل ہے مگر تین چیزیں۔کمان کے ذریعہ تیر اندازی کرنا۔اپنے گھوڑے کو سدھانا، اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا یہ تینوں حق ہیں۔۱۲م ہادی الناس، ۳۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مختصر ہے۔حاکم نے کہا: صحیح برشرط مسلم ہے۔ذہبی نے ان سے اختلاف کیا۔

۲۱۸۰۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب الخذف، ۲/۹۱۹
الصحیح لمسلم، باب اباحة ما یستعان علی الاصطیاء، ۲/۱۵۲
السنن لأبی داؤد، باب فی الخذف، ۲/۷۱٤
السنن لابن ماجه، باب النهی عن الحذف، ۲/۲٤۰
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۸٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۵۸
المستدرك للحاکم، ٤/۲۸۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/۸۷

۲۱۸۱۔ المستدرك للحاکم، ۲/۹۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲٦۹
کنز العمال للمتقی، ۱۰۸٦۳، ٤/۳۵٤ ☆ علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۹۹۷

ابو حاتم اور ابو زرعہ نے بطریق محمد بن عجلان ۔عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین اس کے مرسل ہونے کو صحیح بتایا۔انھوں نے کہا: کہ مجھے حدیث پہونچی کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس کے بعد حدیث مذکور بیان کی ۔یہ نصب الرایہ میں ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد رجال مسلم سے صدوق ہیں ۔اور عبداللہ رجال صحاح ستہ سے ثقہ عالم ہیں ۔دونوں حضرات صغار تابعین سے ہیں ۔تو ہمارے اصول پر حدیث صحیح ہے۔

علاوہ ازیں نسائی نے بسند حسن جابر بن عبداللہ، اور جابر بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کی ہے۔ ہادی الناس، ۳۱

۲۱۸۲۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل شئ لیس من ذکر اللہ فھو لھو و لعب الا ان یکون اربعة ، ملا عبة الرجل امرأته ، و تا دیب الرجل فرسه ، و مشیه بین العرضین ، وتعلیم الرجل السباحة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو اللہ تعالی کے ذکر سے نہ ہو وہ کھیل ہے۔مگر چار چیزیں۔مرد کا اپنی عورت سے کھیلنا، اپنے گھوڑے کو سدھانا، دو ہدفوں کے درمیان چلنا، تیرا کی سیکھنا۔۱۲م

۲۱۸۳۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل لھو یکرہ الا ملاعبة الرجل ، و مشیه بین الھدفین، وتعلیمه فرسه ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر لہو مکروہ ہے مگر مرد کا اپنی عورت سے کھیل کرنا، دو ہدف کے بیچ چلنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا۔۱۲م

ہادی الناس، ۳۲

۲۱۸۲۔ السنن للنسائی، ☆
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۶۹/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷۹/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۲۰/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۱۲، ۲۱۱/۵
المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲ ☆
۲۱۸۳۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۷۰/۷ ☆ مجمع البحرین ۲۶۷۶

۱۱۔ شعروشاعری

(۱) شعر گوئی عیب نہیں

۲۱۸٤۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الشعر بمنزلة الكلام ، فحسنه كحسن الكلام، و قبيحه كقبيح الكلام ـ

فتاوی رضویہ،۳/ ٦۸۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعر عام گفتگو کی طرح ہے، لہذا اچھا شعر اچھے کلام کی طرح، اور برا شعر برے کلام کی طرح ۔۱۲م

(۲) شعر حکمت ہے

۲۱۸۵۔ **عن** أبى بن كعب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان من الشعر لحكمة و ان من البيان لسحرا ـ

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۲۴

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **بیشک بعض اشعار حکمت اور بعض بیان و تقریر جادو ہیں** ۔۱۲م

۲۱۸٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ۸۱ ☆ مجمع الزوائد للهيتمى، ۸/ ۱۲۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۳۰٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٦/ ٤۷٦
فتح البارى للعسقلانى، ۱۰/ ۵۳۹ ☆ الادب المفرد للبخارى، ۸٦۵
كشف الخفاء للعجلونى، ۲/ ۱۳ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى ، ٤٤۸
السنن للدار قطنى، ٤/ ۱۵۷ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۳/ ۱۵۰
۲۱۸۵۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما يجوز من الشعر، ۲/ ۹۷
السنن لابن ماجه ، باب الشعر، ۲/ ۲۷٤
حلية الاولياء لأبى نعيم ، ۷/ ۲٦۹ ☆ التفسير للبغوى، ۵/ ۱۳۲
اتحاف السادة للزبيدى، ۱/ ۲٤۹ ☆ البداية والنهاية لابن كثير، ۹/ ٤۵

(۳) نعت گو شاعر کی فضیلت

۲۱۸۶ ۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصنع لحسان بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه منبرا فى المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اوينا فخ ، و يقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ يؤيد حسان بروح القدس ما نافخ او فاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد اقدس نبوی میں منبر بچھاتے ، حسان اوپر کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و مفاخر بیان فرماتے ، حضور کی طرف سے طعنہائے کفار کا رد کرتے ۔ حضور فرماتے : جب تک حسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اس مفاخرت یا مدافعت میں مشغول رہتا ہے اللہ عزوجل جبرئیل امین سے اس کی مدد فرماتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وعظ کے اشعار، حدیث کے ترجمے اسی قسم میں داخل ہیں، تو ایسی شعر خوانی کا جواز بالیقیں ہے۔ اور جب خوش الحانی خود قرآن عظیم میں مطلوب و مندوب ہے تو یہ تو شعر ہے یہاں اگر الحان کے لئے مد و قصر اور حرکات و سکنات وغیرہا ہیأت حروف میں کچھ تغیر بھی ہو تو حرج نہیں جبکہ صرف سادہ خوش الحانی ہو اور تمام منکرات شرعیہ سے خالی۔ اس قدر کو عرف میں پڑھنا کہتے ہیں، نہ کہ گانا کہ موسیقی کے اوزان مقررہ، نغمات محررہ، طرقات مطربہ، قرعات معجبہ، اتار چڑھاؤ، زیر و بم، تان کٹکری اور تال وسم کی رعایت سے رنڈیوں، ڈومنیوں، مراثیوں، ڈھاریوں، نقاروں، قوالوں وغیرہم میں معمول۔ اور باوضع شرفاء مہذبین صلحاء میں معیوب و مخذول۔

۲۱۸۶۔ السنن لأبى داؤد، باب ما جاء فى الشعر، ۶۸۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۷۲/۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۸۰/۶
التفسير للبغوى، ۱۳۱/۵ ☆ المغنى للعراقى، ۲۷۲/۲

محمود ومباح اشعار کا سادہ خوش الحانی سے پڑھنا بھی زمانہ صحابہ وتابعین وائمہ دین میں مجوز ومقبول ہے، بلکہ خود بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ماثور ومنقول بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا حضور سنتے اور انکار نہ فرماتے۔ بارگاہ رسالت میں حدی خوانی پر صحابہ مقرر تھے کہ اپنی خوش الحانیوں، دلکش حدی خوانیوں سے اونٹوں کو راہ روی میں وارفتہ بناتے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے۔ یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا: بہت الجھے بال، میلے کپڑے والے، جنکی کوئی پرواہ نہ کرے، ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے۔ انہی میں سے براء بن مالک ہیں۔

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انھوں نے کہا: آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے۔ یعنی قرآن عظیم۔ فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا؟ خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ جب خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعہ تستر پر جہاد ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی، حدیث رسول مذکور سنے ہوئے تھے ان سے کہا: اپنے رب پر قسم کھائیے! انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا۔ ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے اور براء شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بیبیوں کے ہودجوں پر آنجشہ حبشی رضی اللہ تعالی عنہ حدی خوانی کرتے، ان کی خوش آوازی مشہور تھی۔ حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر! شیشیوں سے مراد عورتیں ہیں۔ یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی۔ یا عورتوں کا مجمع ہے

خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔

ان کے سوا سیدنا عبداللہ بن رواحہ، وسیدنا عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے حدی خوانی کرتے چلتے۔

۲۱۸۷۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل مكة فى عمرة القضاء و ابن رواحة يمشى بين يديه و يقول :

خلوا بني الكفار عن سبيله ☆ اليوم نضربكم على تنزيله

ضربا يزيل الهام عن مقيله ☆ و يذهل الخليل عن خليله

فقال عمر الفاروق رضى الله تعالىٰ عنه:يا ابن رواحة !بين يدى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و فى حرم الله تقول الشعر ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خل عنه يا عمر ! فلهى فيهم اسرع من نضح النبل ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روز عمرۃ القضاء جب لشکر ظفر پیکر محبوب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم با ہزاراں جاہ وجلال داخل مکہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے کافروں کے جگر پر تیر برساتے جارہے تھے۔ اے کافروں کے بیٹو! حضور کا راستہ چھوڑ دو، آج ہم تم پر قرآنی حکم کے مطابق حملہ کریں گے۔ ایسا حملہ کہ کھوپڑیاں اڑ جائینگی اور دوست اپنے دوست کو بھول جائے گا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھنے دو! کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۷۳

۲۱۸۸۔ **عن** انس رضى الله تعالى عنه قال : ان انجشة حدى بالنساء فى حجة الوداع فا سرعت الابل فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :يا انجشة : رفقا با لقوارير۔

۲۱۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی انشاء الشعر، ۲/۱۰۷
۲۱۸۸۔ الصحیح لمسلم ، باب رحمته ﷺ بالنساء، ۲/۱۰۷
الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من الشعر، ۲/۹۰۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آنجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیبیوں کے ہودجوں پر حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۷۳

(۴) اچھے اور برے شعراء

۲۱۸۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان الله يؤيد حسان بروح القدس ، و امر ء القيس صاحب لواء الشعر اء الی النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت حسان کی تائید حضرت جبرئیل کے ذریعہ فرماتا ہے۔ اور امرء القیس شاعر شاعروں کو دوزخ کی طرف لیجانے والا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۵

(۵) آپس میں مذاکرۂ شعر جائز ہے

۲۱۹۰۔**عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالی عنه قال : شهدت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اكثر من مائة مرة فی المسجد و اصحابه يتذاكرون الشعر و اشياء من امر الجاهلية ، فربما تبسم معهم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سو مرتبہ سے بھی زیادہ مسجد نبوی شریف میں حاضر رہا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں اشعار پڑھتے اور ایام جاہلیت کے بہت سے واقعات

۲۱۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۲۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۳/۴۸۷
كنز العمال للمتقی، ۳۲۲۴۸، ۱۱/۶۷۲ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳/۱۱۱
اتحاف السادة للزبيدی، ۲/۴۸۰ ☆ علل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۱۳۰
لسان الميزان لابن حجر، ۳/۷۳۴ ☆ جمع الجوامع للسيوطی. ۴۴۰۱
تاريخ بغداد للخطيب، ۹/۳۷۰ ☆ التفسير للبغوی، ۵/۱۳۱
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۳۷۷ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۳/۱۷۷

۲۱۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ☆

بیان کرتے یہاں تک کہ بسا اوقات حضور بھی صحابہ کرام کے ساتھ تبسم فرماتے۔

جدالممتار،۱/۳۱۸
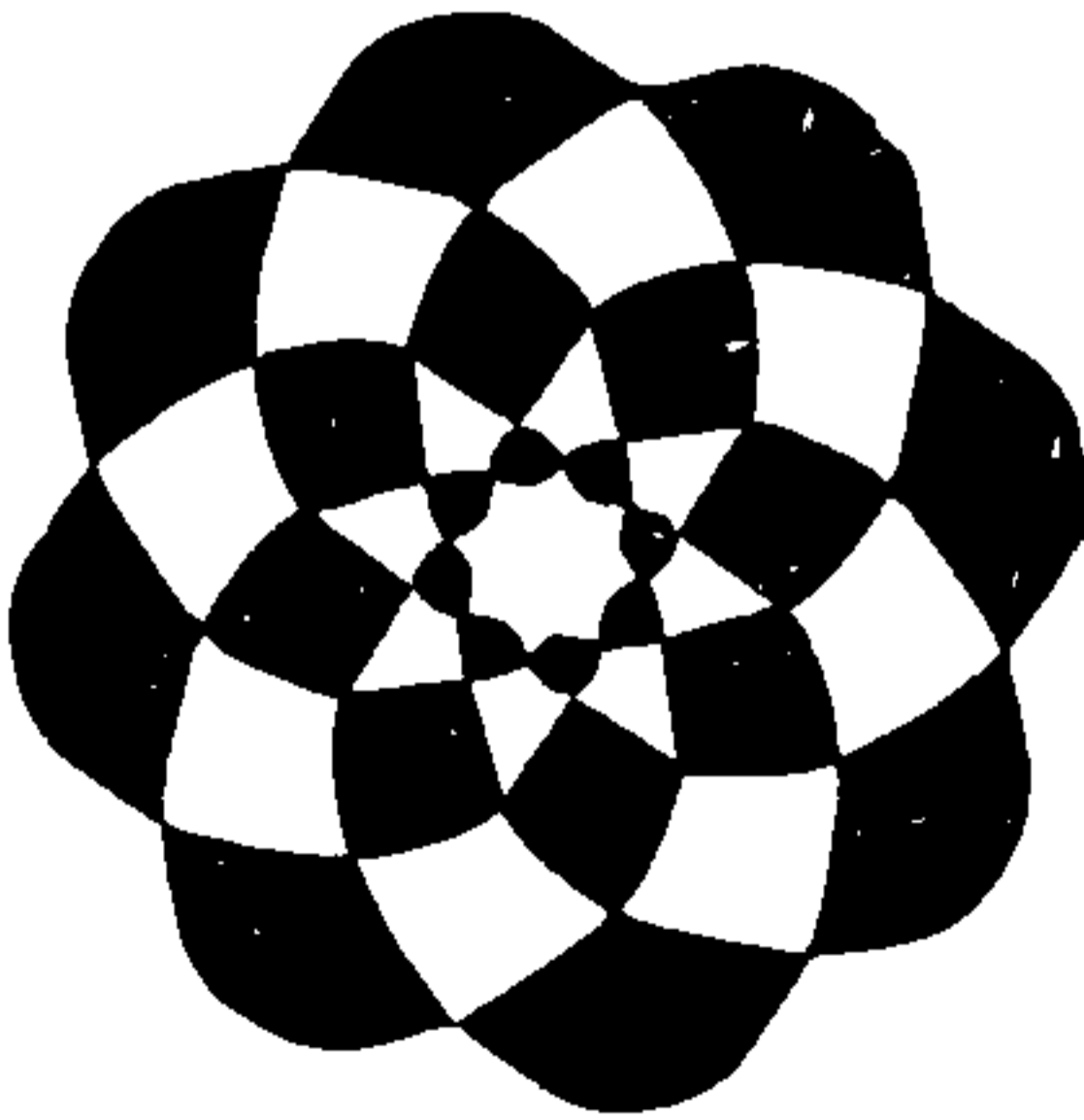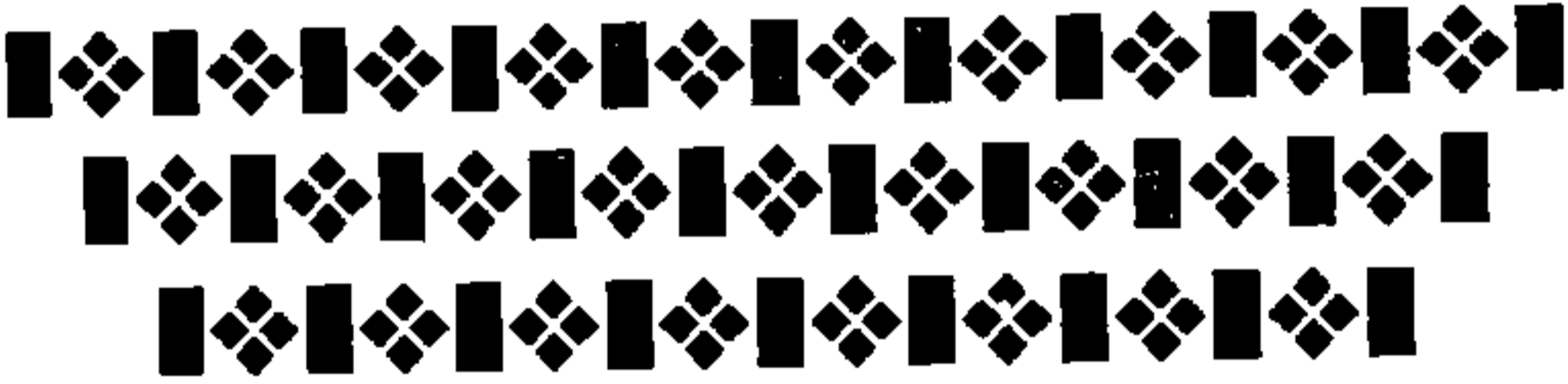
۱۲۔ گانا اور مزامیر

(۱) مزامیر کا استعمال ناجائز ہے

۲۱۹۱۔ **عن** أبی مالك الا شعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحرّ والحریر ،والخمر و المعازف۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں، جو حلال ٹھہرائینگے عورتوں کی شرمگاہ، یعنی زنا، اور ریشمی کپڑے، اور شراب اور باجے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قوالی حرام ہے، حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کے برابر گناہ عرس کرنے والوں پر اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا گناہ بھی اس عرس کرنے والوں پر ہے، یعنی حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ، اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ، اور سب کے برابر جدا۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا، یا ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا، اور قوالوں نے انہیں سنایا ،اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے، تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے، اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا، پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے بجاتے، لہذا قوالوں کا گناہ بھی اس بلانے والے پر ہوا۔

یہ حدیث صحیح جلیل متصل ہے، احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پیش نہیں ہو سکتے۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعین کے آگے محتمل، محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔ پھر کہاں قول اور کہاں حکایت فعل، پھر

۲۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فیمن لیتحل الخمر، ۷۳۷/۲
السنن لأبی داؤد، باب ما جاء فی الحر، ۵۶۰/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۲۱/۱۰ ☆ معجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۹/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۷۲/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۹۲۶، ۳۷/۱۱
فتح الباری للعسقلانی، ۵۲/۱۰ ☆ المغنی للعراقی، ۲۶۹/۲

کجا محرم کجا مبیح، ہر طرح یہی واجب العمل اسی کو ترجیح۔

غرض حدیث وفقہ کا حکم تو یہ ہے۔ہاں اگر کسی کو قصداً ہوس پرستی منظور ہو تو اس کا علاج کسی کے پاس ہے؟ کاش آدمی گناہ کرے اور گناہ جانے، اقرار لائے، اصرار سے باز آئے۔ لیکن یہ تو اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالے اور الزام بھی ٹالے۔اپنے لئے حرام کو حلال بنالے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبان خدا اکابر سلسلہ عالیہ چشت قدست اسرارہم کے سر دھرتے ہیں۔نہ خدا سے خوف، نہ بندوں سے شرم کرتے ہیں۔حالانکہ خود حضور محبوب الٰہی سیدی ومولائی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم و عنابہم فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں مزامیر حرام است۔

مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ حضور سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور کے زمانہ مبارک میں خود حضور کے حکم احکم سے مسئلہ سماع میں رسالہ کشف القناع عن اصول السماع' تحریر فرمایا۔اس میں صاف ارشاد ہے۔

"اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فبری عن ہذہ التہمة و مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرة من کمال صنعة اللہ تعالیٰ۔

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے، وہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الٰہی سے خبر دیتے ہیں۔

للہ انصاف! اس امام جلیل خاندان عالی چشت کا یہ ارشاد مقبول ہوگا۔یا آج کل کے مدعیان خام کار کی تہمت بے بنیاد ظاہر الفساد۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۰۰

(۲) گانا اور مزامیر باعث لعنت ہے

۲۱۹۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة لصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صوتان ملعونان فی الدنیا و الآخرة ، مزمار عند نعمة ، ورنة عند مصیبة ۔

۲۱۹۲۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۴/۳۵۰ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۳/۱۳
کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۶۱، ۱۵/۲۱۹ ☆ المسند للربیع، ۲/۵۵

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دوآوازیں دنیاوآخرت میں ملعون ہیں، کسی نعمت کے ملنے پر خوش ہوکر باجابجوانا۔ اور مصیبت کے وقت چلاکررونا۔

۲۱۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من قعد الى قينة يستمع منها صب الله فى اذنيه الآنك يوم القيامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص گانا سننے کے لئے گانے والی کے پاس بیٹھا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالے گا۔

۲۱۹٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنهما قال : اخذ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيد عبدالرحمن بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه فانطلق به الى ابنه ابراهيم فوجد ه يجود بنفسه فاخذ ه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى حجره فبكى ،فقال له عبدالرحمن : اتبكى ؟ اولم تكن نهيت عن البكاء؟قال : لا، ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين ، صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۴۲

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت حالت نزع میں تھے آپ نے انکو اپنی گود میں اٹھالیا اور گریہ فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ روتے ہیں حالانکہ آپ نے رونے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رونے سے منع نہیں کیا، بلکہ بے وقوفی اور نافرمانی کی دوآوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جسکے ساتھ چہرہ نوچا جائے اور گریبان پھاڑا جائے،

۲۱۹۳۔ كنز العمال للمتقى، ٤٠٦٦٩، ١٥/٢٢٠ ☆

۲۱۹٤۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الرخصة فى البكاء الخ ١/١٢٠

شرح معانى الآثار للطحاوى، ☆

دوسری شیطانی آواز کہ گانے اور مزامیر کی آواز ہے۔۱۲م

(۴) ناچ گانے میں شریک ہونے والا ملعون ہے

۲۱۹۵۔ **عن** حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من قعد وسط الحلقةفھو ملعون ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ناچ دیکھنے اور مزامیر اور گانا سننے کے لئے کسی مجلس میں بیٹھا وہ ملعون ہے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل و نااہل کا تفرقہ سماع مجرد (بغیر مزامیر) میں ہے، مزامیر میں اہل کی اہلیت نہیں، نہ ان کا کوئی اہل، نہ وہ کسی کے لئے جائز مگر مجاذیب از خود رفتہ کہ عقل تکلیفی نہ رکھتے ہوں، ان پر ایک مزامیر کیا کسی بات کا مواخذہ نہیں کہ

ع،　سلطان نگیرد خراج از خراب۔

ایسی جگہ اہل عقل میں اہل و نااہل کا فرق کرنا ہر کس و ناکس کو گناہ پر جری کرنا اور امت مرحومہ پر مکر شیطان لعین کا دروازہ کھولنا ہے، ہر فاسق مدعی ہوگا کہ ہم اہل ہیں، ہم کو حلال ہے علانیہ ارتکاب معصیت کریگا اور حرام خدا کو حلال بتائے گا، اور اپنے امثال عوام جہال کو گمراہ بنائے گا کیا شریعت محمدیہ ایسا حکم لاتی ہے۔ حاشا اللہ، شریعت مطہرہ فتنہ کا دروازہ بند کرتی اور یہ حکم فتنہ کے روزن کو عظیم پھاٹک کرتا ہے۔ تو کس قدر مبائن شریعت غراء ہے۔

اب دیکھ نہ لیجئے کہ آج کل کتنے نا متشخص، کتنے بے تمیز، کتنے کندہ ناتراشیدہ جن کو استنجاء کرنے کی بھی تمیز نہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ استنجاء کرنے میں کیا کیا فرض، واجب، سنت، مکروہ اور حرام ہیں، وہ گیروا کپڑا رنگ کر، یا عورتوں کے سے کاکل بڑھا کر رات دن اسی آواز شیطانی میں منہمک ہیں۔ نمازیں قضا ہوں بلا سے مگر ڈھولک ٹھنکنا ناغہ نہ ہو۔ اور پھر وہ پیر و مرشد ہیں، کہ ان کے پاؤں پر سجدے ہوتے ہیں، اور علانیہ یہ کہتے ہیں: ہم کو روا ہے، ہماری روح کی پاکیزہ غذا ہے۔ یہ ناپاک نتیجہ اسی اہل و نااہل کے فرق پر جہل کا ہے۔

۲۱۹۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۸٤

اور ان کا کذب صریح یوں آشکار کہ سماع بے مزامیر جس میں اہل و نا اہل کا فرق ہے اس کے جواز میں اس کے اہل نے یہ شرط رکھی ہے کہ جلسہ سماع میں کوئی نا اہل نہ ہو یہاں تک کہ قوال بھی اہل باطن ہو۔ جیسے بارگاہ حضور محبوب الٰہی سلطان الاولیاء نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت سیدنا امیر خسرو اور حضرت سیدی میر حسن علی سنجری قدس سرہما۔

بفرض باطل، اگر مزامیر میں بھی اہل و نا اہل کا فرق ہوتا تو اہل وہ تھا کہ کسی نا اہل کے سامنے نہ سنتا۔ یہ جہل کے اہل عام مجمع کرتے ہیں جس میں فساق، فجار، شرابی اور زنا کار سب کا شیطانی بازار لگتا ہے اور مزامیر کھڑ کتے ہیں، یہ اہلیت کی شکل ہے؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ان سب کی گمراہی اور عوام کی بربادی تباہی کا وبال انہیں مولویوں کے سر ہے جو اہل و نا اہل کا فرق بتاتے اور حرام خدا کو حلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور امت کی بھیڑوں کو ابلیس بھیڑئے کے پنجے میں دیتے ہیں۔ پھر مزامیر کی حالت بالکل شراب کی مثل ہے، "قلیلھا یدعو الی کثیرھا" تھوڑی سے بہت کی خواہش پیدا ہوتی ہے، "الذنب یجری الی الذنب" گناہ گناہ کی طرف کھینچتا ہے۔

ع،　　تخم فاسد بار فاسد آورد۔

شدہ شدہ رنڈی کے مجرے تک نوبت پہونچتی ہے، پھر مجلس میں فاحشہ ناچ رہی ہے اور پیر جی صاحب شیخ المشائخ و پیر مغاں و قطب دوراں بنے ہوئے بیٹھے ہیں، اور مریدین ہو، حق مچا رہے ہیں، تف بریں اہلیت۔

یہ سب نتائج ملعونہ اسی مداہنت و تحلیل حرام کے فرق اہل و نا اہل کے ہیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

دربارۂ شطرنج تو خود روایات وجوہ عدیدہ پر ہیں، مگر ناصحان امت نے نظر بعصر یہی فرمایا: کہ اس کی اباحت میں امت مرحومہ اور خود دین اسلام پر شیطان کو مدد دینا ہے، لہذا مطلقاً حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ تو مزامیر کہ نفس امارہ کو شیطان لعین کی ان آوازوں کی طرف رغبت بہ نسبت شطرنج ہزار ہا درجہ زائد ہے کیونکر مطلقاً حرام و سخت کبیرہ نہ ہوں گے، سو میں پچانوے وہ ہوں گے جنہیں شطرنج کی طرف التفات بھی نہیں، اور سو میں پانچ بھی نہ نکلیں گے جن کے نفس

امارہ کو مزامیر کی شیطانی آواز خوش نہ آتی ہو، اہل تقوی بھی اپنے نفس کو بالجبر اس سے باز رکھتے ہیں۔

ع، حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے

کافی شرح وافی للامام حافظ الدین النفسی پھر جامع الرموز پھر ردالمحتار میں ہے۔

هو حرام و كبيرة عندنا ، وفى اباحته اعانة الشيطان على الاسلام والمسلمين۔

مسلمانو! زبان اختیار میں ہے، شعریات باطلہ میں "العسل مرة والخمر يا قوتية" کہہ دینے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔ شرابی شراب کو بھی غذائے روح و جانفزاو جاں پرور کہا کرتے ہیں۔ کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرق بتایا ہے ذرا انصاف وایمان کے ساتھ اسے سنئے تو خود کھل جائیگا۔

ع کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور

ہاں سنئے اور گوش ایمان سے سنئے۔ کہ ارشاد اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا ثابت ہے۔

غذائے روح وہ ہے جس کی طرف شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلوۃ والتحیہ بلاتی ہے۔ اور جس کی طرف شریعت مطہرہ بلاتی ہے اس پر وعدہ جنت ہے، اور جنت ان چیزوں پر موعود ہے جو نفس کو مکروہ ہیں اور غذائے نفس وہ ہے جس سے شریعت محمدیہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ منع فرماتی ہے۔ اور جس سے شریعت کریمہ منع فرماتی ہے اس پر وعید نار ہے، اور نار کی وعید ان چیزوں پر ہے جو نفس کو مرغوب ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۹۴

(۴) باجے گانے ناجائز ہیں

۲۱۹۶۔ **عن** أبي مالك الاشعرى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليكونن اقوام من امتى يستحلون الحر والحرير و الخمر و المعازف۔

۲۱۹۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، د، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر، ۸۲۷/۲

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو زنا، ریشمی کپڑوں، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے، اس میں ہے کہ وہ آخر زمانہ میں بندر اور سور ہو جائیں گے۔

زنا وغنا پر جو مال حاصل کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کی ملک نہیں ہو جاتا، ان کے ہاتھ میں مثل مغصوب ہوتا ہے۔ نہ ان کا اجرت میں لینا جائز نہ کسی چیز کی قیمت میں لینا جائز۔ صدقہ و ہدیہ تو دوسری بات ہے، بلکہ وہ جو کچھ فقیر کو دے اسے خیرات کہنا حرام، ہاں اگر کوئی مال خریدا اگر چہ اپنے زر حرام سے اور اس پر عقد ونقد جمع نہ ہوئے ہوں، یعنی یہ نہ ہوا ہو کہ وہ حرام روپیہ دکھا کر کہا: ان کے عوض دیدے اور وہی روپیہ ثمن میں دیا۔ یوں تو جو چیز بھی خریدیں وہ حرام ہے۔ ہاں یوں ہوا کہ مثلاً کہا: ایک روپے کی فلاں چیز دیدے اسنے دے دی، اسنے اپنا زر حرام ثمن میں دیا تو اگر چہ اس ثمن میں صرف کرنا حرام تھا مگر جو چیز خریدی حرام نہ ہوئی۔ رہا جنازہ اور اس کی نماز تو یہ لوگ اگر مسلمان ہوں تو ضرور فرض ہے۔ مگر اس قسم کے پیشہ ور لوگوں کا ایمان سلامت رہنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ان کے یہاں کی رسم سنی گئی ہے کہ جب لڑکی سے اول بار زنا کراتے ہیں تو اسے دلہن بناتے ہیں اور نیاز دلاتے ہیں اور مبارک سلامت ہوتی ہے۔ ایسا ہے تو یقیناً وہ سب کافر ہو جاتے ہیں۔ ان پر نماز حرام، ان کے جنازہ کی شرکت حرام۔ نسال اللہ العفو والعافیۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۷۴

(۵) گانا نفاق پیدا کرتا ہے

۲۱۹۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۵۹، ۱۵/۲۱۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۵۲۵
الدر المنثور للسیوطی، ۵/۱۵۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۱۰۴
المغنی للعراقی، ۲/۲۸۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۵۸
الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۱۹۹

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، جس طرح پانی کے ذریعہ سبزیاں اگتی ہیں۔۱۲م

۲۱۹۸۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الغنا ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/ ۱۷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گانا دل میں نفاق کا باعث ہوتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگانے کا سبب ہے۔۱۲م

۲۱۹۸۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۲۲۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۵۸
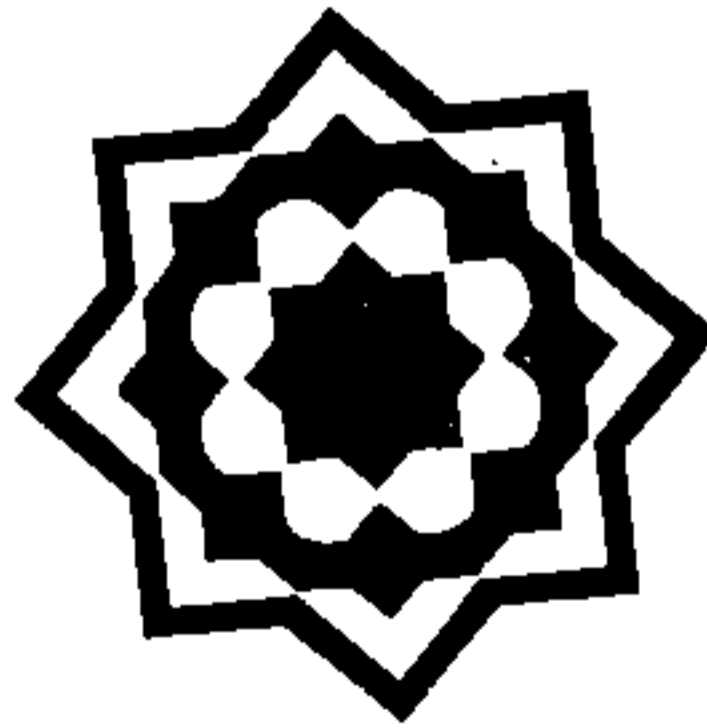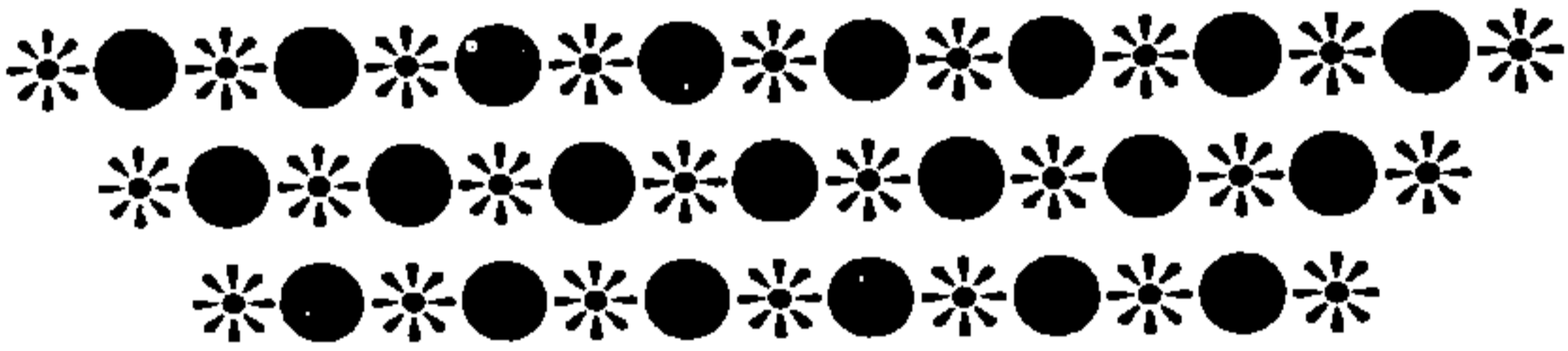
۱۴۔ وعدہ عاریت وامانت

(۱) وعدہ خلافی کیا ہے؟

۲۱۹۹۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس الخلف ان یعد الرجل و من نیته ان یفی ، ولکن الخلف ان یعد الرجل ومن نیته ان لا یفی ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہے۔ ہاں وعدہ خلافی یہ ہے کہ وعدہ کرتے وقت ہی اس کی نیت پورا کرنیکی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۸۹/۹

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳۱/۹

(۲) معذرت والی بات سے بچو

۲۲۰۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاك وما یعتذر منه ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات سے بچ جس میں معذرت کرنی پڑے۔

فتاوی رضویہ ۳۵۳/۸

(۳) عاریت کی چیز واپس کرو

۲۲۰۱۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۷۱، ۳۴۷/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۰۹/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۶۴/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۱۳۰/۳
۲۲۰۰۔ المستدرك للحاکم، ۳۲۶/۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۶۰/۸
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۰/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۱/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۳/۱ ☆
۲۲۰۱۔ السنن لأبی داؤد، باب فی تضمین العاریة ، ۵۰۱/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم :علی الید ما اخذت حتی تردھا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی پر اس چیز کی حفاظت لازم ہے جو اس نے بطور امانت لیا یہاں تک کہ اس کو واپس کردے۔ فتاوی رضویہ ۸/۸

(۴) امانت ہلاک ہوجائے تو ضمان نہیں

۲۲۰۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن أبی طالب کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا ضمان علی قصار و صباغ۔

فتاوی رضویہ ۸/۱۲۹

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں۔۱۲م

(۵) بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا جائز نہیں

۲۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من نظر فی کتاب اخیه بغیر اذنه فانما ینظر فی النار۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشبہ آگ دیکھ رہا ہے۔

۲۲۰۱۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء ان العاریة مودة ، ۱/۱۵۲
السنن لابن ماجه ، باب العاریة ، ۲/۱۷۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶/۹۰
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۲۴۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/۲۲۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۵۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۲۵۲
نصب الرایة للزیلعی، ۳/۳۷۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱/۵۰۰
۲۲۰۲۔ جامع مسانید أبی حنیفة ، ۲/۴۹ ☆
۲۲۰۳۔ المستدرك للحاکم، ۴/۲۷۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/۸۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۸۰ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۹۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۶ ☆

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: خط کاتب کی ملک ہے یہاں تک کہ وہ اگر لکھے کہ اس پر جواب لکھدے تو خود مکتوب الیہ کو اس میں تصرف جائز نہیں۔ مالک کو واپس دینا لازم، واپس نہ چاہے تو بحکم عرف مکتوب الیہ کی ملک ہو جائیگا۔　　فتاوی رضویہ ۹/۷۶

※●※●※●※●※●※●※●※●※
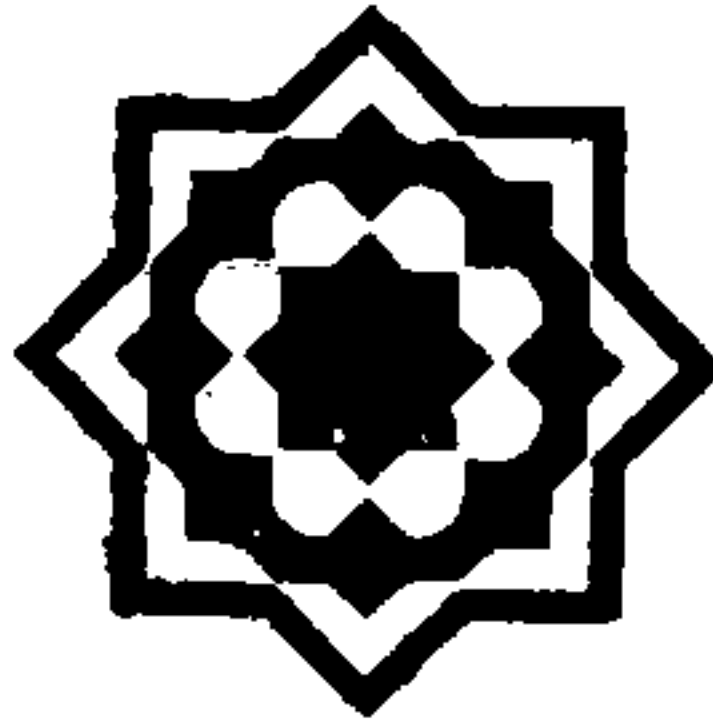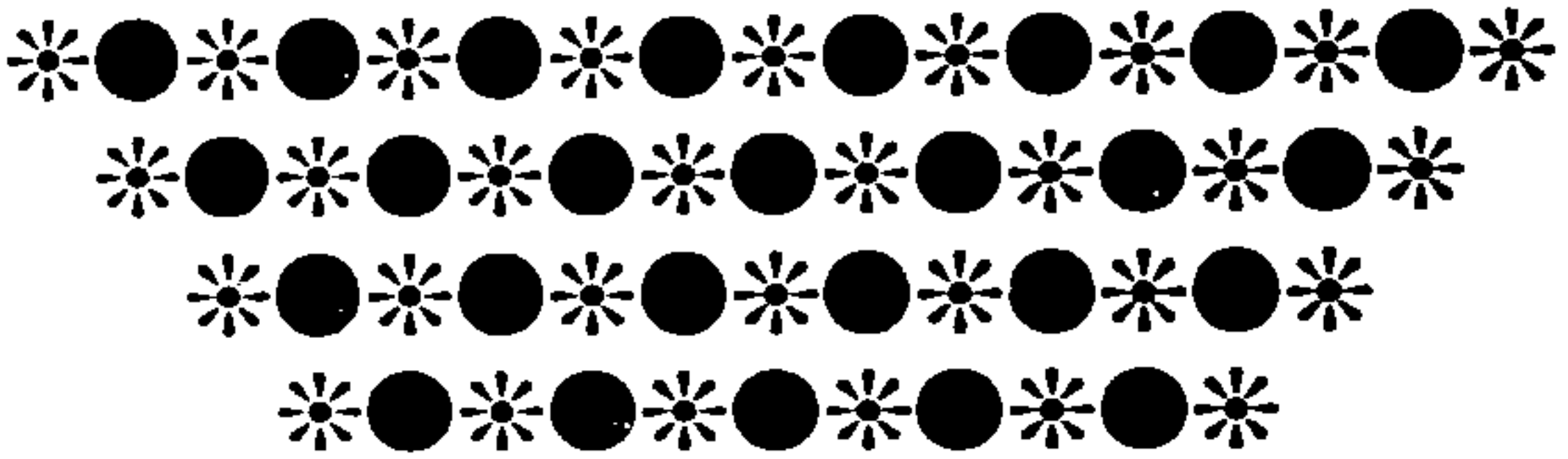
۱۴۔ حقوق عباد

(۱) مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں

۲۲۰٤۔ **عن** أبی ایوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان للمسلم علی اخیه ست خصال واجبة ، ان ترك شیئا منها فقد ترك حقا واجبا علیه لاخیه ، یسلم علیه اذا لقیه ، ویجیبه اذا دعاه ، و یشمته اذا عطس ویعوده اذا مرض،ویحضره اذا مات ، وینصحه اذا استنصحه۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں۔ اگر ان میں سے ایک چیز چھوڑے تو اپنے بھائی کا حق ترک کرے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا۔ ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یا جب وہ پکارے تو جواب دے، جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الٰہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمك الله کہے۔ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے۔ اس کی موت میں حاضر ہو۔ اگر نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق نے فرمایا: ضرور ہے کہ اس حدیث میں وجوب کو ایسے معنی پر حمل کریں جو وجوب کے اس معنی سے کہ فقہ کی اصطلاح میں حادث ہے عام ہو۔ اس لئے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ ابتدا بالسلام واجب ہو اور نماز جنازہ فرض عین ہو۔ تو حدیث کی مراد یہ ہے کہ یہ حقوق مسلمان پر ثابت ہیں خواہ مستحب ہوں یا واجب فقہی۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۸۱

(۲) پڑوسی کا حق

۲۲۰۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال

۲۲۰٤۔ الصحیح لمسلم، باب من حق المسلم علی المسلم، ۲/۲۱۳

۲۲۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الجوار ، ۲/۱٦

السنن لأبی داؤد ، باب فی حق الجوار ، ۲/۲٦۱

السنن لابن ماجه ، باب حق الجوار ، ۲/۲٦۱

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه یورثه ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل مجھ سے پڑوسی کے حق بیان کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے ترکہ کا وارث بنادیں گے۔

۲۲۰۶ـ **عن** معاویة بن حیدة القشیری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حق الجار علی جاره ان مرض عدته ، وان مات شیعته ، و ان استقر ضك اقرضته ، وان اعور سترته ، وان اصابه خیر هنأ ته ، و ان اصا بته مصیبة غریته ، ولا ترفع بناك فوق بنائه فتسد علیه الریح ، ولاتوذیه بریح قدرك الا ان تغرف له منها ـ

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمسائے کا ہمسائے پر حق یہ ہے کہ بیمار پڑے تو، تو اس کو پوچھنے کو جائے، اور مرے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے، اور وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے، اور اس کا کوئی عیب معلوم ہوجائے تو اسے چھپائے، اور اسے کوئی بھلائی پہونچے تو اسے مبارک باد دے۔ اور کوئی مصیبت پڑے تو اسے دلاسا دے، اور اپنی دیوار اس کی دیوار سے اتنی اونچی نہ کر کہ اس کے مکان کی ہوا رکے، اور اپنی دیگچی کی خوش بو سے اسے ایذا نہ دے مگر یہ کہ اس کھانے میں سے اسے بھی حصہ دے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی تو امیر ہے اور وہ غریب، اور تیرے یہاں عمدہ کھانے پکتے پکاتے ہیں، خوشبو اسے پہونچے گی، وہ ان پر قادر نہیں تو اس سے ایذا پائے گا، لہذا اس میں سے اسے بھی دے کہ وہ ایذا خوشی سے مبدل ہوجائے۔　　احکام شریعت، ۱۴۱

۲۲۰۵ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۵/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۴/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۶۰/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۷۸، ۴۹/۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۶/۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۷۵/۶
۲۲۰۶ـ کنز العمال للمتقی، ۲۵۹۷۰، ۵۲/۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۸/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۸/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ا

(۳) حقوق العباد قیامت میں دلائے جائیں گے

۲۲۰۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کانت له مظلمة لا خیه من عرضه اوشیٔ فلیتحلله منه الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درهم ، ان کان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمة ، و ان لم یکن له حسنات اخذ من سیئات صاحبه محمل علیه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ذمہ اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مظلمہ ہو اسے لازم ہے کہ یہیں اس سے معافی چاہے قبل اس وقت کے آنے کے، کہ وہاں نہ روپیہ ہوگا، نہ اشرفی، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہونگی تو بقدر اس کے حق کے اس سے لیکر اسے دے دی جائے گی ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۱۶۷/۹

(۴) قیامت میں ہر حق دلایا جائے گا

۲۲۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لتؤدن الحقوق الی اهلها یوم القیامة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء تنطحها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔

۲۲۰۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حتی للذرة من الذرة۔

۲۲۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من کانت مظلمة عند الرجل، الخ، ۳۳۱/۱
التفسیر للقرطبی، ۲۶۲/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰۱/۵
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۲۹ ☆

۲۲۰۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم، ۳۲۰/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ۶۴/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۴/۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲۲۸/۲

۲۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں تک کہ چیونٹی کا عوض چیونٹی سے لیا جائے گا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں، طریقۂ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں، اگر ادا ہوگیا غنیمت، ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائینگے یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو، احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/ ۴۹

(۵) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۲۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اتدرون من المفلس؟ قالوا : المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع ، فقال : ان المفلس من امتی من ياتی يوم القيامة بصلاة و صيام و زكاة، و ياتی قد شتم هذا ،وقد قذف هذا ، و اكل مال هذا ، و سفك دم هذا و ضرب هذا، فيعطی هذا من حسناته و هذا من حسناته ، فان فنيت حسناته قبل ان يقضی ما عليه اخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح فی النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو، فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکاۃ لے کر آئے، اور دوسرا یوں آئے کہ اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں، پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لیکر اس پر ڈالے گئے، پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ سبحانہ،

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/ ۴۹

۲۲۱۰۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم الظلم ، ۲/ ۳۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۰۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ۲/ ٦٤

(۶) قیامت میں ماں باپ بھی سختی سے پیش آئیں گے

۲۲۱۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : انه یکون للوالدین علی ولدهما دین فاذا کان یوم القیامة یتعلقان به ، فیقول : انا ولد کما ، فیودان ،او یتمنیان لو کان اکثر من ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا،تو قیامت کے دن وہ اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے،وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں،یعنی شاید رحم کریں،وہ تمنا کرینگے کاش اور زیادہ ہوتا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال ،ہاں کریم ورحیم مالک ومولی جل جلالہ وتبارک وتعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصور جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفو حق پر راضی کردے گا۔ ایک کرشمہ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا۔ نہ اس کی حسنات اس کو دی جائیں گی ، نہ اس کا حق ضائع ہوگا ، بلکہ حق سے ہزاروں درجہ بہتر و افضل پائے گا۔حق کی بندہ نوازی ، ظالم ناجی ،مظلوم راضی ، فلله الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه کما یحب ربنا و یرضی ۔　　فتاوی رضویہ،حصہ اول،۹/۴۹

(۷) حقوق العباد خداوند قدوس اپنے فضل سے معاف فرمائے گا

۲۲۱۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :بینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالس اذ رأیناه ضحك حتی بدت ثنایاه ، فقال له عمر : ما اضحکك ؟ یا رسول الله بأبی انت وامی ، قال : رجلان من امتی جثیابین یدی رب العزة ، فقال احد هما : یا رب ! خذلی مظلمتی من اخی ، فقال الله: کیف

۲۲۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۷۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۳۵۵
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۴/۲۰۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۴۰۵
۲۲۱۲۔ المستدرك للحاکم، ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۱۶۱
المطالب العالیة لابن حجر، ۴۵۵ ☆

تصنع باخیك و لم یبق من حسناته شئ ، قال : یارب ! فیحمل من او زاری و فاضت عینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالبکاء ثم قال : ان ذلك لیوم عظیم یحتاج الناس ان یحمل عنهم من او زارهم ، فقال الله للطالب: ارفع بصرك فانظر فرفع فقال : یا ربی اری مداین من ذهب وقصورا من ذهب مکللة باللؤلؤ، لا ی بنی هذا ، او لا ی صدیق هذا ، اولای شهید هذا ؟ قال : لمن اعطی الثمن، قال : یارب !و من یملك ذلك ؟ قال : انت تملکه ، قال : بماذا ؟ قال بعفوك عن اخیك ، قال: یارب ! فانی قد عفوت عنه ، قال الله تعالیٰ : فخذ بید اخیك و ادخله الجنة ، فقال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند ذلك : اتقوا الله و اصلحوا ذات بینکم ، فان الله یصلح بین المسلمین یوم القیامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پرنور سیدالعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرماتھے کہ ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، کس بات پر حضور کو ہنسی آئی ؟ ارشاد فرمایا: دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے، ایک نے عرض کی: اے رب میرے! میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے، رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ کیا کریگا؟ اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں۔ مدعی نے عرض کی: اے رب میرے! تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرما کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا: بیشک وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس چیز کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل نے مدعی سے فرمایا: نظر اٹھا کر دیکھ! اس نے نگاہ اٹھائی، کہا: اے رب میرے! میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے، اور محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے۔ یہ کسی نبی کے ہیں، یا کسی صدیق، یا کسی شہید کے؟ مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اس کے ہیں جو قیمت دے، کہا: اے رب میرے! بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے، فرمایا: تو، عرض کی: کیونکر، فرمایا: یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے کہا: اے رب میرے! یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا، مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کرکے

فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرلو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائیگا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۰

۲۲۱۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا التقی الخلائق یوم القیامۃ نادی مناد یا اھل الجمع! قد تدارکوا المظالم بینکم و ثوابکم علی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزۃ جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا، اے مجمع والو! آپس کے مظلموں کا تدارک کرلو، اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔

۲۲۱۴۔ **عن** ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ یجمع الاولین و الاخرین یوم القیامۃ فی صعید و احد، ثم ینادی مناد من تحت العرش، یا اھل التوحید! ان اللہ عزوجل قد عفا عنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضھم ببعض فی ظلامات، فینادی مناد، یا اھل التوحید! لیعف بعضکم عن بعض و علی الثواب۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائیگا، پھر زیر عرش سے ایک منادی ندا کریگا، اے توحید والو! مولیٰ تعالیٰ نے تمہیں اپنے حقوق معاف فرمائے، لوگ کھڑے ہوکر آپس کے مظلموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے، منادی پکارے گا، اے توحید والو! ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دولت کبری ونعمت عظمی کہ اکرم الاکرمین جلت عظمتہ اپنے محض کرم وفضل سے اس ذلیل روسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے،

ع کہ مستحق کرامت گناہ گارانند"

۲۲۱۳۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۳۵۶

۲۲۱۴۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۳۵۵

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ، جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

اول۔ حاجی کہ پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کرے۔ اور اس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور ہر قسم کے گناہ و نافرمانی سے بچے۔ اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے بشرط قبول سب معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر حج کے بعد فوراً مر گیا۔ اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ عزوجل یا بندوں کے اس کے ذمہ تھے انہیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے تمام حقوق سے مطلقا درگزر فرمائے، یعنی نماز روزہ، زکوۃ، وغیرہا فرائض کو بجانہ لایا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلم عفو پھر جائے۔ اور حقوق العباد دیون و مظالم، مثلاً کسی کا قرض آتا ہو، مال چھینا ہو، برا کہا ہو، ان سب کو مولیٰ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لے، اصحاب حقوق کو روز قیامت راضی فرما کر مطالبہ وخصومت سے نجات بخشے۔ یونہی اگر بعد کو زندہ رہا اور بقدر قدرت تدارک حقوق کر لیا، یعنی زکوۃ دیدی، نماز روزہ کی قضا ادا کی، جس کا جو مطالبہ آتا تھا دے دیا، جسے آزار پہونچایا تھا معاف کرالیا، جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اس کی طرف سے تصدق کر دیا، بوجہ قلت مہلت جو حق اللہ عزوجل یا بندہ کا ادا کرتے کرتے رہ گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کر دی، غرض جہاں تک طرق براءت پر قدرت ملی تقصیر نہ کی تو اس کے لئے امید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی تدبیر ہو گئی، اور راثم مخالفت حج سے دھل چکا تھا۔ ہاں اگر بعد حج باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے سر ہوں گے، کہ حقوق تو خود باقی تھے ان کی ادا میں پھر تاخیر و تقصیر گناہ تازہ ہوئے اور وہ حج ان کے ازالہ کو کافی نہ ہوگا۔ کہ حج گزرے گناہوں کو دھوتا ہے آئندہ کے لئے پروانہ بے قیدی نہیں ہوتا۔ بلکہ حج مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔ فانا للہ و انا الیہ راجعون، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ حج میں بحمد اللہ تعالیٰ یہ وہ قول فیصل ہے جسے فقیر غفرلہ القدیر نے بعد تنقیح دلائل و مذاہب، واحاطۂ اطراف وجوانب اختیار کیا۔ جس سے اقوال ائمہ کرام میں توفیق، اور دلائل حدیث وکلام میں تطبیق ہوتی ہے۔ اس معرکۃ الآراء مبحث کی نفیس تحقیق بعونہ تعالیٰ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بعد ورود اس سوال کے ایک تحریر جداگانہ میں لکھی، یہاں اس قدر کافی ہے۔ وباللہ

التوفیق۔

۲۲۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: وقف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعرفات ، وقد كادت الشمس ان تغرب ، فقال : يا بلال! انصت لى الناس ، فقام بلال فقال : انصتوا لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فانصت النا س ۔ فقال : يا معشر الناس ! اتانى جبرئيل آنفا فاقرآنى من ربى السلام و قال : ان الله عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر وضمن عنهم التبعات ، فقام عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فقال : يا رسول الله ! هذا لنا خاصة ؟ قال : هذا لكم و لمن اتى من بعد كم الى يوم القيامة ، فقال عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه : كثر خير الله و طاب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا، اس وقت ارشاد ہوا، اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کر، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہوگئے، حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہونچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعرالحرام والوں کی مغفرت فرمائی اوران کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہوگیا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے۔ حضرت عمر نے کہا: اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔ والحمد لله رب العالمين ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۱

دوم ۔ شہید بحر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اس کی روح قبض کرتا، اور اپنے تمام حقوق معاف فرماتا، اور بندوں کے

۲۲۱۵۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۰۳

سب مطالبے جو اس پر تھے اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہے۔

۲۲۱۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یغفر لشهید البر الذنوب کلها الا الدین ، و یغفر لشهید البحر الذنوب کلها والدین ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد ،اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

اللهم !ارزقنا بجاهله عندك صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آمین ۔

سوم۔ شہید صبر، یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کرکے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بے کسی و بے دست پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے، کہ حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۲۱۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قتل الصبر لا یمر بذنب الامحاه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قتل صبر کسی گناہ پرنہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹادیتا ہے۔

۲۲۱۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قتل الرجل صبرا کفارة لما قبله من الذنوب۔

۲۲۱۶۔ السنن لابن ماجه ، ☆
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷/۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۷٤/٤
۲۲۱۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٦٦/٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸۱/۳
زاد المسیر ، ۳۳٦/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/۵
تاریخ اصفهان لأبی نعیم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۰٤
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۵۸/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۸
۲۲۱۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٦٦/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۳۳٦۹، ۳۸۹/۵
الکامل لابن عدی، ٦۹/٤ ☆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں: ظاہر حدیث اس بات پر دال ہے کہ اگر چہ شہید گناہ گار ہو اور بغیر توبہ مر گیا ہو۔ لہذا اس حدیث میں خوارج و معتزلہ کا رد ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کو مخلد فی النار مانتے ہیں۔

اقول۔ بلکہ اس حدیث کا مصداق مرتکب کبیرہ گناہ ہی ہے کہ اگر گنہگار نہ ہوگا تو قتل و شہادت کا گزر ہی کسی گناہ پر نہ ہوا۔ اور اگر توبہ کر لی تو پھر التائب من الذنب کمن لا ذنب له، کا مصداق ہو کر خود ہی بے گناہ ہو گیا۔ پھر شہادت کا گزر کس گناہ پر ہوا۔ ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۲۲۱۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لوان صاحب بدعة مكذبا با لقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بين الركن والمقام لم ينظر الله فى شئ من امره حتى يد خله جهنم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بدمذہب، تقدیر ہر خیر و شر کا منکر خاص حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم و صابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الہی ملنے کی نیت بھی رکھے، اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

چہارم۔ مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دین لیا اور اپنی چلتی ادا میں گئی نہ کی، نہ کبھی تاخیر ناروا روا رکھی، بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تا حد قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بمجبوری ادا نہ ہو سکا اور موت آ گئی تو مولیٰ عزوجل اس کے لئے اس دین سے درگزر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانہ قدرت سے ادا فرما کر دائن کو راضی کر دیگا، اس کے لئے یہ وعدہ خاص اسی دین کے لئے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لئے۔

۲۲۱۹۔ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱/۱۴۰ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ۱/۳۲۰

۲۲۲۰۔ **عن** ام المؤمنین میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من ادان دینا ینوی قضاء ہ ادی اللہ عنہ یوم القیامة۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی دین کا معاملہ کرلے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔

۲۲۲۱۔ **عن** أبی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من تداین بدین و فی نفسہ و فا ء ہ ثم مات تجاوز اللہ عنہ و ارضی غرمة بما شاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی معاملہ دین کا کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کردے گا۔

۲۲۲۲۔ **عن** عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینہ ما لم یکن فیما یکرہ اللہ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

۲۲۲۳۔ **عن** عبدالرحمن بن أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان

۲۲۲۰۔ السنن لابن ماجہ، باب من ادان دینار الخ، ۱۷۳/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۳۵٤/۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۲/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۵٤۲۷، ۲۲۱/٦ ☆ المغنی للعراقی، ۸۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ٤۳۲/۲۳ ☆
۲۲۲۱۔ المستدرک للحاکم، ۲۳/۳ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۵۹۷/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۵٤٤۵، ۲۲٤/٦ ☆
۲۲۲۲۔ السنن لابن ماجہ باب من ادان دینار الخ، ۱۷۳/۲
۲۲۲۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۱ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : یدعو الله بصاحب الدین یوم القیامة حتی یوقف بین یدیه ، فقال : یا ابن آدم! فیم اخذت هذا الدین ؟ و فیم ضیعت حقوق الناس ؟ فیقول: یارب! انك تعلم انی اخذ ته فلم آکل ، و لم اشرب، و لم البس ، ولم اضیع ، ولکن اتی علی یدی اما حرق ، واما سرق و اما وضیعة ، فیقول الله عزوجل : صدق عبدی، انا احق من قضی عنك الیوم ، فیدعو الله عزوجل بشیء فیضعه فی کفة میزانه فترجح حسناته علی سیئا ته فیدخل الجنة بفضل رحمته۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا، تو نے کاہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا؟ عرض کریگا: اے رب میرے! تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے، ضائع کردینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ آگ لگ گئی، یا چوری ہوگئی ، یا تجارت میں ٹوٹا پڑا، یوں رہ گیا۔ مولیٰ عزوجل فرمائے گا: میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں۔ پھر مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلۂ میزان میں رکھ دیگا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائینگی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔

پنجم ۔ اولیاء کرام، صوفیۂ صدق، ارباب معرفت قدست اسرارہم و نفعنا الله ببرکاتهم فی الدنیا و الآخرة کہ بنص قطعی قرآن روز قیامت ہر خوف وغم سے محفوظ و سلامت ہیں۔

قال تعالیٰ : الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ تو ان میں بعض سے اگر براہ تقاضائے بشریت بعض حقوق الٰہیہ میں اپنے مقام ومنصب کے لحاظ سے کہ حسنات الابرار سیئات المقربین کوئی تقصیر واقع ہو تو مولیٰ عزوجل اسے وقوع سے پہلے معاف فرماچکا۔ کہ

قد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی ، وقد اجبتکم من قبل ان تدعونی ، وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی ۔

یونہی اگر باہم کسی طرح کی شکر رنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہو جیسے صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مشاجرات، کہ

ستكون لا صحابي زلة يغفر ها الله لهم لسا بقتهم معي،

میرے صحابہ سے کچھ لغزشیں واقع ہونگی تو اللہ تعالیٰ انکو معاف فرمادیگا کہ میری صحبت میں رہے۔

تو مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پرلیکر ارباب حقوق کو حکم تجاوز فرمائیگا اور باہم صفائی کرا کر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ کہ

ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين ـ

اس مبارک قوم کے سرور وسردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں ارشاد ہوتا ہے۔

اعملوا ماشئتم فقد غفرت لكم ـ

جو چاہو کرو کہ میں تمہیں بخش چکا

انہیں کے اکابر سادات سے حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا۔

ما على عثمان مافعل بعد هذه ، ماعلى عثمان مافعل بعد هذه ـ

آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے کہ حدیث،

۲۲۲٤ـ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا احب الله عبدا لم يضره ذنب ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو کوئی گناہ اسے نقصان نہیں دیتا۔۱۲م

اس حدیث کا عمدہ محمل یہی ہے کہ محبوبان خدا اول تو گناہ کرتے نہیں۔

۲۲۲٤ـ اتحاف السادة للزبيدي، ۲/۲۸٤ ☆ الدر المنثور للسيوطي، ۱/۲٦۱

ع، ان المحب لمن یحب مطیع۔
محبّ جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت شعار بنتا ہے۔
یہ توجیہ میرے والد ماجد قدس سرہ العزیز کی پسندیدہ ہے۔
اور احیاناً کوئی تقصیر واقع ہو تو واعظ وزاجر الٰہی انہیں متنبہ کرتا اور توفیق انابت دیتا ہے۔
پھر " التائب من الذنب کمن لا ذنب له "اس حدیث کا ٹکڑا ہے۔ یہ علامہ مناوی کا مسلک ہے۔

اور بالغرض ارادۂ الٰہیہ دوسرے طور پر تجلی شان عفو ومغفرت، اور اظہار مکان قبول و محبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق وارضائے اہل حق سامنے موجود، ضرر ذنب بحمد اللہ تعالیٰ ہر طرح مفقود، والحمد لله الكريم الودود، و هذا ما زدته بفضل المحمود۔
فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ینادی منادی تحت السماء الخ، میں اہل توحید سے یہی محبوبان خدا مراد ہیں۔ کہ توحید خالص تام کامل، ہر گونہ شرک خفی و اخفی سے پاک ومنزہ انہیں کا حصہ ہے۔ بخلاف اہل دنیا جنہیں عبدالدینار، عبدالدرہم، عبدطمع، عبدہوی، عبدرغب، فرمایا گیا۔ وقال تعالیٰ: افرأيت من اتخذ الهه هواه۔ اور بیشک بے حصول معرفت الٰہی اطاعت ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار، یہ بندگان خدا نہ صرف عبادت بلکہ طلب وارادت بلکہ خود اصل ہستی ووجود میں اپنے رب جلیل جل مجدہ کی توحید کرتے ہیں۔

لا اله الا الله کے معنی عوام کے نزدیک لا معبود الا الله، خواص کے نزدیک " لا مقصود الا الله "اہل ہدایت کے نزدیک "لا مشهود الا الله "اور اخواص الخواص ارباب نہایت کے نزدیک " لا موجود الا الله "،
تو اہل توحید کا سچا نام انہیں کو زیبا، ولہذا ان کے علم کو علم توحید کہتے ہیں،۔ جعلنا الله تعالیٰ من خدامهم و تراب اقدامهم فى الدنيا والآخرة ـ غفرلنا بجاههم عنده ،انه اهل التقوى و اهل المغفرة۔ آمین۔
امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل، تاویل امام غزالی قدس سرہ العالی سے احسن واجود ہو۔ وباللہ التوفیق۔

پھران سب صورتوں میں بھی جبکہ طرز یہی برتی گئی کہ صاحب حق کوراضی فرمائیں اور معاوضہ دیکر اسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہر طرح صادق رہا کہ،حق العبد بے معافی عبد معاف نہیں ہوتا۔'' غرض معاملہ نازک ہے،اور امر شدید،اور عمل تباہ،اور امل بعید،اور کرم عمیم،اور رحم عظیم، اور ایمان خوف ورجاء کے درمیان۔وحسبنا اللہ و نعم الوکیل ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی شفیع المذنبین ، نجاۃ الھالکین، مرتجی البائسین،محمد وآلہ و صحبہ اجمعین والحمدللہ رب العالمین۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم ،وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم ۔

فتاوی رضویہ،حصہ اول،۹/۵۳
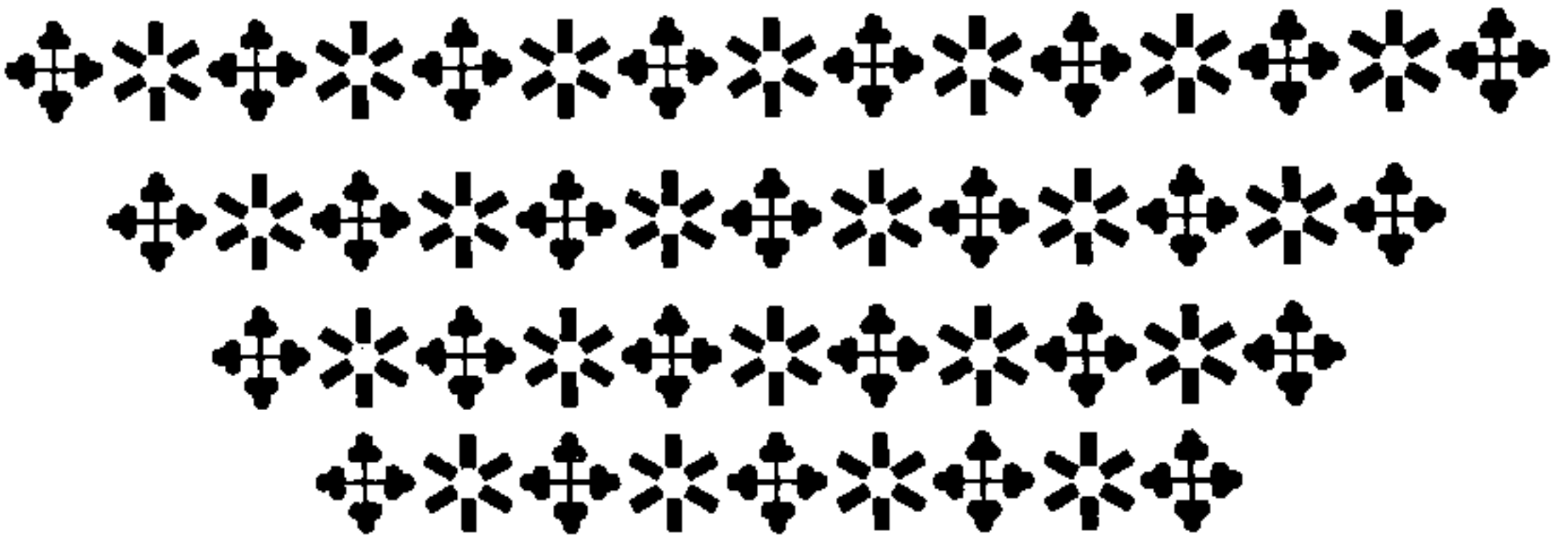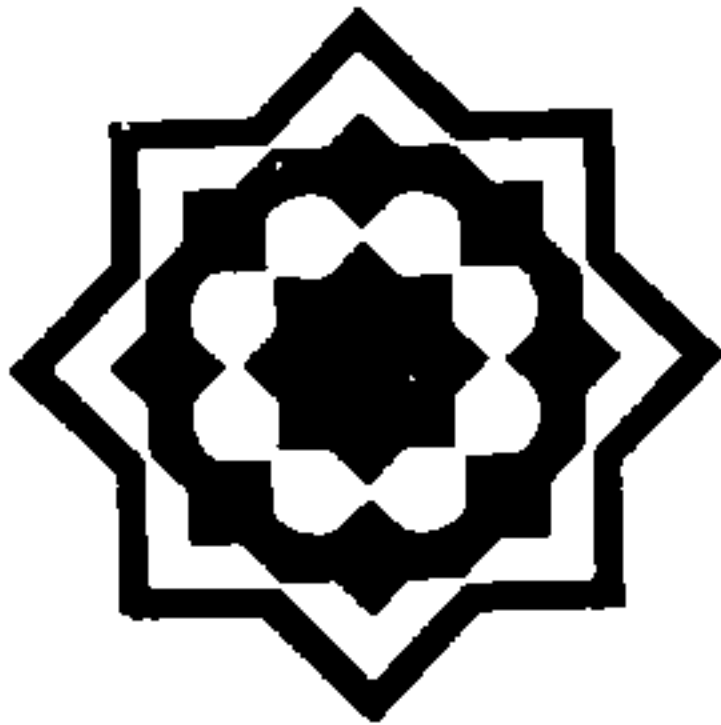
۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی

(۱) ہدیہ محبت کا سبب ہے

۲۲۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تها دو ا تحابوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ لیتے دیتے رہو باہم محبت پیدا ہوگی۔

۲۲۲۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تهادوا تزدادوا حبا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ کالین دین رکھو اس سے محبت زیادہ ہوگی۔۱۲م

۲۲۲۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : تهادوا تحابوا،و تصافحوا يذهب الغل منكم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ کا رواج ڈالو کہ اس سے محبت پیدا ہوگی ، اور مصافحہ کرو کہ دلوں سے کدورت دور ہوگی۔۱۲م

۲۲۲۸۔ **عن** عصمة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی

۲۲۲۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۶۹/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٤٦/٤
المؤطا لمالك، ۹۰۸ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۱٦/٦
اتحاف السادة للزبیدی، ۱٥۹/٦ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱۲۰/٤
۲۲۲٦۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳٤٦/٤ ☆ کنز العمال لمتقی،۱٥۰٥۷، ۱۱٥/٦
اتحاف السادة للزبیدی، ۳٤٦/٥ ☆ تنزیه الشریعه لابن عراق،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۰۲/۱ ☆
۲۲۲۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤۳٤/۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٦۹/۳
کنز العمال للمتقی، ۱٥۰٥٥، ۱۱۰/٦ ☆ التفسیر للقرطبی، ٦۹/۱۳
الکامل لابن عدی، ۱۰٤/٤ ☆ المغنی للعراقی، ٤۲/۲
۲۲۲۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۳/۱۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥۷۰/۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الهدية تذهب بالسمع والقلب والبصر۔

حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ آدمی کو اندھا، بہرا اور دیوانہ کر دیتا ہے۔

۲۲۲۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الهدية تعور عين الحكيم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کر دیتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۹۴

(۴) ہدیہ اور نذرانہ لینا جائز ہے

۲۲۳۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا جاء ك من هذاا لمال شئ و انت غير مشرف و سائل فخذه فتموله ، فان شئت كله ، و ان شئت تصدق به ، و ما لا فلا تتبعه نفسك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مال آئے اور تم اس کے منتظر نہیں تھے اور نہ سائل، تو لے لو اور جمع کر لو۔ پھر چاہو تو کھا لو اور چاہو تو صدقہ کر دو۔ اور جو ایسا نہ ہو تو اپنے آپ کو اس کے پیچھے نہ ڈالو۔ فتاوی رضویہ، ۸/۱۳۹

(۳) صدقہ اور ہدیہ کا فرق

۲۲۳۱۔ **عن** عبدالرحمن بن علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الصدقة يبتغى بها وجه اللہ تعالیٰ ، والهدية يبتغى بها وجه الرسول و قضاء الحاجة ۔

۲۲۲۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۷۰ ☆

۲۲۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اعطاہ اللہ شیئا من غیر مسئلة، ۱/۱۹۹
کنز العمال للمتقی، ۶/۵۲۲ ☆

۲۲۳۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۱۶۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۷۱
کنز العمال للمتقی، ۱۵۹۹۷، ۶/۳۴۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۲۶

حضرت عبد الرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے، اور ہدیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱۰/۹

(۴) خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرو

۲۲۳۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من عرض علیه ریحان فلایرده فانه خفیف المحمل طیب الریح۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے خوشبو، نبات، پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے، کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے۔ یعنی پیش کرنے والے پر مشقت نہیں، کوئی بھاری احسان نہیں۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۲۶/۹

ہادی الناس، ۳۷

(۵) صلہ رحمی سے رزق کشادہ ہوتا ہے

۲۲۳۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من احب ان یبسط له فی رزقه، وینسأله فی اثره فلیصل رحمه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۲۳۲۔ الصحیح لمسلم، باب استعمال المسك، ۲۳۹/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۶۸۱۶، ۵۲٤/٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸۸/۱۲
کنز العمال للمتقی، ۱٦٨٣١، ٥٢٤/٦ ☆ الاحکام النبویة للکحال، ۱۳۷/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٣٤/٢ ☆

۲۲۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من بسط له فی الرزق الصلة الرحم، ۸۸۵/۲
الصحیح لمسلم، باب صلة الرحم و تحریم قطیعتها، ۳۱۵/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۷/۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳٤/۳
التفسیر للبغوی، ۱۷/٤ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٥٦
شرح السنة للبغوی، ۱۸/۱۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۲۸۰۔ ۳۵۸/۳
فتح الباری للعسقلانی، ٤١٥/١٠ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۲۳/۱٤

نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت اور مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔

۲۲۳٤۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من سرہ ان یمد له فی عمرہ و یوسع له فی رزقه، و یدفع عنه میتة السوء فلیتق اللہ ولیصل رحمه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز ہو، رزق وسیع ہو، بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے رحم کا صلہ کرے۔

۲۲۳۵۔ **عن** عمرو بن سهل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صلة القرابة مثراة فی المال، محبة فی الاهل، منسأة فی الاجل۔

حضرت عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریبی رشتہ داروں سے سلوک، مال کا بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر زیادہ کرنے والا ہے۔

۲۲۳٦۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صلة الرحم تزید فی العمر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلۂ رحمی سے عمر بڑھتی ہے۔

۲۲۳٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲٦٦/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳٦/۸
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۳۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦۹٦۸، ۲٦۵/۳
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۱۰۷/۳ ☆

۲۲۳۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۲/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦۹٦۵، ۳۵۸/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۸/۱۸ ☆

۲۲۳٦۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳۵٤/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲٦۱/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦۹۰۹، ۳۵٦/۳
التفسیر للقرطبی، ۱۹۱/۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۰۷/۲

۲۲۳۷۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اعجل الخیر ثوابا صلة الرحم حتی ان اهل البیت لیکونون فجره فتمنوا اموالهم ،و یکثر عدد هم اذا تواصلوا۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب ملنے والا صلہ رحم ہے۔ یہاں تک کہ گھر والے فاسق ہوتے ہیں اوران کے مال ترقی کرتے ہیں ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔

رادالقحط والوباء،۱۰

(۶) صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے

۲۲۳۸۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مامن اهل بیت یتوا صلون فیحتاجون۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہوجائیں۔

(۷) صلہ رحمی عمر بڑھاتی ہے

۲۲۳۹۔**عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صلة الرحم ،و حسن الخلق ، وحسن الجوار یعمرن الدیار و یزدن فی الاعمار۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صلہ رحمی اور نیک خوئی اور ہمسائے سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں۔

رادالقحط والوباء،۱۰

۲۲۳۷۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۲۶ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۷۲۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳/۳۶۲ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲/۷۰۷
۲۲۳۸۔ الصحیح لابن حبان، ☆
۲۲۳۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۴۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۷۶
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۱۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۱۰ ، ۳/۳۵۶

۱۶۔ صدق وکذب

(۱) سچ اور جھوٹ کی علامت

۲۲۴۰۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اشد الناس تصدیقا للناس اصدقهم حدیثا ،و ان اشد الناس تکذیبا اکذبهم حدیثا ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے زیادہ لوگوں کی تصدیق کرنے والا وہ ہے جس کی بات سب سے زیادہ سچی ،اور لوگوں کو سب سے زیادہ جھوٹا بتانے والا وہ ہے جو اپنی بات میں سب سے بڑا جھوٹا ہو۔ الزلال الانقی ،۱۷۱

(۲) پہلو دار بات کہنا جائز ہے

۲۲۴۱۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان فی المعاریض لمندوحة عن الکذب۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک پہلو دار باتوں میں جھوٹ نہ ہونے کی گنجائش ہے۔یعنی اس کا ظاہر جھوٹ اور مرادی معنی سچ ہوتے ہیں۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم،۹/۲۰۲

(۳) جھوٹ بولنے والوں پر وبال عظیم

۲۲۴۲۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۲۲۴۰۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۵۴، ۳۴۴/۳ ☆

۲۲۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المعاریض المندوحة ۹۱۷/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۹/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۲۸/۷
الدر المنثور للسوطی، ۲۹۱/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۹۶۳/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۱/۱ ☆ مسند الشهاب ، ۱۰۱۱
الدر المنتثرة للسیوطی، ۴۸ ☆

۲۲۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فی العید و الکذب ، ۱۸/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۱۹۷/۸

اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اذا کذب العبد تبا عد الملك عنه میلا من نتن ماجاء به۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور ہوجاتا ہے۔　　فتاوی رضویہ، جدید، ۱/۲۰۷

(۴) بکواس کی مذمت

۲۲۴۳۔ **عن** عبداللہ بن أبی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اکثرالناس ذنوبا یوم القیامة اکثر هم کلاما فیما لا یعنیه۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اَبی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہ اس شخص کے ہوں گے جس نے بے معنی گفتگو زیادہ کی ہوگی۔　　الزلال الانقی، ۱۷۲

❋✸❋✸❋✸❋✸❋✸❋✸❋✸❋

۲۴۳

۲۲۴۳۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۵۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۶۲
المسند للعقیلی، ۳/۴۲۴ ☆ العلل لمتناهیة لابن الجوزی، ۲/۲۱۶
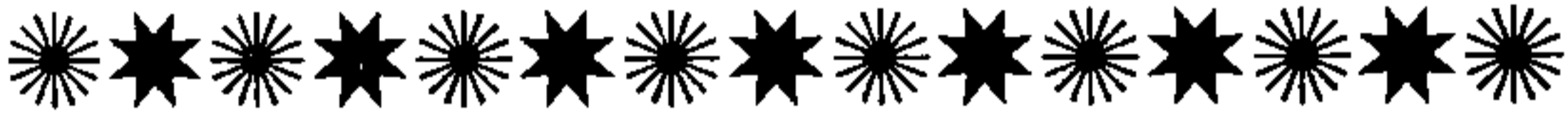
۱۷۔حیاوفحش گوئی

(۱)حیازینت ہے

۲۲۴۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الحیاء زینة والتقی کرم۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیازینت ہےاورتقوی بزرگی۔۱۲م

(۲)حیاءبہتر ہے

۲۲۴۵۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحیاء خیر کله۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیاسراسربہتر ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید،۳/۴۱۸

(۳)بےحیائی کی مذمت

۲۲۴۶۔ **عن** أبی مسعود الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

۲۲۴۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۹۹/۶ ☆
کشف الخفا للعجلونی، ۲۳۹/۱ ☆

۲۲۴۵۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۴۸/۱ ☆
السنن لأبی داؤد، باب فی الحیاء ۶۶۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۲۶/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶/۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۱/۱۸ ☆ المصنف لابن أبی شیبه، ۲۶/۸
التمهید لابن عبد البر، ۱۷۱/۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۷/۸
فتح الباری للعسقلانی، ۵۲۱۱۰ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۸۵/۱
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۰/۳ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۲۵۱/۲
کنز العمال للمتقی، ۵۷۶۲، ۱۱۹/۳ ☆

۲۲۴۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۶/۱۷ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۰۰/۴
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۶۲/۴ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵۴/۱۲
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۲۵۳۸ ☆

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا لم تستح فاصنع ما شئت۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو بے حیا ہو گیا تو جو چاہے کر۔

الامن والعلی، ۱۲۲

(۴) فحش گوئی کی مذمت

۲۲۴۷۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الجنة حرام على كل فاحش ان يد خلها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

(۵) فحش گوئی اور حیا

۲۲۴۸۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما كان الفحش فى شئ قط الا شانه وما كان الحياء فى شئ قط الازانه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کر دے گا، اور حیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کر دیگی۔

۲۲۴۹۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله

۲۲۴۷۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۷۸/۷ ☆ المغنى للعراقى، ۱۱۷/۳
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۲۱/۱ ☆

۲۲۴۸۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الفحش، ۱۹/۲
السنن لابن ماجه، باب الحياء ۳۱۸/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۵/۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۸۶/۲
اتحاف السادة للزبيدى، ۴۸۱/۷ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱۷۲/۱۳

۲۲۴۹۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۱/۱ ☆

تعالیٰ علیہ وسلم :البذاء شئوم۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش بکنا منحوس ہے۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۳
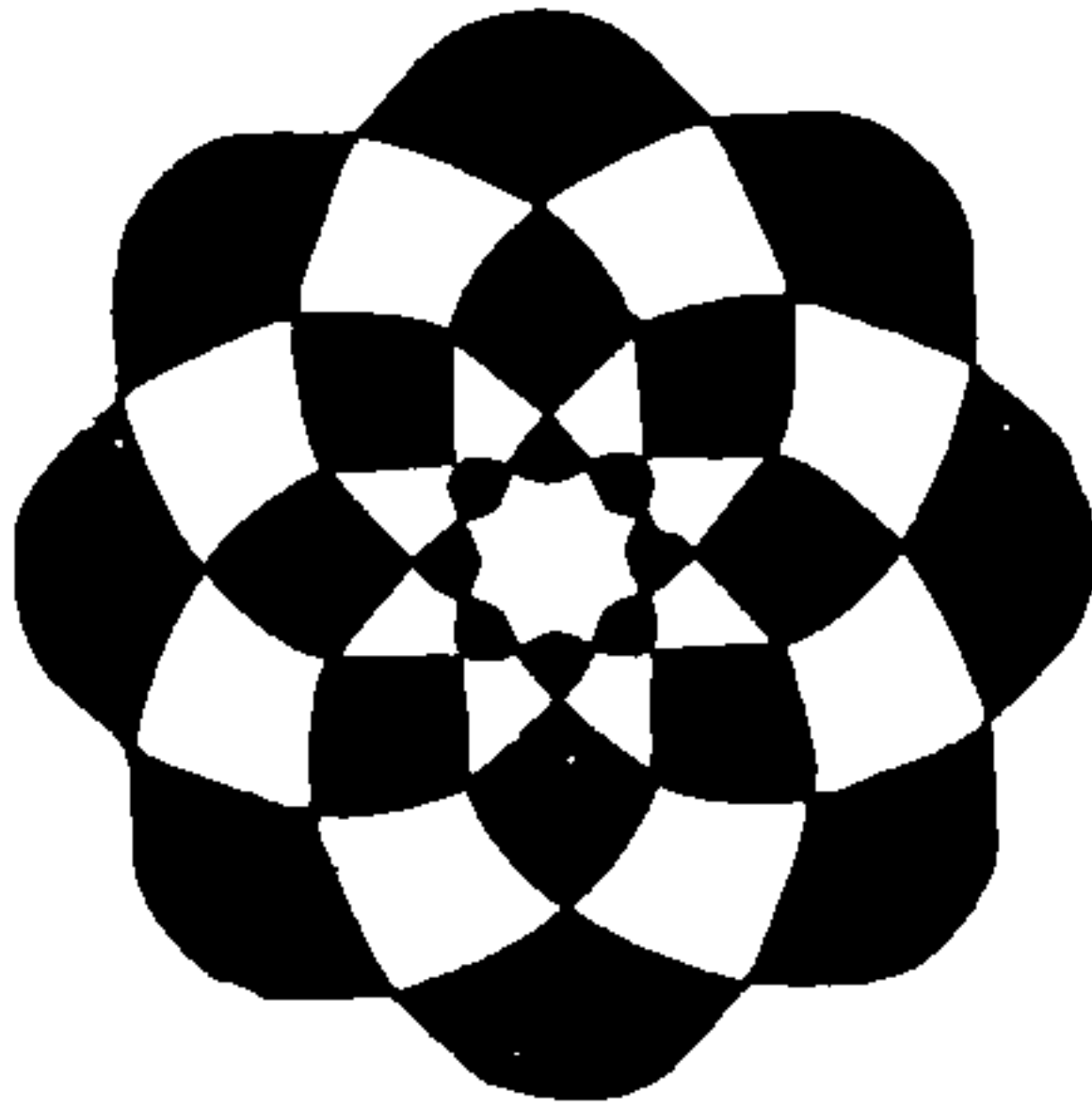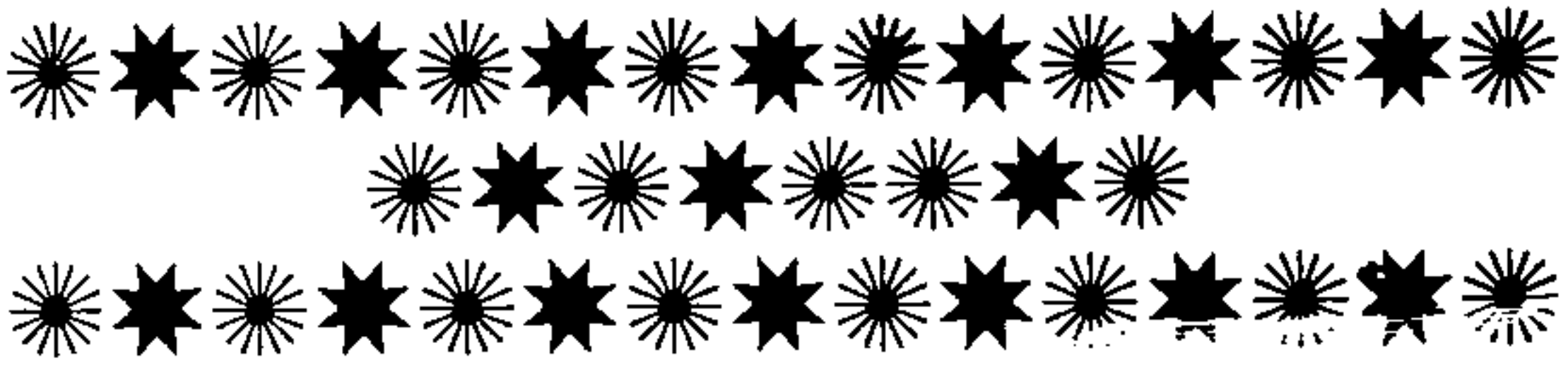
۱۸۔ بدگمانی اور تہمت

(۱) بدگمانی سے بچو

۲۲۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اياكم و الظن ، فان الظن اكذب الحديث۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بڑھکر جھوٹی بات ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲/۹

(۲) تہمت کی جگہ سے بچو

۲۲۵۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من كان يومن بالله واليوم الآخر فلا يقف مواقف التهم۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو۔

۲۲۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قوله تعالیٰ ، ايها الذين آمنوا اجتنبوا الخ، ۲/۸۹٦
الصحيح لمسلم، باب تحريم الظن و العبس، ۲/۳۱٦
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی ظن السوء ، ۲/۲۰
السنن لأبی داؤد ، باب فی الظن ، ۲/٦۷۳
المؤطا لمالك ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۱۲
المسند للشهاب ۹٥۹ ☆ السنن للبيهقی، ٦/۸٥
اتحاف السادة للزبيدی، ٦/۲۱٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳/۱۰۹
فتح الباری للعسقلانی، ٥/۳۷٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٤۲٦، ۲/٤۳۳
الادب المفرد للبخاری، ٤۱ ☆ التفسير للقرطبی، ۱٦/۳۳۱
التفسير لابن كثير، ۲/۲۰۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٦/۹۲
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/٥٤٥ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۲۲۸
ارواء الغليل للالبانی، ٦/۲۱۸ ☆ الاذكار لنووی، ۳۰٦
زاد المسير لابن الجوزی، ۷/٤۷۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٤۰۲٦، ۱٤/۸٦
۲۲۵۱۔ مراقی الفلاح للشرنبلالی، ۲٤۹ ☆

(۴) حسد، بدگمانی اور بدفالی بری خصلتیں ہیں

٢٢٥٢۔ عن الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلث لم تسلم منها هذه الامة ، الحسد ، الظن ، والطیرة۔ الا انبئکم بالمخرج منها،اذا ظننت فلا تحقق ، و اذا حسدت فلا تبغ ، و اذا تطیرت فامض۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی ،حسد، بدگمانی ، بدشگونی ۔کیا میں تمہیں اس کا علاج نہ بتادوں؟ بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو،اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو،اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔

فتاوی افریقہ،١۴۵
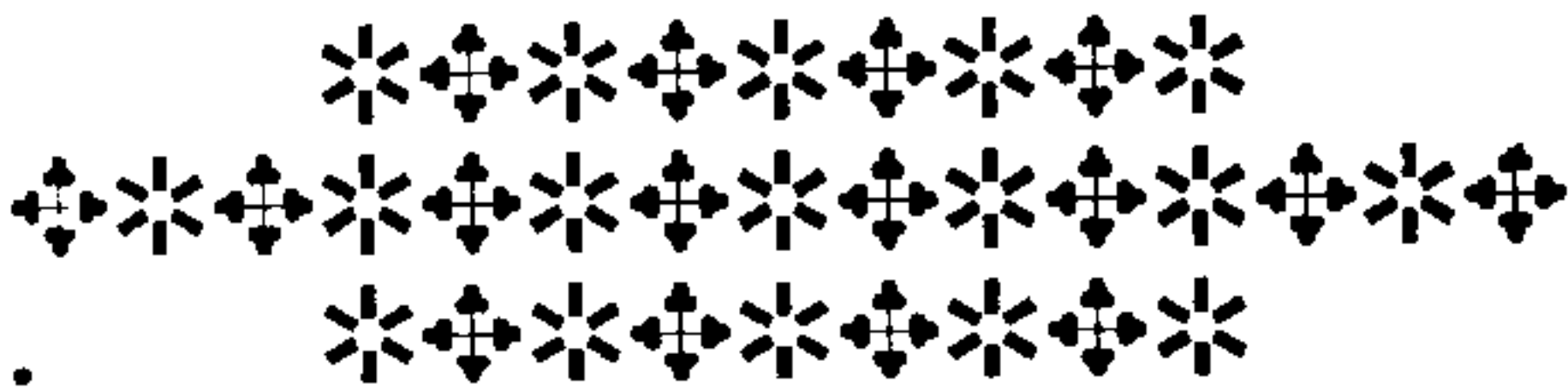
٢٢٥٢۔ کنز العمال للمتقی، ٤٣٧٨٩، ٢٧/١٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٠٩/١
اتحاف السادة للزبیدی، ٥٥٢/٧ ☆

۱۹۔ غیبت ودھوکہ

(۱) غیبت زنا سے بدتر ہے

۲۲۵۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الغیبة اشد من الزنا،قیل: و کیف؟قال : الرجل یزنی ،ثم یتوب ، فیتوب الله علیه ،و ان صاحب الغیبة لا یغفر له حتی یغفر له صاحبه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: غیبت زنا سے سخت تر ہے، کسی نے عرض کیا: یہ کیونکر؟فرمایا: زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ،اورغیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک کہ وہ نہ بخشے جس کی یہ غیبت ہے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول،۹/۴۹

(۲) غیبت کی بدبو

۲۲۵۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : نحن عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ جاء نتن فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتدرون ما هذه الریح ؟ هذه ریح الذین یغتابون المومنین۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک بدبو اٹھی ،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کیا ہے؟ یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ جدید،۱/۷۲۰

۲۲۵۳۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۵۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۹۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۳۳
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۴۷۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۸۷۴
۲۲۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۵۱ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۷۳۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۷۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۳۸
الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷/۳۶۳

(۳)فاسق کی برائی غیبت نہیں

۲۲۵۵۔ **عن** معاویة بن حیدة رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس للفاسق غیبة ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فاسق وفاجر کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں۔

۲۲۵۶۔ **عن** بهز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالی عنهم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس، اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیاتم فاسقوں کے فسق وفجورکوبیاں کرنے سے پہلو تہی کرتے ہو،لوگ اسے کب پہچانیں گے،فاسق کافسق خوب بیان کروکہ لوگ اس سے پرہیز کریں۔۱۲م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غیبت حرام ہے مگر مواضع استثناء میں،مثلاً فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے اور بدمذہب کی برائیاں بیان کرنا بہت ضرور ہے۔ہاں جس کی غیبت جائز نہیں سخت کبیرہ۔

فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/ ۲۹۷

(۴)فاسق کی تعظیم موجب غضب رب ہے

۲۲۵۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۲۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۸۰۷۱ ، ۳/ ۵۹۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۵۱
الاسرار المرفوعة ۳۸۳ ☆ الدر المنتثرة للسیوطی، ۱۷۶
۲۲۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۴۱۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/ ۲۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۳ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/ ۲۷۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۲۴۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/ ۹۷
۲۲۵۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶/ ۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/ ۵۷۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۷/ ۲۹۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۱۰۵

وسلم : اذا مدح الفاسق غضب الرب ، واھتزله عرش الرحمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب غضب فرماتا ہے اورعرش الٰہی ہل جاتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی مشرک یا کافر کو مہاتما کہنا حرام اور سخت حرام ہے۔مہاتما کے معنی ہیں روح اعظم ،یہ وصف سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے۔مخالفان دین کی ایسی تعریف اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذادینا ہے۔حدیث میں جب فاسق کی مدح پر یہ حکم تو اس مشرک کی مدح پر اور ایسی عظیم مدح پر کیا حال ہوگا۔نان کوآپریشن کہ آج کل کے لیڈر بننے والوں نے نکالامحض بے بنیاد ہے شرع مطہر میں اس کی کچھ اصل نہیں۔شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاترک موالات کاحکم ہے۔مجوس ہوں یا ہنود،نصاری ہوں یا یہود،مخصوصاًوہابیہ وغیرہم مرتدین عنود۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۲۸۵

(۵) جس نے دھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے خارج

۲۲۵۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : مرالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم برجل یبیع طعاما فأعجبه فادخل یده فیه،فاذا هو بطعام مبلول فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من غشنا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک غلہ فروش کے پاس سے ہوا۔حضور کو پسند آیا تو آپ نے اپنادست اقدس اس

۲۲۵۸۔ الصحیح لمسلم، ، باب قول النبی ﷺ لیس منا فی غشنا ، ۱/۷۰

المسند لاحمدبن حنبل،	۳/۴۹۸	☆ السنن للدارمی،	۲/۲۴۸
السنن الکبری للبیهقی،	۵/۲۰۰	☆ المستدرک للحاکم	۲/۹
المصنف لابن أبی شیبة ،	۷/۲۸۰	☆ الصحیح لابن حبان ،	۱۱۰۷
المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۰/۱۶۹	☆ المعجم الصغیر للطبرانی،	۱/۲۶۱
الترغیب و الترهیب للمنذری،	۲/۵۷۱	☆ مجمع الزوائد للهیثمی،	۴/۷۸
السلسلة الصحیحة للالبانی،	۱۰۵۸	☆ ارواء الغلیل للالبانی،	۵/۷۸
التفسیر للقرطبی،	۳/۲۵۲	☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم،	۴/۱۸۹
کشف الخفاء للعجلونی،	۲/۴۱۱	☆ تاریخ اصفهان لأبی نعیم،	۱/۱۳۷
الکامل لابن عدی		☆	

میں داخل کیا، دیکھا کہ وہ تو اندر سے گیلا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ہم لوگوں کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

جد الممتار، ۱/۱۴۳

۲۰۔ ظالم ومظلوم

(۱) ظلم وتعدی نہ کرو

۲۲۵۹۔ **عن** أبی موسی الا شعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یبغی علی الناس الا ولد بغی ،والا من فیه عرق منه۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں پرظلم وتعدی نہ کریگا مگرحرامی ،یاوہ جس میں کوئی رگ ولادت زنا کی ہو۔　　فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹

(۲) ظلم قیامت میں اندھیریوں کا سبب ہوگا

۲۲۶۰۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الظلم ظلمات یوم القیامة ۔

حضرت عبداللہ بن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:ظلم قیامت کے دن اندھیریوں کا سبب ہوگا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/۴۷

(۳) ظلماً کسی کی زمین دبانے کا وبال

۲۲۶۱۔ **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال

۲۲۵۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۳۳/٥ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۲/٤
کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۳ ، ۳۳۳/٥ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٥۱٦/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥۸٦/۲ ☆

۲۲٦۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، ، باب الظلم الظلمات یوم القیامة ٥۱٦/۱
الصحیح لسملم ، ابو اب البرد و الصلة ۳۲۰/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الظلم ، ۲٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۷/۲ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۹۳/٦
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۳۷/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۰/٥
الادب المفرد للبخاری، ٤۷۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۳۹۰/٥

۲۲٦۱۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الظلم و غصب الارض ، ۳۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ٤۳۲/۲ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۹۸/٦

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقه الله اياه يوم القيامة من سبع ارضين ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوایک بالشت زمین غصب کریگا زمین کے ساتوں طبقوں تک اتنا حصہ توڑ کر روز قیامت اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

فتاوی رضویہ،۶/۳۸۱

۲۲۶۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من اخذمن الارض شئيا بغير حقه خسف به يوم القيامة الى سبع ارضين۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی قدر زمین ناحق لے قیامت کے دن ساتویں طبقے تک دھنسا دیا جائے گا۔

۲۲۶۳۔ **عن** الحكم بن الحرث رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من اخذ من طريق المسلمين شبرا جاء يوم القيامة يحمله من سبع ارضين۔

حضرت حکم بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت زمین دبالے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لیکر ساتویں طبقے تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۷/۳۱۳

۲۲۶۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب اثم شيئا من الارض، ۳۲۳/۱
فتح البارى للعسقلانى، ۵/ ۱۰۳ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۱/ ۲۲٤
۲۲۶۳۔ تاريخ بغداد للخطيب ٤٤١/١٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۰۳۷۸، ۵/۱۱
المعجم الكبير للطبرانى، ۲٤۱/۲ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۰٤/۵
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۷٦/٤ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۵۳/۲
المطالب العاليه لابن حجر، ۱٤۱۰ ☆ الحاوى للفتاوى، ۲۲۵/۱

(۴) ظالم کی اعانت حرام

۲۲٦٤۔ **عن** اوس بن شر حبيل رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام۔

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دیدہ ودانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲۵۰/۹

(۵) ظالم کی اعانت منجانب اللہ نہیں ہوتی

۲۲٦٥۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا جلس القاضى فى مجلسه هبط عليه ملكان يسددانه و يوفقا نه و ير شدا نه مالم يجر فاذا جار عر جاو تر كاه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرنے بیٹھتا ہے تو دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، دونوں اس کی رائے کو درست رکھتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی توفیق دیتے ہیں اور اسے سیدھا راستہ دکھاتے ہیں، جب تک وہ راہ حق کو نہ چھوڑے، اور جب حق سے اعراض کرتا ہے تو دونوں آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اسے یونہی چھوڑ جاتے ہیں۔ ۱۲م

۲۲٦٦۔ **عن** امير المؤمنين أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لو لم ابعث فيكم لبعث عمر ، ايد الله

۲۲٦٤۔ المعجم الصغير للسيوطى، ٢/٥٠٩ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣/١٦
كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٣٨٩ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢/٢٥٦
مجمع الزوائد للهيثمى، ٤/٢٠٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٤٩٥٥، ٦/٨٥
التفسير لابن كثير ٣/١١ ☆ شرح السنة للبغوى، ١٣/١٧
المطالب العالية لابن حجر، ٢٧٠٦ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٩٨٠
۲۲٦٥۔ السنن الكبرى للبيهقى، ١٠/٨٨ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٨/١٧٦
ميزان الاعتدال للذهبى، ٩٤٦٤ ☆ لسان الميزان لابن حجر، ٦/٨٥٣
كنز العمال للمتقى، ١٥٠١٥، ٦/٩٩ ☆

عمر بملكين يو فقانه و يسددانه ،فاذا اخطأصرفاه حتى يكون صوابا۔

امیرالمؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تم میں نبی بنکر مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتے ،اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کے ذریعہ عمر کی تائید فرماتا ہے ،وہ دونوں انکو نیک کام کی توفیق دیتے ہیں ،سیدھے راستے پر گامزن رکھتے ہیں ،جب ان سے کوئی لغزش ہونے کو ہوتی ہے تو اس سے باز رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان سے درست بات ہی صادر ہوتی ہے۔۱۲م　　فقہ شہنشاہ،۴۲

(۶) ناحق ایذا دینے والا مبغوض خدا ہے

۲۲٦۷۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم : من اعان على خصومة بغير حق لم يزل فى سخط الله حتى ينزع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جھگڑے میں ناحق والوں کو مدد دے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز آئے۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۳۱

(۷) مظلوم کی دادرسی پر اجر

۲۲٦۸۔ **عن** انس رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من اغتيب عنده اخوه المسلم فلم ينصره وهو يستطيع نصره اذله الله تعالىٰ فى الدنيا والآخرة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ

۲۲٦٦۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۵۷۲/۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۳۲۷٦۱
كنز العمال للمتقى، ۳۲۷٦۳ ☆ المغنى للعراقى، ۱۵۷/۳
تنزيه الشريعه لابن عراق، ۳۷۳/۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲۳۱/۲
۲۲٦۷۔ السنن لابن ماجه باب من ادعى ماليس له ۲/ ۱٦۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۸۲/۲ ☆ المستدرك للحاكم ، ۹۹/٤
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۱٦/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲۵٦/۲
۲۲٦۸۔الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۱۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبدى، ۵٤۵/۷
الاسرار المرفوعة للقارى، ۳۲۲ ☆

کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۲۵۱/۹

(۸) مظلوم کی دادرسی اور فاروق اعظم کا عدل

۲۲۶۹۔ **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال : ان رجلا من اهل مصراتی عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه فقال : یا امیرالمؤمنین إعائذ بك من الظلم ، قال : عذت معاذا ،قال : سابقت ابن عمرو بن العاص فسبقته ،فجعل یضر بنی بالسوط و یقول : انا ابن الاکرمین ،فکتب عمر الی عمر و بن العاص یا مره بالقدوم و قدم بابنه معه،فقدم ،فقال عمر : این المصری ؟ خذ السوط فاضرب ، فجعل یضربه بالسوط و یقول عمر : اضرب ابن الاکرمین ،قال انس: فضرب،فوالله ! لقدضر به و نحن نحب ضربه، فما اقلع عنه حتی تمنینا انه یرفع عنه ،ثم قال عمر للمصری: ضع السوط علی صلعة عمرو،فقال : یا امیر المؤمنین !انما ابنه الذی ضربنی وقدا استقدت منه ،فقال عمر لعمرو: مذکم تعبدتم الناس و قدولدتهم امهاتهم احرارا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: اے امیر المؤمنین ! میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے،امیر المؤمنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی۔یہ فریادی مصری بولا: میں نے مصر کے گورنر حضرت عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی ، میں آگے نکل گیا،صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دو معزز و کریم والدین کا بیٹا ہوں۔اس فریاد پر امیر المؤمنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے۔امیر المؤمنین نے مصری کو حکم دیا کہ کوڑا لے اور مار! اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المؤمنین فرماتے جاتے تھے: مارو! دو کریموں کے بیٹے کو۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تو ہمارا جی یہ چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے،اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے ،جب مصری فارغ ہوا امیر المؤمنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو

۲۲۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۰۱۰، ۲۶۰/۱۲

بن عاص کی چندیا پر رکھ(یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی: یاامیر المؤمنین! ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لے چکا۔ امیر المؤمنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یاامیر المؤمنین نہ مجھے خبر ہوئی اور نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا۔

الامن والعلی، ۲۳۹

(۹) مجبور و بے کس شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہے

۲۲۷۰۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اللہ و رسولہ مولیٰ من لامولیٰ لہ۔

فتاوی رضویہ، ۵۵/۷

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی حامی و مددگار نہیں اللہ و رسول اس کے حامی و ناصر ہیں۔ ۱۲م

اللہ اکبر ☆ اللہ اکبر ☆ اللہ اکبر

۲۲۷۰۔ الجامع للترمذی، فرائض ۱۲ باب ما جاء فی میراث الخال، ۳۱/۲
السنن لابن ماجہ، باب ذوی الارحام، ۱۹۶/۲
السنن لأبی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ۴۰۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸/۱ ☆ الصحیح لابن حبان، ۱۲۲۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۷/۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۷۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۰۶/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۵۷، ۵۳۶/۵
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۸/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۸۹/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆

۲۱۔ اچھے اور برے نام

(۱) اچھے ناموں کی برکت

۲۲۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اور اچھے ناموں کا بھیجو۔

۲۲۷۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اعتبروا الارض باسمائها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زمین کو اس کے نام پر قیاس کرو۔

۲۲۷۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يتفاء ل و لا يطير و كان يحب الاسم الحسن ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بدشگونی نہ مانتے اور اچھے نام کو دوست رکھتے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۴

۲۲۷۴۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت ان النبی

۲۲۷۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱۴۷۷۵، ۶/۴۵ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۳۶۷
اتحاف السادة للزبيدی، ۹/۹۲ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/۱۵۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۳۷ ☆

۲۲۷۲۔ الكامل لا بن عدی، ☆

۲۲۷۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۲۵۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۰/۵۵۶
كنز العمال للمتقی، ۱۸۳۷۳، ۷/۱۳۶ ☆ شرح السنة للبغوی ۱۲/۱۷۵
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۴۳۱ ☆

۲۲۷۴۔ الجامع للترمذی، ادب ۶۶، باب ما جاء فی تغير الأسماء ۲/۱۰۷
الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۷۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸۵۰۸، ۷/۱۵۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۴۳۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے۔

۲۲۷۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عایہ وسلم : اذا سمع بالاسم القبیح حولہ الی ما ھو الحسن ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برا نام سنتے تو اسے بہتر سے بدل دیتے۔

۲۲۷۶۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ن لا یتطیر من شئ ، فاذ بعث عاملا سال عن اسمہ فاذا اعجبہ اسمہ فرح بہ و رؤی بشر ذلک فی وجھہ و ان کرہ اسمہ روی کراھة ذلک فی وجھہ ، و اذا دخل قریة سأل عن اسمھا ، فان اعجبہ اسمھا فرح بہ و رؤی بشر ذلک فی وجھہ و انکرہ اسمھا رؤی کراھیة ذلک فی وجھہ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے ، جب کسی عہدہ پر کسی کو مقرر فرماتے تو اس کا نام پوچھتے ، اگر پسند آتا خوش ہوتے ، اور اس کی خوشی چہرۂ انور میں نظر آتی ، اور اگر ناپسند آتا ناگواری کا اثر چہرۂ اقدس سے ظاہر ہوتا۔ اور جب کسی شہر میں تشریف لیجاتے اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر خوش آتا مسرور ہوجاتے اور اس کا اثر روئے پرنور میں ظاہر ہوتا۔ اور اگر ناخوش آتا تو ناخوشی کا اثر روئے انور میں نظر آتا۔　　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۵

۲۲۷۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۱۸ ☆

۲۲۷۶۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الطیرة و الحظ ، ۲/۵۴۷

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۳۴۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۸/۱۴۰

(۲) نام اچھے رکھنا چاہیئے

۲۲۷۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انکم تدعون یوم القیامۃ باسمائکم و اسماء ابائکم فاحسنوا اسمائکم ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور آباء واجداد کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ لہذا تم اچھے نام رکھو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰۱/۹

(۳) محمد اور احمد ناموں کی فضیلت

۲۲۷۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سموا باسمی و لا تکنوا بکنیتی ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۲۲۷۹۔ **عن** أبی امامۃ الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۲۷۷۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی تغیر الاسماء ۔ ۶۷۶/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۹٤/٥ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۱۹٤٤
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ۱٥۲/٥ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۳۲۷/۱۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٦۹/۳ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲۱۰/٥
کنز العمال للمتقی ٤٥۲۰۱ ، ٤۱۸/۱۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۳۸۹/٥
۲۲۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ سموا باسمی، ۹۱٤/۲
الصحیح لمسلم، باب النهی عن التکنی با بی القاسم ، ۲۰٦/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیۃ الجمع بین ، ۱۰۷/۲
السنن لا بن ماجہ ، باب الجمع بین اسم النبی ﷺ ، ۲٦٥/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۷۰/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۰۸/۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤۸/۸ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۳۲۹/۱۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۸۸/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥۲۱٦، ٤۲۱/۱٦
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲۷۷/۱ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱٤/۱
فتح الباری للعسقلانی ، ۳۲۹/٤ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱٦/۱
۲۲۷۹۔ الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ۱۰۰/۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۳۹۳/۲
الاسرار الموفوعه للقاری ، ٤۳٥ ☆ اللآ لی المصنوعۃ للسیوطی، ٥٥/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : من ولد له مولود فسماه محمدا حبالی و تبرکا باسمی کان هو و مولوده فی الجنة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الملت والدین سیوطی فرماتے ہیں: جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

۲۲۸۰۔ **عن** نبیط بن شریط رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قال الله تعالی : و عزتی و جلالی لا عذبت احد ا یسمی باسمك فی النار ۔

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا: مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دونگا۔

۲۲۸۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما اطعم طعام علی مائدة و لا جلس علیها و فیها اسمی الا وقد سوا کل یوم مرتین ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دستر خوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد یا احمد نام ہو وہ لوگ ہر روز دو بار مقدس کئے جاتے ہیں۔

۲۲۸۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال

۲۲۸۰۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ☆

۲۲۸۱۔ الکامل لا بن عدی، ۱/۱۶۱ ☆ لسان المیزان لا بن حجر، ۱/۷۷۸

اللآلی المصوعة للسیوطی، ۱/۵۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۹

۲۲۸۲۔ الکامل لا بن عدی، ۱/۱۶۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۲۴، ۱۶/۴۲۲

تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/۱۷۳ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۸

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما اجتمع قوم قط فى مشورة فيهم رجل اسمه محمد لم يدخلوه فى مشورتهم الا لم يبارك لهم فيه۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اسے مشورہ میں شریک نہ کریں۔ ان کے لئے اس مشورت میں برکت نہ رکھی جائے۔

۲۲۸۳۔ **عن** عثمان العمرى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلاً قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما ضر احد كم لو كان فى بيته محمد و محمد ان و ثلثلة۔

حضرت عثمان عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم، میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

۲۲۸۴۔ **عن** امير المؤمنيں على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا سميتم الولد محمدا فاكرموه و اوسعوا له فى المجلس و لا تقبحوا له وجها۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو۔ اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔

۲۲۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله

۲۲۸۳۔ الطبقات الكبرى لا بن سعد، ۳۸/۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۵۲۰۵، ۴۱۹/۱۶
مناهل الصفاء ۳۱ ☆

۲۲۸۴۔ كنز العمال للمتقى، ۴۵۱۹۸، ۴۱۸/۱۶ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۹۴/۱
مجمع الزوائد للهيثمى، ۴۸/۸ ☆

۲۲۸۵۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۷۱/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/۳
كنز العمال للمتقى، ۴۵۲۰۴، ۴۱۹/۱۶ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۴۷/۲
اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۵۳/۱ ☆ الاسرار المرفوعة للقارى، ۴۱۵

صلى الله تعالى عليه وسلم :من ولد له ثلثة اولاد فلم يسم احدا منهم محمدا فقد جهل ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے جاہل ہے۔

۲۲۸٦۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا سمیتم محمدا فلا تضربوه و لا تحرموه ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم رکھو۔

۲۲۸۷۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ :من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فیضع یده علی بطنها و لیقل : ا ن کان ذکرا فقدسمیته محمدا، فانه یکون ذکرا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے۔ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا ۔ اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد ہی رکھا۔انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی ہوگا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔اور یہ تمام برکتیں اس وقت ہیں جب کہ مومن ہو اور مومن قرآن وحدیث وصحابہ کے عرف میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو کما نص علیه الائمة فی التوضیح و غیرہ ۔ورنہ بدمذہبوں کے لئے حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں ۔ان کا کوئی عمل قبول نہیں ۔ بدمذہب اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان

۲۲۸٦۔ کنز العمال للمتقی، ٤٥١٩۷، ١٦ / ٤١٨

۲۲۸۷۔ الفتاوی للسخاوی،

مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر وطالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور جہنم میں ڈالے۔ تو محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں۔ نہ کہ سید احمد خان کی طرح کفار قطعی، کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

(۴) سب سے بہتر نام

۲۲۸۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: احب اسمائكم الی الله تعالی عبد الله و عبد الرحمن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کو عبداللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۶۵

(۵) حارث وہمام ناموں کی فضیلت

۲۲۸۹۔ **عن** أبی وهب الجشمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تسمو ا باسماء الانبیاء، و احب الاسماء الی الله تعالی عبد الله و عبد الرحمن، و اصدقها حارث و همام، و اقبحها مرة۔

حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ناموں پر نام رکھو، اور سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبداللہ وعبدالرحمٰن ہیں، اور سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث وہمام ہیں، اور سب سے برا نام مرہ ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۶۶

۲۲۸۸۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن التکنی بأبی القاسم، ۲/ ۲۰۶
السنن لا بی داؤد، باب تغیر الاسماء ۲/ ۶۷۶
السنن لا بن ماجه، ما یستحب من الاسماء، ۲/ ۲۷۳
کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۴، ۱۶/ ۴۱۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۹
۲۲۸۹۔ السنن لا بی داؤد، باب تغیر الاسماء، ۲/ ۶۷۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۳۴۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۹
الادب المفرد للبخاری، ۸۱۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۳۰۶

(۶) حضرت فاطمہ کے نام کی فضیلت

۲۲۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما سماها فاطمة ، لان الله تعالی فطمها و محبیها من النار ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔

(۷) بندوں کے لئے برے نام

۲۲۹۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخنع الاسماء عند الله یوم القیامة رجل تسمی ملك الاملاك ۔

فقہ شہنشاہ ص ۲۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں قیامت کے دن ناموں کے اعتبار سے ذلیل ترین شخص وہ ہوگا جس کا نام ملک الاملاک ہوگا۔

۲۲۹۲۔ **عن** الداؤدی قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ابغض الاسماء الی الله تعالی خالد و مالك و ذلك ان احدا لیس یخلد و المالك هو الله ۔

حضرت داؤدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ناموں میں اللہ تعالیٰ کو ناپسند نام خالد اور مالک ہیں، کہ ہمیشہ کوئی نہیں رہے گا۔ اور مالک نام اللہ ہی کا ہے۔

فقہ شہنشاہ ۲۴

۲۲۹۰۔ کنز العمال للمتقی ۳٤۲۲۷، ۱۰۹/۱۲ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ٤۱۳/۱

۲۲۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب البغض الاسماء الی الله تعالی ، ۹۱٦/۲

السنن لا بی داؤد ، باب تغیر الاسم القبیح ، ٦۷۸/۲

المسند لا حمد بن حنبل، ۲٤٤/۲ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۳۱۲/۷

۲۲۹۲۔ عمدة القاری للعینی، ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۲۱۹/۱۰

(۸)عزیز و حکیم نام نہ رکھو

۲۲۹۳۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تسمه عزیزا ۔

حضرت عبد اللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا نام عزیز نہ رکھو۔

۲۲۹٤۔ **قال** ابو داؤد رضی الله تعالیٰ عنه : غیر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اسم عزیز و الحکیم ۔

امام ابوداؤد صاحب سنن فرماتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عزیز اور حکیم ناموں کو تبدیل فرمادیا۔　　فقہ شہنشاہ ۱۹

(۹)حرب و ولید نام منع ہیں

۲۲۹٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یسمی الرجال حربا او ولیدا ، او مرة ، او الحکم ، او ابا الحکم ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرب، ولید، مرۃ، حکم اور ابوالحکم نام رکھنے سے منع فرمایا۔

فقہ شہنشاہ ص ۱۹

(۱۰)نام بگاڑنے کی ممانعت

۲۲۹٦۔ **عن** عمیر بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۲۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٤/۱۷۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/٤۹
اتحاف السادة للزبیدی ، ٥/۳۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥۲۷۲
السلسلة الصحیحة للآلبانی، ۹۰٤ ☆
۲۲۹٤۔ السنن لا بی داؤد، باب تغیر الاسماء القبیح، ۲/٦۷۷
۲۲۹٥۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۸۹ ☆
۲۲۹٦۔ کنز العمال، للمتقی ، ٤٥۲۱۱، ۱٦/٤۲۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۲٥۲
عمل الیوم واللیلة لا بن السنی، ۳۸۸ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من دعا رجلا بغیر اسمه لعنته الملائكة ۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو اس کا نام بدل کر پکارے فرشتے اس پر لعنت کریں۔

اراءۃ الادب ص ۵
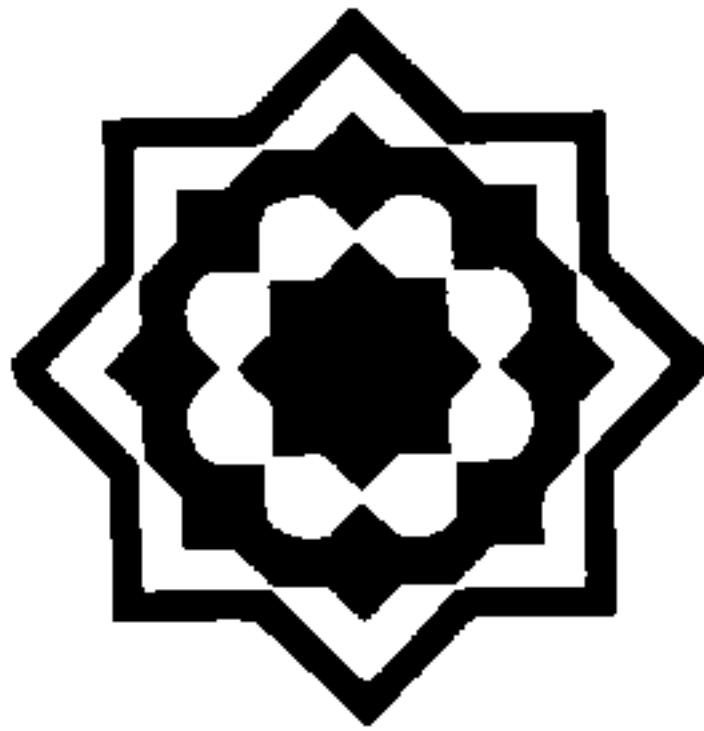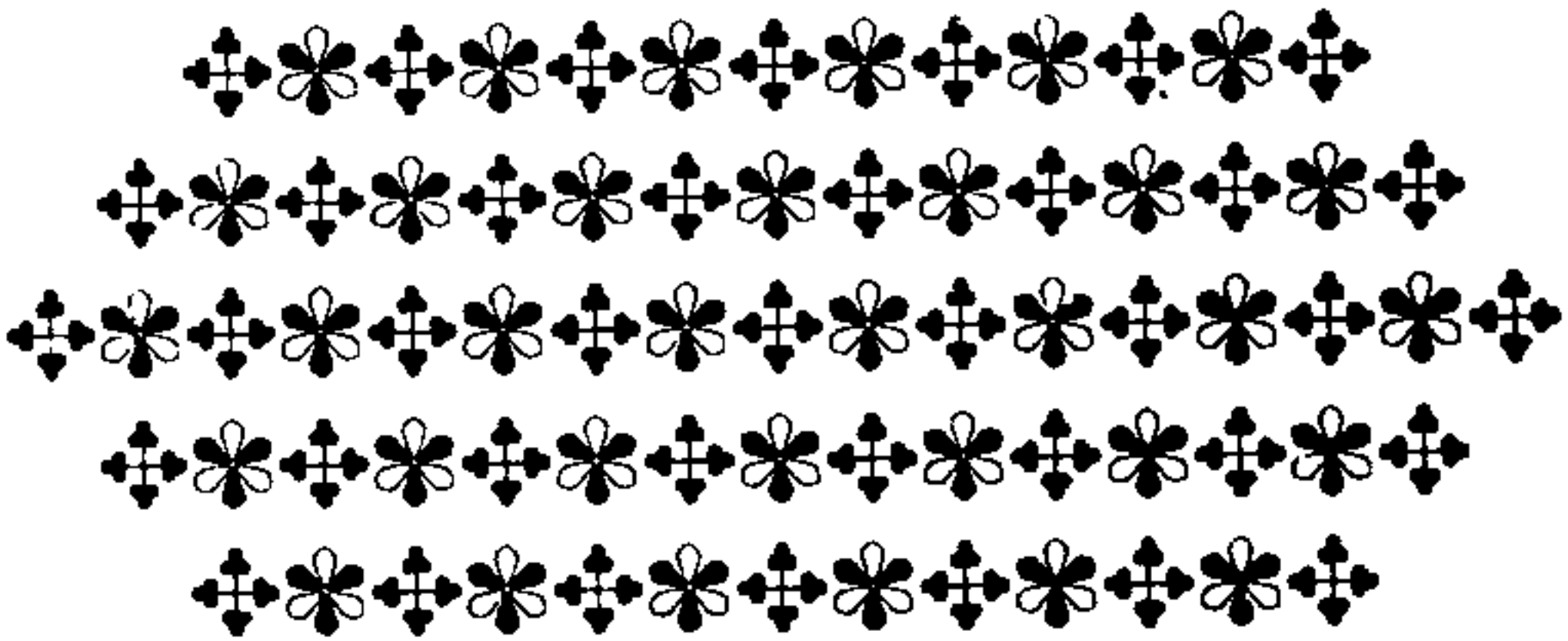
۲۲۔ سجدۂ تعظیمی

(۱) مخلوق کو سجدہ کرنا حرام ہے

۲۲۹۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا ینبغی لاحد ان یسجد لاحد الا اللہ تعالیٰ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا سجدہ کرے۔

۲۲۹۸۔ **عن** سماك بن ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخل الجاثلیق علی علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فار اداں یسجد لہ فقال لہ علی : اسجد للہ و لا تسجد لی۔　　فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

حضرت سماک بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بارگاہ میں سلطنت نصاری کا سفیر حاضر ہوا حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا: مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر۔

(۲) سجدۂ تعظیمی حرام ہے

۲۲۹۹۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی ان رجلا قال : یارسول اللہ ! نسلم علیك کما یسلم بعضنا علی بعض ، ا فلا نسجد لك ؟ قال : لا و لکن اکرموا نبیکم ، و اعرفوا الحق لا ھلہ ، فانہ لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون اللہ تعالیٰ ، فانزل اللہ تعالیٰ ، ما کان لبشر الی قولہ بعد اذ انتم مسلمون ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں۔ کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں؟ فرمایا: نہ، بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے۔ اسے اس

۲۲۹۷۔ اتحاف السادۃ للزبیدی،　　۷/۱۹۳

۲۲۹۸۔ التفسیر الکبیر للرازی،

۲۲۹۹۔ اتحاف السادۃ للزبیدی،　　۷/۱۹۳

کے لئے رکھو۔اس کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں۔اللہ عزوجل نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔
ما کان لبشر الایہ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۴

(۲)اپنے لئے قیام تعظیمی کی خواہش رکھنے والا جہنمی ہے

۲۳۰۰۔ **عن** معاویة بن أبی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من سره ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوه مقعده من النار۔

حضرت معاویہ بن اَبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواپنے لئے لوگوں سے قیام تعظیمی کی خواہش رکھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۸۵

۲۳۰۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة قیام الرجل للرجل، ۲/ ۱۰۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳۵۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/ ۲۹۵
المصنف لا بن أبی شیبة، ۸/ ۳۹۸ ☆ المغنی ملعراقی، ۲/ ۲۰۳
علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۲۱۲۵ ☆ التفسیر للقرطبی ۱۹/ ۲۵۶
التفسیر لا بن کثیر، ۶/ ۵۲۵ ☆

۲۳۔ عورتوں کے احکام

(۱) زیورات اور سنگار عورتوں کے لئے ہے

۲۳۰۱۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذھب و الحریر حل لا ناث امتی و حرام علی ذکورھا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا اور ریشم کا لباس میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔
فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴

(۲) عورتیں مہندی لگائیں

۲۳۰۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت : ان ھندۃ بنت عتبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : یا نبی اللہ ! بایعنی فقال : لا ا با یعک حتی تغیری کفیک کانھما کفا سبع۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے بیعت فرمالیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تو اپنے ہاتھوں کا رنگ نہ بدلے گی۔ میں تجھے بیعت نہ کرونگا۔ تیری دونوں ہتھیلیاں تو گویا درندے کی سی ہیں۔ ۱۲م

۲۳۰۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت او مت امرأۃ

۲۳۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/ ۲۴۰ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۷۳۵۷، ۷/ ۶۷۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۱۴۳ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۲۲۵
المطالب العالیۃ لا بن حجر، ۲۱۹۲، المسند للعقیلی، ۱/ ۱۷۴
۲۳۰۲۔ السنن لا بی داؤد، باب فی الخضاب للنساء ۲/ ۵۷۴
کنز العمال للمتقی، ۴۵۰، ۱/ ۱۰۱ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۲/ ۲۳۶
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۴۶۶ ☆
۲۳۰۳۔ السنن لا بی داؤد، باب فی الخضاب للنساء، ۲/ ۵۷۴
المسند لا حمد بن حنبل، ۶/ ۲۶۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/ ۷۶
تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۲/ ۲۶۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۴۶۷

من وراء ستر بيدها كتاب الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقبض النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيده فقال : ما ادرى ايدرجل ام يد امرأة ، قالت : بل يدامرأة ، قال : لو كنت امرأة لغيرت اظفارها بالحناء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک خط تھا، حضور نے اس ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، بولیں: عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا: اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

۲۳۰۴۔ **عن** امرأة صلت القبلتين مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قالت: دخلت على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : اختضبى ! تترك احداكن الخضاب حتى تكون يدها كيدالرجل ، فما تركت الخضا ب و انها لابنة ثمانين ۔

ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا: مہندی لگاؤ، تم میں بعض عورتیں مہندی نہیں لگاتیں کہ ان کے ہاتھ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے مردوں کے ہاتھ، پھر انہوں نے مہندی لگانا نہیں چھوڑی یہاں تک کہ ان کی عمر اسی سال کی ہوگئی تھی۔　　فتاوی رضویہ دوم ۹/۱۴۹

(۲) عورت اور پردہ

۲۳۰۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : المرأة عورة ، اقرب ما تكون الى الله تعالىٰ فى قعر بيتها ، فاذا خرجت استشرفها الشيطان و كان عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما يقوم يحصب النساء يوم الجمعة يخرجهن من المسجد ، و كان ابراهيم يمنع نساء ه الجمعة و الجماعة ۔

۲۳۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۷۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/ ۱۷۱
الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۸/ ۵ ☆

۲۳۰۵۔ عمدة القارى للعينى ، ۳/
الجامع للترمذى ، ۱/ ۱۴۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے،اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہوکر کنکریاں مارکر عوتوں کو مسجد سے نکالتے۔اور امام ابرہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابوحنیفہ اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہ جانے دیتے۔

جمل النور ص ۱۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث میں ہے،قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت،امام قاضی خاں سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یانہیں۔فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے،یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔جب گھر سے قبر کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔جب واپس آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجۂ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضریٔ مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا۔ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا۔

پہلے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرائی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔اس زمانہ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی،جس کے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

صحیحین میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے

نهينا عن اتباع الجنائز ولم يعزم علينا ۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا،لیکن یہ تاکیدی حکم نہیں تھا۔اس پر غنیہ میں فرمایا کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔اب حرام اور قطعی

ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المؤمنین نے ان کی شرط قبول فرمالی۔

پھر بھی چاہتے یہی تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتیں۔آپ منع کریں میں نہ جاؤں گی۔امیر المؤمنین بہ پابندیٔ شرط منع نہ فرماتے۔امیر المؤمنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔ منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشا کے بعد اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھیں تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔ حضرت عاتکہ نے کہا۔

انا للہ فسد الناس ۔

ہم اللہ کے لئے ہیں۔لوگوں میں فساد آ گیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالحہ ہو،اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی، فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔　　جمل النور ص ۲۵

(۴) نابینا سے بھی پردہ ضروری ہے

۲۳۰۶۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ام المؤمنین میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : فبینما نحن عندہ اقبل عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنه فدخل علیه ، و ذلك بعد ما امرنا بالحجاب ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: احتجبا منه ، فقلت : یا رسول اللہ ! الیس ھو اعمی لا یبصر نا و لا یعرضنا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: افعمیاوان انتما الستما تبصرانه ۔

۲۳۰۶۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی احتجاب النساء ، ۲/۱۰۱
السنن لا بی داؤد، باب قوله تعالیٰ و قل للمؤمنات ، ۲/۵۶۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۶/۲۹۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۹/۲۴
تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۳۳۹ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۸/۱۲۶
الصحیح لا بن حبان ، ۱۴۵۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/۹۱
تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲/۱۱۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۶

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں۔ کہ اچانک حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پردہ کا حکم آچکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول للہ! یہ نابینا نہیں ہیں؟ ہمیں نہ یہ دیکھ رہے ہیں اور نہ کوئی ہمکلامی ہے۔ یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں بھی نا بینا ہو۔ کیا تم انکو نہیں دیکھ رہی ہو۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶

(۵) دیور سے پردہ ضروری ہے

۲۳۰۷۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم و الدخول علی النساء ، فقال رجل من الانصار: یا رسول الله ! افرأیت الحمو؟ قال : الحمو الموت ـ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ ایک صحابی انصاری بولے: یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور تو موت ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۷

(۶) عورت بغیر محرم سفر نہ کرے

۲۳۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یحل لا مرأة تومن بالله و الیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم و

۲۳۰۷۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الخلوة جنبیة ، ۲/۲۱٦
المسند لا حمدبن حنبل، ۴/۱۴۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷/۲۷۷
المصنف لا بن أبی شیبة ، ۴/۴۰۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/۹۰
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات ، ۱/۱۳۹
۲۳۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة ان تسافر المرأة، ۱/۱۳۹
السنن لا بی داؤد، مفاتك ، ۳، باب فی المرأة لحج بغیر محرم، ۱/۲۴۱
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/۷۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸/۲۰۴
شرح السنة للبغوی ، ۴/۱۷۲ ☆

لیلة ، فی روایة ان تسافر ثلثه ایام الا و معها زوجها او ذورحم محرم منها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حلال نہیں کسی عورت کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ ایک منزل اور ایک روایت میں ہے کہ تین منزل سفر کو جائے جب تک ساتھ میں شوہر یا وہ رشتہ دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عورت حج کو جانا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کو ساتھ لے، یا حج سے واپسی تک کے لئے نکاح کرے اگر چہ ستر اسی سال والے سے ہو جو اس کے ساتھ آئے جائے ۔مقصود صرف یہ ہے کہ بے محرم یا شوہر کے جانا صادق نہ ہو۔ باقی مقاصد زوجیت ہونے نہ ہونے سے بحث نہیں ۔ اور اگر اندیشہ ہو کہ بعد واپسی طلاق نہ دے تو نکاح یوں کیا جائے کہ عورت کہے: میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ جب تو مجھے حج کو لیجائے اور واپس آئے تو واپس اپنے مکان پہونچتے ہی مجھ پر طلاق بائن ہو۔ مرد کہے: میں نے قبول کیا اس شرط پر کہ جب میں تجھے حج کو لیجاؤں الی آخرہ۔ یوں اگر وہ ساتھ نہ جائے تو طلاق ہو جائے گی ۔اور ساتھ جائے تو واپس پہونچتے ہی طلاق ہو جائے گی بغیر اس کے جو قدم رکھے گی گناہ میں لکھا جائے گا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۶۸۴

(۷) لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالا خانے پر نہ رکھو

۲۳۰۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا تسکنوهن الغرف و لا تعلموهن الکتابة، و علمو هن الغزل و سورة النور ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عورتوں کو بالا خانوں پر نہ رکھو، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ، اور کاتنا اور سورۂ نور کی تعلیم دو۔

۲۳۰۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۴/ ۲۲۴ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/ ۲۶۹
تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/ ۲۰۸ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۹۲
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۳۹ ☆ المستدرك للحاکم، ۲/ ۳۹۶

۲۳۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا تسكنوا نساء كم الغرف و لا تعلمو هن الكتاب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالا خانوں پر نہ بساؤ، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔

۲۳۱۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا تعلموا نساء كم الكتابة ، و لا تسكنو هن العلالى ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دو منزلوں پر نہ بساؤ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورتوں کو لکھنا شرعاً ممنوع وسنت نصاری وفاتح ہزاراں فتنہ اور مستان سرشار کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔ جسکے مفاسد شدیدہ پر تجارب عدیدہ شاہد عدل ہیں۔ متعدد حدیثیں (مندرجہ بالا وغیرہ) اس سے ممانعت میں وارد ہیں، جن میں بعض کی سند عند التحقیق خود قوی ہے، اور اصل متن حدیث کے معروف ومحفوظ ہونے کا امام بیہقی نے افادہ فرمایا: اور پھر تعدد طرق دوسری قوت ہے، اور عمل امت وقبول علماء تیسری قوت، اور محل احتیاط وسد فتنہ چوتھی قوت۔ تو حدیث لا اقل حسن ہے، اور ممانعت میں اس کا نص صریح ہونا خود روشن ہے۔ بخلاف حدیث شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور نے فرمایا: کیا حفصہ کو نملہ کا منتر نہ سکھائے گی جیسے اسے لکھنا سکھایا۔ اجازت میں اصلاً کوئی حدیث صریح نہیں۔

حدیث اول: حاکم نے صحیح مستدرک میں، اور نظر طریق سے بیہقی نے شعب میں بطریق، محمد بن محمد بن سلیمان روایت کی۔ قال حدثنا عبد الوهاب الضحاك ثنا شعيب بن اسحاق الحديث سندا و متنا ۔ حاکم نے کہا: صحیح الاسناد، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا: بل عبد الوهاب متروك ۔

۲۳۱۰۔ كنز العمال للمتقى ، ۱۶،٤٤۹۹۹/ ۳۸۰ ☆

۲۳۱۱۔ الكامل لا بن عدى ، ۲/ ۱۵۳ ☆ الموضوعات لا بن الجوزى ، ۲/ ۲۶۸

اللآ لى المصنوعة للسيوطى ، ۲/ ۹۳ ☆

اقول: الآن القول فیه ابن عدی ، فقال : بعض حدیثه لا یتابع علیه ، و ھذا صادق علی کثیر من رجال الصحیحین . بیہقی نے اسے بطریق اول روایت کر کے کہا: ہذا بہذا الاسناد منکر۔ یہ حدیث اس سند سے منکر وغیر معروف ہے۔ امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا: افاد انه بغیر ھذا الاسناد لیس بمنکر۔ یعنی بیہقی نے افادہ کیا کہ حدیث دوسری سند سے منکر نہیں معروف ومحفوظ ہے۔

اقول: و ستسمع انه بنفس السند غیر منکر ۔

حدیث دوم: امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں استناداً ذکر کی۔

حدیث سوم: بتخریج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فی الغزل میں ذکر کی۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۵۷

حضرت شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک حدیث اس طرح منقول ہوئی کہ میں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر تھی ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کہ تم چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سیکھ لیتیں جس طرح تم نے کتابت سیکھی۔

اس حدیث کے راویوں میں علی الترتیب حضرت ابرہیم بن مہدی مصیصی کو ابو حاتم نے ثقہ کہا۔ امام عقیلی نے فرمایا: منکر احادیث روایت کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یحیٰ بن معین کا قول بطور سند پیش کیا۔ تقریب میں اس کو مقبول کہا۔

لیکن یہ درجہ اس راوی سے بھی کم ہے جس کو 'صدوق سیئ الحفظ صدوق یھم' صدوق یخطی ، صدوق تغیربآجرہ عمرہ ' کہا جاتا ہے۔

دوسرے راوی علی بن مسہر ہیں ثقہ ہیں لیکن غریب احادیث بیان کرتے ہیں۔

تیسرے عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز ہیں ، یہ صدوق ہیں لیکن روایت میں خطا کرتے ہیں۔ صرف ابو مسہر نے انکو ضعیف کہا

چوتھے صالح بن کیسان ہیں، ثقہ ثبت فقیہ ہیں۔

پانچویں ابو بکر سلیمان بن أبی خیثمہ ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ اور یہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالی عنہما سے راویت کرتے ہیں۔ لہذا یہ حدیث صالح ہوگی تو گویا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ

وسلم نے سکوت فرمایا جس سے جواز سمجھا جاسکتا ہے۔

لیکن علمائے کرام نے اس حدیث سے جواز نہ مانا بلکہ اس کی توجیہات کیں، انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ حضور کی جانب سے حضرت حفصہ پر تعریض تھی۔

فتاوی رضویہ ملخصا حصہ اول ۹/ ۱۵۷

(۸) ہجڑوں کو گھر میں نہ آنے دو

۲۳۱۲ ۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالی عنها قالت ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخرجو المخنثین من بیوتکم ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۳۳

(۹) اجنبیہ سے خلوت حرام ہے

۲۳۱۳۔ **عن** امیرا لمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا لا یخلون رجل بامراة الا کان ثالثها شیطان ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار، کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ ۹/ ۷

۲۳۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اخراج المشتبهین بالنساء ۲/ ۸۷٤
السنن لا بی داؤد، با ب الحکم فی المخنثین ۲/ ٦٧٤
السنن لا بن ماجه ،۔ با ب فی المخنثین ، ۱/ ۱۳۸
السنن الکبری للبیهقی ، ۸/ ۲۲٤ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰٤۳٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۳٥۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٥٠٦٦، ١٦/ ۳۹۲

۲۳۱۳۔ الجامع للترمذی ، با ب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیات ، ۱/ ۱٤٠
المستدرك للحاکم ، ٤/ ۱۱٤ ☆ الصحیح لا بن خزیمة ۲٥۲٠۹
تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/ ٥٥ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ، ٤/ ٤٠۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ٥/ ۲۲۳ ☆

۲۴۔ تشبہ کفار

(۱) تشبہ کفار سے بچو

۲۳۱۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ابغض الناس الی الله تعالیٰ ثلثة، ملحد فی الحرم، و مبتغ فی الاسلام سنة الجاهلیة و مطلب دم امرء بغیر حق لیهر یق دمه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند لوگوں میں تین شخص ہیں۔ حرم میں بے دینی پھیلانے والا، مذہب اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقوں کا خواہش مند، اور ناحق کسی کا خون بہانے والا۔۱۲م

۲۳۱۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: جعل الذل و صغار علی من خالف امری، و من تشبه بقوم فهو منهم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ذلت وخواری اس شخص کا مقدر بنادی گئی جس نے میری مخالفت کی، اور جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ اسی میں شمار ہوگا۔۱۲م

۲۳۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل: قال رسول الله

۲۳۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب طلب دم امرئ بغیر حق، ۲/۱۰۱۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۳۳، ۱۶/۵۴۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۲۱۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۳۰۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۲۲
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۷۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۰

۲۳۱۵۔ السنن لابی داؤد، باب فی لباس الشهرة، ۲/۵۵۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۰ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴/۳۴۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۱۲۸ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۶/۸۰
کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۸۰، ۹/۱۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۷۴
التفسیر لابن کثیر، ۸/۵۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۷۱
مشکل الآثار للطحاوی ۱/۸۸ ☆ المغنی للعراقی ۱/۲۷۰

۲۳۱۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۷، ۱/۲۱۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من عمل بسنة غیرنا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیر کے طریقے پر چلے وہ ہم سے نہیں۔

۲۳۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من تشبہ بغیرنا ، لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاری، فان تسلیم الیہود الاشارة بالاصابع ، و تسلیم النصاری الاشارة بالاکف ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں ۔تم نہ یہود سے مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ سے ۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے۔ اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارے سے ۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۸

۲۳۱۸۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نظفوا افنیتکم و لا تشبہوا بالیہود ۔

حضرت سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو، یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۴۸

****

۲۳۱۷۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة اشارة الیدباسلام ، ۲/ ۹٤
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۷٤
کنز العمال للمتقی ،۲۵۳۳۳، ۹/ ۱۲۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ٤۳٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ۲۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ٤۷۰

۲۳۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی النظفة ، ۲/ ۱۰۳
کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲٤۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ٦۰
تذکرة الموضوعات للقیرانی ، ۱۵۷ ☆

۲۵۔ شکر

(۱) شکر عباد شکر خدا ۔

۲۳۱۹ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا یشکر الله من لا یشکر الناس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا ۔ ۱۲م

(۲) بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا شکر ہے

۲۳۲۱ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اولی معروفا فلم یجد له جزاء ا الا الثناء فقد شکره و من کتمه فقد کفر ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے بھلائی کی اور اس کے پاس اس کے بدلے کے لئے کچھ نہیں مگر اس نے اس کی تعریف کی تو اس کا شکر ادا کر دیا ۔ اور جس نے بھلائی کو چھپایا تو اس نے گویا کفران نعمت کیا ۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

۲۳۱۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی شکر المعروف ، ۲/٦٦٢
الجامع للترمذی ، باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك ، ۲/۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۰۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۱٦۲
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/۱۸۰ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱۳/۱۸۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ٤/١٥٦ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۸/۳۸۹
کنز العمال للمتقی ، ٦٤٨٥ ، ۳/۲٦۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۲/۷۷
۲۳۲۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك ، ۲/۱۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲٥۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/٤٠٨
مجمع الزوائد للهیثمی ، ٥/۲۱۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/۳٦۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ٤/١٠٥ ☆
۲۳۲۱۔ السنن لابی داؤد باب شکر المعروف ۲/٦٦۳

۲۳۲۲۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اعطی عطاء فوجد فلیجزبه و من لم یجد فلیثن ، فان من اثنی فقد شکر ، و من کتم فقد کفر ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو کسی کی جانب سے کوئی نعمت ملی تو اس کے پاس بدلے میں کوئی چیز ہے تو پیش کرے۔اور جس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تو تعریف ادا کرے۔کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا۔اور جس نے نعمت کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا۔۱۲م

(۳) قلیل عطا پر بھی شکریہ ادا کرو

۲۳۲۳۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسوال الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قلیل نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی ادا نہیں کریگا۔

(۴) قلیل احسان کو بھی حقیر نہ سمجھو

۲۳۲۴۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تحقرن من المعروف شیًا ولوان تلقی اخاك بوجه طلیق۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۲۲۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی المتشبع بمالم یعط، ۲/ ۲٤
کنز العمال للمتقی ، ۱٦٥٦۹، ۷/ ٤٦٥ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٦/ ٦٦
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱٤/ ۳۰٥ ☆

۲۳۲۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ۲۷۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٥/ ۲۱۷
الدر المنثور للسیوطی، ٦/ ۳٦۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٦٤٧٩ ، ۳/ ۲٦٦
السلسلة الصحیحة للالبانی ٦٦٧ ☆ التفسیر للبغوی ، ۷/ ۲٦۱

۲۳۲٤۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب طلاقة الوجة عند اللقاء ۲/ ۳۲۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ٤۸۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ٤/ ۱۸۸
کنز العمال للمتقی ،۱٦۳٤۱، ۷/ ٤۱۸ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱/ ۱۱۷

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو خواہ تمہاری طرف سے صرف یہ ہی بھلائی ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو۔۱۲م

۲۳۲۵۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسوال لله صلی الله تعالی علیه وسلم : یا نساء المسلمات ! لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے مسلم خواتین! کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کی عطا کردہ چیز کو حقیر نہ جانے خواہ وہ عطیہ کسی بکری کی کھری ہی ہو۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

(۵) اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں کرو

۲۳۲٦۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تعرف الی الله فی الرخاء یعرفك فی الشدة ۔ احکام شریعت ص ۱۵۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آرام کی حالت میں خدا کو پہچان وہ تجھے سختی میں پہچانے گا۔

(٦) اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرو

۲۳۲۷۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۲۳۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا تحقرن جارة لجارتها، ۲/ ۸۸۹
الصحیح لمسلم، ۱/۳۲۱ ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲٦٤ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۲٤۸۹۰، ۹/۵۱
السنن الکبری للبیهقی ، ٤/۱۷۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ٦/ ۲۱۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۵/۱۹۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦/ ۱٤۱
۲۳۲٦۔ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/٦٦ ☆ التفسیر للبغوی ، ٤/ ۱۲۳
کشف الخفا للعلونی، ۱/ ۳٦۲ ☆
كنز العمال للمتقی، ۳۲۲۱، ۲/ ۸۰ ☆ التفسیر للقرطبی ٦/ ۲۹۸
۲۳۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول وایوب اذ نا ده الاید ۱/ ٤۸۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۱٤ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۳/ ۲۰۰
السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۹۸ ☆ التفسیر للبغوی، ٤/ ۳۱۷
شرح السنة للبغوی ۸/۷ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۱/ ۲۲٤
التفسیر للقرطبی ، ۱۵/ ۲۱۰ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۷/ ٦٦

علیه وسلم : بینما ایوب علیه الصلوة و السلام عریانا خر علیه رجل جراد من ذهب، فجعل یحثی فی ثوبه فناداه ربه : یا ایوب ! الم اکن اغنیتك عما تری ، قال : بلی ،وعزتك ! و لکن لا غنی لی عن برکتك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام نہار ہے تھے کہ آسمان سے سونے کی ٹڈیاں برسیں۔ حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام چادر میں بھرنے لگے۔ رب عزوجل نے ندا فرمائی: اے ایوب! جو تمہارے پیش نظر ہے کیا میں نے اس سے تمہیں بے پرواہ نہ کیا تھا۔ عرض کی: ضرور غنی کیا تھا، تیری عزت کی قسم! مگر مجھے تیری برکت سے تو بے نیازی نہیں ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۵

(۷) نعمت کا چرچا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے

۲۳۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ تعالیٰ یحب ان یری اذثر نعمته علی عبادہ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔ ۱۲م

✣✱✣✱✣✱✣✱✣✱✣✱✣✱✣✱✣✱✣
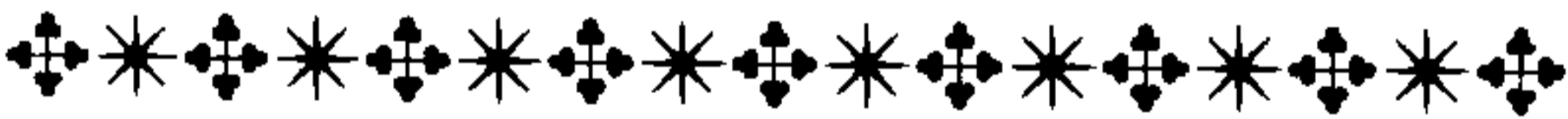
۲۳۲۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان اللہ یحب ان یری اثر نعمته ، ۲/۱۰۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۱۳ ☆ المستدرك للحاکم، ۴/۱۳۵
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/۴۲۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۲۶۰
جمع الجوامع للسیوطی، ۱۸۹۹ ، ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۴۳۵
کنز العمال للمتقی، ۱۷۱۷۴، ۷/۱۴۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۲/۳۱۱
شرح السنة للبغوی ، ۱۲/۴۹ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۱/۲۸۳
المغنی للعراقی، ۳/۳۴۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳/۷۹

۲۶۔ حقوق والدین

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک

۲۳۲۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ای العمل احب الی الله تعالیٰ ؟ قال : الصلوة علی وقتها ، قلت : ثم ای ؟ قال : بر الوالدین ، قلت: ثم ای ؟ قال : الجهاد فی سبیل الله ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا، کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔۱۲م

(۲) والدین کی رضا رب کی رضا ہے

۲۳۳۰ ۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضا الرب فی رضی الوالد ، و سخط الرب فی سخط الوالد۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔۱۲م

۲۳۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ارداف الرجل خلف الرجل ، ۸۸۲/۲
الصحیح لمسلم ، باب کون الایمان بالله تعالیٰ ، ۶۲/۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی برالوا الدین ، ۱۲/۲
السنن للنسائی باب فضل الصلوة لمواقیتها ، ۷۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱/ ۱۰، ٤ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۷، ۱۸۸۹۷/ ۲۸۵
۲۳۳۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۱۲/۲
المستدرك للحاکم، ۱۵۲/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۳۶/۸
اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۳۰/۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۷۳/۲

۲۳۳۱ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضی الرب فی رضی الوالدین ، و سخط الرب فی سخط الوالدین ۔
فتاوی رضویہ ۶۷۳/۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رب کی رضاماں باپ کی رضامیں ہے،اوررب کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔۱۲م

۲۳۳۲ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ناستاذنه فی الجهاد فقال: احی والداك ؟ قال : نعم ، قال : ففیهما فجاهد ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہواتو آپ سے جہاد کی اجازت چاہی ،فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ بولا: ہاں ،فرمایا: جااوران کی خدمت کرکے جہاد کا ثواب حاصل کر۔۱۲م

۲۳۳۳ ـ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اقبل رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ابا یعك علی الهجرة و الجهاد ، ابتغی الاجر من الله تعالیٰ قال : فهل من والدیك احد حی ؟قال : نعم ،بل كلاهما، قال : فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما۔

۲۳۳۱ـ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۳۲۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۷۳
الدر المنثور للسیوطی ، ۴/ ۱۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی ،۴۵۰۰۱، ۷۸۰/۱۶
۲۳۳۲ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب الجهاد باذن الالوین ، ۴۲۱/۱
الصحیح لمسلم، کتاب البرو الصلة ، ۳۱۳/۲
السنن للنسائی ، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدین ، ۴۴/۲۰
الجامع للترمذی ، باب ما جاء خرج الی العز ، ۲۰۰/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۱۶۵ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ۴۷۳/۱۲
مشكل الآثار للطحاوی، ۳/ ۲۵ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲۵۰/۱۰
ارواء الغلیل للالبانی ، ۵/ ۱۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۲۵۰/۴
۲۳۳۳ـ الصحیح لمسلم ، کتاب البرء الصلة ، ۳۱۳/۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ کے دست مبارک پر ہجرت اور جہاد کی بیعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ بولے: ہاں بلکہ دونوں باحیات ہیں۔ فرمایا: تو کیا تو اللہ سے اجر وثواب کا طالب ہے۔ بولا: ہاں، فرمایا: لوٹ جاؤ اور اپنے والدین سے حسن سلوک کر کے ثواب حاصل کر۔ ۱۲م

۲۳۳٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: جئت ابا یعك علی الهجرة و ترکت ابوی یبکیان، قال: ارجع الیهمافاضحکهما کما ابکیتهما۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر آئے اور بولے: میں آپ کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں اور ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا: واپس جاؤ اور انکو خوش کر جس طرح تو ان کو روتا چھوڑ آیا ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۳) والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے

۲۳۳۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا تعقن والدیك و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی مت کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے گھر بار کو چھوڑ دے۔ ۱۲م

۲۳۳٦۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی

۲۳۳٤۔ السنن للنسائی، باب البیعة الهجرة، ۲/۱٦۲
السنن لابی داؤد، جهاد، ۳۱، باب فی الرجل یعز و وابوه کارهون، ۱/۳٤۲
۲۳۳۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۳۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/۳۹۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۲۸ ☆
۲۳۳٦۔ الدر المنثور للسیوطی، ٤/۱۸۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۸۲/
المعجم الکبیر للطبرانی، ٤/۵۸ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : اطع والدیك و ان اخرجا ك من مالك و من كل شئ هو لك ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی اطاعت کر خواہ وہ تجھے تیرے مال سے جدا کردیں۔ اور ہر اس چیز سے جو تیری ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۰۱

(۴) ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کر

۲۳۳۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا من اهل الیمن هاجر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : هل لك احد بالیمن ؟ قال : ابوای ، قال : اذنالك ؟ قال : لا ، قال : فارجع الیهما فاستاذنها، فان اذناك فجاهد و الا فبرهما ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یمنی مرد ہجرت کرکے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور نے ارشاد فرمایا: کیا یمن میں کوئی تمہارا ہے؟ بولے: میرے والدین، فرمایا: کیا ان سے اجازت لے آئے ہو؟ بولے: نہیں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے اجازت چاہو، اگر اجازت دے دیں تو جہاد کرنا ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۵) ماں باپ کو ستانے والا جنت سے محروم ہے

۲۳۳۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة لا یدخلون الجنة ، العاق لوالدیه ، و الدیوث ، و رجلة النساء ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، اپنے ماں باپ کو ناحق ایذا دینے

۲۳۳۷۔ السنن لابی داود، باب فی الرجل یغزو وابوه کارهون ، ۱/۳٤۲

۲۳۳۸۔ المستدرك للحاكم، ۱/۷۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۱٤

السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۳۹۷ ☆

والا، دیوث، اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔

فتاوی رضویہ ۵/۸۱۱

(٦) ماں باپ کو ایذا دینے والے کے فرض و نفل غیر مقبول

۲۳۳۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : ثلثة لایقبل الله عزوجل منهم صرفا و لا عدلا ، عاق، و منان و مکذب بقدر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبول کرے اور نہ فرض۔ ماں باپ کو ایذا دینے والا، اور صدقہ دیکر فقیر پر احسان رکھنے والا، اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

(۷) والدین کا نافرمان ملعون ہے

۲۳٤٠۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

(۸) ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے

۲۳٤١۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کل الذنوب یؤخر الله تعالیٰ منها ما شاء الی یوم القیامة الاعقوق الوالدین ، فان الله یعجله لصاحبه فی الحیات قبل الممات ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۳۳۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۲۰٦ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی ١٠/١٥١

۲۳٤٠۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٦/۲۷۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۲۸۷
الدر المنثور للسیوطی ، ۳/١٠١ ☆

۲۳٤١۔ المستدرك للحاکم، ٤/١٥٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳/۲۳١

نے ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہونچاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

(۹) ماں باپ کا حق اولاد پر

۲۳۴۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رجلا قال : یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ! ان لی مالاو ولدا ، و ان أبی یرید ان یحتاج مالی ، فقال : انت و مالك لا بیك ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! مال و عیال رکھتا ہوں اور میرے باپ میرا سب مال لینا چاہتے ہیں۔ فرمایا: تو اور تیرا سب مال تیرے باپ کا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مال کے لئے ماں باپ سے مخاصمت کتنی بے حیائی، بیبا کی، کافر نعمتی، ناپا کی ہے۔ اور ناشکر، خدا نا ترس، مال لایا کہاں سے، تیرا گوشت پوست استخواں سب تیرے ماں باپ کا ہے۔ تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ تجھے اس سے انکار نہیں پہونچتا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

۲۳۴۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ان أبیہ یرید ان یاخذ مالی ، فقال

۲۳۴۲۔ السنن لا بن ماجہ ، باب ما للرجل ما ولدہ، ۲/۱۶۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۰۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۷/۴۸۰
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/۴۵۶ ☆
المصنف لا بن أبی شیبۃ ، ۷/۱۵۸ ☆ المسند للعقیلی، ۲/۲۳۴
الکامل لا بن عدی، ۲/۳۳۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۹۴
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/۴۹ ☆ مشکل الاثار للطحاوی ، ۲/۲۳۰
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۸ ☆ جامع مسانید أبی حنفۃ ، ۱۵۹
۲۳۴۳۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۶/۳۰۴ ☆

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ادعه لی ،قال : فجاء فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان ابنك يزعم انك تاخذ ماله فقال : سله ، هل هو الا عماته او قراباته او ماانفقه على نفسي و عيالي ، قال : فهبط جبرئيل الامين عليه الصلوة و السلام ، فقال : يا رسول الله ! ان الشيخ قد قال في نفسه شيأ لم تسمعه اذناه ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قلت في نفسك شيأ لم تسمعه اذناك قال : لا يزال يزيد نا الله بك بصيرة و يقينا ، نعم ، قلت : قال : هات فانشأ يقول :

غَذَوْتُكَ مَوْلُوْدًا وَ عَلَتُكَ يَافِعًا ☆ تُعَلُّ بِمَا أُجْنِي عَلَيْكَ وَ تُنْهَلُ

اِذَا لَيْلَةٌ ضَاقَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ أَبِتْ ☆ لِسُقْمِكَ اِلَّا سَاهِرًا أَتَمَلْمَلُ

تَخَافُ الرَّدٰى نَفْسِي عَلَيْكَ وَ اِنَّهَا ☆ لَتَعْلَمُ أَنَّ الْمَوْتَ حَتْمٌ مُؤَكَّلُ

كَأَنِّي أَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِي ☆ طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِي فَعَيْنَايَ تَهْمَلُ

فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَ الْغَايَةَ الَّتِي ☆ اِلَيْكَ مَدٰى مَا كُنْتُ فِيْكَ أُؤَمِّلُ

جَعَلْتَ جَزَائِي غِلْظَةً وَ فَظَاظَةً ☆ كَأَنَّكَ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ

فَلَيْتَكَ اِذَا لَمْ تَرْعَ حَقَّ أُبُوَّتِي ☆ كَمَا يَفْعَلُ الْجَارُ الْمُجَاوِرُ تَفْعَلُ

قال : فبكى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اخذ بتلبيب ابنه و قال : انت ومالك لأبيك ـ

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ میرا مال لینا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا تمہارا بیٹا کہتا ہے: تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو، عرض کی: حضور اس سے پوچھ دیکھیں کہ میں وہ مال لیکر کیا کرتا ہوں، یہ ہی اس کی پھوپھیوں کی مہمانی اور اس کی قرابتی میں، یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی اس کے کان نے نہیں سنے ہیں۔ یعنی ہنوز ابھی زبان تک نہ لایا۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان نے بھی نہیں سنے؟ وہ سناؤ۔ ان صاحب نے عرض کی: و

اللہ! ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتی ہے پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

میں نے تجھے غذا پہونچائی جب سے تو پیدا ہوا، اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو ننھا تھا، میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لیکر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے۔ میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہونچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہوکر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور درشت روئی سے دیا، گویا تیرا ہی مجھ پر فضل واحسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پدری کا خیال ولحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس ہمسایہ کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ کا ہی حق تو نے مجھے دیا ہوتا، اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا۔ اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا: جا، تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حکم سعادت تو یہ ہے، مگر بایں ہمہ قضاء باپ بیٹے کی ملک جدا ہے، باپ اگر محتاج ہے تو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا واجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ اور یہ لینا بھی کھانے پینے پہننے رہنے کے لئے اور حاجت ہو تو خادم کے واسطے بھی، بیٹے کے روپے پیسے سونے چاندی ناج کپڑے یا قابل سکونت پدر مکان سے ہو۔ ہاں یہ اشیاء نہ ملیں تو انہیں اغراض ضروریہ کے لئے اس کے اور اموال سے جو خلاف جنس حاجت ہوں بحکم حاکم، یا حاکم نہ ہو تو علی المفتی بہ بطور خود بھی لے سکتا ہے۔ مثلا کھانیکی ضرورت ہے یہ ناج یا روپیہ نہ پایا تو کپڑے برتن لے سکتا ہے۔ یا کپڑوں کی ضرورت ہے اور دام یا کپڑے نہ ملے تو اناج وغیرہ بیچ کر بنا سکتا ہے، نہ یہ کہ اس کی جائداد ہی سرے سے اپنی ٹھہرائے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

(۱۰) ماں باپ کے قدموں میں جنت ہے

۲۳۴۴۔ **عن** معاوية بن جاهمة رضى الله تعالىٰ عنه انه جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال :يا رسول الله ! : اردت ان اغزو و قد جئتك استشيرك فقال: هل لك من ام ؟ قال : نعم ، قال : فالزمها فان الجنة عند رجليها ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ جہاد کروں۔ میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تمہاری ماں ہیں؟ عرض کی: ہاں، فرمایا: جاؤان کی خدمت کروکہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔۱۲م

۲۳۴۵۔ **عن** طلحة بن معاية السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت : يا رسول الله ! انى اريد الجهاد فى سبيل الله ، قا ل: املك حية ؟قلت :نعم، قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الزم رجليها فثم الجنة ۔

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ کے راستہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا: تمہاری ماں باحیات ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں، ارشادفرمایا: اپنی والدہ کے قدموں میں رہو جنت وہیں ہے۔۱۲م

۲۳۴۶۔ **عن** معاوية بن جاهمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استشيره فى الجهاد ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۲۳۴۴۔ السنن للنسائى ،جهاد، باب الرخصة فى التخلف لمن له والدة ، ۲/ ۴۴
السنن لا بن ماجه ، باب الرجل يغزوو له ابوان، ۲/ ۲۰۴
المستدرك للحاكم، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/ ۳۲۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۴۲۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۶/ ۳۲۲
كشف الخفا للعجلونى، ۳/ ۳۲۴ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ۳/ ۳۰
الدر المنثور للسيوطى، ۴/ ۱۷۳ ☆
۲۳۴۵۔ السنن لا بن ماجه، باب الرجل يغزو له الوان ، ۲/ ۲۰۵
المعجم الكبير للطبرانى ، ۸/ ۳۷۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۵۴۴۴، ۱۶/ ۴۶۲
۲۳۴۶۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/ ۳۶۵ ☆

الك و الداں ؟ قلت : نعم ، قال الزمهما ، فان الجنة تحت ارجلهما ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جہاد کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا، حضور نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، ارشاد فرمایا: ان کی خدمت کو اپنے ذمہ لازم کرلو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۶۷۴/۴

(۱۱) ماں کا حق باپ سے زائد ہے

۲۳٤۷۔**عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، ای الناس اعظم حقا علی المرأة ؟ قال : زوجها ، قلت : فای الناس حقا علی الرجل قال : امه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔

۲۳٤۸۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یا رسول اللہ !من احق الناس بحسن صحابتی ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال ابو ك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیرا باپ۔

۲۳٤۷۔ المستدرك للحاکم، ۱۷۵/٤

۲۳٤۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب من احق الناس الصحبة ، ۸۸۳/۲

الصحیح لمسلم، کتاب البر و الصلة ، ۳۱۲/۲

۲۳۴۹۔ عن أبی سلامة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بأبیه ۔

حضرت ابوسلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں میں وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر اس زیادت کے یہ معنی ہیں کہ خدمت دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے، مثلاً سو روپے ہیں اور کوئی خاص وجہ مانع تفضیل مادر نہیں تو باپ کو پچیس دے اور ماں کو پچھتر، یا ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو، یا دونوں سفر سے آئے ہیں پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے، وعلی ہذا القیاس۔ نہ یہ کہ اگر والدین میں باہم تنازع ہو تو ماں کا ساتھ دے کر معاذ اللہ باپ کے درپئے ایذا ہو یا اس پر کسی طرح درشتی کرے، یا اسے جواب دے یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرے، یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ عزوجل کی معصیت۔ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نہ ماں کی اطاعت نہ باپ کی۔ تو اسے ماں باپ میں کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنت و نار ہیں، جسے ایذا دے گا دوزخ کا مستحق ہوگا۔ و العیاذ بالله تعالیٰ ۔

معصیت خالق میں کسی کی اطاعت نہیں، اگر مثلا ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح کا آزار پہونچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے ہونے دے اور ہرگز نہ مانے، ایسے ہی باپ کی طرف سے ماں کے معاملے میں ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابل لحاظ نہ ہونگی کہ ان کی نری زیادتی ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارے علمائے کرام نے

۲۳۴۹۔ السنن لا بن ماجه، باب الوالدین ، ۲۶۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۱/۴ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۵۰/۴
التاريخ الكبير للبخاری ، ۲۱۸/۳ ☆ كنز العمال، للمتقی ۴۵۴۴۶، ۹/ ۱۴۶

یوں تقسیم فرمائی کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے جس کی مثالیں ہم لکھ آئے۔ اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۰

(۱۲) ماں کی نافرمانی حرام ہے

۲۳۵۰۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله حرم عليكم عقوق الامهات ، و وأد البنات ، و منعا و هات ، و كره لكم قيل و قال ، و كثرة السوال ، اضاعة المال ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا، اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، اور یہ کہ آپ نہ دو اور دوسروں سے مانگو۔ اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات، اور مال کا ضائع کرنا۔

فتاوی رضوی حصہ اول ۹/۳۰۳

(۱۳) بیٹے کی کمائی میں والد کا حصہ

۲۳۵۱۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال

۲۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب عقوق الوالدين ، ۲/ ۸۸٤
الصحيح لمسلم، باب النهى كثرة المسائل ، ۲/ ۷۵
المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ۲٤٦ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/ ۳۲۵
مشكل الآثار للطحاوى، ٤/ ۲۳۳ ☆ التفسير للقرطبى ، ٦/ ۳۳۱
فتح البارى للعسقلانى ، ۵/ ٦۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤۳۵٤۰، ۱۵/ ۸۹۵
السنن الكبرى للبيهقى ، ٦/ ٦۳ ☆ شرح السنة للبغوى ، ۱۳/ ۱٦
جمع الجوامع للسيوطى، ٤۷۹۰ ☆

۲۳۵۱۔ السنن للنسائى، باب الحث على الكسب ، ۲/ ۱۸۵
السنن لا بن ماجه ، باب الحث المكاسب ، ۱/ ۱۵۵
السنن للدارمى ، ۳۳۸ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٦/۳۱
الجامع الصغير للسيوطى ، ۱/۳٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۷/ ٤۸۰
الدر المنثور للسيوطى، ۱/۳٤۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ۱٦٦٤۳
الصحيح لا بن حبان ۱۰۹۱ ☆ المصنف لا بن أبى شيبة ، ۷/۱۵۷
كنز العمال للمتقى، ۹۲۲۳ ، ٤/۸ ☆

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان اطيب ما اكل الرجل من كسبه ، و ان ولده من كسبه ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے عمدہ روزی آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے، اور اس کے لڑکے کی کمائی بھی اس کی کمائی میں شمار ہے۔۱۲م

۲۳۵۲ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان اولادكم هبة لكم ، يهب لمن يشاء انا و يهب لمن يشاء الذكور ، و اموالهم لكم اذا احتجتم اليها ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہاری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہبہ کردہ چیز ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، اور اولاد کے مال تمہارے ہیں اگر تمہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔۱۲م

(۱۴) والد کے دوست سے حسن سلوک کرو

۲۳۵۳ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ابر البرصلة الولد اهل و دأبيه ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکوکاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

۲۳۵۴ـ **عن** مالك بن ربيعة الساعدى رضى الله تعالىٰ عنه قال: بينما نحن عند

۲۳۵۲ـ المستدرك للحاكم، ۲/ ۲۸٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۷/ ٤٨٥
الدر المنثور للسيوطى، ٦/ ١٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٠٠٤٥٥١٦٠/ ٤٧٣
جمع الجوامع للسيوطى، ٦٣٤٤ ☆

۲۳۵۳ـ الصحيح لمسلم، باب فضل صلة اصدقاء الاب ۲/ ۳۱٤
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اكرام صديق الوالد، ۲/ ۱۲
السنن لابى داؤد، باب برا والدين، ۲/ ۷۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۸۸ ☆ الترغيب الترهيب للمنذرى، ۳/ ۳۲۳

۲۳۵٤ـ السنن لابن ماجه، باب برالوالدين، ۲/ ۲٦٩

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ جاء ه رجل من بنی سلمة فقال : یا رسول الله! ابقی من بر ابوی شئ ابرهما به من بعد موتهما ؟ قال : نعم ، الصلوة علیهما ، و الاستغفا رلهما ۔ و ایفاء بعهودهما من بعد موتهما و اکرام صدیقهما، و صلة الرحم التی لا توصل الا بهما ۔

حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس درمیان جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنوسلمہ سے ایک صاحب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ماں باپ کے انتقال کے بعداب کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کرتا رہوں؟ فرمایا: ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے استغفار کرتے رہنا، ان کے انتقال کے بعد ان کے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا، اور وہ صلہ رحمی جو تو انہیں کے وجہ سے کرے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۵۹

۲۳۵۵۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من البر ان تصل صدیق أبیك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا باپ کے ساتھ نیکوکاری سے ہے کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ کرے۔

۲۳۵۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : احفظ وِ د أبیك لا تقطعه فیطفی الله نورك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ، اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ تیرا نور بجھا دیگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۵

۲۳۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۶۳، ۱۶/ ۴۶۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۱۴۳

۲۳۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/ ۲۷۹ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۳

کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۶۰، ۱۶/ ۴۶۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۱۴۷

لسان المیزان لا بن حجر، ۶/ ۱۷۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۶۹

(۱۵) ماں باپ کو ستانے والے کی سزا

۲۳۵۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة لا ینظر الله تعالیٰ الیهم یوم القیامة العاق لوالدیه ، والمرأة المترجلة المتشبهة بالرجال ، و الدیوث ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر کرم نہ فرمائے گا، ماں باپ کو ایذا دینے والا، مردانی عورت مردوں جیسی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۸۰

(۱۶) چچا بجائے باپ ہوتا ہے

۲۳۵۸۔ **عن** أبی هریر ة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عم الرجل صنو أبیه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی کا چچا اس کے باپ کے بجائے ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۸

(۱۷) جمعہ کے دن اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں

۲۳۵۹۔ **عن** والد عبد العزیزرضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تعرض الاعمال یوم الاثنین و الخمیسن علی الله تعالیٰ ، و تعرض علی الانبیاء و علی الآباء و الامهات یوم الجمعة ، فیفرحون بحسناتهم و

۲۳۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۳٤ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/ ۱٦۲

۲۳۵۸۔ الصحیح لمسلم، زکوة، ۱۱ کتاب الزکوة ، ۱/ ۳۱٦

الجامع للترمذی، مناقب، ۲۸ ، مناقب ابی الفضل عباس، ۲/ ۲۱۷

المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/۱٦٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳٥۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۹٤، ۱۱/ ۷۰۰

الکامل لا بن عدی ، ٦/ ۲۰۰ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۹/ ۲۸۲

۲۳۵۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤٥٤۹۳، ۱٦/ ٤٦۹

تزداد وجوههم بياضا و اشراقا فاتقوا الله و لا توذوا موتاكم ۔

حضرت والد عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو، وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی اور تابش بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہونچاؤ۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہو سکے، وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت و کمال وجود پر موقوف ہے، اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا، نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہو سکتا ہے، خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے اور ان کی ربوبیت و رحمت کے مظہر ہیں۔ ولہذا قرآن عظیم میں اللہ جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا حق ذکر فرمایا کہ ان اشكر لى و لو الديك، حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

(۱۸) ماں کا عظیم حق

۲۳۶۰۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال :ان رجلا قال: يا رسول الله ! انى حملت امى على عنقى فرسخين فى رمضاء شديدة ، لو القيت فيها بضعة من لحم لنضجت ، فهل اديت شكرها ؟ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لعله ان يكون بطلقة واحدة ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی

۲۳۶۰۔ كنز العمال للمتقى، ۴۵۵۰۶، ۱۶/۴۷۲

اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! ایک راہ میں ایسے پتھر ہیں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہوجاتا، میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا میں نے اس کا حق ادا کردیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جسقدر جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۵

(۱۹) حقوق والدین سے ہے ان کے لئے استغفار کرنا

۲۳۶۱۔**عن** أبی اسید الساعدی مالك بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل من الانصار الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقا ل: یا رسول الله ! هل بقی طریق من الاحسان مع الوالدین بعد موتهما ؟ قال : نعم ،اربعة ، الصلوة علیهما و الاستغفار لهما و انفاذ عهد هما من بعدهما ، و اکرام صدیقهما و صلة الرحم التی لا رحم لك الامن قبلهما ، فبهذ الذ ی بقی من برهما بعد موتهما ۔

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نیکوئی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں، فرمایا: ہاں، چار باتیں ہیں۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت ان کی وصیت نافذ کرنا، اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت، اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ کے ساتھ قائم رکھنا۔ یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

۲۳۶۲۔**عن** مالك بن ربیعة الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یبقی للولد من بر الوالد الا اربع ، الصلوة علیه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده ، و صلة رحمه ، و اکرام صدیقه ۔

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۶۱۔ الجامع الکبیر، ۲/ ۶۲۳ ☆

۲۳۶۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۴/ ۶۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۱۷، ۱۶/ ۴۷۴

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: والد کے انتقال کے بعد اولاد پر چار طریقوں سے بھلائی باقی رہتی ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کا کیا ہوا وعدہ پورا کرنا، ان کے کنبہ والوں سے صلہ رحمی اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔۱۲م

۲۳۶۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا ترک العبد الدعاء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

۲۳۶۴۔ **عن** أبی اسید مالك بن زرارة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :استغفار الولد لأبیہ بعد الموت من البر ۔

حضرت ابواسید مالک بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

(۲۰) ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرو

۲۳۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا تصدق احدکم بصدق تطوعا فلیجعلها عن ابویہ فیکون لهما اجرهما ، و لا ینقص من اجرہ شیئا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ماں

۲۳۶۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۵۶، ۱۶/ ۴۸۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۸
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/ ۱۵۹ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۲۰۲
۲۳۶۴۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۴۹، ۱۶/ ۴۸۰ ☆
۲۳۶۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۱۳۸ ☆

باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا، اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

٢٣٦٦۔ **قال** رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلاتك و تصوم لهما مع صیامك ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے مرنے کے بعد نیک سلوک سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے، اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول للہ! میں اپنے ماں باپ کے ساتھ زندگی میں نیک سلوک کرتا تھا، اب وہ مر گئے ہیں ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ اس پر حضور نے مندرجہ بالا ارشاد فرمایا:

نیز اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھ تو کچھ نفل ان کی طرف سے پڑھے اور ثواب پہونچائے۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرے کہ انہیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

(۲۱) ماں باپ کی طرف سے حج کرو

٢٣٦٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن والدیه او عن ابویه او قضی عنهما مغرما بعث یوم القیامة مع الابرار ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے، یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔

٢٣٦٦۔ تاریخ بغداد للخطیب، ٣٦٣/٣ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة، ٣٨٧/٢
تاریخ واسط، ٢٠٩ ☆

٢٣٦٧۔ السنن للدارقطنی، ٢٧٢/٢ ☆ الجامع الصغیر لسیوطی، ٥٢٣/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٤٦/٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٢٣٣٩، ١٢٥/٥

۲۳۶۸۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حج الرجل عن والدیہ تقبل منہ و منھما ، تبشربہ ارواحھما فی السماء و کتب عند اللہ برا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اوران سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے، اوران کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں، اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۶۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حج عن أبیہ و عن امہ فقد قضی عنہ حجتہ ، و کان لہ فضل عشر حج ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہوجائے گا اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ہے۔

۲۳۷۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حج عن والدیہ بعد و فاتھما کتب اللہ لہ عتقا من النار ، و کان للمحجوج عنھما اجر حجۃ تامۃ من غیر ان ینقص من اجورھما شئ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۳/۹

۲۳۶۸۔ السنن للدارقطنی، ۲۷۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۰/۱
کنز العمال للمتقی، ۲۵۴۵۷، ۱۴۸/۹ ☆
۲۳۶۹۔ السنن للدرقطنی، ۲۷۲/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۸۴، ۴۶۸/۱۶
۲۳۷۰۔ شعب الایمان للبیھقی، ۲۰۵/۶ ☆

(۲۲) ماں باپ کا قرض ادا کرو

۲۳۷۱۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من برقسمهما و قضی دینهما و لم یستسب لهما کتب بارا و ان کان عاقا فی حیاتهما ، و من لا یبرقسمهما و لم یقض دینهما واستسب لهما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتهما ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا۔ اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور اوروں کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق (نافرمان) لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار فرمانبردار تھا۔

(۲۳) روز جمعہ والدین کی قبروں کی زیارت کرے

۲۳۷۲۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :من زار قبر ابویه او احدهما فی کل یوم جمعة مرة غفر اللہ و کتب بره۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی جمعہ کے روز زیارت کرے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۷۳۔ **عن** أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبر ابویه او احدهما یوم الجمعة فقرأ عنده یٰسین

۲۳۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۴۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۴۰ ۱۶/۴۷۸

۲۳۷۲۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۶۳/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۷۴/۴

کنز العمال، للمتقی ، ۴۵۴۸۶، ۱۶/ ۴۶۸ ☆

۲۳۷۳۔ الموضوعات لابن الجوزی ، ۲۳۹/۲ ☆

غفرلہ ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جاوے۔

۲۳۷۴۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکرا لصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبر والدیه او احدهما فی کل جمعة فقرأ عنده یٰسین غفر الله له بعدد کل حرف منها ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر جمعہ کو والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے، یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔

۲۳۷۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبر ابویه او احدهما احتسابا کان کعدل حجة مبرورة من کان زوارا لهما زارت الملائکة قبره ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔ اور بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آویں۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات، میں بسند خود محمد بن عباس وراق سے روایت فرماتے ہیں: ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا، راہ میں باپ کا انتقال ہوگیا۔ وہ

۲۳۷۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۳۶۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲

۲۳۶۵۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶۳/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵۹/۳

کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۴۳، ۵۷۹/۱۶ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۶۸

المغنی للعراقی، ۴۷۴/۴ ☆ الامالی للشجری، ۱۲۲/۲

جنگل درختاں مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا، ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا، جب پلٹ کر آیا اس منزل میں رات کو پہونچا، باپ کی قبر پر نہ گیا، ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

رأيتك تطوى الدوم ليلا و لا ترى - عليك لاهل الدوم ان تتكلما

و مرباهل الدوم عاج فسلما -

میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے، اور وہ جوان پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔ حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۴/۹

(۲۴) باپ کے احباب سے حسن سلوک

۲۳۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من احب ان يصل اباه فى قبره فليصل اخوان أبيه من بعده۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۴/۹

۲۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بينما ثلثة نفر يتمشون اخذهم المطر ، فأووا الى غار فى جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل ، فانطبقت عليهم ، فقال بعضهم

۲۳۷۶۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۲۳/۳ ☆ المطالب العالية لا بن حجر، ۲۵۱۸
كنز العمال للمتقى، ۲۵٤٦٤، ۱٤۹/۹ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۱۷۷/۷

۲۳۷۷۔ الصحيح لمسلم، باب قصة اصحاب الغار، ۳۵۳/۲
الجامع الصحيح للبخارى، باب حديث الغار، ٤٦۳/۱
السنن الكبرى للبيهقى، ۱۱۷/٦ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۱۱٦/۲
البداية و النهاية لا بن كثير، ۱۳۷/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۲۰/۳

لبعض : انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله ، فادعوا الله تعالیٰ بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم : اللهم ! انه کان لی والدان شیخان کبیران و امرأتی و لی صبية صغار ارعیٰ علیهم ، فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت لوالدی فسقیتهما قبل بنی ، و انی نأبی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجد تهماقدناما ، فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من نومهما ، و اکره ان اسقی الصبية قبلهما و الصبية یتضاغون عند قدمی ، فلم یزل ذلك ودأبی و دابهم حتی طلع الفجر ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نری منها السماء ، ففرج الله منها فرجة فرأو امنها السماء ۔ و قال الآخر : اللهم ! انه کانت لی ابنة عم احببتها کاشد ما یحب الرجال النساء و طلبت الیها نفسها فابت حتی اتیها بمأة دینار ، فبغیت حتی جمعت مائة دینار ، فجئتها بها ، فلما و قعت بین رجلیها قالت : یا عبد الله ! اتق الله و لا تفتح الخاتم الا بحقه ، فقمت عنها ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتعاء و جهك فافرج لنا منها فرجة ، ففرج لهم ۔ و قال الآخر : اللهم ! انی کنت استاجرت اجیرا بفرق ارز فلما قضی عمله قال : اعطنی حقی فعرضت علیه فرقه فرغب عنه ، فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقرأو رعائها فجاء نی فقال : اتق الله و لا تظلمنی حقی ، قلت : اذهب الی تلك البقرورعائها فخدها فقال :اتق الله و لا تستهزئ بی فقلت:انی لا استهزئ بك خذ ذلك البقرو رعائها فاخذه فذهب به ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا ما بقی ففرج الله ما بقی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین مسافر سفر میں تھے کہ اچانک بارش آگئی، ان تینوں نے ایک پہاڑ کی کھائی میں پناہ لی، اسی وقت پہاڑ سے ایک پتھر گرا اور اس گھاٹی کا منہ بند ہوگیا۔تینوں نے آپس میں ایک دوسے سے کہا: اپنے اپنے اعمال صالحہ کو دیکھو جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیئے ہوں اوران کے وسیلہ سے دعا کرو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پتھر کو یہاں سے ہٹادے گا۔ان میں سے ایک شخص نے کہا یااللہ! میرے والدین بوڑھے تھے،ساتھ ہی میری بیوی اور بچے بھی تھے، میں ان کے گذارے کے لئے بھیڑ بکریاں چراتا اور شام کوآکر دودھ دوہتا، پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ایک دن مجھے بکریوں کے لئے چارہ لانے کے لئے دور جانا پڑا، میں جب

گھر آیا تو رات ہو چکی تھی اور میرے والدین اس وقت تک سو گئے تھے۔ میں نے حسب معمول دودھ دوہا اور اس کو لیکر ماں باپ کے سرہانے آکر کھڑا ہو گیا، میں نے نہ چاہا کہ انکو نیند سے بیدا کروں، اور یہ بھی گوارہ نہ ہوا کہ اپنے بچوں کو پہلے پلادوں حالانکہ وہ بھوک کی وجہ سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے، اسی حال میں پوری رات گذر گئی اور صبح نمودار ہوگئی۔ یا اللہ تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ رب کریم نے اپنے فضل اور اس کے نیک عمل کی بدولت روزن کھول دیا اور اب انکو آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: یا اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس پر میں فریفتہ ہو گیا تھا میں نے اس سے خواہش ظاہر کی کہ اپنا نفس میرے حوالے کردے لیکن اس نے سواشرفیوں کے بغیر رضامندی ظاہر نہ کی۔ میں نے نہایت کوشش کر کے سواشرفیاں کمائیں اور لیکر پہونچا۔ جب میں بدکاری کے ارادہ سے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو بولی: اے خدا کے بندے! اللہ سے ڈر اور بغیر حق مہر مت توڑ۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی کے لئے کیا تو ایک روزن اور کھول دے، اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اور ہٹا دیا۔ تیسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ! میں نے ایک شخص کو مزدور کیا کہ وہ ایک فرق چاول پر میرا کام کردے، جب وہ کام کر چکا تو میرے پاس مزدوری لینے آیا، میں نے حسب وعدہ وہ چاول اس کو دئے لیکن اس نے انکار کر دیا کہ اس کی نظر میں کم تھے۔ وہ چلا گیا تو میں نے ان چاولوں کو زراعت کے ذریعہ بڑھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت کی کہ ایک جنگل میں گائے بیل اور ان کی حفاظت کے لئے چرواہے سب اسی کے منافع سے جمع ہو گئے۔ وہ مزدور پھر آیا اور بولا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور میرا حق مت مار، میں نے کہا: جا اور بیل گائے نیز چرواہے سب تیرے ہیں وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے ہنسی مذاق مت کر، میں نے کہا: نہیں واقعی ان سب کا تو ہی حقدار ہے۔ انکو لیجا، وہ لے گیا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو پتھر کا جو حصہ غار پر رہ گیا ہے اس کو بھی ہٹا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہٹا دیا اور یہ سب آزاد ہو گئے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۸۷

(۲۵) مشرک ماں باپ سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ

۲۳۷۸۔ **عن** اسماء بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت: قدمت علی امی و ہی مشرکۃ فی عہد قریش اذعا ہد ہم ، فاستفتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلت : قدمت علی امی و ہی راغبۃ ا فاصل امی ؟ قال :نعم ، صل امك۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری ماں کہ مشرکہ تھی اس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا کہ میری ماں طمع لیکر میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں، اپنی ماں سے نیک سلوک کرو۔

المحجۃ المؤتمنہ ص۲۱

۲۳۷۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الزکوۃ، ۳۲۴/۱
الجامع الصحیح للبخاری ، باب الھدیۃ المشرکین ، ۳۵۷/۱
السنن لابی داؤد، باب الصدقۃ علی اھل الزمۃ ، ۲۳۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۴۴/۶
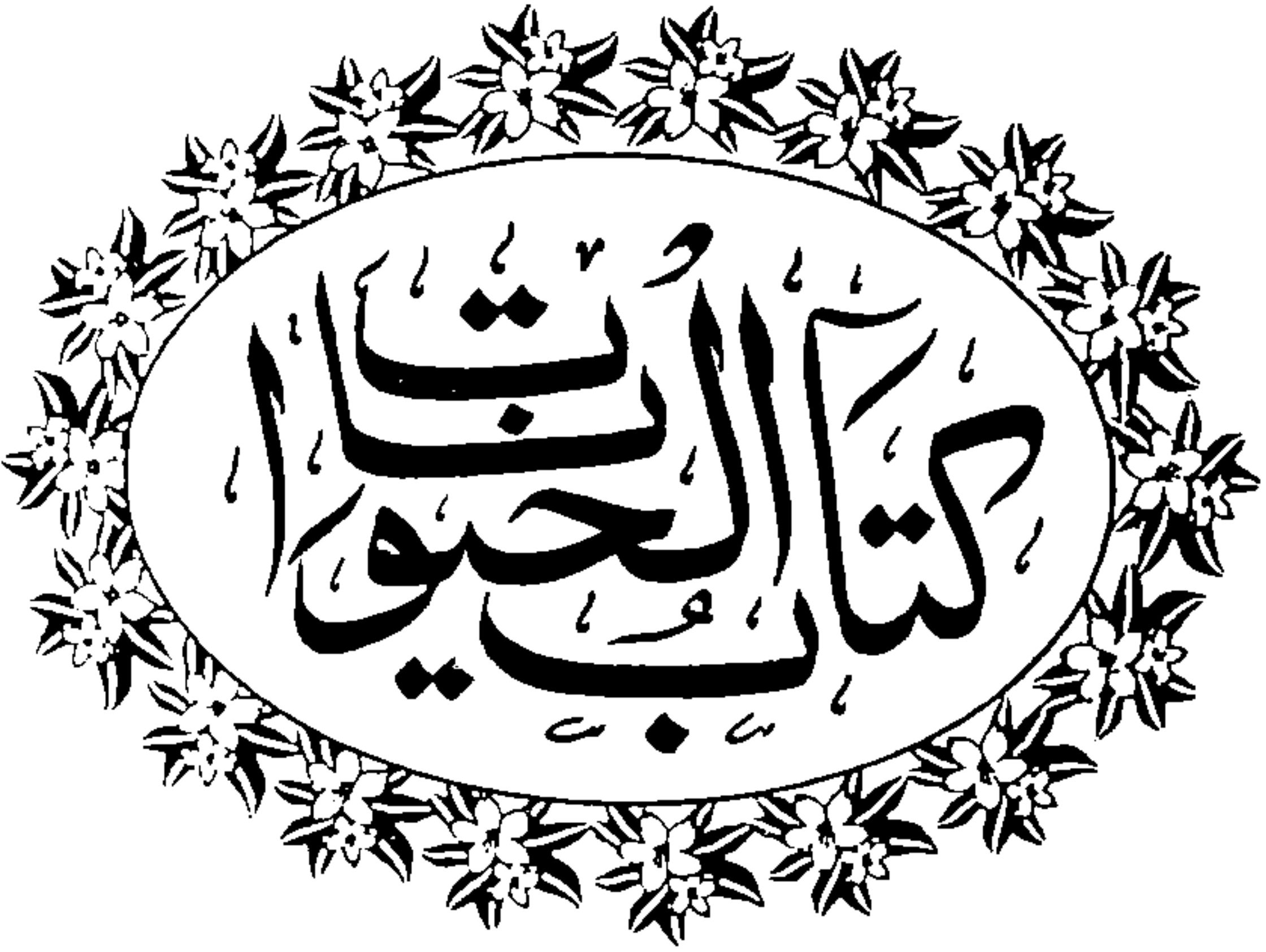
ابواب
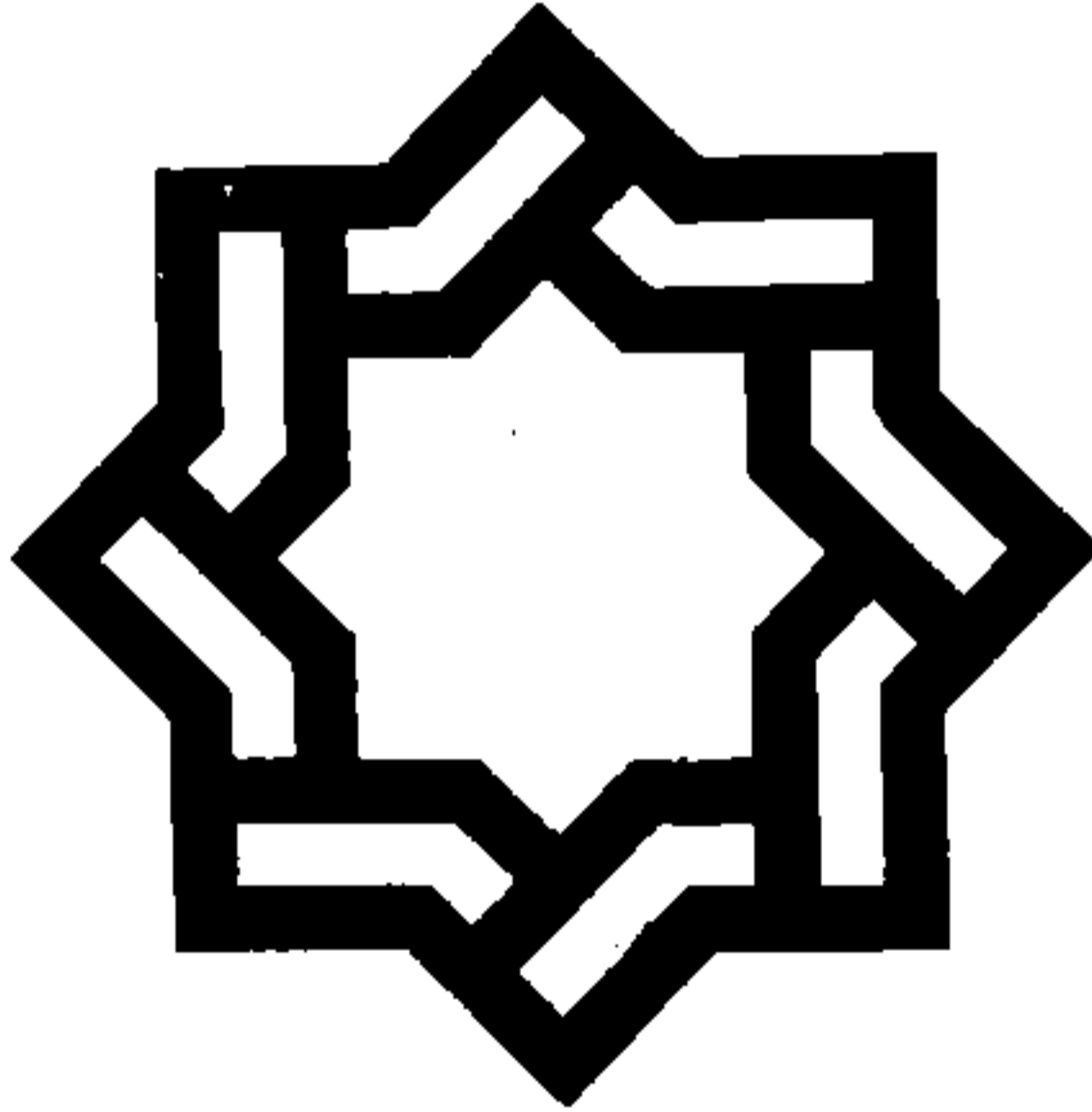
ا۔ جانوروں سے سلوک

(۱) جانوروں کے کھلانے پر اجر

۲۳۷۹۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فی كل ذات كبد حری اجر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر والے کو کھلانا ثواب ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۶

(۲) جانوروں کے دانہ پانی کا خیال رکھو

۲۳۸۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم يطعمها و لم تدعها تاكل من خشاش الارض۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا نہ چھوڑا کہ زمین کا گرا پڑا جو جانور اس کو ملتا کھاتی۔

۲۳۷۹۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب رحمة الناس بالبهائم ، ۲/۸۸۹
الصحيح لمسلم، باب فضل سقی البهائم المحترمه، ۲/۲۳۷
السنن لا بن ماجه ، باب فضل الصدقة الماء، ۲/۲۷۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۷۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقی ، ۴/۱۸۶
شرح السنة للبغوی ، ۲/۲۲۹ ☆ فتح البارى للعسقلانی ، ۵/۱۱۳
مجمع الزوائد للهيثمی ، ۳/۱۳۱ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۶۰۶۴، ۶/۳۶۱
التفسير للقرطبی، ۷/۲۱۶ ☆ الادب المفرد للبخاری ، ۳۷۸
۲۳۸۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب خمس من الدواب فواسق، ۱/۴۶۷
الصحيح لمسلم، باب تحريم قتل الهرة ، ۲/۲۳۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۶۹ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۵۵۱

۲۳۸۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : دخلت امرأۃ النار فی ھرۃ ربطتھا فلم تطعمھا و لم تدعھا تاکل من خشاش الارض فوجبت لھا النار ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ زمین کا گرا پڑا یا جو جانور ملتا کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن حبان کی حدیث میں ہے' فھی تنھش قبلھا و دبرھا ' وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی کہ اس کا آگا پیچھا دانتوں سے نوچ رہی ہے۔ ایک حدیث میں ہے: کہ جو جانور پالو دن میں ۷۰ بار اسے دانہ پانی دکھاؤ، نہ کہ گھنٹوں پہروں بھوکا پیاسا رکھو۔ علماء فرماتے ہیں: جانور پر ظلم کافر ذمی پر ظلم سے سخت تر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۶

(۳) جانور بازی ناجائز ہے

۲۳۸۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن التحریش بین البھائم ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۵

۲۳۸۱۔ السنن لابن ماجہ ، باب ذکر التوبۃ ، ۲/ ۳۱٤
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۳۱۸ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۳/ ۲۰۹
۲۳۸۲۔ السنن لابی داؤد ، باب فی التحریش بین البھائم ، ۱/ ۳٤٦
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی التحریش بین البھائم ، ۱/ ۲۰٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۸۵
السنن الکبری للبیھقی، ۱۰/ ۲۲ ☆

(۴) جانور غیر مکلف ہے

۲۳۸۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : العجماء جبار ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کوئی ذمہ نہیں رکھتے بلکہ وہ مجبور ہیں۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۷۴

۵۔ جانور کو مثلہ نہ کرو

۲۳۸٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لعن الله من مثل بالحیوان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر اللہ کی لعنت جو کسی جاندار کو مثلہ کرے۔

حاشیہ مسند امام احمد ص ۳

✻✿✻✿✻✿✻✿✻✿✻✿✻

۲۳۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی الرکاز الخمس، ۱/۲۰۳
الصحیح لمسلم، باب جرح العجماء جبار، ۲/۷۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء ان العجماء جبار، ۱/۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۵۰ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۲/۲۲۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۱۰۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۷۸
۲۳۸۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٤۹۷۱، ۹/٦٦
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۲۰٦ ☆ الکامل لا بن عدی، ۲/۱۵۲

۲۔ جانور پالنا

(۱) کتا پالنا گناہ ہے

۲۳۸۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة او ضاریا نقص من عمله کل یوم قیراطان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محافظ اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا اس کے نیک اعمال سے ہر دن دو قیراط کم ہوں گے۔۱۲م

۲۳۸۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اتخذ کلبا الا کلب ماشیة او صیدا و زرع انتقص من اجره کل یوم قیراط ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شکار، کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کے لئے کتا پالا اس کا ہر دن ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

فتاوی رضویہ ۴۹۲/۲

(۲) کالا کتا شیطان ہے

۲۳۸۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا صلیٰ الرجل و لیس بین یدیه کأخرة الرحل او کواسطة

۲۳۸۵۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب ، ۲۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل ۴/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۱۷/۲
۲۳۸۶۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب ، ۲۱/۱
۲۳۸۷۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء انه لا یقطع الصلوٰة ، ۴۵/۱
السنن لا بن ماجه، باب مایقطع الصلوة ، ۶۸/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۴۹/۵

الرحل قطع صلوته الكلب الاسود و المرأة و الحمار ، فقلت لأبي ذر : ما بال الاسود من الاحمر و من الأبيض ، فقال : يا ابن اخي : سالتني كما سألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فقال : الكلب الاسود شيطان ـ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو اس کی نماز کالا کتا، عورت اور گدھا سامنے سے گذر جانے سے قطع ہو جاتی ہے۔ (قطع سے مراد نماز کا خشوع قطع ہونا ہے) حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری سے عرض کیا: کالے کتے اور سرخ وسفید میں کیا فرق ہے؟ فرمایا: اے میرے بھتیجے! تو نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا: کالا کتا شیطان ہے۔ ۱۲م

۲۳۸۸۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الكلب الاسود البهيم الشيطان ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گہرے سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸۱/۲

(۳) بلی گھر میں آنے جانے والا جانور ہے

۲۳۸۹۔ **عن** أبى قتادة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انها من الطوافين عليكم و الطوافات ـ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ (بلی) ان نر و مادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۷۹/۹

۲۳۸۸۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۰۲/۲ ☆

۲۳۸۹۔ المستدرك للحاكم، ۱۶۰/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۳/۵
التمهيد لابن عبد البر، ۳۱۸/۱ ☆

(۴) بلی ناپاک نہیں

۲۳۹۰۔ **عن** أبی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انھا ای الھرۃ لیست بنجس ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یعنی بلی ناپاک نہیں۔ فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(۵) بلی درندہ ہے

۲۳۹۱۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قا ل : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الھر سبع ، و فی روایة السنور سبع ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی درندہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(۶) مرغ پالنا اچھا ہے

۲۳۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الدیك یؤذن بالصلو ۃ ، من اتخذ دیکا أبیض حفظ من ثلثة من شر کل شیطان و ساحر و کاھن ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرغ نماز کے لئے لوگوں کو جگاتا ہے، تو جس نے سفید مرغ پالا تو وہ تین برائیوں سے محفوظ ہو گیا، شیطان، جادوگر، اور آئندہ کی باتیں غلط سلط بیان کرنے والے سے ۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۱

❀✿❀✿

۲۳۹۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی سور الھرۃ ، ۱/۱۴
المسند لا حمد بن حنبل ۵/۳۹۶ ☆ المستدرك للحاکم، /۱۶۰
۲۳۹۱۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/۴۴۲ ☆
۲۳۹۲۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۲۲۸۸ ، ۱۲/۳۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۲۶۱
تذکرۃ الموضوعات للفتنی ، ۱۵۳ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری ، ۴۳۱

۳۔موذی جانور

(۱)سانپ کو مارڈالو

۲۳۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیات و اقتلوا ذا الطفیتین و الابتر ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشادفرمایا: سانپوں کوقتل کرو،اورخاص طور پر ذوالطفیتین کوقتل کرو،اورابترکوقتل کرو۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ذوالطفیتین سانپ کی ایک خبیث قسم ہے جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے اور پشت پر دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

ابتربھی ایک خطرناک قسم کا سانپ ہوتا ہے جس کی دم چھوٹی اوررنگ نیلا ہوتا ہے۔

۲۳۹٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیا ت کلهن ، فمن خاف ثارهن فلیس منا ۔

فتاوی رضویہ ۷۹/۲

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرسانپ کو مارو،جس نے ان کے حملے کا خوف کرکے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۳۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل و بث فیها من کل دابة ، ٤٦٥/١
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات و غیرها ، ٢٣٤/٢
السنن لا بن ماجه ، باب قتل ذی الطفیتین ، ٢٦١/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٩/٢ ☆ المعجم الکبیر ، للطبرانی ، ٢٥/٢٠
مجمع الزوائد للهیثمی ، ٤٦/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنزری ، ٦٢٦/٣
المصنف لعبدالرزاق، ١٩٦١٦ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ، ٢٢/٥
۲۳۹٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل وبث فیها من کل ، ٤٦٦/١
الصحیح لمسلم، کتاب الحیات و غیرها ، ٢٣٤/٢
السنن لا بی داؤد باب فی قتل الحیات ، ٧١٢/٢

۲۳۹۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی اله تعالیٰ عنه قال : بینما نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غار اذ نزلت علیه و المرسلات ، فانا لنتلقاها من فیه و ان فاه لرطب بها اذخرجت حیة ، فقا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوها ، قال : فابتدر نا ها فسبقنا ، فقال : وقیت شرکم کما وقیتم شرها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ 'و المرسلات' نازل ہوئی، ہم آپ سے سن کر یاد کرہی رہے تھے کہ اچانک سانپ نکلا، فرمایا: اسے مارو، ہم جلدی سے بڑھے کہ وہ کسی بل میں گھس گیا، حضور نے فرمایا: وہ تمہاری تکلیف سے بچ گیا جیسے تم اس کی ایذا سے محفوظ رہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۰/۹

(۲) سانپ مارنا باعث اجر ہے

۲۳۹۶۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة فکانما قتل الکافر مباح الدم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔

۲۳۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قتل حیة او عقربا فکانما قتل کافرا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ یا بچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔

فتاوی رضویہ ۵۱۰/۴

۲۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل وبث فیها کل ، ۴۶۷/۱
الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲۳۵/۲
السنن للنسائی، کتاب القتل الحیة فی الحرم ، ۲۵/۲
۲۳۹۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴۲۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۰۰۳۲، ۴۸/۱۵
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۳۰/۱۰ ☆ مشکل الآثار ، للطحاوی ، ۹۱/۴
۲۳۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۳۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۹۹۹۵، ۴۲/۱۵

(۳) پانچ جانوروں کو حرم اور حالت احرام میں مارنا میں جائز ہے

۲۳۹۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس من الدواب کلھم فاسقة، یقتلھن المحرم و یقتلن فی الحرم، الغراب، و الحیة، و العقرب، و الفارة، و الکلب العقور ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں جنکو محرم بھی قتل کرسکتا ہے اور حرم میں بھی قتل کئے جائیں گے۔ کوا، سانپ، بچھو، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م فتاوی رضویہ ۲/۷۸

۲۳۹۹۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح، الغراب، و الحدأة، و العقرب و الفارة، و الکلب العقور ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو محرم بھی قتل کرسکتا ہے، کوا، چیل، بچھو، چوہا اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م

۲۴۰۰۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال النبی

۲۳۹۸۔ السنن لابن ماجه، باب یقتل المحرم، ۲/۲۲۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۷ ☆ الصحیح لابن خزیمة ۲۶۶۵
شرح السنة للبغوی، ۷/۲۶۶ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۲۰۹
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۲۷۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۲۰۹
المسند للحمیدی، ۶۱۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴/۳۴
کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۴۲، ۵/۳۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۴/۲۹۲
التفسیر لابن کثیر، ۳/۱۸۲ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی،

۲۳۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خمس من الدواب فواسق، ۱/۴۶۷
الصحیح لمسلم، باب مایندب للمحرم و غیره قتله من الدواب، ۱/۳۸۱
الموطا لمالك، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۴۲ ☆

۲۴۰۰۔ السنن للنسائی، باب ما یقبل المحرم من الدواب، ۲/۲۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۰۳ ☆ السنن للدار قطنی، ۲/۲۶۰
المسند لابی داؤد الطیالسی، ۸/۲۵۷ ☆ المصنف لعبدالرزاق، ۸۳۸۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس یقتلهن محرم ، الحیة و الفارة و الحدأة ، و الغراب الا بقع ، و الکلب العقور ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشادفرمایا: پانچ جانوروں کو حالت احرام میں بھی مارا جاسکتا ہے، سانپ، چوہا، چیل، سیاہ سفید کوا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م

۲٤۰۱۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خمس قتلهن حلال فی الحرم ، الحیة ، و العقرب و الحدأة و الفارة و الکلب العقور ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کرنا جائز ہے، سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

۲٤۰۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قا ل :ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم . امر محرما بقتل حیة بمنی ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منی میں احرام باندھے ہوئے لوگوں کو سانپ مارنیکا حکم دیا۔۱۲م

(۴) چھوٹے اور زہریلے سانپ ضرور مارو

۲٤۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اقتلوا الحیات و ذا الطفیتین و الابتر ، فانهما یستسقطان الحبل و یلتمسان البصر ، قال: فکان عبد اللہ ابن عمر یقتل کل حیة و جدها ، فابصره ابو لبابة بن عبد المنذر او زید بن الخطاب و هو یطار دحیة ، فقال : انه

۲٤۰۱۔ السنن لأبی داؤد، باب ما یقتل المحرم من الدواب ۱/۲۵٦
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۲٤۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۵/۲۱۰
۲٤۰۲۔ الجامع لمسلم، کتاب قتل لحیات ، ۲/۲۳۵
۲٤۰۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/۲۳۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۳ ☆
السنن لا بی داؤد، باب فی قتل الحیات ، ۱/۷۱۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد نہی عن ذوات البیوت ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو مارو، اور چھوٹے زہریلے سفید دھاری والے سانپ کو خاص طور پر مارو کہ یہ حمل گرادیتے ہیں اور نگاہ ختم کردیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر جس سانپ کو پاتے ماردیتے۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر یا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کو مارنے کی ممانعت فرمائی ۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۰

(۵) سانپ اور بچھو مارنا نماز میں بھی جائز ہے

۲۴۰۴۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقتلوا الاسو دین فی الصلوۃ ، الحیۃ و العقرب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپ اور بچھو کو نماز میں بھی قتل کرڈالو ۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

۶۔ سانپ مارنے پر سات نیکیاں اور چھپکلی پر ایک

۲۴۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قتل حیۃ فلہ سبع حسنات ، و من قتل وزغۃ فلہ حسنۃ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۰۴۔ السنن لا بن ماجہ ، باب ما جاء فی قتل الحیۃ والعقرب فی الصلوۃ ، ۱/۸۹
السنن للنسائی ، باب قتل الحیۃ والعقرب فی الصلوۃ ، ۱/۱۴۳
المستدرک للحاکم، ۴/۲۷۰ ☆ المسند للعقیلی ، ۲/۲۳۷
الصحیح لا بن حبان ، ۵۲۸، ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۱/۲۸۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۰۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۰۱۲۱، ۷/۵۳۳
۲۴۰۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۴۲۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۲۵۸
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۴/۴۵ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/۶۲۳
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۳۷ ☆ الصحیح لا بن حبان ۱۰۸۱

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے سانپ مارااس کے لئے سات نیکیاں، اور جس نے چھپکلی ماری اس کے لئے ایک۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

(۷) چھ جانور احرام اور حالت نماز میں بھی مارنا جائز ہے

۲٤۰٦۔ **عن** زيد بن جبير رضى الله تعالى عنه قا ن :سأل رجل عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما ما يقتل من الدواب و هو محرم ، قال : حدثنى احدى نسوة النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه كان يامر بقتل الكلب العقور ، و الفارة و العقرب والحدأة و الغراب والحية ، قال و فى الصلوة ايضا ـ

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حالت احرام میں کونسے جانور مارنا جائز ہیں؟ فرمایا: مجھ سے ازواج مطہرات میں سے کسی نے بیان فرمایا: کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چھ جانوروں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا: بورایا ہوا کتا، چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور سانپ۔ اور نماز میں بھی یہی حکم ہے۔۱۲م

(۸) چھپکلی مارنا ثواب ہے

۲٤۰۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قا ل: قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اقتلوا الوزغ و لو فى جوف الكعبة ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چھپکلی کو مارو خواہ وہ کعبہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

۲٤۰٦۔ الصحيح لمسلم، باب ما يندب للمحرم و غيره قتله من الدواب ، ۱/ ۳۸۲
المسند لا بى عوانه، ۲/ ۱٤٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ٤/ ۳۵
۲٤۰۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٦/ ۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۲/ ۲۲۹
تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۳/ ۱٤٦ ☆ كنز العمال للمتقى ، ٤۰۰۱۸
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۱/ ۲۰۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۱/ ۸۳

(۹) سفید سانپ نہ مارو

۲۴۰۸۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقتلوا الحیات کلھا الا الجان الأبیض الذی کانہ قضیب فضۃ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام سانپ مارو مگر سفید سانپ گویا وہ چاندی کی چھڑی ہے۔۱۲م

(۱۰) جن بھی سانپ کی شکل میں آتے ہیں

۲۴۰۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان بالمدینۃ نفرا من الجن قد اسلموا، فمن رأی شیًا من ھذہ العوامر فلیؤذنہ ثلاثا، فان بدالہ بعد فلیقتلہ فانہ شیطان۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ہے جو اسلام لا چکے، تو جو ان گھر میں رہنے والے جنات کو سانپ کی شکل میں دیکھے تو تین دن کی مہلت دے پھر بھی وہ موجود رہے تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔۱۲م

۲۴۱۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان لھذہ البیوت عوامر، فاذا رأیتم شیًا منھا فخرجوا علیھا ثلاثا، فان ذھب والا فاقتلوہ فانہ کافر۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۰۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۲/۷۱۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۳۸۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۴۶
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۶۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۰۰۴
۲۴۰۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳۵
السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات ۲/۷۱۳
۲۴۱۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۴۸ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۶۲۶
علل الحدیث لابن حاتم، ۲۴۶۶ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۱۳۴

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان گھروں میں کچھ رہنے والے جن سانپ کی شکل میں ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو سانپ کی شکل میں دیکھو تو انکو تین دن کی مہلت دو پھر مار ڈالو کہ وہ کافر ہے۔

۲۴۱۱ ـ **عن** أبی السائب مولی هشام بن زهرة رضی الله تعالی عنه انه دخل علی أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه فی بیته ، قال : فوجد ته یصلی، فجلست انتظره حتی یقضی صلاته ، فسمعت تحریکا فی عراجین فی ناحیة البیت فالتفت فاذاحیة ، فوثبت لا قتلها فاشار الی ان اجلس ، فجلست ، فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال : اتری هذا البیت ؟ فقلت : نعم ، فقال : کان فیه فتی منا حدیث عهد بعرس ، قال : فخرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الخندق ، فکان ذلك الفتی یستاذنه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بانصاف النهار فیرجع الی اهله، فاستاذنه یوما ، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :خذ علیك سلاحك ، فانی اخشی علیك قریظة ، فاخذ الرجل سلاحه ثم رجع فاذا امرأته بین البابین قائمة ، فاهو ی الیها بالرمح لیطعنها به و اصابته غیرة فقالت له : اکفف علیك رمحك و ادخل البیت حتی تنظر ماالذی اخرجنی ، فدخل فاذا بحیة عظیمة منطویة علی الفراش ، فاهوی الیها بالرمح فانتظمها به ثم خرج فرکزه فی الدار فاضطربت علیه ، فما یدری ایهما کان اسرع موتا الحیة ام الفتی؟ قال: فجئنا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ذکرنا ذلك له و قلنا له : ادع الله لیحییه لنا فقال :استغفروا لصاحبکم ثم قال : ان بالمدینة جنا قد اسلموا ، فاذا رأیتم منهم شیًا فآذنوه ثلاثة ایام ، فان بدالکم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شیطان ـ

حضرت ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، کہتے ہیں: میں انتظار

۲۴۱۱ـ الصحیح لمسلم، 　کتاب قتل الحیات ، 　۲۳۵/۲
السنن لا بی داؤد ، 　باب فی قتل الحیات ، 　۷۱۳/۲

میں بیٹھا رہا کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائیں، اس درمیان میں نے کھجور کی پڑی ہوئی شاخوں کے درمیان سرسراہٹ سنی، میں گھر کے اس گوشہ کی جانب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سانپ ہے، میں کود کر پہونچا کہ اس کو مار ڈالوں لیکن انہوں نے مجھے اشارہ کر کے بٹھا دیا، جب فارغ ہوئے تو گھر کی کوٹھری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کیا تم اس کوٹھری کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بولے: اس میں ایک جوان رہتا تھا، نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم جنگ خندق میں شرکت کے لئے حضور کے ساتھ گئے، اس جوان نے دوپہر کو حضور سے گھر جانیکی اجازت لینا چاہی، حضور نے ایک یوم کی اجازت عطا فرمادی اور فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لیتے جاؤ کہ مجھے بنو قریظہ سے خطرہ ہے۔ وہ ہتھیار لیکر آئے تو بیوی کو دروازہ پر کواڑوں کے درمیان کھڑا پایا، غیرت و شرم کی وجہ سے اس کے نیزہ مارنا چاہا کہ وہ بول اٹھی، اپنا ہتھیار روک لو اور پہلے گھر میں جا کر دیکھو کہ میں یہاں کیوں نکلنے پر مجبور ہوئی۔ وہ اندر آئے تو دیکھا کہ بستر پر ایک بڑا سانپ لپٹا بیٹھا ہے، اس نے نیزہ مار کر اس کو چھید لیا اور نیزہ باہر لا کر گھر کے صحن میں گاڑ دیا۔ اس سانپ نے اچھل کر اس جوان پر حملہ کر دیا، اب یہ پتہ نہیں چلا کہ کون پہلے مرا، سانپ یا وہ جوان، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اور ساتھ ہی درخواست کی کہ حضور جوان کے زندہ ہونیکی دعا فرمادیں۔ فرمایا: اپنے ساتھی کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر فرمایا: مدینے میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے اور سانپ کی شکل میں موجود ہیں جب تم دیکھو تو تین دن کی مہلت دو۔ پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

۲۴۱۲۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقتل الحیات کلھن حتی حدثنا ابو لبابة بن عبد المنذر البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن قتل جنان البیوت فامسک۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر سانپ کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابو لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے یہ

۲۴۱۲۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳۴

حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو آپ نے یہ طریقہ چھوڑ دیا۔۱۲م

۲٤۱۳۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ابا لبابة کلم عبد اللہ بن عمر لیفتح لہ بابا فی دارہ یستقرب بہ الی المسجد فوجد الغلمة جلد جان فقال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما : التمسوہ فاقتلوہ ، فقال ابو لبابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ : لا تقتلوہ ، فان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن قتل الجنان التی فی البیوت ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گفتگو کی کہ ان کے لئے اپنے گھر میں سے ایک دروازہ کھول دیں تاکہ مسجد نبوی قریب ہوجائے، دروازہ کھولتے وقت کام کرنے والے لڑکوں نے سانپ کی کیچلی دیکھی، حضرت عبد اللہ ابن عمر نے فرمایا: سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو، حضرت ابولبابہ نے فرمایا: مت مارنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کی شکل میں جنات کو مارنے سے منع فرمایا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قتل اس سانپ کا کہ سپید رنگ ہے اور سیدھا چلتا ہے، یعنی چلنے میں بل نہیں کھاتا قبل انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ نیز اسی طرح وہ سانپ جو مدینہ کے گھروں میں رہتے ہیں بے انذار و تحذیر نہ قتل کئے جائیں مگر ذوالطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں، اور ابتر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم اور ان دونوں سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہوجائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو، کہ اس طرح کے سانپ اگر مدینے کے گھروں میں بھی رہتے ہوں تو ان کا مارنا بے انذار کے جائز ہے۔

لیکن بعض علما نے قتل ان سانپوں کا کہ گھروں میں رہتے ہیں مطلقا بے انذار کے ممنوع ٹھہرایا ہے اور منشا اس کا اطلاق لفظ بیوت ہے۔ مگر یہ مذہب ضعیف غیر مختار ہے۔ اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں مراد بیوت سے بیوت مدینہ ہیں نہ بیوت مطلقا، اور وہ احادیث جن میں اذن

۲٤۱۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات ، ۲/ ۲۳٤

بیوت مقید ہے ان حدیثوں کے مفسر ہیں۔

انذار وتحذیر کے طریقے مختلف ہیں

ایک یہ کہ یوں کہا جائے: میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

۲۴۱۴۔ **عن** ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : انشدکن بالعھد الذی اخذ علیکن سلیمان بن داؤد علیھما السلام ان لا توذونا و لا تظھرن لنا ۔

حضرت ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ انذار وتحذیر کے وقت یوں کہے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

دوسرے یہ ہے کہ اس طرح کہا جائے: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وعہد سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

۲۴۱۵۔ **عن** أبی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا ظھرت الحیۃ فی المسکن فقولوا لھا : انا نسألك بعھد نوح و بعھد سلیمان بن دائود علیھم السلام ان لا تؤذینا ، فان عادت فاقتلوہ ۔

حضرت ابو لیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی گھر میں سانپ ظاہر ہو تو کہو: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح وسلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

تیسرے یہ کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا، اور میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو۔

۲۴۱۴۔ شرح مسلم للنووی، ۲/ ۲۳۴ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱/ ۳۱۸
۲۴۱۵۔ الجامع للترمذی ، ☆
شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/ ۱۹۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۷۲، ۱۰/ ۶۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۱۳۷ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۲۱۱

۲٤١٦ ـ **عن** أبی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ا ن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سئل عن حیا ت البیوت فقا ل : اذا رأیتم منهن شیٔا فی مساکنکم فقولوا : انشدکن العهد الذی اخذ علیکن سلیمان علیه السلام ان لا تؤذونا فان عدن فافتلوهن ۔

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھر میں پائے جانے والے سانپوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جب تم اپنے گھروں میں ان سانپوں کو دیکھو تو کہو: میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو، پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو۔۱۲م

چوتھے یہ کہ لوٹ جا خدا کے حکم سے

پانچویں یہ کہ مسلمان کی راہ چھوڑ دے

بالجملہ قتل سانپ کا مستحب اور سپید و ساکن بیوت مدینہ کا سواذوالطفیتین اورابتر کے بے انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ مگر امام طحاوی کے نزدیک قتل بے انذار میں بھی کچھ حرج نہیں، اور انذار اولی ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۱

۲٤١٦ـ السنن لابی داؤد ، باب فی قتل الحیات ، ۲/۷۱۳
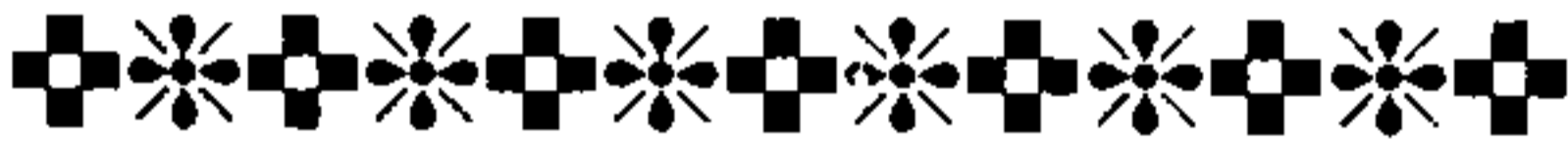
ابواب
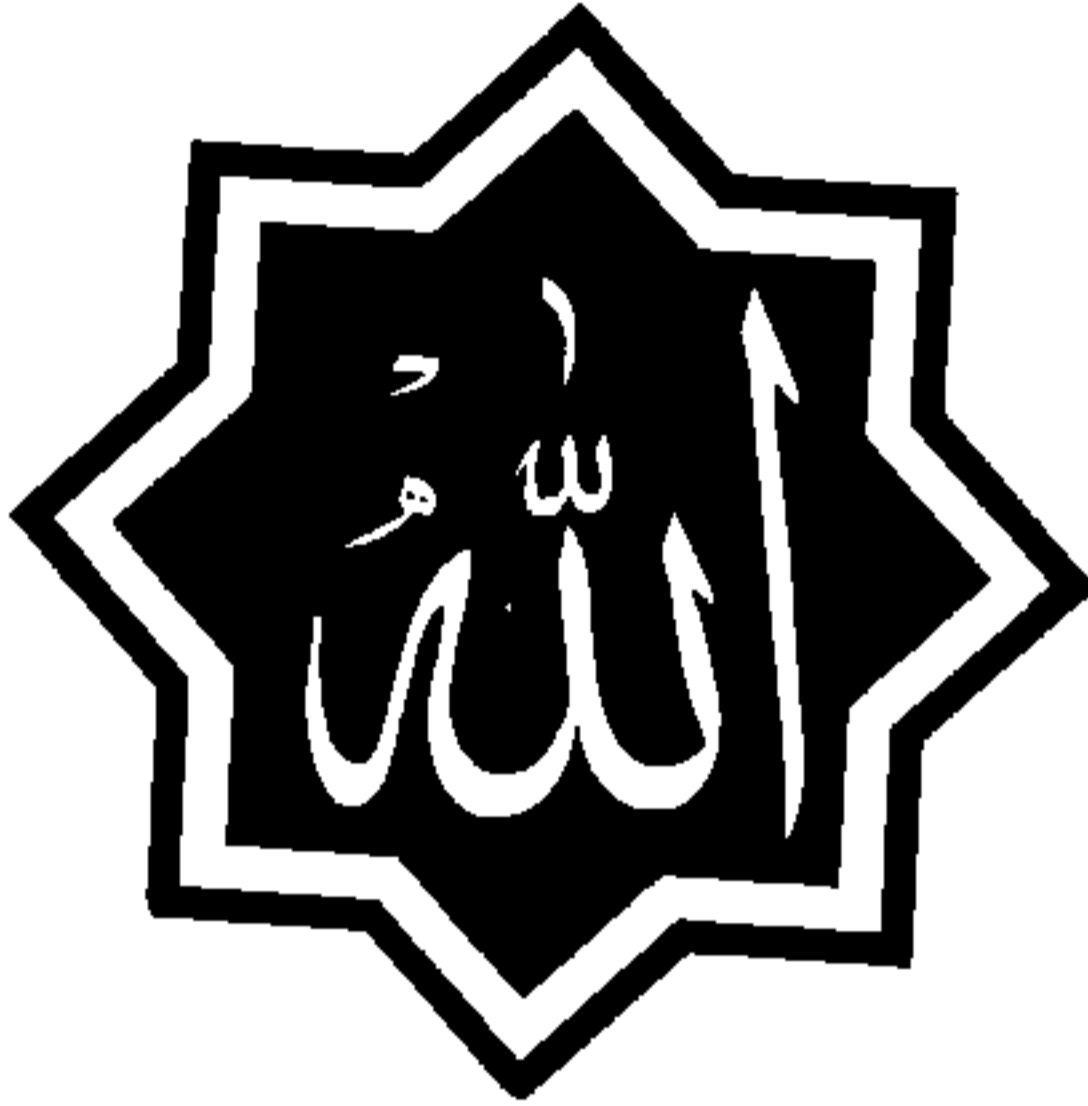
ا۔ فضائل توبہ

(۱) توبہ کا طریقہ

۲۴۱۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کل شئ یتکلم به ابن آدم فانه مکتوب علیه ، فاذا خطأ الخطیئة ثم احب ان یتوب الی اللہ عزوجل فلیأت بقعة مرتفعة فلیمد د یدیه الی اللہ ثم یقول : اللھم انی اتوب الیك منھا لا ارجع الیھا ابد ا، فانه یغفر له ما لم یرجع فی عمله ذلك ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے،تو جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے کہ بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلائے اور کہے:الہی! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادیگا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توبہ کے لئے بلندی پر جانے کی یہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع معصیت سے بعد اور دوری نیز محل طاعت ومنزل رحمت یعنی آسمان کا قرب حاصل ہو۔ جب سیدنا حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوۃ السلام کا زمانہ انتقال قریب آیا بن میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا، وہاں تشریف لیجانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی: اس پاک زمین سے مجھے ایک سنگ پرتاب قریب کردے۔　　فتاوی رضویہ ۵۴۲/۳

(۲) توبہ گناہ مٹادیتی ہے

۲۴۱۸۔ **عن** عبدا للہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول للہ صلی

۲۴۱۷۔ المستدرك للحاكم، ۱۶۱/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹٤/۲
كنز العمال للمتقی، ۱۰۲٤٤، ۲۱۹/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵٤/۱۰
۲۴۱۸۔ السنن لا بن ماجه ، باب ذكر التوبة ، ۳۱۳/۲
السنن الكبری للبیهقی ، ۱۵٤/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۰۱۷٤، ۲۰۷/٤

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۱۰

(۳) گنہگار کی بھلائی توبہ میں ہے

۲۴۱۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیر الخطائین التوابون ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خطا کار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

(۴) مؤمن کو توبہ کے بعد طعنہ نہ دے

۲۴۲۰۔ **عن** معاذ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مریگا جب تک خود اس

۲۴۱۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/۲۰۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۲٦۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۲۰۳ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۸/۲۰۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٤/۲۱۰ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ٥/۲٤۱
الترغیب والترهیب للمنذری ، ٤/۹۷ ☆ المغنی للعراقی ، ٤/٥
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/٥۰۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۱۰۳٤۰
۲۴۱۹۔ السنن لابن ماجه باب ذکر التوبة ، ۲/۳۲۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۹۸ ☆ المستدرك للحاكم ، ٤/۲٤٤
۲۴۲۰۔ الجامع للترمذی ، قیامت ، ٥۳ ☆
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/۳۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۷/٥۰٤
تاریخ بغداد للخطیب ، ۲/۳٤۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۲/۳٦٥
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/٥۳٥ ☆ الکامل لابن عدی ،

گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۴۰

۵۔ گناہ کے بعد سچی توبہ سے دل صیقل ہو جاتا ہے

۲٤۲۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان العبد اذا اذنب ذنبا تكتب فی قلبه نكتة سوداء فان تاب و نزع و استغفر صقل قلبه ، و ان عاد زادت حتی تغلق قلبه ، فذالك "الران" الذی ذكر الله تعالیٰ فی القرآن ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ دھبہ پیدا ہو جاتا ہے، پھر جب توبہ کرے، اس گناہ سے علیحدگی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو اس کا دل صیقل و صاف ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر گناہ کر بیٹھا تو وہ دھبہ اور زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے۔ یہ ہی نقطہ ہے وہ جس کا ذکر قرآن کریم میں لفظ "ران" سے فرمایا گیا۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷

۲٤۲۱۔ السنن لا بن ماجه ، باب الذكر الذنوب

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۹۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ، ٤/۹۱

فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/۹۹ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۰۱۷۳ ، ٤/۲۰۷

۲۔توبہ کیا ہے؟

(۱)جس نے توبہ کی اس نے گناہ پر اصرار نہ کیا

۲۴۲۲۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ما اصر من استغفر

امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی۔

فتاوی رضویہ ۵۱۰/۷

(۲)ندامت توبہ ہے

۲۴۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: الندم توبة ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ندامت توبہ ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۵۴/۹

(۳)معصیت میں مبتلا رہ کر توبہ اللہ سے استہزاء ہے

۲۴۲۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی

۲۴۲۲۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الاستغفار، ۲۱۲/۱
السنن الکبری للبیهقی ، ۱۸۸/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۹/۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۴۷۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی ،۱۰۲۳۰، ۲۱۶/۴
کشف الخفا للعجلونی ، ۲۴۹/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ،

۲۴۲۳۔ السنن لابن ماجه ، باب ذکر التوبه ، ۳۲۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۶/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۵۴/۱۰
المستدرك للحاکم، ۲۴۳/۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۹۷/۴
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۹۹/۱۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰۳/۱۱
المعجم الصغیر للطبرانی، ۳۳/۱ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۴۵/۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۹۷/۷ ☆ الکامل لابن عدی ، ۲۰۰/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم ۲۵۱/۸ ☆ کنز العمال للمتقی،۱۰۳۰۱، ۲۳۲/۴

۲۴۲۴۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۹۷/۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶۰۴/۸
المغنی للعراقی، ۴۷/۴ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۶۱۶

اللہ تعالی علیه وسلم : المستغفر من الذنب و هو مقیم علیه كالمستهزئ بربه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ توبہ کرے وہ اپنے رب جل جلالہ سے معاذ اللہ تمسخر کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۴

(۴) گناہ کے فوراً بعد توبہ کرنا مومن کی شان ہے

۲۴۲۵۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالی عنه قال · قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مثل المؤمن و مثل الايمان كمثل الفرس فی اخبيته يحول ثم يرجع الى اخبيته ، و ان المومن يسهو ثم يرجع ، فاطعموا طعامكم الاتقياء و او لو معروفكم المؤمنين۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہو کہ چاروں طرف چر کے پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے۔ یونہی مسلمان سے بھول ہوتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے، تو اپنا کھانا پرہیز گاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ معالجہ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ راد القحط والوباء ص ۹

۲۴۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۵۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۰۱
الترغيب والترهيب للمنذری ۴/ ۹۰ ☆ شرح السنة للبغوی ۱۳/ ۶۹
الصحيح لابن حبان ، ۲۴۵۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبریزی، ۴۲۵۰

۳۔ توبہ کی نوعیت

(۱) جیسا گناہ ویسی ہی توبہ

۲٤۲٦۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اذا عملت سئیة فاحدث عندھا توبة، توبة السر بالسر ، و توبة العلانیة بالعلانیة ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی گناہ صادر ہو فوراً توبہ کر۔ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ کی علی الاعلان۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۵۲۳

۲٤۲۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اذا حدثت ذنبا فاحدث عندھا توبة ، ان سرا فسر ، و ان علانیة فعلانیة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں، عیاں کی عیاں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسئلہ توبہ میں مجملاً تحقیق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو جس طرح خود اس کیلئے دو تعلق ہیں۔

ایک بندے اور خدا میں کہ، اللہ عزوجل کی نافرمانی کی ، اس کا ثمرہ حق جل وعلا کی معاذ اللہ ناراضی، اس کے عذاب منقطع یا ابدی کا استحقاق۔

دوسرے بندے اور خلق میں، کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم وظالم یا گمراہ یا کافر بحسب حیثیت گناہ ٹھہرے۔ اور اس کے لائق سلام وکلام وتعظیم اکرام واقتدائے نماز وغیرہا امور ومعاملات میں اس کے ساتھ انہیں برتاؤ کرنا ہو۔

۲٤۲٦۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۰، ٤/۲۰۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۶۰۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۳ ☆ المغنی للعراقی، ٤/٤۷
۲٤۲۷۔ کنز المعال للمتقی، ۱۰۲٤٦، ٤/۲۲۰۹ ☆

یونہی اس سے توبہ کے لئے بھی دو رخ ہیں

ایک جانب خد، اس کا رکن اعظم بصدق دل اس گناہ سے ندامت ہے۔ فی الحال اس کا ترک اور اس کے آثار کا مٹانا، اور آئندہ نہ کرنیکا صحیح عزم۔ یہ سب باتیں سچی پشیمانی کو لازم ہیں ولہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الندم توبۃ ۔ ندامت توبہ ہے۔

یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکان توبہ کو خود مستلزم ہے اسی کا نام توبۃ السر ہے۔

دوسرا جانب خلق، کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہوا اور ان کے قلوب میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ کے لائق انہیں احکام دئے گئے اس کی طرح ان پر اسی توبہ و رجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالت برأت کی طرف مراجعت کریں، یہ توبہ علانیہ ہے۔

توبۂ سر سے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہوسکتا۔ اور گناہ علانیہ کے لئے شرع نے توبہ علانیہ کا حکم دیا ہے۔

اقول وباللہ التوفیق: اس حکم میں بکثرت حکمتیں ہیں

اول: اصلاح ذات بین کا حکم ہے، یعنی آپس میں صفائی اور صلح رکھو، یہ گناہ علانیہ میں توبۂ علانیہ ہی پر موقوف، کہ جب مسلمان اس کے گناہ سے آگاہ ہوئے اگر توبہ سے واقف نہوں تو ان کے قلوب اس سے ویسے ہی رہیں گے جیسے قبل توبہ تھے۔

دوم: جب وہ اسے برا سمجھے ہوئے ہیں تو اس کے ساتھ وہی معاملات بعد و تنفر رکھیں گے جو بدوں کے ساتھ درکار ہیں۔ علی الخصوص، بد مذہب لوگ، یہ بہت برکات سے محرومی کا باعث ہوگا۔

سوم: جب یہ واقع میں تائب ہو لے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: التائب من الذنب کمن لاذ نب لہ تو اب مسلمانوں کے وہ معاملات نظر بواقع بیجا ہوں گے، اور انہیں اس بیجا پر خود یہ شخص حامل ہوا کہ اگر اپنی توبہ کا اعلان کر دیتا تو کیوں وہ معاملات رہتے، تو لازم ہوا کہ انہیں مطلع کر دے۔ جیسے کسی کے کپڑے میں نجاست ہو اور وہ مطلع نہیں تو جاننے والے پر اسے خبر دینی ضروری ہے۔

چہارم: ایسے گناہوں میں جو بد مذہبی بد دینی ہیں، اگر یہ مر گیا اور مسلمانوں پر اس کی

توبہ ظاہر نہیں، اور بد مذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب ہے تو اہلسنت اسے برا اور بد دین اور گمراہ کہیں گے، اور ان کے سید و مولی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں زمین میں اللہ عزوجل کا گواہ بتایا ہے، آسمان میں اس کے گواہ ملائکہ ہیں اور زمین میں اہلسنت، تو انکی گواہی سے اس پر سخت ضرر کا خوف ہے، اور وہ خود اس میں تقصیروار ہے کہ اعلان توبہ سے ان کا دل صاف نہ کر دیا۔ اور یہ نہ بھی ہو تو اتنا ضرور ہے کہ علما و صلحا اہل سنت اس کی تجہیز میں شرکت اور اس کے جنازہ پر نماز سے احتراز کریں گے، شفاعت اخیار سے محروم رہے گا، یہ شناعت کیا کم ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پنجم: اصل یہ ہے کہ گناہ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلان گناہ دوسرا گناہ، بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۲۴۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كل امتی معافی الا المجاهرين۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکارا کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۵

۲۴۲۹۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا يزال العذاب مكشوفا عن العباد لما استتروا بمعاصی الله ، فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں سے عذاب الہی دور رہے گا جب تک اللہ کی معصیت پوشیدہ

۲۴۲۸۔ الجامع الصغير للبخاری ، باب ستر المومن علی نفسه، ۲/۸۹٦
الصحيح لمسلم، باب النهی عن هتك الانسان ستر نفسه ، ۲/۴۱۲
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰/۱۹۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ٦/۱۷۲
المعجم الصغير للطبرانی ، ۱/۲۲۷ ☆ التمهيد لا بن عبد البر ، ۵/۳۳۹
الدر المنثور للسيوطی، ۸/۳۳۰ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۰۳۳۷، ۴/۲۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۱٦۱ ☆ المغنی للعراقی ، ۲/۱۹۹
۲۴۲۹۔ مسند الفردوس للديلمی، ۴/۹٦ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۰۳۷۱

کریں گے۔اور جب علانیہ گناہ کرینگے تو عذاب دوزخ خود اپنے اوپر واجب کریں گے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۶

اعلان گناہ پر باعث نفس کی جرأت و جسارت ،اور سرکشی و بے حیائی ہے،اور مرض کا اعلاج ضد سے ہوتا ہے،جب مسلمانوں کے مجمع میں اپنی بدی و شناعت پر اقرار لائے گا تو اس سے جوانکسار پیدا ہوگا اس سرکشی کی دوا ہوگا۔

فکر حاضر میں اس وقت اتنی حکمتیں خیال میں آئیں،اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں کو کون حصر کرسکتا ہے؟ ان میں اکثر وجوہ یہ چاہتے ہیں کہ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجہہ میں توبہ کرے۔مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقا اور بعض صور میں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں ،اور حرج مدفوع بالنص ہے۔تاہم اس قدر ضرور چاہیئے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو۔سب میں ادنی درجہ کا اعلان اگرچہ دو کے سامنے بھی حاصل ہوسکتا ہے۔مگر وہ مقاصد شرع یہاں بے مشاکلت و مشابہت حاصل نہ ہوں گے۔ولہذ اعلامہ مناوی نے فیض القدیر میں اس حدیث (اعلانیہ توبہ کرنے والی) کی شرح میں لکھا۔ احدث عندھا توبة تجانسھا مع رعاية المقابلة و تحقق المشاكلة مختصرا۔

سو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے آگے اظہار توبہ کردیا تو اس کا اشتہار مثل اشتہار گناہ نہ ہوا،اور وہ فوائد کہ مطلوب تھے پورے نہ ہوئے۔بلکہ حقیقۃ وہ مرض کہ باعث اعلان گناہ تھا توبہ میں کمی اعلان پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر مجمع کثیر میں کرلیا اور اپنی خطا پر اقرار کرتے عار آتی ہے۔

چپکے سے دو تین کے سامنے کہہ لیا وہ انکسار کہ مطلوب شرع تھا حاصل ہونا درکنار،ہنوز خودداری و استنکاف باقی ہے۔اور جب واقع ایسا ہو تو حاشا توبہ سر کی بھی خیر نہیں کہ وہ ندامت صادقہ چاہتی ہے اور اس کا خلوص مانع استنکاف۔

پھر انصاف کیجئے!تو کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کرلی ہے اور اس مجمع میں توبہ نہ کرنا خود بھی اسی خودداری و استنکاف کی خبر دے رہا ہے۔ورنہ کسی شخص کا توبہ کا قصہ پیش کرنا،گواہوں کے نام گنانا،ان سے تحقیقات پر موقوف رکھنا یہ جھگڑا آسان تھا یا مسلمانوں کے سامنے یہ دو حرف کہہ لینا کہ الہی میں نے اپنے ان ناپاک اقوال سے توبہ کی،پھر یہاں ایک نکتہ اور ہے۔

اس کے ساتھ بندوں کیلئے معاملے تین قسم ہیں۔
ایک یہ، کہ گناہ کی سزا اس کو دی جائے اس پر یہاں قدرت کہاں۔یعنی قتل وتعزیز وغیرہ کی۔
دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط واختلاط سے تحفظ وتحرز کیا جائے کہ بدمذہب کا ضرر سخت متعدی ہوتا ہے۔
تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم وتکریم مثل قبول شہادت واقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز کریں۔
فاسق وبدمذہب کے اظہار توبہ کرنے سے قسم اول تو فورا موقوف ہو جاتی ہے الا فی بعض صور مستثنیات مذکورۃ فی الدر وغیرہ مگر دو قسم باقی ہنوز باقی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمانوں کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو۔اس لئے کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوتا ہے۔
عراق میں ایک شخص صبیغ بن عسل تمیمی کے سر میں کچھ خیالات بدمذہبی گھومنے لگے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی، طلبی کا حکم صادر فرمایا، وہ حاضر ہو۔امیر المؤمنین نے کھجور کی شاخیں جمع کر رکھی تھیں۔اس کو سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا۔فرمایا تو کون ہے؟ کہا: کہ میں عبد اللہ صبیغ ہوں، فرمایا: اور میں عبد اللہ عمر ہوں اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا۔پھر قید خانے بھیج دیا، جب زخم اچھے ہوئے پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھر قید کر دیا، سہ بارہ پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولا: امیر المؤمنین! واللہ اب وہ ہوا میرے سر سے نکل گئی، امیر المؤمنین نے اسے حاکم یمن حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا: کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔وہ جدھر گزرتا اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے سب متفرق ہو جاتے یہاں تک کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے عرضی بھیجی کہ یا امیر المؤمنین! اس کا حال صلاح پر ہے۔اس وقت مسلمانوں کو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت فرما دی۔
پھر صحت توبہ اور اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ کہ اس کے لئے کوئی مدت

معین نہیں کر سکتے، جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی۔اس وقت اس سے دوقسم اخیر کے معاملات برطرف ہوں گے۔ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہوجاتی ہے۔ایک سادہ دل وراست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگرچہ ہزار مجمع میں تائب ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۷

۲۴

کتاب الزهد
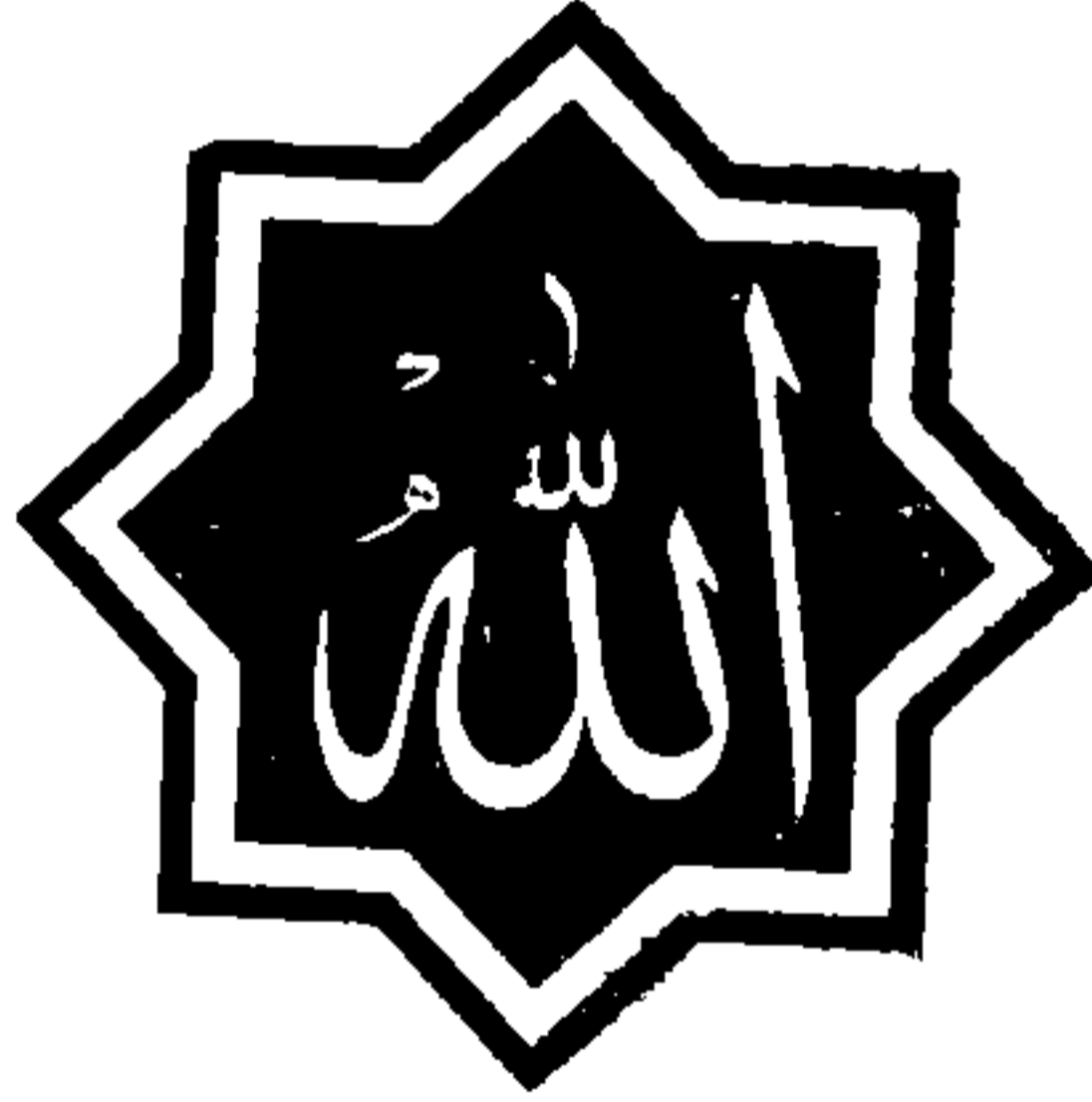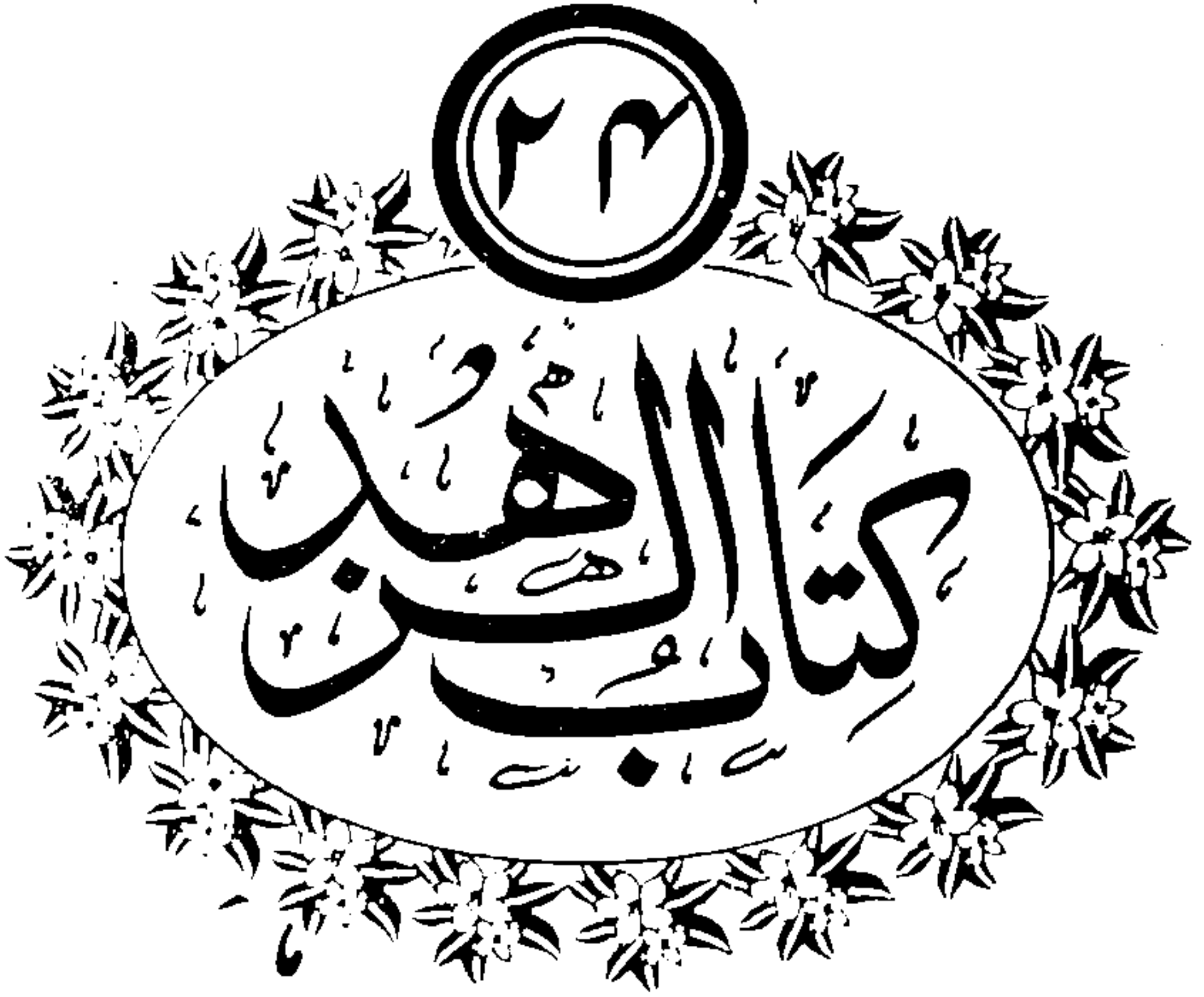
ابواب
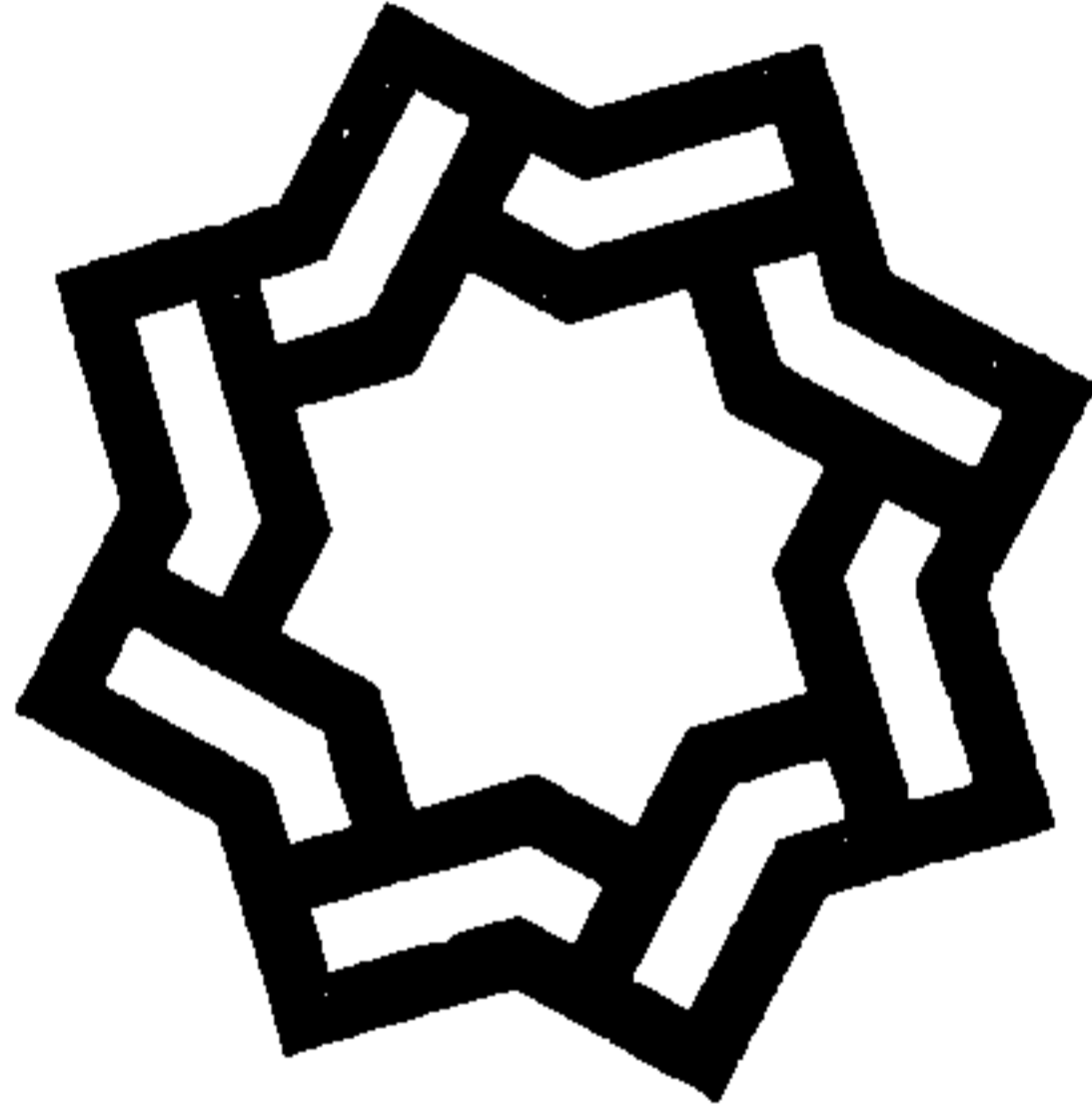
ا۔زہد

(۱)زہد وتوکل

۲۴۳۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : عند بلال تمرة قال: ما هذا؟ يا بلا ل ! قال : شئ اذخرته لغد ، فقال . ام تخشی ان يكون لك دخان فی نار جهنم ، انفق يا بلال ! و لا تخشی من ذی العرش اقلالا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے،فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: میں نے آئندہ کے لئے جمع کر رکھے ہیں ۔فرمایا: کیا ڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہو،اسے خرچ کر اے بلال!اورعرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کر۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۴

۲۴۳۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : من استغنی بالله اغناه الله و من استعف اعفه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواللہ تعالیٰ کے بھروسہ پرخلق سے بے پرواہی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا،اور جو سچے دل سے پارسا بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پارسا بنادیگا۔

۲۴۳۲۔ **عن** عمر بن امية الضمری رضی لله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم و قال : ارسل ناقتی وا توكل ؟ قال : قيدها ،

۲۴۳۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱/۳۴۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۶۰۱۱، ۶/۳۵۰
الترغيب والترغيب للمنذری، ۲/۵۱ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/۲۴۴
۲۴۳۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۷، ۶/۵۰۳
التاريخ الكبير للبخاری، ۱/۲۹۸ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۴/۹۴
السنن الكبری لبيهقی، ۴/۱۷۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۱۳
مشكل الآثار للطحاوی، ۱/۲۰۴ ☆
۲۴۳۲۔ كنز العمال للمتقی، ۹۶۹۸، ۳/۱۰۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۸۴

توکل۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی نے حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ اور توکل رکھوں؟ ارشاد فرمایا: باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

(۲) فقر کی ترغیب

۲۴۳۳۔ **عن** بلال الحبشی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: یا بلال! الق الله فقیرا ولا تلقه غنیا، قال: قلت: و کیف لی بذلك یا رسول الله! قال: اذا رزقت فلا تخبأ و اذا سئلت فلا تمنع، قال: قلت: و کیف لی بذلك یا رسول الله! قال: هو ذاك و الا فالنار۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! فقیر مرنا اور غنی ہوکر نہ مرنا۔ عرض کی: اس کی کیا سبیل ہے؟ فرمایا: جو ہے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا۔ عرض کی: ایسا کیوں کر کروں؟ فرمایا: ایسا ہی کرنا ہوگا ورنہ آگ ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

۲۴۳۴۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: توفی رجل من اهل الصفة فوجد فی مئزره دینار فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کیت۔ ثم توفی اخر فوجد فی مئزره دیناران فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کیتان۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انتقال ہوگیا۔ ان کے تہبند میں ایک دینار نکلا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک داغ، پھر دوسرے صحابی کا انتقال ہوا تو ان کے تہبند میں دو دینار نکلے فرمایا:

۲۴۳۳۔ المستدرك للحاکم، ۴/۳۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۸۳، ۶/۳۸۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۳۱۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۳۴
۲۴۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۵۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۴۸
المصنف لعبد الرزاق، ۱۶۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۴۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۵۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۵۰۵

دو داغ۔۱۲م

۲۴۳۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : توفی رجل من اهل الصفة فوجدوا فی شملته دینارین ، فذکروا ذلك للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : کیتان ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک صحابی کا انتقال ہوا صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کے عمامے کے شملہ میں دو دینار پائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی: فرمایا: دو داغ۔۱۲م

۲۴۳۶۔ **عن** سلمة بن الاکوع رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت جالسا عند النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فاتی بجنازة فقال : هل ترك شیئا ؟ قالوا : نعم ، ثلثة دنانیر ، فقال : باصابعه ثلث کیات ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک جنازہ لایا گیا فرمایا: کیا کچھ چھوڑا ہے ؟ حاضرین نے عرض کی: ہاں تین دینار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگلی مبارک کا اشارہ کر کے فرمایا: تین داغ۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل انقطاع وتبتل الی اللہ، اصحاب تجرید وتفرید جنہوں نے اپنے رب سے کچھ نہ رکھنے کا عہد باندھا ان پر اپنے عہد کے سبب ترک ادخار لازم ہوتا ہے اگر کچھ بچا رکھیں تو نقص عہد ہے۔ اور بعد عہد پھر جمع کرنا ضرور ضعف یقین سے ناشی یا اس کا موہم ہوگا۔ ایسے اگر کچھ بھی ذخیرہ کریں مستحق عقاب ہوں۔

فقر وتوکل ظاہر کر کے صدقات لینے والا اگر یہ حالت مستمر رکھنا چاہے تو ان صدقات

۲۴۳۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۰۱ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۲۴۸۱
المغنی للعراقی ، ۴/۲۷۱ ☆

۲۴۳۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۴۷ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۲۴۸۲
السنن الکبری للبیهقی، ۶/۷۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ۲/۵۸

میں سے کچھ جمع کر رکھنا اسے ناجائز ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اور اب جو صدقہ لیگا حرام وخبیث ہوگا۔

انہیں دو باب سے گزشتہ احادیث ہیں جن میں کچھ نہ رکھنے کی ترغیب اور ایک اشرفی چھوڑنے والے کو ایک داغ فرمایا، اور دو پر دو، اور تین پر تین، یعنی فی اشرفی ایک داغ دیا جائے گا اس سے دھبہ مراد ہے یعنی اس کے جمال ونورانیت میں۔ وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے چہرے پر چیچک وغیرہ کا داغ ہوتا ہے۔ اور جن مردوں کے بارے میں یہ حدیثیں آتی ہیں وہاں بلاشبہ یہی معنی انسب واقرب ہیں، عیاذاً باللہ آتش دوزخ میں تپا کر داغ دینا مراد نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵۰۳/۴

(۳) دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم

۲۴۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کن فی الدنیا کانك غریب و غریب و عابر سبیل ، وعد نفسك فی اصحاب القبور ، اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسك بالصباح۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہ کہ گویا تو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے، اور اپنے کو قبر میں سمجھ، صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہوگی، اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔

۲۴۳۸۔ **عن** ام الولید بنت عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : یا ایهاا لناس ! الا تستحیون ، قالوا : بما یا رسول الله ! علیك الصلوٰة و السلام ، قال: تجمعون ما لا تاکلون ، و تبنون ما لاتعمر و ن ، و تاملون مالا تدر کون ، الا تستحیون من ذلك ۔

۲۴۳۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قصر الامل، ۵۷/۲
السنن لابن ماجه ، باب مثل الدنیا ، ۳۱۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۹۹/۱۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۲۴۲/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۱۲۷، ۱۹۴/۳
فتح الباری للعسقلانی ، ۲۳۳/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۳۶/۱۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۳/۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۷۴/۵
۲۴۳۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۴۱/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲۸۴/۱۰

حضرت ام الولید بنت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ حاضرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس بات سے؟ فرمایا: جمع کرتے ہو کہ نہ کھاؤ گے، عمارت بناتے ہو جس میں نہ رہو گے، اور وہ آرزوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہونچو گے۔ اس سے شرماتے نہیں؟

٢٤٣٩۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : اشتری اسامة بن زید امة بمأة دینار ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الا تعجبون من اسامة المشتری الی شهر ، ان اسامة طویل الامل ، و الذی نفسی بیده ! ما طرفت عینای الا وظننت ان شعری لا یلتقیان حتی یقبض الله روحی، و لا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعة حتی اقبض ، و لا لقمت لقمة الا ظننت انی لا اسیغها حتی اغص بها من الموت ، و الذی نفسی بیده ! ان ما توعدون لآت ، و ما انتم بمعجزین ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سو اشرفیوں کے عوض ایک لونڈی خریدی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینہ کے وعدہ پر لونڈی خریدی ہے، بیشک اسامہ کی امید لمبی ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لیجاتا ہوں کبھی گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا۔ اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق میں اتارنے نہ پاؤنگا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔

٢٤٣٩۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ٢/٣٩٩ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/٢٤٢
اتحاف السادة للزبیدی، ١٠/٢٢٨ ☆ المغنی للعراقی، ٤/٤٣٧
الدر المنثور للسیوطی، ٣/٤٧ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، [illegible]

۲٤٤٠۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من الدنيا دار من لا دار له ، و لها يجمع من لاعقل له ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا بے گھروں کا گھر ہے، اوراس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بےعقل ہے۔

۲٤٤١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : مر علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و نحن نعالج خصالنا ، فقال : ما هذا ؟ فقلت : خص لنا و هى نحن نصلحه ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ما ارى الامر الا اعجل من ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے تشریف لیکر گزرے جب ہم دیوار پر کہگل کرر ہے تھے اور ٹٹی درست کرر ہے تھے۔فرمایا: اے عبداللہ! کیا کرر ہے ہو؟ عرض کی: اسے درست کرر ہا ہوں۔ فرمایا: معاملہ اس سے قریب تر ہے۔

۲٤٤۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : هذا ابن آدم و هذا اجله ، و وضع يده عنده فقاه ثم بسطها

۲٤٤٠۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/ ٧١ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤/ ١٧٨
مجمع الزوائد للهيثمى، ١٠/ ٢٨٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ٦٠٨٦، ٣/ ١٨٦
اتحاف السادة للزبيدى، ٨/ ٨٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١/ ٣٤١
المغنى للعراقى، ٣/ ١٩٩ ☆ التفسير لابن كثير، ١/ ٣٦٤
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٥٢١١، ☆ كشف الخفا للعجلونى، ١/ ٤٩٣
۲٤٤١۔ السنن لابى داؤد، باب فى البناء ٢/ ٧١٠
السنن لابن ماجه، باب فى البناء و الخراب، ٢/ ٣١٧
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى قصر الامل، ٢/ ٥٧
المسند لاحمدبن حنبل، ٢/ ١٦١ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤/ ٢٤٤
۲٤٤۲۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الامل، ٢/ ٥٧
المسند لاحمدبن حنبل، ٣/ ٢٥٧ ☆
۲٤٤٣۔ التفسير لابن كثير، ٦/ ٣٠٠ ☆

فقال: و ثم امله و ثم امله ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت، پھر گردن مبارک پر دست اقدس رکھا اور دست اقدس پھیلا کر فرمایا: اور اتنی دور اس کی امید ہے اور اتنی دور اس کی امید ہے۔

۲۴۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من کنز دنیا یرید حیاۃ باقیۃ فان الحیاۃ بید اللہ ، الا وانی لااکنز دنیارا و لا درھما ، و لا اخبأر زقا لغد ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:: جو دنیا جوڑ کر رکھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، سن لو! میں نہ اشرفی جوڑ کر رکھتا ہوں نہ روپیہ، نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۷

(۴) مذمت دنیا

۲۴۴۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الدنیا ملعونۃ و ملعون ما فیھا الا ما کان منہ للہ عزوجل ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے، مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے ہو۔

۲۴۴۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۴۳۔

۲۴۴۴۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳/۱۵۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶۰
العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۲/ ۳۱۲ ☆

۲۴۴۵۔ السنن لابن ماجہ، باب مثل الدنیا، ۱/۳۱۲
الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/۹۸ ☆ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۳/۳۲۶
کنز العمال للمتقی، ۶۰۸۳، ۳/ ۱۸۵ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۱
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۵۶ ☆ الامالی للشجری، ۲/۱۶۱
الجامع للترمذی باب ما جاء فی ھوان الدنیا علی اللہ، ۲/۵۶

علیه وسلم : الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ذکر الله و ماو الا و عالما او متعلما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیا پرلعنت ہےاور دنیا میں جو کچھ ہے سب پرلعنت ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جسے اس سے علاقۂ قرب ہے،اور عالم یا طالب علم دین۔

۲۴۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ما ابتغی به وجه الله تعالیٰ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : دنیا لعنت ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الہی مطلوب ہو۔　فتاوی رضویہ ۳۱۱/۶

۲۴۴۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا امرا بمعروف او نهیا عن منکرا و ذکر الله

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیا اور دنیاوی چیزیں لعنت ہیں مگر بھلائی کا حکم، برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر۔　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۱۰/۹

(۵) دنیا کی ہوس نہیں بھرتی

۲۴۴۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لو کان لابن آدم و ادمن ذهب لا بتغی الیه ثانیا ، و لو کان له وادیان لا بتغی الیهما ثالثا ، و لا یملأ جوف ابن آدم الا التراب یتوب الله علی من تاب ۔

۲۴۴۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲۲۲/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۶۰/۱

۲۴۴۷۔ المسند للبزار ، ۱۷۳۶ ، ۱۴۵/۵ ☆

۲۴۴۸۔ الجامع للترمذی ، ابو اب الزهد، ۵۷/۲

المسند لا حمد بن حنبل ، ۲۴۷/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۴۵۸/۲

المسند للبزار ، ۲۲۲۲ ، ۱۸۱/۶ ☆

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھر سونا ہو تو دوسرا جنگل اور مانگے، اور دو جنگل بھر ہو تو تیسرا اور چاہے، اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک، اور تائب کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۳۷۱/۶

(۶) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی ہے

۲۴۴۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من استعف اعفه الله ، و من استکفی کفاه الله ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پارسائی چاہے گا اللہ عزوجل اسے پارسائی دے گا۔ اور جو مخلوق سے نگاہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی کفایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرمائے گا۔

فتاوی افریقہ ص۱۰۹

(۷) دنیا و آخرت دونوں پیش نظر رکھے

۲۴۵۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لیس بخیر کم من ترك دنیاه لآخرته و آخرته لدنیاه حتی یصیب منهما جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الآخرة ، و لا تکونوا کلا علی الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے، اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے چھوڑ دے۔ بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا آخرت کا

۲۴۴۹۔ السنن للنسائی ، باب الاستعفان علی المسألة، ۲۷۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۹۵/۳
مشکل الآثار للطحاوی ، ۲۰۵/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۴/۹
التمهید لابن عبد البر، ۹۴/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۶
الدر المنثور للسیوطی ، ۳۴۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۱۲/۲
التفسیر لابن کثیر ، ۷۸۰/۱ ☆
۲۴۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۶۳۳۴، ۲۳۸/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۴۶۵/۲
کشف الخفا للعجلونی ، ۲۳۸/۲ ☆

وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تلاش حلال اور فکر معاش وتعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہیں، کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۲

(۸) آزمائش کے وقت اعانت ہوتی ہے

۲۴۵۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : ان الله تعالیٰ ينزل المعونة علی قدر المؤنة ، و ينزل الصبر علی قدر البلاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشواری کے مطابق مدد نازل فرماتا ہے، اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے۔ ۱۲م

(۹) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۴۵۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : انما الكرم قلب المؤمن ، و انما المفلس الذی يفلس يوم القيامة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کرم تو مومن کا دل ہے۔ اور مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن تہی دست ہو۔ ۱۲م

۲۴۵۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱۵۹۹۲، ۶/۴۳۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۲۰

۲۴۵۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب انما الكرم قلب المومن، ۲/۹۱۳

فتح الباری، للعسقلانی، ۱۰/۶۶ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۲/۵۷۲

۲۔تقوىٰ

(۱)تقوىٰ وتواضع کی فضیلت

۲٤٥۳۔ عن يحى بن كثير رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الكرم التقوى و الشرف التواضع ۔

حضرت یحیٰی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقویٰ بزرگی ہے اور تواضع شرف وعزت ہے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۲

۲٤٥٤۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قا ل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : من سره ان يكون اكرم الناس فليتق الله ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو پسند آئے کہ وہ لوگوں میں باعزت ہو تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۰

(۲)خوف خدا کا صلہ مغفرت ہے

۲٤٥٥۔ عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قال ربكم : انا اهل ان اتقى فلا يجعل معى اله فمن اتقى ان يجعل معى الها فان اهل ان اغفر له ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے: میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈریں کسی کو میرا شریک نہ

۲٤٥۳۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ٤۰۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۵٦۳۷، ۳/ ۹۰

۲٤٥٤۔ الكامل لا بن عدى ، ۷/ ۱۰٦ ☆

۲٤٥٥۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱٤۲ ☆ المسند للدارمى، ۲/ ۳۰۳

السنن لا بن ماجه ، باب ما يرجى من رحمة الله ۲/ ۳۲۸

الدر المنثور للسيوطى ، ٦/ ۲۸۷ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۲٥٤ ، ۱/ ٦۷

التفسير لا بن كثير ، ۸/ ۲۹۹ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ٥/ ٥۲

کریں۔ پھر جو اس سے بچا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت فرماؤں۔

فتاوی افریقہ ۳۶

(۳) صفائی قلب اصلاح اعمال کی اصل

۲۴۵۶۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: الا وان فی الجسد مضغۃ، اذا صلحت صلح الجسد کلہ، و اذا فسدت فسد الجسد کلہ، الا وھی القلب۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو جائے تو پورا جسم درست، اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا نظام جسم بگڑ جاتا ہے، آگاہ رہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ ۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۵۲

(۴) قلب کی وجہ تسمیہ

۲۴۵۷۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: انما سمی القلب من تقلبہ، انما مثل القلب مثل ریشۃ بالفلاۃ تعلقت فی اصل شجرۃ تقلبھا الریاح ظھر البطن۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے، دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں اسے پلٹی دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳

۲۴۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل من استبرأ لدینہ و عرضہ، ۱۳/۱
الصحیح لمسلم، باب اخذ الحلال و ترک الشبھات، ۲۸/۲
الترغیب الترھیب للمنذری، ۵۵٤/۲ ☆ اتحاف السادہ للزبیدی۔ ۳۲/٦
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۰/٤ ☆

۲۴۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤۰۸/٤ ☆ کنز العمال للمتقی ۱۲۱۰۰، ۲٤۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۵۵/۱ ☆

(۵) دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے

۲۴۵۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان القلوب بين اصبعين من اصابع الله يقلبها كيف يشاء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کی دوانگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہتا ہے انکو پلٹتا ہے۔

(۶) مومن متقی کی فضیلت

۲۴۵۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله يصلح بصلاح الرجل و لده و ولد ولده ،و يحفظه فى ذريته و الدويرات حوله ، فما يزالون فى ستر من الله و عافية ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح (اس کے تقوی) سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی اصلاح فرمادیتا ہے، اوراس کی نسل اوراس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرماتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ پوشی وامان میں رہتے ہیں۔

۲۴۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله يرفع ذرية المؤمن اليه فى درجة و ان كانو دونه فى العمل لتقربهم عينه ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مومن متقی کی ذریت کواس کے درجہ میں اس کے پاس اٹھائے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہوتا کہ ان سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

۲۴۵۸۔ الصحيح لمسلم، باب تصريف الله تعالىٰ القلوب، ۳۳۵/۲
المسند لاحمد بن حبل، ۱۱۲/۳ ☆ المستدرك للحاكم، ۳۱۷/۲
۲۴۵۹۔ الدر المنثور للسيوطى، ۲۳۵/۴ ☆
۲۴۶۰۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱۱۹/۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۹۸/۵
الكامل لابن عدى، ۴۲/۶ ☆

۲٤٦١۔ **عن** کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اللہ تعالیٰ یخلف العبد المومن فی ولدہ ثمانین عاما ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کی اولاد میں اسی برس تک اس کی رعایت فرماتا ہے۔

۲٤٦٢۔ **عن** خثیمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عیسی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام : طوبی لذریۃ المومن ، ثم طوبی لھم ، کیف یحفظون من بعدہ۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسی بن مریم علیہما الصلوٰۃ و السلام نے ارشادفرمایا: مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے، پھر خوبی وخوشی ہے، کہ اس کے بعدان کی حفاظت ہوتی ہے۔ اراءۃ الادب ص۴٦
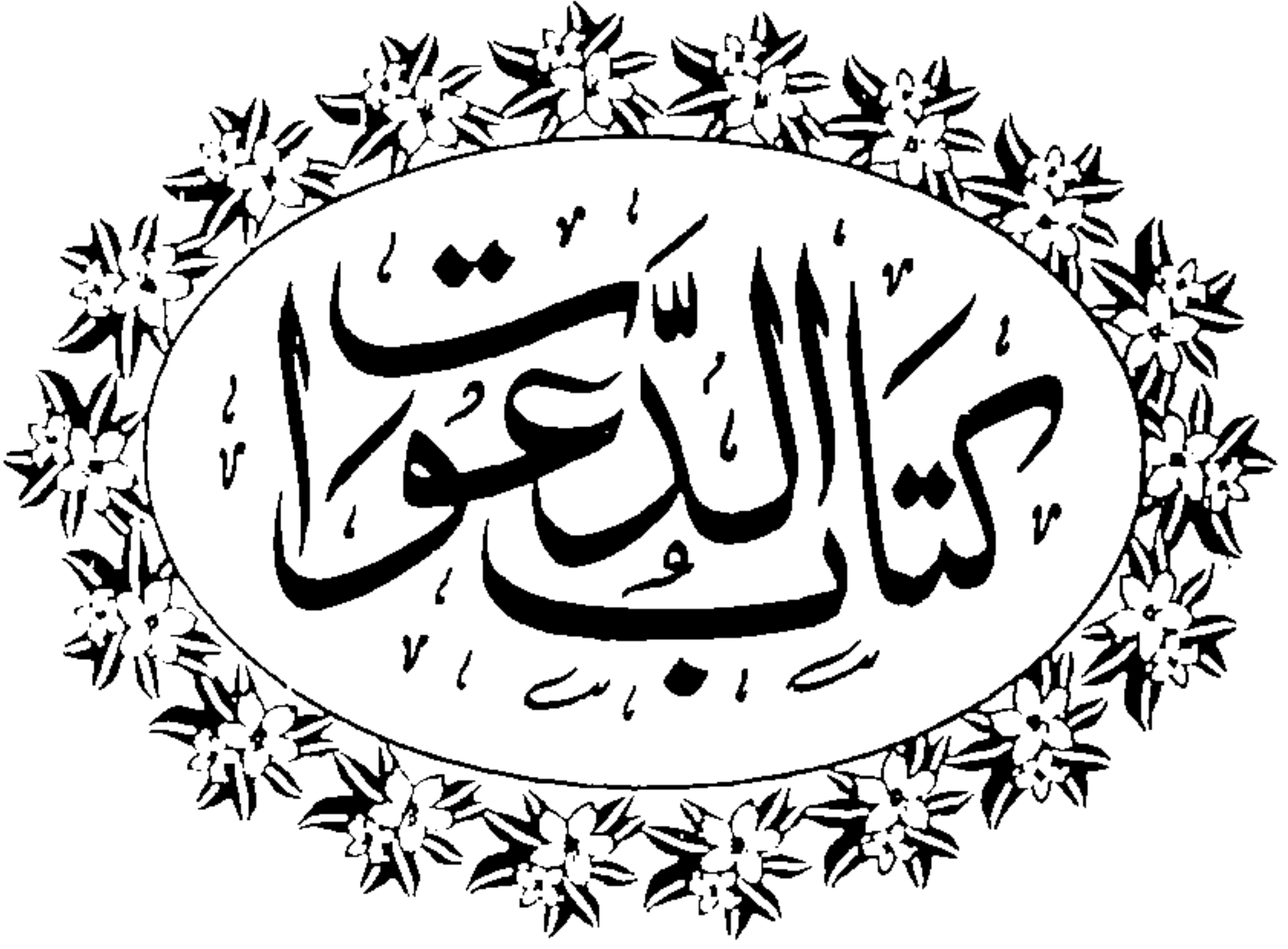
۲٤٦١۔ کتاب الزھد لاحمد بن حنبل،

۲٤٦٢۔ المصنف لا بن أبی شیبۃ ، ۷/ ۸۹

ابواب
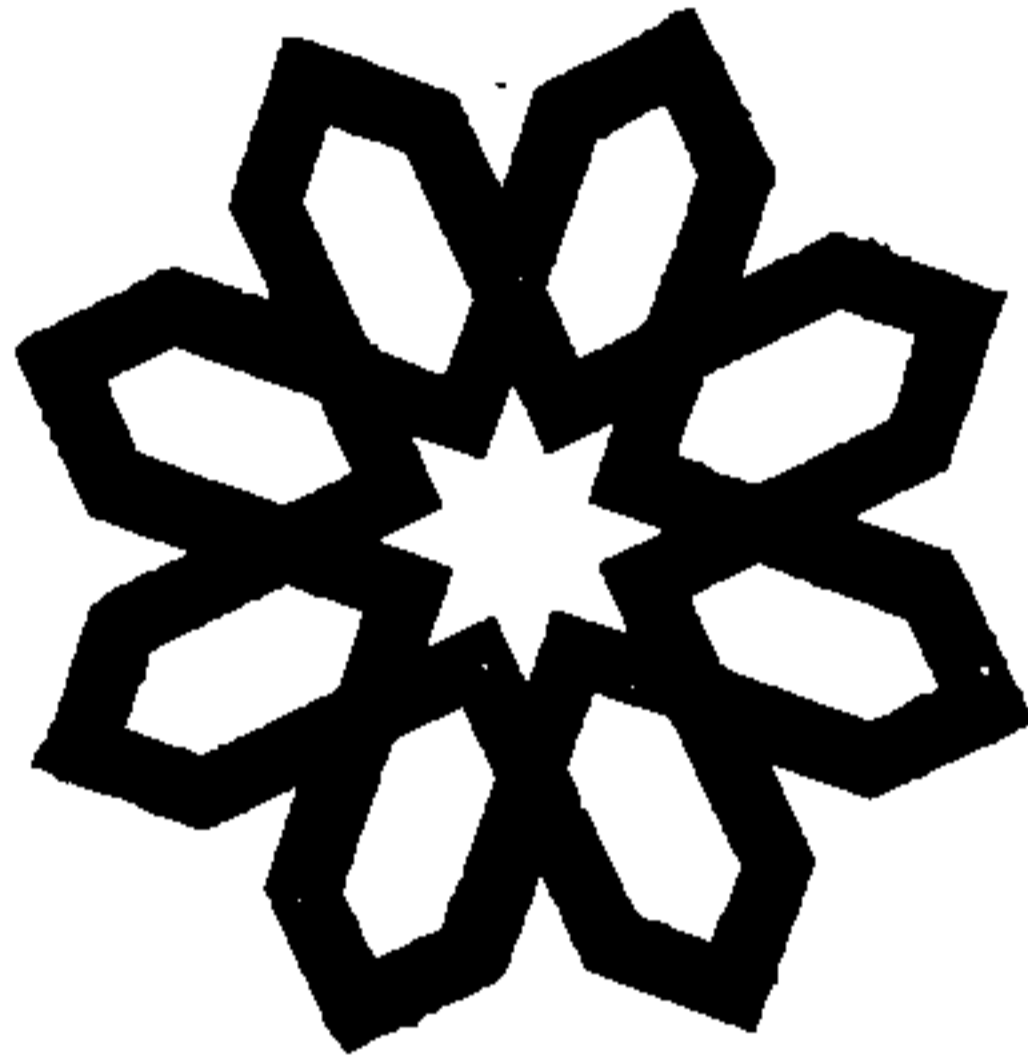
۱۔فضائل دعا

(۱)دعا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے

۲٤٦٣۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : ان الله تعالی يقول : اناٗ عند ظن عبدی بی و انا معه اذا دعانی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت سے ساتھ ہونا تو ہرشی کے لئے ہے، یہ خاص معصیت کرم و رحمت ہے جودعا کرنے والے کوملتی ہے، اس سے زیادہ کیا دولت ونعمت ہوگی۔کہ بندہ اپنے مولیٰ کی معیت سے مشرف ہو۔

ہزار حاجت روائیاں اس پر نثار۔اور لاکھ مقصد ومراد اس کے تصدق۔

ذیل المدعا ص۵

۲٤٦٤۔ **عن** أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : ليس شئ اكرم علی الله من الدعاء ۔ ذیل المدعا۔ص۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ ترنہیں۔

۲٤٦٣۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الذکر والدعاء، ۳٤۳/۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب و یحزر کم الله نفسه، ۱۱۰۱/۲
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲۰۰/۲
السنن لا بن ماجه، باب فضل العلی، ۲۷۹/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲٥٦/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۹/۱
۲٤٦٤۔ الجامع للترمزی، ، باب فی فصل الدعاء ۱۷۳/۲
السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعاء، ۲۸۰/۲
المستدرك للحاكم، ۱٦٦/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٦٦/۲

۲۴۶۵۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات فتعرضوالها ، لعل ان یصیبکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطاو بخشش وتجلی وکرم وجود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو، شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بدبختی تمہارے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۱

(۲) کثرت دعا کی ترغیب

۲۴۶۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لیکثر من الدعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت رکھنا چاہیئے۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۹

(۳) دعا کرنے والا ہلاک نہیں ہوتا

۲۴۶۷۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لا تعجزوا فی الدعا ، فانه لن یهلك مع الدعا احد ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا میں کسل وکمی نہ کرو، کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۹

۲۴۶۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹ / ۲۳۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/ ۲۳۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنی للعراقی ، ۱/۱۸۶
کنز العمال للمتقی ۲۱۳۲۴، ۷/۷۶۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۲۶۹
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۹۰ ☆
۲۴۶۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابة ، ۲/۱۷۴
۲۴۶۷۔ المستدرك للحاکم، ۱/۴۹۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۷۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۲

(۴) دعا مؤمن کا ہتھیار ہے

۲۴۶۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : تدعون اللہ تعالیٰ فی لیلکم و نہارکم فان الدعا سلاح المومن ۔

• حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۵

۲۴۶۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہه الکریم قال : قال رسول الہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الدعاء سلاح المومن و عماد الدین و نور السموات و الارض ۔　　ذیل المدعا ص ۶

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور۔

(۵) بار بار دعا کرنے والے محبوب ہیں

۲۴۷۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یحب محلین فی الدعا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت و بار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۴

۲۴۶۹۔ المستدرک للحاکم، ۱/۶۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۹
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۴۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۷۹ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۳۳۳۰
۲۴۷۰۔ الکامل لابن عدی، ۷/۱۶۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۲/۹۵
کشف الخفا للعجلونی، ۱/۲۸۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۲۵۶

(۶) دعا عبادت کا مغز ہے

۲٤۷۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الدعاء مخ العبادۃ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مغز عبادت ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۶۱۷

(۷) دعا باعث مغفرت ہے

۲٤۷۲۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول : یا ابن آدم انك ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لك علی ما كان منك و لا ابالی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھ سے دعا اور میرا امیدوار رہے گا میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں معاف فرماتا رہوں گا۔ اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

(۸) دعا کو لازم پکڑو

۲٤۷۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : علیکم عباد اللہ بالدعاء ۔

۲٤۷۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الدعاء ۲/ ۱۷۳
الترغیب و الترهیب للمنذری ۲/ ٤۸۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/ ۲۸٤
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۱/ ۹٤ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ٤۸٥
کنز العمال للمتقی، ۳۱۱٤، ۲/ ٦۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۲۳۱

۲٤۷۲۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/ ۱۹۳
المسند لا حمد بن حنبل ٥/ ۱۷۲ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۳۲۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/ ۱۷۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ٤٦۷

۲٤۷۳۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/ ۱۹۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۹٥ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٥/ ۳۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۹٥ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنا لازم ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/ ۸۵ ۷

(۹) دعا قضا کو ٹال دیتی ہے

۲٤۷٤۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اکثرمن الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت کرو کہ دعا قضاء مبرم کو رد کرتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۸۵

۲٤۷٥۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضاء معلق۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷۸

(۱۰) دعا بلاؤں کے نزول کو روکتی ہے

۲٤۷٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۲٤۷٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/ ۲۷۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۸٦
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/ ۳٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۲/ ٦۳

۲٤۷٥۔ الجامع للترمذی باب ما جاء لا یرد القضاء الا الدعاء ۲/ ۳٦
السنن لا بن ماجه، باب فی القدر، ۱/ ۱۰
المستدرك للحاكم، ۱/ ٤۹۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۹۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٥۸۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/ ۲۷۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ٤۸۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۹٥

۲٤۷٦۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/ ۱۹۳
اتحاف السادة للزبیدی، ٥/ ۳۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ٤۸۰
کنز العمال للمتقی، ۳۱٥٦، ۲/ ٦۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ٤۸٦

الله تعالی علیه وسلم : ان الدعاء ینفع ومما نزل مما لم ینزل فعلیکم عباد الله بالدعاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بلا اتر چکی اور جو ابھی نہ اتری دعا سب سے نفع دیتی ہے۔تو دعا اختیار کرو،اے خدا کے بندو!۔

۲٤۷۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان البلاء لینزل فیتلقاه الدعا، فیعتلجان الی یوم القیامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جا ملتی ہے تو دونوں کشتی لڑتی رہی ہیں قیامت تک ۔یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔

ذیل المدعا ص۱۲

(۱۱) جس کو دعا کی توفیق ملی اس کے لئے رحمت کے درزوا ے کھل گئے

۲٤۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من فتحت له ابواب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھلے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

ذیل المدعا ص۱۱

۲٤۷۷۔ المستدرك للحاکم، ۱/ ٦٦۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۵
العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ۲/ ۲٦۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۸/ ٤٥۲
۲٤۷۸۔ الجامع للترمزی، ابواب الدعوات، ۲/۱۹۳
المستدرك للحاکم، ۱/ ٦۷۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹٦
الترغیب والترهیب للمنذری، ٥/ ٤۷۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۱٤۱
اتحاف السادة لزبیدی، ٥/ ۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۰، ۲/ ٦٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۲۳۹

(۱۲) مومنین کے لئے دعا پر اجر

۲۴۷۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کتب الله له لکل لمؤمن ومومنة حسنة ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سب مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔

۲۴۸۰۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :من استغفر للمومنین والمؤمنات کل یوم سبعا عشرین مرة کان من الذین یستجاب لهم و یرزق بهم اهل الارض۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز مسلمان مرد و اور مسلمان عورتوں کے لئے ستائیس بار استغفار کرے ان لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے خلق کو روزی ملتی ہے۔

ذیل المدعا۔۲۶

۲۴۸۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من استغفر للمومن و المومنات استغفر کل مولود من بنی آدم حتی مات ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمام مسلمان مرد و اور عورتوں کے لئے استغفار کرے بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں سب اس کے لئے استغفار کریں یہاں تک کہ وفات پائے۔

۲۴۷۹۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۱۹/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۷، ۴۷۵/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۱/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۳/۲
المغنی للعراقی، ۳۲۴/۱ ☆
۲۴۸۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۸، ۴۷۶/۱
۲۴۸۱۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے اس بارے میں اس لئے بکثرت احادیث نقل کیں کہ مسلمانوں کو رغبت ہو۔ بعض طبائع دعا میں بخل کرتی ہیں اور نہیں جانتیں کہ یہ خود ان کا ہی نقصان ہے۔

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی دعائے خیر میں ملائکہ آسمان مشغول ہیں۔

و یستغفر و ن لمن فی الارض الایہ۔

اور ملائکہ اہل زمین کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ ذیل المدعا ۲۸

(۱۳) دعائے غائبانہ کی فضیلت

۲۴۸۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اذا دعا الغائب لغائب قال له الملك و لك مثل ذلك۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لئے بھی اسی کے مثل بھلائی ہے۔۱۲م

(۱۴) دعا قبول نہ ہو جب بھی ثواب ملتا ہے

۲۴۸۳۔ **عن** هلال بن یساف رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اذا دعا العبد بدعوة فلم یستجب له کتبت له حسنة۔

حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کی دعا قبول نہ ہو تو اسے ثواب ضرور ملتا ہے۔

(۱۵) دعا قضائے معلق شبیہ بہ مبرم کو ٹال دیتی ہے

۲۴۸۴۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدعاء یرد القضاء ، و ان البر یزید فی الرزق ، و ان العبد لیحرم الرزق

۲۴۸۲۔ الکامل لا بن عدی، ۴۲۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳/۱

۲۴۸۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۵۰، ۶۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۴۳/۱

۲۴۸۴۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۹۶/۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۴۸۶/۱

کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۸، ۶۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۹/۲

بالذنب يصيبه ـ

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے، اور بیشک نیکی رزق کشادہ کرتی ہے، اور بندہ کسی گناہ کے سبب رزق سے محروم ہوتا ہے۔

۲۴۸۵ـ **عن** أبي موسى الاشعري رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الدعاء جند من اجناد الله تعالى مجند يرد القضاء بعد

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ قضاء مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق اس مقام پر یہ ہے کہ قضائے معلق دو قسم ہے معلق محض جس کی تعلیق کا ذکر لوح محو واثبات یا صحف ملائکہ میں بھی ہے، عام اولیاء جن کے علوم اس سے متجاوز نہیں ہوتے، ایسی قضاء کے دفع پر دعا کی ہمت فرماتے ہیں کہ انہیں بوجہ ذکر تعلیق اس کا قابل دفع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

دوسری معلق شبیہ بالمبرم کہ علم الٰہی میں تو معلوم ہے مگر لوح محو واثبات ودفاتر ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں، وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مبرم ہوتی ہے۔ مگر خواص عباد اللہ جنہیں امتیاز خاص ہے بالہام ربانی بلکہ برویت مقام ارفع حضرت مخدع اس کی تعلیق باطنی پر مطلع ہوتے ہیں اور اس کے دفع میں دعا کا اذن پاتے ہیں۔ اور یہ عام مومنین جنہیں الواح وصحائف پر اطلاع نہیں حسب عادت دعا کرتے ہیں اور وہ بوجہ اس تعلیق کے جو علم الٰہی میں تھی مندفع ہوجاتی ہے، یہ وہ قضائے مبرم ہے جو صلاح رد ہے اور اسی کی نسبت حضور غوثیت کا ارشاد امجد، ولہذا فرماتے ہیں: تمام اولیاء مقام قدر پر پہونچ کر رک جاتے ہیں سوا میرے کہ جب میں وہاں پہونچا تو میرے لئے اس میں ایک روزن کھولا گیا جس میں داخل ہوکر نزعت اقدار الحق بالحق للحق تقدیرات حق سے حق کے ساتھ حق کے لئے منازعت کی۔ مردوہ

۲۴۸۵ـ تاریخ دمشق لابن عساکر ۶/۲۴۱، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۹، ۲/۶۳

ہے جو منازعت کرے نہ وہ کہ تسلیم۔

ذیل المدعا ص ۱۲۷

یہاں تیسری قسم بھی ہے جس کی صراحت صدر الشریعہ نے یوں فرمائی ہے۔۱۲م
تیسری مبرم حقیقی کہ علم الٰہی میں کسی شی پر معلق نہیں، اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقا اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔　　بہار شریعت اول

نظیر اس کی احکام ظاہر یہ شرعیہ ہیں۔ وہ بھی تین طرح آتے ہیں۔ ایک معلق ظاہر التعلیق کہ حکم کے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ ہمیشہ کو نہیں ایک مدت خاص کے لئے ہے۔

کقوله تعالیٰ : حتی یتوفهن الموت او یجعل الله لهن سبیلا ۔

دوسرے وہ کہ علم الٰہی میں تو ان کے لئے ایک مدت ہے مگر بیان نہ فرمائی گئی، جب وہ مدت ختم کو ہوئی اور دوسرا حکم آتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول بدل گیا حالانکہ ہرگز نہ بدلا۔ لا تبدیل لکلمات الله ۔ بلکہ اس کی مدت یہیں تک تھی گو ہمیں خبر نہ تھی۔ ولہذا ہمارے علماء فرماتے ہیں۔ نسخ تبدیل حکم نہیں بلکہ بیان مدت کا نام ہے۔

تیسرے وہ کہ علم الٰہی میں ہمیشہ کے لئے ہیں۔ جیسے نماز کی فرضیت زنا کی حرمت، یہ اصلا صلاح نسخ نہیں۔ وہ قضائیں بھی بصورت امر ہوتی ہیں۔ مثلا فلاں وقت فلاں کی روح قبض کرو، فلاں روز فلاں کو یہ دو، یہ چھین لو، نہ بصیغہ خبر کہ خبر الٰہی میں تخلف محال بالذات ہے و تمت کلمة ربك صدقا و عدلا ، لا مبدل لکلماته ، و هو السمیع العلیم ۔ و الله تعالیٰ اعلم　　ذیل المدعا ص ۱۲۹

(۱۶) دعا نہ کرنا غضب الٰہی کا سبب ہے

۲٤٨٦ ـ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی

۲٤٨٦ ـ السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعاء ۲۸۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ٤٤٣/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰/٥
کنز العمال، للمتقی، ۳۱٦۰، ٦٨/۲ ☆
شرح السنة للبغوی، ۱۸۸/٥ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۰٥/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۳٥٦/٥ ☆

علیه وسلم : من لم یسأل الله یغضب علیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷۵

۲٤۸۷ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول : من لا یدعوننی اغضب علیه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے: جو مجھ سے دعا نہ کریگا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸۵

****

****

۲٤۸۷ ۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۷، ۲/ ٦۳
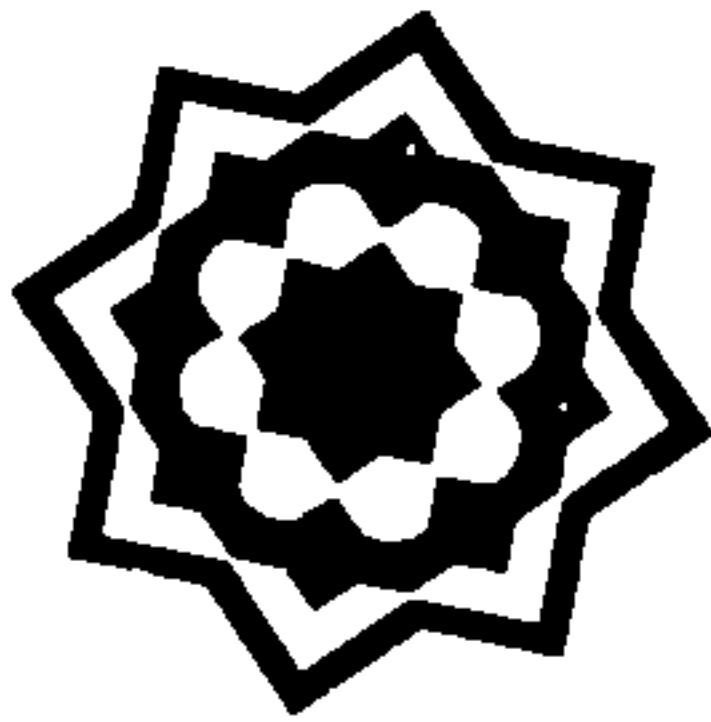
۲۔آداب دعا

(۱)دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرو

۲۴۸۸۔**عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رفع یدہ فی الدعا لم یحطھما حتی یمسح بھا وجھہ

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک چہرہ پر نہ پھیر لیتے ۔۱۲م

۲۴۸۹۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ ومسح و جھہ بیدیہ ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور پھر آخر میں چہرہ پر پھیر لیتے ۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

۲۴۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا رفعتم ایدکم الی اللہ تعالیٰ و دعوتم و سألتموہ حوائجکم فامسحو ایدیکم علی وجوھکم فان اللہ تعالیٰ حی کر یم یستحی من عبد ہ اذا رفع یدیہ و سأل ان یردھما خائبین ، فامسحو ھذا الخیر علی و جوھکم ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۲۴۸۸۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی رفع الایدی عند الدعاء ۲/۱۷٤
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۹۵ ☆
۲۴۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء، ۱/۲۰۹ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۲۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱۸۰۱٤/۷۲/۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۷۸ ☆
۲۴۹۰۔ السنن لابن ماجه باب رفع الیدین فی الدعاء، ۲/۲۸٤
المستدرك للحاكم، ۱/۲۷۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے ہاتھ خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھا کر سوال کرو تو انہیں منہ پر پھیرلو۔ کہ خدائے تعالیٰ شرم وکرم والا ہے، جب بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا اور سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خالی ہاتھ پھیرنے سے شرماتا ہے پس خیر کو مونہوں پر مسح کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی خدائے تعالیٰ ہاتھ خالی نہیں پھیرتا، کسی طرح کی بھلائی اور خیر وخوبی خواہ وہی خیر جسکے لئے دعا کی یا دوسری نعمت ضرور رحمت فرماتا ہے بنظر اس نعمت وبرکت کے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا مقرر ہوا۔　　ذیل المدعا ص۳۱

(۲) دعا میں ہتھیلیاں اوپر رکھو

۲۴۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سلوا الله ببطون اکفکم و لا تسئلوه بظهورها ، فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهکم ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت ہتھیلیاں اوپر رکھو، ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف نہ ہو، اور جب فارغ ہو جاؤ تو چہروں پر ہاتھ پھیرلو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

(۳) ذکر ودعا آہستہ بہتر ہے

۲۴۹۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا مع النبی صلی

۲۴۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء ۱/۲۰۹
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۶۹
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۹، ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۲۴۳
۲۴۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری باب الدعاء اذا علاعقبة ، ۲/۹۴۴
الصحیح لمسلم، باب السنحباب خفض الصوت ، ۲/۳۴۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۳۹۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/۱۸۵
التفسیر للطبری، ۸/۱۴۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۲۲۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۱۸ ☆ المصنف لابن أبی شیبة ، ۲/۴۸۸
التفسیر لابن کثیر ، ۱/۳۱۳ ☆

الله تعالی علیه وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبر نا فقال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم : ایها الناس ! اربعو ا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم و لاغائبا ، و لکن تدعون سمیعا بصیرا ـ

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں جارہے تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو نعرۂ تکبیر بلند کرتے ۔حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ تم تو سننے والے خدا کو ندا کررہے ہو۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۵

(۴) دعا سے قبل درود پاک پڑھو

۲۴۹۳ـ **عن** زید بن خارجة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : صلوا علی واجتهدوا فی الدعاـ

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔۱۲م

۲۴۹۴ـ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الدعاء محجوب عن الله تعالی حتی یصلی علی محمد و اهل بیته۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجی جائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! دعا طائر ہے اور درود شہپر، طائر بے پر کیا اڑسکتا ہے۔

ذیل المدعا ص ۱۶

۲۴۹۳ـ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۱۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۱۰

۲۴۹۴ـ الکامل لا بن عدی، ۴/ ۱۰۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۰، ۲/ ۷۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۴۳ ☆

(۵) دعا کے ساتھ آمین کہو

۲٤۹٥۔ **عن** أبی هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: اذا دعا احدكم فليومن علی دعاء نفسه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنی دعا پر آمین کہے۔۱۲م

(٦) دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرو

۲٤۹٦۔ **عن** أبی هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لا يزال يستجاب للعبد ما لم يدع باثم و قطيعة رحم ما لم يستعجل ، قيل :يا رسول الله ! ما الاستعجال قال ـ يقول :و قد دعوت قددعوت فلم اريستيجب لی فيستحر عند ذلك و يدع الدعاء ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بندہ کی دعا اگر وہ جلدی نہ کرے تو اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی بددعا نہ کرے، عرض کیا گیا: جلدی کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: یوں کہے: میں نے دعا کی، پھر دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی، پھر وہ گھبرا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ٤/۲٥

(۷) قبولیت دعا کے لئے اکل حلال شرط ہے

۲٤۹۷۔ **عن** أبی هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : يا ايها الناس ! ان الله طيب ، لا يقبل الا الطيب و ان الله امرا لمؤمنين بما امر به المرسلين ، فقال : يا ايها الرسل ! كلو من الطيبات و اعملوا صالحا، انی بما تعملون عليم و قال : يا ايها الذين آمنوا! كلو من طيبات ما رزقناكم ثم ذكر

۲٤۹٥۔ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۲/ ٤۹۰ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۳/ ۳٥۳
كنز العمال للمتقی، ۳۲٤۹ ، ۲/ ۸۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱٤۱
۲٤۹٦۔ كنز العمال للمتقی، ۳۲٤۰ ، ۳/ ۸۲ ☆
۲٤۹۷۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۰٦
المستدرك للحاكم ، ۱/ ٦۷۱ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۳۱۷٦ ، ۲/ ۷۲

الرجل يطيل السفر اشعث اغبر ، يمد يديه الى السماء ، يا رب ، يا رب ، و مطعمه حرام ، و مشربه حرام ، و ملبسه حرام ، وغذى بالحرام ، فانى يستجاب لذلك؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالی پاک ہے، اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالی نے مومن کو وہی حکم دیا جو انبیاو مرسلین کو فرمایا: اللہ تعالی کا فرمان ہے: اے گروہ انبیاو مرسلین! پاک وحلال چیز کھاؤ اور نیک عمل کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہوں۔ اور فرمایا: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سفر دراز کرے بال الجھے کپڑے گرد میں اٹے، اور پینا حرام ہے، اور پہننا حرام ہے، اور پرورش پائی حرام سے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔

ذیل المدعا ص ٦٦

(۸) قوی امید کے ساتھ دعا کرو

٢٤٩٨ ـ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ادع الله و انتم موقنون بالاجابة و اعلمو ان الله لا يستجيب دعاء من قلب غافل لاه ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی سے دعا کرو تو قبولیت کی کامل امید رکھو، اور خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھیلنے والے دل کی۔ ذیل المدعا ١٠

(۹) پورے عزم سے دعا کرو

٢٤٩٩ ـ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اذا دعا احد كم فليعزم المسألة و لا يقل: اللهم! ان شئت فاعطنى ، فان الله لا مستكره له ـ

٢٤٩٨ ـ الجامع للترمذى ، ابواب الدعوات ١٨٩/٢
الصحيح لمسلم ، باب العزم فى الدعاء ٣٤٢/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٠٧/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ١٨٩/٩
كنز العمال للمتقى ، ٣١٧٩ ، ٧٢/٢ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ٣٤٦/٥

٢٤٩٩ ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم وجزم کے ساتھ کرے، یوں نہ کہے کہ الٰہی تو چاہے تو میری یہ حاجت روافرما کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

ذیل المدعا ص ۲۴

(۱۰) دعا کی کثرت کرو

۲۵۰۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اکثر الدعاء بالعافیة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا؛ دعائے عافیت کی کثرت کرو۔۱۲م

۲۵۰۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اذا سال احد کم فلیکثر الدعاء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کررہا ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث سوال مسئول دونوں میں تکثیر کی طرف ارشادفرماتی ہے۔مسئول میں یہ کہ بہت کچھ مانگے ، بڑی چیز مانگے کہ آخر رب قدیر سے سوال کرتا ہے۔اورسوال میں یوں کہ باربار مانگے ، بکثرت مانگے کہ آخر کریم سے مانگ رہا ہے۔وہ تکثیرسوال سے خوش ہوتا ہے بخلاف ابن آدم کہ باربار مانگنے سے جھنجلاتا ہے۔ فلله الحمد و حده ۔

۲۵۰۲۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه

۲۵۰۰۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۸۹/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۳۴ ، ۲ /۸۰

۲۵۰۱۔ تاریخ بغداد للخطیب ۱۳ /۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱ /۸۶
کنز العمال للمتقی ، ۳۱۲۰ ، ۲ /۵۳ ☆

۲۵۰۲۔ تاریخ بغداد للخطیب ۲۹۹/۳ ☆ کنز العمال لمتقی ، ۳۱۳۸ ، ۲ /۶۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲ /٤٤۷ ☆

وسلم : اكثر من الدعاء۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا بکثرت مانگ۔

۲۵۰۳۔ **عن** جابر رضى الله تعالىٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لقد بارك الله لرجل فى حاجة اكثر الدعاء فيها اعطاها او منعها ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا بکثرت کرے خواہ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے ملے یا نہ ملے۔　　فتاوی رضویہ ۲۴/۴

(۱۱) اپنے لئے بددعا نہ کرو

۲۵۰۴۔ **عن** جابر رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا تدعوا على انفسكم ، و لا تدعوا على اولادكم ، و لا تدعوا على خدمكم و لا تدعوا على اموالكم ، و لا توافقوا من الله ساعة نيل فيها عطاء فيستجاب لكم ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی جانوں پر بددعا نہ کرو، اور اپنی اولاد پر بددعا نہ کرو، اور اپنے خادم پر بددعا نہ کرو، اور اپنے اموال پر بددعا نہ کرو، کہیں اجابت کی گھڑی سے موافق نہ ہو۔

(۱۲) دوست کی بددعا قبول نہیں

۲۵۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : انى سألت الله ان لا يقبل دعاء حبيب على حبيبه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۵۰۳۔ الصحيح لمسلم، باب حديث جابر الطويل ، ۴۱۶/۲
مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۲۲۲۹ ☆ الترغيب والترهيب للمدرى، ۲/ ۴۹۳
۲۵۰۴۔ كشف الخفا للعجلونى ۱۸۷/۲ ☆
السنن لا بن ماجه ، ۷۲۴/۱ ☆ باب كراهية الاعتداد فى الدعاء ۴۹۳/۲
۲۵۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۸۶/۴ ☆

وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بددعا قبول نہ کرنا۔　ذیل المدعا ۱۰۵

(۱۳) دعامیں حد سے تجاوز نہ کرو

۲۰۰۶۔ **عن** أبی نعامة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنه سمع ابنه یقول : اللھم ! انی اسالك القصر االأبیض من یمین الجنة قال : انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم یقول : یکون فی ھذہ الامة قوم یعتدون فی الدعاء و الطھور ۔

حضرت ابو نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا، الٰہی میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب سفید محل مانگتا ہوں، یہ سن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کریں گے۔۱۲م

(۱۴) فراخی میں دعا کرو

۲۰۰۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : من سرہ ان یستجیب اللہ له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جسے خوش آئے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت کرے۔　فتاوی رضویہ ۳/۱۸۶

(۱۵) اسم اعظم جس کے ذریعہ دعا قبول ہو

۲۰۰۸۔ **عن** سعد بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی

۲۰۰۶۔

۲۰۰۷۔

۲۰۰۸۔ الجامع للترمذی،　باب ماجاء فی جامع الدعوات　۲/۱۸۸

السنن لا بن ماجه،　باب اسم اللہ الاعظم　۲/۲۸۲

المسند لا حمد بن حنبل، ۶/۴۶۱ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۶۸۵

الله تعالیٰ علیه وسلم يقول : هل ادلكم على اسم الله الاعظم الذى اذا دعى به اجاب ، و اذا سئل به اعطى ؟ الدعوة التى دعا بها يونس عليه الصلوة و السلا م حيث ناداه فى الظلمات الثلاث ، لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين ، فقال رجل : يا رسول الله ! هل كانت ليونس خاصة ام للمؤمنين عامة ؟ فقال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : الا تسمع قول الله عزوجل : و نجيناه من الغم و كذلك ننجى المؤمنين ۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اسم اعظم نہ بتادوں جس کے ذریعہ دعائیں قبول ہوں، اور مرادیں پوری ہوں ۔وہ دعا جو حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے تین اندھیریوں میں کی ،یعنی ، لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين ، ایک صاحب بولے:یا رسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا تمام مؤمنین کے لئے عام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہ سنا؟ اورہم نے یونس کوغم اور پریشانی سے نجات دی اوراسی طرح ہم مؤمنوں کونجات عطافرماتے ہیں۔تو اس آیت سے تمام مؤمنین کے لئے بشارت ثابت ہوئی۔

۲۵۰۹۔ **عن** بريدة رضى الله تعالیٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم سمع رجلاً يقول : اللهم ! انى اسئلك فانك احد صمد ، لم يلد و لم يولد ، و لم يكن له كفوا احد ، فقال :لقد سئال الله باسمه الاعظم الاكبر الذى اذا دعى به اجاب ، و اذا سئل به اعطى ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کودعا کرتے سنا۔اللهم انى اسئلك انك احد صمد ، لم يلد و لم يولد۔ و لم يكن له كفوا احد۔ تو آپ نے فرمایا:اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم و اکبر کے ساتھ دعا کی کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہواور جب مانگے عطاہو۔۱۲م

۲۵۰۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات ، ۱۸۵/۲
باب الدعاء ۲۰۹/۱
السنن لا بن ماجه باب اسم الله الاعظم ، ۲۸۲/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۳۸/٤ ☆ المستدرك للحاكم، ٦٨٣/۱

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالحسن علی مقدسی، امام عبدالعظیم منذری، اورامام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی اسناد میں کوئی طعن نہیں۔ اور دربارۂ اسم اعظم یہ سب احادیث سے جید وصحیح تر ہے۔ ذیل المدعا ص ۶۱

۲۵۱۰۔ **عن** اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الآیتین و الھکم الہ واحد، لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم۔ الٓمٓ، اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ والھکم الہ واحد، لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم۔ اور" الٓمٓ اللہ لا الہ ھو الحی القیوم۔

۲۵۱۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یقول: اللھم! انی اسئلک بان لک الحمد، لا الہ الا انت و حدک لا شریک لک، المنان بدیع السموات و الارض ذو الجلال و الاکرام، فقال: لقد سأل اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی، واذا دعی بہ اجاب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا: اللھم! انی اسئلک بان لک الحمد، لا الہ الا انت و حدک لا شریک لک۔ المنان بدیع السموات و الارض ذو

۲۵۱۰۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء ۱/۲۱۰
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات، ۲/۱۸۶
السنن لابن ماجہ، باب اسم اللہ الاعظم، ۲/۲۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۶۱۳
الترغیب والترھیب للمنذری ۲/۴۸۶ ☆ الامالی للشجری، ۱/۱۱۳

۲۵۱۱۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء ۱/۲۱۰
السنن لابن ماجہ، باب اسم اللہ الاعظم، ۲/۲۸۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۴۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۱۵۶
المستدرک للحاکم، ۱/۵۰۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۴۴۳
تاریخ جریان للسھمی، ۱۴۵ ☆

الجلال و الاکرام ۔ تو ارشاد فرمایا: اس نے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال ہو تو مراد پوری ہوتی ہے۔ اور جب دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

۲۵۱۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اللهم!انی اسئلك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الیك الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، قالت : و قال : ذات یوم ، یا عائشة ! هل علمت ان الله قد دلنی علی الاسم الذی اذا دعی به اجاب ، قالت : فقلت : یا رسول الله ! بأبی انت و امی فعلمنیه ، قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! قالت : فنحیت و جلست ساعة ، ثم قمت فقبلت رأسه ثم قلت : یا رسول الله !علمنیه قال : انه لا ینبغی لك یا عائشة ! ان اعلمك انه لا ینبغی لك ان تسألین به شیًا من الدنیا ، قالت فتوضأت ثم صلیت رکعتین ثم قلت : اللهم ! انی ادعوك الله ، و ادعوك الرحمن ، وادعوك البر الرحیم و ادعوك بلسمائك الحسنی کلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی ، قالت : فاستضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال : انه لفی الاسماء التی دعوت بها ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا: یعنی اس طرح دعا کی ۔ اللهم ! انی اسئلك باسمك الطاهر الطیب المبارك الاحب الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت ، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، ام المؤمنین فرماتی ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم اعظم سکھایا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال و دعا کی جائے تو قبول ہو۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے وہ اسم سکھادیں۔ فرمایا: اے عائشہ وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ایک دم علیحدہ ہوگئی اور کچھ دیر خاموش رہی، پھر میں کھڑی ہوئی اور میں نے حضور کے سر مبارک کو بوسہ

۲۵۱۲۔ السنن لا بن ماجه ، باب اسم الله الاعظم ، ۲/۲۸۳
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۹۳

دیکر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سکھادیجئے۔ فرمایا: وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ اگر میں تمہیں سکھا بھی دوں تو تم کو یہ جائز نہیں کہ تم اس کے ذریعہ محض دنیا کی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد یوں دعا کی۔ اللھم! انی ادعوك الله و ادعوك الرحمن، و ادعوك البر الرحيم، و ادعوك باسمائك الحسنى كلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفرلى و ترحمنى۔

ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میری اس دعا کو سن کر حضور مسکرائے اور فرمایا: وہ اسم اعظم انہیں اسماء میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۶۲
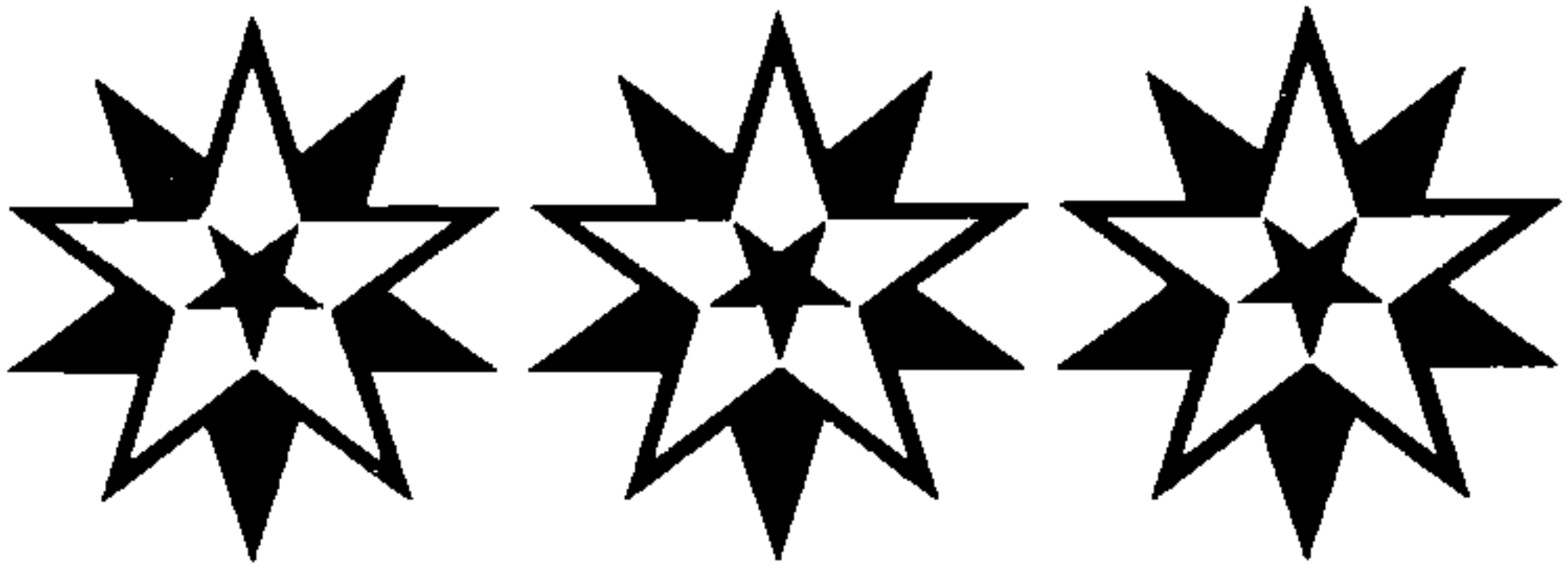
۳۔قبولیت دعا کے اوقات

(۱)جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ذكر يوم الجمعة فقال : فيه ساعة لا يوفقها عبد مسلم و هو يصلی يسأل الله شيًا الا اعطاه اياه ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بھی مسلمان بندہ بحالت نماز دعا کرے تو اس کی مرادضرور پوری ہوتی ہے۔۱۲م

(۲)مقبولیت دعا کی ساعت کونسی ہے

۲۰۱٤۔ **عن** أبی بردة بن أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال لی عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما : اسمعت اباك يحدث عن رسول الله فی شان ساعة الجمعة ؟ قال : قلت : نعم سمعته يقول :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : هی ما بين ان يجلس الامام الی ان تقضی الصلوة ـ

حضرت ابو بردہ بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ آپ نے اپنے والدگرامی حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کی حدیث جمعہ کے دن کی اس خاص ساعت کے بارے میں سنی جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، میں نے اپنے والد کوفرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے

۲۰۱۳۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة ، ۱/۱۸۱
السنن لا بن ماجه ، باب فضل الجمعة ۱/۷۷
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/٤۸٦ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۳/۲۵۰
اتحاف السادة للزبيدی ، ۳/۲۷۹ ☆ كنز العما ل للمتقی ، ۲۱۳۲۰، ۷/۷٦۷
۲۰۱٤۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة ۱/۱۸۱
السنن الكبری للبيهقی ، ۳/ ۲۵۰ ☆ الرغيب والرهيب للمنذری، ۱/ ٤۹۳
كنز العمال للمتقی ، ۲۱۳۱۰ ، ۷/ ۷٦۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۳/ ۲۸۳

سے لیکر نماز ادا ہونے تک ہے۔۱۲م

۲۰۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم التمسوا الساعة التى ترجى فى يوم الجمعة بعد العصر الى غيبوبة الشمس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت میں قبولیت دعا کی غالب امید ہے اس کو تم عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔۱۲م

۲۰۱٦۔ **عن** عمرو بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان فى الجمعة ساعة لا يسأل الله العبد فيها شيًا الا اتاه الله اياه ، قالوا: يا رسول الله ! اية ساعة هى ، قال : حين تقام الصلوة الى انصراف عنها ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس ساعت میں جو مانگتا ہے پاتا ہے۔صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ فرمایا: جب نماز قائم ہو اس وقت سے فارغ ہونے تک۔۱۲م

۲۰۱۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجت الى الطور فلقيت كعب الاحبار فجلست ، فحدثنى عن التورات و حدثته عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكان فيما حدثته ان قلت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اخير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم ، و فيه اهبط ، و فيه تيب عليه ، و فيه مات ، و فيه تقوم الساعة ، و ما من دابة الا و هى مصبحة يوم الجمعة من حين تصبح حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن و الانس ، و فيه

۲۰۱۵۔ الجامع للترمذى، ، ابواب الجمعة ، ۱/٦٥
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۹۸ ☆ الترغيب و الترهيب للمنزرى، ۱/٤۹٤
كنز العمال للمتقى، ۲۱۳۰۳، ۷/٧٦٤
۲۰۱٦۔ الجامع للترمذى، ، ابواب الجمعة ، ۱/٦٥
۲۰۱۷۔ المؤطا لمالك، باب ماجاء فى الساعة التى فى يوم الجمعة ، ۳۸
الجامع للترمذى، ، ابواب الجمعة ، ۱/٦٥

ساعة لا یصاد فھا عبد مسلم و ھو یصلی فیسأل اللہ شیئًا الا اعطاہ ایاہ، قال کعب: ذلك فی کل سنة ، فقلت : بل فی کل جمعة ، فقرأ کعب التوراۃ فقال : صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں طور کی جانب سفر کر کے گیا تو وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں ان کی مجلس میں بیٹھا تو انہوں نے تورات سے کچھ سنایا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر و افضل یوم جمعہ ہے۔ کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا، اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن صبح ہی سے قیامت آنے سے خوفزدہ رہتا ہے مگر جن وانس۔ اور اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ بحالت نماز جب دعا کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا: یہ ہر سال میں فقط ایک دن ہے میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں ایک ساعت ہے۔ حضرت کعب نے جب دوبارہ تورات پڑھی تو بولے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ۱۲م

۲۰۱۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فی الجمعه ساعة لا یوا فقھا عبد یستغفر اللہ الا غفر له ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بندہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبولیت دعا کی ساعت روز جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔

ساعت جمعہ کے بارے میں اگرچہ اقوال علماء چالیس سے متجاوز ہوئے مگر قوی وراجح

۲۰۱۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۶۶/۲

ومختار اکابر محققین و جماعت کثیرہ ائمہ دین دو قول ہیں۔

ایک وہ جس کی طرف حضرت والد ماجد قدس سرہ نے ارشاد فرمایا: یعنی ساعت اخیرہ روز جمعہ غروب آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ اشباہ میں فرمایا: ہمارا یہ ہی مذہب ہے عامۂ مشائخ حنفیہ اسی طرف گئے۔

یونہی تاتارخانیہ میں اسے ہمارے مشائخ کرام کا مسلک ٹھہرایا۔ اور یہ ہی مذہب ہے عالم الکتابین سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام، سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور اسی طرف رجوع فرمایا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور ایسا ہی منقول ہے حضرت بتول زہراء صلوات اللہ وسلامہ علیٰ أبیہا وعلیہا سے۔ اور یہ ہی مذہب ہے امام شافعی، امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور امام اسحاق بن راہویہ وابن الزملکانی، اور ان کے تلمیذ علائی وغیرہم علماء کا۔ امام ابوعمرو بن عبدالبر نے فرمایا: اس باب میں اس سے ثابت تر کوئی قول نہیں۔ فاضل علی قاری نے کہا: یہ تمام اقوال سے زیادہ لائق اعتبار ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اکثر احادیث اسی پر ہیں۔ ولہذا حضرت والد ماجد قدس سرہ نے اسی کو اختیار فرمایا۔

دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے۔ اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک ساعت موعودہ ہے۔ یہ حدیث مرفوع أبی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں منصوص ہوا۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ سب اقوال سے اصح اور احسن ہے۔ اسی کو امام بیہقی وامام ابن العربی وامام قرطبی نے اختیار کیا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ ہی صحیح بلکہ صواب ہے۔ اور اسی طرح روضہ و درمختار میں اس کی تصحیح کی۔

دلائل طرفین فتح الباری وغیرہ میں مبسوط۔ اور انصاف یہ ہے کہ دونوں جانب کافی قوتیں ہیں۔ طالب خیر کو چاہیئے کہ دونوں وقت دعا میں کوشش کرے۔ یہ طریقہ جمع کا امام احمد وغیرہ اکابر سے منقول۔ اور بیشک اس میں امید اقوی واتم، اور مصادفت مطلوب کی توقع اعظم، واللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

میں کہتا ہو: اس دوسرے قول پر اس ما بین میں دعا دل سے ہوگی۔ یا زبان سے دعا کا موقع بعد التحیات و درود کے ملے گا۔ خواہ جلسہ بین السجدتین میں جبکہ امام بھی وہاں قدرے

توقف کرے۔ فافہم

ذیل المدعا ص ۴۷

(۳) عرفہ کے دن دعا بہتر ہے

۲۰۱۹۔ **عن** عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : خیرا الدعا دعا ء یوم عرفة ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔۱۲م

۲۰۲۰۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الدعا ء دعا ء یوم عرفة و خیر ما قلت اناوالنبیون من قبلی لا اله الا الله و حده لا شریك له ، له الملك و له الحمد ، و هو علی کل شئ قدیر ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ اور بہتر وظیفہ وہ ہے جو میرا اور انبیائے سابقین کا رہا ہے یعنی لا اله الا الله وحده لا شریك له ، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر ۔

(۴) نصف رات میں دعا مقبول ہوتی ہے

۲۰۲۱۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت : یا رسول الله !

۲۰۱۹۔ الجامع للترمذی ، باب جامع الدعوات ، ۱۹۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۴/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۷۳/٤
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۹/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲۵٤/۲
۲۰۲۰۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات ۱۹۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۴/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۹/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۷۳/٤ ☆ الاذکار النودیه ، ۱۵۷
۲۰۲۱۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ، ۱۸۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۲/٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۴۵۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۴۰۲، ۱۱٤/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۸۹/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹٤/۱ ☆

ای الدعاء اسمع ؟ قال : جوف اللیل الآ خر ، و دبر الصلوات المکتوبة ۔

فتاوی رضویہ ۲۱/۴

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری حصہ کے درمیان میں ۔ اور فرض نمازوں کے بعد۔۱۲م

۲۵۲۲۔ **عن** عثمان بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفتح ابواب السماء نصف اللیل ، فینادی مناد ! ھل من داع فیستجاب لہ ؟ ھل من سائل فیعطی ؟ ھل من مکروب فیفرج عنہ ۔ فلا یبقی مسلم یدعو ا اللہ بدعوۃ الا استجاب اللہ عزوجل لہ الا زانیۃ تسعی بفرجہا او عشار۔

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے! کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا کریں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو؟ اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولی سبحانہ وتعالی قبول فرماتا ہے۔ مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے، یا لوگوں سے بے جا محاصل تحصیلنے والا۔ فتاوی رضویہ ۱۸۲/۹

۲۵۲۳۔**عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوف اللیل الآخر الدعاء فیہ افضل وارجی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نصف رات میں دعا افضل ہے اور قبولیت کی اس میں زیادہ امید ہے۔ ذیل المدعا، ۳۵

۲۵۲۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲۷۱/۳ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۵۷، ۱۰۵/۲
السلسلة الصحیحة للالبانی ، ۱۰۷۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۸۸/۳
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۰۰/۱ ☆

۲۵۲۳۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۱۸۸/۲

(۵)ختم قرآن اور فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۲۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مع کل ختمة دعوة مستجابة ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

۲۰۲۵۔ **عن** العرباض بن السارية رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : و من صلی صلوة فریضة فله دعوة مستجابة ،ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہے۔اور جس نے ختم قرآن کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔۱۲م

۲۰۲۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم قال : من ادی فریضة فله عند اللہ دعوة مستجابة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس نے فرض نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی دعا قبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۱

(۶)افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۲۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للصائم عند فطرہ لدعوة ماترد ۔

۲۰۲۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۰۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۱۴، ۱/ ۵۱۷
۲۰۲۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۸ / ۱۵۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۱۷۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۳۳ ☆
۲۰۲۶۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۹۰۴۰، ۷/ ۳۱۳ ☆
۲۰۲۷۔ السنن لا بن ماجه ، باب فی الصائم لا ترد دعوته ، ۱/۱۲۶

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روزہ دار کیلئے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ رد نہ ہوگی۔

۲۰۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لکل عبد صائم دعوۃ مستجابۃ عند افطارہ اعطیھا فی الدنیا ، اوا ادحرت لہ فی الآخرۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روزہ دار بندے کے لئے وقت افطار ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دیدی جائے یا آخرت کے لئے ذخیرہ رکھی جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۹

(۷) آخری رات میں دعا کی فضیلت

۲۰۲۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا حتی یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول : من یدعونی فاستجیب لہ ، من یسئالنی فاعطیہ ، ومن یستغفرنی فاغفر لہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرمان عالی ہوتا ہے: کون ہے دعا کرنے والا کہ میں قبول کروں، کون ہے مانگنے والا کہ میں دوں، کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ اس کو بخش دوں۔۱۲م

۲۰۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۳۶۱۳، ۸/ ۴۵۱ ☆

۲۰۲۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۸

السنن لا بی داؤد تطوع ۲۲ ☆

المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۳، ۲/ ۱۰۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۳ ☆ المسند لا بی عوانہ ، ۱/ ۱۴۴

المؤطا لمالک، ۲۱۴ ☆

(۸) اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۰۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الدعاء بین الاذان والا قامۃ مستجابۃ فادعوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ لہذا اس وقت دعا کرو۔۱۲م

(۹) راتوں کو جاگ کر دعا کرنا

۲۰۳۱۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تعار من اللیل فقال:لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ، وسبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ،ثم قال : اللھم اغفرلی ، او قال: ثم دعا استجیب لہ، فان عزم توضا ثم صلی قبلت صلوتہ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شب بیدار رہ کر پڑھا،لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر،اورسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ،اور پھر بطور دعا پڑھا،اللھم اغفرلی ،یا فرمایا: پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہے۔ پھر اس نے ارادۂ نماز کیا اور وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہے۔۱۲م

(۱۰) پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۲۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۰۳۰۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۱۱۹ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۴۵، ۲/۱۰۳
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۱/۱۹۰ ☆ الکامل لا بن عدی ،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۹ ☆
۲۰۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب فضل من لقار اللیل ، ۱/۱۵۵
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ، ۲/۱۷۷
۲۰۳۲۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/۲۹۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۲۴۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : خمس لیال لا ترد فیحصن الدعوة ،اول لیلة من رجب ، ولیلة النصف من شعبان ،ولیلة الجمعة ، ولیلة الفطر ، ولیلة النحر ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ رجب کی پہلی رات ،شب برأت ، جمعرات ،شب عید الفطر یعنی چاند رات ،اور عید الاضحیٰ یعنی ذوالحجہ کی دسویں رات ۔۱۲م

(۱۱) تین اوقات میں دعا کی قبولیت

۲۰۳۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلاث ساعات للمرء المسلم ما دعا فیهن الا استجیب له مالم یسئل قطیعة رحم او مأثما ، حین یوذن المؤذن بالصلوة حتی یسکت ، وحین یلتقی الصفان حتی یحکم الله تعالیٰ بینهما ،وحین ینزل المطرحتی یسکن ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں دعا قبول ہوتی ہے اگر کسی گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے، اذان کے وقت، جہاد کے وقت، اور بارش ہوتے وقت ۔۱۲م

(۱۲) دو وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳۴۔ **عن** سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثنتان لا تردان ،الدعاء عند النداء ، عند البأس حین یلحم بعضهم بعضا ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۰۳۳۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹/ ۳۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۵، ۲/ ۱۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۰۸ ☆

۲۰۳۴۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء عند اللقاء ۱/ ۳٤٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ اذان کیوقت، اور جہاد کے وقت جب مجاہدین اسلام کفار اشرار سے بھڑے ہوئے ہوں۔۱۲م

(۱۳) غائبانہ دعا جلد قبول ہوتی ہے

۲۵۳۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان کسی مسلمان کی پیٹھ پیچھے دعا کرے تو جلد قبول ہوتی ہے۔

(۱۴) آسمان کے دروازے کھلنے پر دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا نادی المنادی فتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

(۱۵) رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو

۲۵۳۷۔ **عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اغتنموا الدعاء عند الرقة فانها رحمة۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔۱۲م

۲۵۳۵۔ السنن لابی داؤد باب الدعاء بظهر الغيب، ۲۱۵/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۳۰۶، ۹۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۷/۱
۲۵۳۶۔ المستدرك للحاكم، ۷۳۱/۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۱۳/۱۰
عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۲، ۱۰۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۹/۱ ☆

(۱۶) دن ڈھلے اور ہوا چلے تو دعا مقبول ہے

۲۰۳۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا زالت الأفیاء وراحت الا رواح فاطلبوا الی اللہ حوائجکم ، فانها ساعة الاوابین وانه کان للاوابین غفورا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سائے پلٹیں اور ہوائیں چلیں تو اپنی حاجت طلب کرو کہ وہ ساعت اوابین کی ہے اور اللہ تعالیٰ اوابین (رجوع لانیوالوں) کی مغفرت فرماتا ہے۔۱۲م

(۱۷) مرغ کی آواز پر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو

۲۰۳۹۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اذا سمعتم صیاح الدیکة فاسئلوا اللہ من فضله فانها رأت ملکا ، و اذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذبالله من الشیطان فانه رأی شیطانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو کہ اس نے فرشتہ دیکھا، اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو شیطان سے، کہ اس نے شیطان دیکھ کر آواز نکالی۔۱۲م

(۱۸) مزدلفہ میں حضور کی ایک اہم دعا قبول ہوئی

۲۰۴۰۔ **عن** عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی

۲۰۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۸، ۲/۱۰۳

۲۰۳۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۸۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۰۶ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۶/۳۴۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۸ ☆

۲۰۴۰۔ السنن لا بن ماجه، باب الدعاء بعرفة ۲/۲۲۲

الله تعالیٰ علیه وسلم دعا لا مته عشية عرفة بالمغفرة فاجيب انی قد غفرت لهم ما خلا الظالم ، فانی اخذ للمظلوم منه ، قال : ای رب ! ان شئت اعطيت المظلوم الجنة وغفرت للظالم ، فلم يجب عشية ، فلما اصبح بالمزدلفة اعاد الدعاء فاجيب الی ماسأل قال : فضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او قال تبسم ، فقا ل ابو بكر الصديق و عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهما : بأبی انت وامی ، ان هذه لساعة ماكنت تضحك فيها ، فما الذی اضحكك؟ اضحك الله سنك ، قال :ان عدو الله ابليس لما علم ان الله تعالیٰ عزوجل قد استجاب دعائی وغفر لامتی اخذ التراب فجعل يحثوه علی رأسه ويدعو بالويل والثبور فاضحكنی ما رأيت من جزعه ۔

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے دعائے مغفرت کی تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے ظالم کے علاوہ سب کی مغفرت فرمادی کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائیگا۔ بارگاہ رب العزت میں عرض کیا: اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے، لیکن شام تک یہ دعا قبول نہ ہوئی، جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ نے پھر یہی دعا کی تو قبول ہوگئی، راوی کہتے ہیں: حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا: سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ہمارے ماں باپ حضور پر قربان، اس وقت تبسم فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ حضور کو ہمیشہ شاداں وفرحاں رکھے۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس شیطان مردود کو جب یہ علم ہوا کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے اور میری امت بخش دی گئی ہے تو اس نے خاک لیکر سر پر اڑانا شروع کی اور واویلا شروع کیا تو اس کی اس جزع فزع سے مجھے ہنسی آ گئی۔

۴۔ کن لوگوں کی دعا اور کہاں قبول ہوتی ہے

(۱) تین لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی

۲۰۴۱۔ **عن** أبی ہریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثلة لا ترد دعوتهم ، الصائم حین افطر ، و الامام العادل ، و دعوة المظلوم یرفعها الله دون الغمام و تفتح لها ابواب السماء و یقول بعزتی لا نصرك و لو بعد حین ۔ فتاوی رضویه ۴/۲۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار جب روزہ افطار کرے، منصف بادشاہ اور مظلوم کہ اللہ اس کی دعا کو بادلوں کے اوپر لیجاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری ضرور مدد کرونگا۔ خواہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد۔۱۲م

(۲) چار اشخاص کی دعا مقبول ہے

۲۰۴۲۔ **عن** واثلة بن الا سقع رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اربع دعوتهم مستجابة ، الامام العادل ، و الرجل یدعو لاخیه بظهر الغیب ، و دعوة المظلوم ، ور جل یدعو لوالدیه ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چار لوگوں کی دعا مقبول ہے، منصف بادشاہ، مومن کے لئے پیٹھ پیچھے

۲۰۴۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات ، ۲/۱۹۹
السنن لا بن ماجه ، باب فی الصائم لا ترد دعوته ، ۱/۱۲۶
السنن الکبری للبیهقی ، ۳/۳٤٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۲۱۳
نصب الرایة للزیلعی، ٤/٦٨ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۸۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۲٥، ۲/۱۰۰
کشف الخفا للعجلونی، ۱/۳۸۸ ☆
۲۰٤۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰٥، ۲/۹۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/٦۳

دعائے خیر کرنے والا، مظلوم کی دعا، اور آدمی کی دعا والدین کے لئے۔۱۲م

۲۵۴۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اربع دعوات لا یرد ،دعوة الحاج حتی یرجع ، و دعوة الغازی حتی یصدر ، و دعوة المریض حتی یبرأ ، و دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب ، اسرع هذه الدعوات اجابة دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چار لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے، حاجی کی دعا قبول ہے جب تک واپس آئے، مجاہد کی دعا جب تک فارغ ہو، مریض کی دعا جب تک صحت مند ہو، اور کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے، اوران تمام دعاؤں میں جلدی مقبول ہونے والی یہی دعا ہے۔۱۲م

(۳) حاجیوں کی دعا مقبول ہے

۲۵۴۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحاج و العمار و فد الله ، ان دعوه اجابهم ، و ان استغفر غفرلهم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حاجی اور عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوگوں کے نمائندے ہیں۔ اگر دعا کریں تو دعا قبول ہوتی ہے اور مغفرت چاہیں تو مغفرت کی جاتی ہے۔

۲۵۴۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی

۲۵۴۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۳۰۴، ۹۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۲/۱

۲۵۴۴۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعا الحاج، ۲۱۳/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۶۷/۲ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۱۹۷/۶
السنن الکبری للبیهقی، ۲۶۲/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۵۳۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۱۱/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۲/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۰/۱ ☆ المغنی للعراقی ۲۴۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۱۵ ،۸/۵ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۴۲۱/۱

۲۵۴۵۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الحاج ، ۲۱۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۲۲/۱۲ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۹۶۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۳۰/۱ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۰۶۰۲، ۳۰۲/۴

الله تعالىٰ عليه وسلم : الغازى فى سبيل الله ، و الحاج و المعتمر و فد الله دعاهم فاجابوه سالوه فاعطاهم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنیوالا اور حاجی وعمرہ والے اللہ تعالیٰ کے قاصد اور نمائندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو حاضر ہوئے۔ تو اب اس سے یہ دعا کریں تو قبول ہوگی۔١٢م

٢٠٤٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال ؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا لقيت الحاج فسلم عليه و صافحه و مره ان يستغفر لك قبل ان يدخل بيته فانه مغفور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کہ وہ مغفور ہے۔

(۴) احسان مندی کی دعا محسن کے حق مقبول ہے

٢٠٤٧۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : دعاء المحسن اليه للمحسن لا يرد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان مند کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے۔١٢م

(۵) مسلمانوں کی اجتماعی دعا مقبول ہے

٢٠٤٨۔ **عن** حبيب بن مسلمة فهرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله

٢٠٤٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٦٩ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ٤/١٦
كشف الخفا للعجلوني، ٢/٥٤٨ ☆ ميزان الاعتدال للذهبي، ٧٨٢٧
كنز العمال للمتقى، ١١٨٢٣، ٥/١٠ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٢٥٣٨

٢٠٤٧۔ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٢٥٦ ☆

٢٠٤٨۔ المستدرك للحاكم، ٣/٣٩٠ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٤/٢٦
مجمع الزوائد للهيثمى، ١٠/١٧٠ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٣٦٧، ٢/١٠٧

صلی اللہ تعالیٰ عیہ و سلم :لایجتمع ملأ فیدعو بعضھم و یؤمن بعضھم الا اجابھم اللہ تعالیٰ ۔

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جگہ جمع ہوکر لوگ دعا کریں کہ کوئی دعا کرے اور سب آمین کہیں تو سب کی دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

(۶) جلدی نہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۴۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یستجاب لا حدکم مالم یعجل ، یقول : دعوت مالم یستجب لی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کروکہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سگان دنیا کے امیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس امیدواری میں گزارتے ہیں۔صبح وشام ان کے دروازے پر دوڑتے ہیں۔اور وہ ہیں کہ رخ نہیں ملاتے ،بارنہیں دیتے، جھڑکتے ،دل تنگ کرتے ،ناک بھوں چڑھاتے ہیں ۔امیدواری میں لگایا تو بیگار ڈالی ، یہ حضرت گرہ سے کھاتے ،گھر سے منگاتے ،بیکار بیگار کی بلا اٹھاتے ہیں،اور وہاں برسوں گزریں ہنوز روز اول ہے،مگر یہ نہ امید توڑیں،نہ پیچھا چھوڑیں۔

اور احکم الحاکمین ،اکرم الاکرمین عزجلالہ کے دروازے پر اول تو آتا ہی کون ہے،اور آئے بھی تو اکتاتے گھبراتے ،کل کا ہوتا آج ہو جائے ،ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی ۔صاحب پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا، یہ احمق اجابت کا دروازہ اپنے لئے خود بند کرلیتے ہیں،اور پھر بعض تو ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال وادعیہ کے اثر سے بے اعتقاد،

۲۰۴۹۔ السنن لا بن ماجہ،　　باب استجباب لا حد کم مالم لعجل،　　۲/ ۲۸۲

المسند لا حمد بن حنبل،　　۲/۳۹۶　☆　الجامع الصغیر للسیوطی،　　۲/ ۵۹۰

فتح الباری للعسقلانی ،　　۱۱/ ۱۴۰　☆　الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ۴۹۰

بلکہ اللہ عزوجل کے وعدہ وکرم سے بے اعتماد، والعیاذ باللہ الکریم الجواد، ایسوں سے کہا جائے، اے بے حیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اول تو آپ لجاؤ گے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں، اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں۔ اور غرض دیوانی ہوتی ہے، کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا اصلا محل شکایت نہ جانو گے۔ کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانچو۔ پھر تم مالک علی الاطلاق عز جلالہ کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔ اس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نہ خواہی قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے۔

او احمق! پھر فرق دیکھ، اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر ایک ایک رؤئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے تیری حفاظت کو پہرہ دے رہے ہیں۔ تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت وعافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانا ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روانی، اعضا میں طاقت، آنکھوں میں روشنی، بے حساب کرم، بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں تو تو کس منہ سے شکایت کرتا ہے۔ تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کاہے میں ہے۔ تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنیوالی تھی کہ اس دعا نے دفع کی۔ تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے۔ اس کا وعدہ سچا ہے۔ ہاں بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا، اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کر لیا والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

اے ذلیل خاک، اے آب ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف کو غور کر۔ کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک متعالی نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے اور اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتے ہیں، لاکھوں مرادیں اس فضل عظیم پر نثار، او بے صبرے! ذر بھیک مانگنا سیکھ، اس آستانہ رفیع کی خاک پر لوٹ جا اور لپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں۔ بلکہ اسے پکارنے، اس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ ومراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے محروم ہرگز نہ پھرے گا۔ کہ

ع، من دق باب الکریم انفتح ☆ و باللہ التوفیق

ذیل المدعا ص ۳۶

(۷) راحت میں دعا کرنا مصائب میں دعا کی قبولیت کی نشانی ہے

۲۵۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من سرّه ان يستجيب الله له عند الشدائد و الكرب فليكثر الدعا فی الرخاء ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہیئے کہ آسائش کے وقت دعا کی کثرت کرے۔ ذیل المدعا ص ۳۷

(۸) پریشان حال مؤمن کی دعا بہتر ہے

۲۵۵۱۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اغتنموا دعوة المؤمن المبتلی ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مبتلاء کی دعا غنیمت جانو۔ ذیل المدعا

(۹) تین اشخاص کی دعا مقبول نہیں

۲۵۵۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ثلثة يدعون الله فلا يستجاب لهم ، رجل كانت تحته امرأة سئية فلم يطلقها ، و رجل كان له مال فلم يشهد عليه ، و رجل اتی سفيها ماله ، و قد قال الله عزوجل "و لا توتو السفهاء امولكم ۔"

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ جس کا کسی پر آتا تھا اور اس کے گواہ نہ کرلئے ، تیسرا وہ جس نے سفیہ بے عقل کو مال سپرد کر دیا حالانکہ

۲۵۵۱۔ كشف الخفا للعجلونی، ۱۶۸/۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۷۸/۱
۲۵۵۲۔ المستدرك للحاكم، ۳۳۱/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ۲۱۶/۱
كنز العمال للمتقی ، ۴۳۸۲۵ ، ۳۵/۱۶ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱۴۶/۱۰

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سفیہوں کو اپنا مال نہ دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: و باللہ التوفیق : ظاہراس سے مراد یہ ہی کہ اس خاص بارے میں ان کی دعا نہ سنی جائے گی۔ نہ یہ کہ جو ایسا کرے مطلقا اس کی کوئی دعا کسی امر میں قبول نہ ہو۔ اوران امور میں عدم قبول کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کئے ہیں۔

عورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت کہ ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے، اس کی کجی ہرگز نہ جائے گی، سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی۔ اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ پس یا تو آدمی اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دے دے۔ کہ نہ طلاق دیتا ہے، اور نہ صبر کرتا ہے بلکہ بد دعا دیتا ہے تو قابل قبول نہیں۔

یونہی جب گواہ نہ کئے خود اپنا مال مہلکہ میں ڈالا۔ اور سفیہ کو دینا بربادی کے لئے پیش کرنا ہے۔ پھر دانستہ مواقع مضرت میں پڑ کر یہ خلاصی مانگنا حماقت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ خویشتن کردہ را علاجے نیست۔ فقیر کے خیال میں ظاہرا معنی حدیث یہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر نے اس تحریر کے چند روز بعد الاشباہ والنظائر میں دیکھا، کہ فوائد شتی میں محیط کی کتاب الحجر سے یہ تین شخص نقل کئے کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

علامہ حموی نے غمز العیون والبصائر میں احکام القرآن امام ابوبکر جصاص سے نقل کیا: کہ ضحاک نے اپنے دین پر گواہ نہ کرنے والے کی نسبت کہا: ان ذھب حقه لم یؤجر، وان دعا علیه لم یجب ، لانه ترك حق اللہ تعالیٰ و امره۔

یعنی اگر اس کا حق مارا گیا تو کچھ اجر نہ پائے گا اور اگر مدیون پر بددعا کرے تو قبول نہ ہوگی کہ اس نے اللہ عزوجل کا حق چھوڑا اور اس کے امر کا خلاف کیا۔ یعنی قولہ تعالیٰ واشھدوا اذا تبایعتم۔ اور خرید و فروخت پر گواہ بنالو۔ یہ تعلیم بحمدہ تعالیٰ اس معنی کی مؤید ہے جو فقیر نے سمجھے یعنی ان کی دعا قبول نہ ہونا خاص اسی بارے میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۳۷

(۱۰) تین مقامات پر دعا مقبول ہے

۲۵۵۳۔ **عن** ربیعة بن وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة مواطن لا ترد فیها دعوة عبد ، رجل یکون فی بریة حیث لا یراه احد الا الله فیقوم فیصلی، و رجل یکون معه فئة فیفر عنه اصحابه فیثبت ، و رجل یقوم اخر اللیل ۔

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مواقع پر کسی بندے کی دعا رد نہیں ہوتی۔ایک وہ شخص جو خشکی کے کسی ایسے مقام پر ہو جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔دوسرا وہ شخص جو اس کے ساتھ کوئی جماعت مصروف جہاد ہو لیکن سب اس کو چھوڑ کر چلے جائیں اور وہ ثابت قدم رہے، تیسرا وہ شخص کہ آدھی رات کے بعد عبادت میں مصروف ہو۔۱۲م

(۱۱) مزارات پر جا کر دعا کرنے کا ثبوت

۲۵۵٤۔ **عن** مالك الدار رضی الله تعالیٰ عنه قال : اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فجاء رجل "هو البلال بن الحار ث المزنی الصحابی " رضی الله تعالیٰ عنه الی قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یارسول الله ! استسق الله لامتك فانهم قد هلکو ا ، فاتاه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المنام فقال : ائت عمر فاقرأه السلام و اخبر هم انهم سیسقون ۔

حضرت مالک دار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجائے بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگیئے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں ۔ رحمت عالم صلی

۲۵۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی ۲۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۳٦، ۱۰۲/۲

۲۵۵٤۔ المصنف لا بن أبی شیبة ۳۲/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۳۵۳۵، ۸/ ٤۳۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جاکر اسے سلام پہونچا اور لوگوں کو خبر دے، اب پانی آیا چاہتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۴۸

(۱۲) اپنے لئے دوسروں سے دعا کراؤ

۲۰۰۰۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا اردت الی مکة قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتنسانایا اخی ! من دعائك۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بھائی! مجھے اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔۱۲م

(۱۳) بزرگوں سے دعائے مغفرت کراؤ

۲۰۰٦۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اویس القرنی فقال: فمن لقیه منکم فلیستغفر لکم

فتاوی رضویہ ۴/۲۴۷

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ان سے ملاقات کرے وہ تم سب کے لئے دعائے مغفرت کرائے۔۱۲م

۲۰۰۰۔ السنن لابن ماجة، باب فضل الحاج، ۲/۲۱۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۲۵۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۳/۱۹۵ ☆ الاذکار النودیه، ۱۹۷
کنز العمال للمتقی ۱۲۹٤۳، ۵/۳۰۱ ☆
۲۰۰٦۔ الصحیح لمسلم، باب فضائل اویس القرنی، ۲/۳۱۱

۵۔مسنون دعائیں

(۱)نماز کے بعد کی دعا

۲۵۵۷۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من دعا بھذ االدعاء بعد کل صلوۃ اللھم فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشھادۃ الرحمن الرحیم انی اعھد الیك فی ھذہ الحیاۃ الدنیا بانك انت اللہ لا الہ الا انت وحدك لا شریك لك و ان محمدا عبد ك ورسولك فلا تکلنی الی نفسی فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعد نی فی الخیر ، و انی لا اعلق الا برحتمك فاجعل رحتمك لی عھدا عندك تودیہ الی یوم القیامۃ انك لا تخلف المعیاد ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھی ۔ اللھم فاطر السموات و الارض ، عالم الغیب و الشھادۃ ، الرحمن الرحیم ، ابی اعھد الیك فی ھذہ الحیاۃ الدنیا و ان محمد ا عبد ك و رسولك ، فلا تکلنی الی نفسی،فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی فی الخیر ، و نی لااعلق الابرحتمك فاجعل رحمتك لی عھد ا عندك تودیہ الی یوم القیامۃ ، انك لا تخلف المیعاد ۔
فرشتہ اس دعا کولکھ کرمہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے ،فرشتہ ساتھ لائے اورندا کیجائے عہد والے کہاں ہیں ۔انہیں وہ عہدنامہ دیدیا جائے ۔

(۲)مسنون دعائیں

۲۵۵۸۔**عن** عبد اللہ بن یزید الخطمی الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم ان ما رزقتنی مما احب فاجعلہ قوۃ لی فیما تحب ، اللھم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعلہ فراغا لی فیما تحب ۔

۲۵۵۷۔ الجامع للترمذی، ابواب المدعوات ، ۱۸۷/۲

۲۵۵۸۔ الجامع للترمزی، ابواب الدعوات ، ۱۷۹/۲

کنز العمال للمتقی ، ۳٦۳۲ ،

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس طرح دعا کی۔ اللهم ! ما رزقتنی مما احب ، فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللهم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغالی فیما تحب۔

۲۵۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کنت نائمة الی جنب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ففقد ته من اللیل فلمسته فوقع یدی قدمیه و هو ساجد و هو یقول : اعوذ برضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں سو رہی تھی، میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور کو نہ پایا لہذا میں نے ٹٹولنا شروع کیا تو میرے ہاتھ آپکے مبارک قدموں پر پڑے جبکہ حضور سجدہ میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ اعوذبرضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك ۔۱۲م

۲۵۶۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی مرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم , اللهم لك الحمد کالذی تقول، و خیرا مما نقول۔　ذیل المدعا ص ۲۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح دعا کی۔ اللهم لك الحمد کالذی تقول ، و خیرا مما نقول ۔۱۲م

۲۵۶۱۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا اتی رسول الله

۲۵۵۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۸۷/۲
الصحیح لمسلم، باب ما یقول فی الرکوع و السجود، ۱۹۲/۱
السنن لا بن ماجه ، باب ما لعوذمنة رسو ل الله ﷺ، ۲۸۱/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۹۶/۱
۲۵۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹۴/۱ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ۱۷۵/۵
۲۵۶۱۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۱۹۷/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال :ادع اللہ لی ان یعافینی فقال : ان شئت اخرت لك و هو خیر ، و ان شئت دعوت ، فقال : ادعه ، فامره ان یتوضأ فیحسن وضوءہ و یصلی رکعتین و یدعو بهذا الدعاء ، اللهم انی اسألك و اتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا رسول اللہ ! انی قد توجهت بك الی ربی فی حاجتی هذہ لتقضی اللهم فشفعه فی ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نابینا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کردیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس مصیبت کا اجر وثواب آخرت کے لئے اٹھا رکھو۔ اور اگر چاہو تو میں دعا کئے دیتا ہوں۔ بولے: حضور دعا فرمادیں۔ حضور نے انکو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ دو رکعت نماز ادا کریں اور یہ دعا پڑھیں۔ اللهم! انی اسألك و اتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا رسول اللہ انی قد توجهت بك فی حاجتی هذہ لتقضی ، اللهم فشفعه فی ۔ ۱۲م

۲۵۶۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا قال العبد : یا رب ! یا رب! قال اللہ تبارك و تعالیٰ : لبیك ، عبدی سل تعط ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ یارب! یارب! کہتا ہے تو اللہ عزوجل لبیک فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: اے میرے بندے مانگ کہ تجھے دیا جائے۔

۲۵۶۳۔ **عن** هشام بن أبی رقیة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان ابا الدرداء و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال : ان اسم اللہ الاکبر رب ، رب۔

حضرت ہشام بن ابی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء

۲۵۶۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۸۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۲۲۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۱۵۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۲، ۲/۶۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۴ ☆
۲۵۶۳۔ المستدرك للحاکم، ۱/۶۸۴ ☆

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اسم اعظم رب، رب، ہے
ذیل المدعا ص ۶۳

۲۵۶۴۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : ان ام سليم غدت على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : علمنى كلمات اقولهن فى صلوتى فقال : كبرى الله عشرا ، و سجى الله عشرا ، واحمديه عشرا ، ثم سلى ما شئت يقول: نعم ، نعم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبح کے وقت حاضر آئیں اور عرض کی حضور مجھے کچھ ایسے کلمات تعلیم فرمائیں کہ میں اپنی نماز میں کہا کروں۔ ارشاد فرمایا: دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، پھر جو چاہو مانگو کہ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ اچھا اچھا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا طریقہ یوں ہو کہ دو رکعت نفل باوضوئے تازہ وحضور قلب پڑھے، اور قعدے میں بعد درود شریف اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، دس دس بار کہہ کر دعائے مقصود ایسے لفظوں سے کرے جو مخل نماز نہ ہوں۔ مثلا " اسئلك ان تقضى لى حاجاتى كلها فى الدنيا ء و الآخرة ما كان منها لى خيرا و لك رضا يا ارحم الراحمين۔ آمین ۔
ذیل المدعا ص ۱۷۴

حاکم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام ترمذی نے حسن قرار دیا۔

۲۵۶۵۔ **عن** عبد الله بن اوفى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من كانت له الى الله حاجة او الى احد من بنى آدم فليتوضأ

۲۵۶۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صلوة التسبیح ۶۳/۱
المستدرك للحاكم، ۴۶۲/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۸۱/۳
۲۵۶۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صلوة الحاجة ۶۳/۱
السنن لا بن ماجه، باب ما جاء فی صلوة الحاجة، ۱۰۰/۱

ولیحسن الوضوء ثم یصل رکعتین ، ثم لیثن علی الله و لیصل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا اله الا الله الحلیم الکبیر سبحان الله رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین ، اسئلك موجبات رحمتك و عزائم مغفرتك و الغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم ، لا تدع لی ذنبا الاغفرته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هی لك رضا الا قضیتها یا ارحم الرحمین ۔　　ذیل المدعا ص ۱۷۵

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جسکو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی انسان سے تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔ لا اله الا الله الحلیم الکبیر ، سبحان الله رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین اسئلك موجات رحتمك و عزائم مغفرتك ، و الغنیمة من کل بر ، و السلامة من کل اثم ، لا تدع لی ذنبا الاغفر ته و لا هما الافرجته ، و لا حاجة هی لك رضا الاقضیتها یا ارحم الرحمین ۔ ۱۲م

۲۵۶۶۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : یا علی ! الا اعلمك دعاء اذا اصابك غم اوهم تدعوبه ربك فیستجاب لك باذن الله و یفرج عنك ۔ توضأ و صل رکعتین ، و احمد الله ، و اثن علیه ، و صل علی نبیك ، و استغفر لنفسك و للمؤمنین و المؤمنات ، ثم قل : اللهم ! انت تحکم بین عبادك فیما کانو ا فیه یختلفون ۔ لا اله الا الله العلی العظیم ، لا اله الا الله الحکیم الکبیر ، سبحان الله رب السمو ت السبع و رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین ، اللهم ! کاشف الغم ، مفرج اللهم ، مجیب دعوة المضطرین اذا د عوتك ، رحمن الدنیا ء والآخرة و رحیمها ، فارحمنی فی حاجتی هذه بقضائها و نجاحها رحمةتغنینی بها عن رحمة من سواك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ارشادفرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں وہ دعا نہ بتادوں کہ جب جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہوتو اسے عمل میں لاؤ، باذن اللہ تمہاری دعا قبول ہو

۲۵۶۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۴۷۷

اور غم دور ہو۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھو، اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود خوانی، اور اپنے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرو۔ پھر کہو۔ اللهم ! ا ب تحكم بين عبادك فيما كانو ا فيه يختلفون لا اله الا الله العلى العظيم . لا اله الا الله الحكيم الكريم ، سبحان الله رب السموات السبع و رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين ، اللهم ! كاشف الغم ، مفرج اللهم مجيب دعوة المضطرين اذا دعوك ، رحمن الدنيا و الآخرة و رحيمهما ، فارحمنى فى حاجتى هذة بقضائها و نجاحها رحمة تغنينى بها عن رحمة من سواك ۔

۲۵۶۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اثنتى عشرة ركعة تصليهن من ليل اونهار ، و تشهد بين كل ركعتين ، فاذا تشهدت فى اخر صلوتك فاثن على الله عزوجل ، و صل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، و اقرأ و انت ساجد ا فاتحة الكتاب ، سبع مرات ، و آية الكرسى سبع مرات ، و قل : لا اله الا الله و حده لا شريك له ، له الملك و له الحمد ، و هو على كل شئ قدير عشر مرات ثم قل : اللهم !انى اسئلك بمعاقد العزمن عرشك ، و منتهى الرحمة من كتابك ،و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة، ثم سل حاجتك ، ثم ارفع رأسك ، و سلم يمينا و شمالا ، و لا تعلموها السفهاء فانهم يدعون بها فيستجابون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات یا دن میں بارہ رکعتیں ، اور دو رکعت پر التحیات پڑھ، پچھلی التحیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بجالا، پھر سجدہ میں فاتحہ سات بار، آیۃ الکرسی سات بار، لا اله الا الله و حده لا شريك له ، له الملك و له الحمد و هو على كل شئ قدير ، دس بار پڑھو، پھر کہہ " اللهم انى اسئلك بمعا قد العزمن عرشك و منتهى الرحمة من كتابك و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة " پھر اپنی حاجت مانگ، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر۔ اور اسے بے

۲۵۶۷۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/۴۷۷ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۴/۲۷۲
اتحاف السادة للزبيدى ، ۵/۴۴ ☆

وقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی۔ ذیل المدعاص ۱۷۶

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احمد بن حرب وابراہیم بن علی، اور ابوذکریا وحاکم نے کہا: ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق پایا؛ فقیر کہتا ہے: غفر اللہ تعالیٰ لہ، فقیر نے بھی چند بار تجربہ کیا، تیر بے خطا پایا۔ یہاں تک کہ بعض اعزہ کے مرض کو امیداد شدید و اشتداد مدید ہوا حتی کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہوگئے۔ سب اقارب رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازہ کریم پر حاضر ہوا، یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا اور وسوسہ تھا کہ شاید خبر نوع دگر سننے میں آئے، وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا اور چند روز میں قوت بھی آگئی۔ وللہ الحمد۔

فائدہ: یہ حدیث ابن عساکر نے بہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں اس نماز کا وقت بعد مغرب معین کیا، اور فاتحہ وآیۃ الکرسی و کلمہ مذکور پڑھنے کے لئے بارہویں رکعت کا پہلا سجدہ اور دعا" اللھم انی اسئلك 'پڑھنے کو اس کا دوسرا سجدہ رکھا، نہ یہ کہ بعد 'التحیات ' کے سلام سے پہلے ایک سجدہ جداگانہ میں پڑھی جائیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اقول: مگر ہمارے جمہور ائمہ لفظ اسئلك بمعاقد الغرمن عرشك ، کو منع فرماتے ہیں۔ ہدایہ وقایہ وتنویر الابصار و درمختار و شرح جامع صغیر امام قاضی خان وتمرتاشی ومحبوبی وغیرہا کتب فقیہ میں اس کی ممانعت مصرح،

علامہ ابن امیر الحاج نے حلیہ میں تصریح فرمائی کہ، یوں کہنا مکروہ تحریمی قریب بحرام قطعی ہے۔ اور یہ حدیث بشدت ضعیف ہے کہ اس باب میں ہرگز قابل استناد نہیں ہوسکتی۔ تو ان ترکیبوں سے یہ لفظ کم کردینا ضروری ہے۔

ثم اقول: سجدے بلکہ قیام کے سوا نماز کے کسی فعل میں قرآن عظیم کی تلاوت حدیث وفقہ دونوں سے منع ہے یہاں تک کہ سہواً پڑھے تو سجدہ لازم، اور عمداً پڑھے تو اعادہ واجب تو ضرور ہے کہ فاتحہ، آیۃ الکرسی جو سجدے میں پڑھی جائیں گی ان سے ثنائے الٰہی کی نیت

ہے، تو جتنی رکعات ایک نیت سے پڑھی جائیں ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود دعا سب کچھ ہو، اور ہر تیسری کے آغاز میں سبحانك اللھم و اعوذ بھی ہو۔

ثم اقول: ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے، اور رات کو آٹھ سے زائد، وظاہر اطلاق الکراھۃ کراھۃ التحریم، وقد نص فی رد المحتار علی انه لا یحل فعله، مگر دن کی کراہت متفق علیہ اور رات کی کراہت میں اختلاف ہے۔ امام شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا: رات کو آٹھ سے زیادہ بھی مکروہ نہیں۔ فتاوی خلاصہ میں اسی کو صحیح کہا، و عامتھم علی الکراھیة و صححھا فی البدائع۔ تو یہ نماز اگر ہو شب میں ہو کہ ایک تصحیح پر کراہت سے محفوظ رہے۔

ذیل المدعا ص۱۷۹

(۳) اللہ تعالیٰ کی محبوب دعا

۲۰٦۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ما من دعاء احب الی الله تعالیٰ من ان يقول العبد : اللهم اغفر لامة محمد رحمة عامة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے۔ الٰہی! امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عام رحمت فرما۔

ذیل المدعا ص۲۷

(۴) عافیت کی دعا کرو

۲۰٦۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اکثر الدعابالعافية ۔

۲۰٦۸۔ الكامل لا بن عدى، ٤/٣١٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٤٩٠
۲۰٦۹۔ الجامع الصغير للسيوطى، ١/٨٦ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عافیت کی دعا اکثر مانگ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۸۵ے

کتاب الذکر
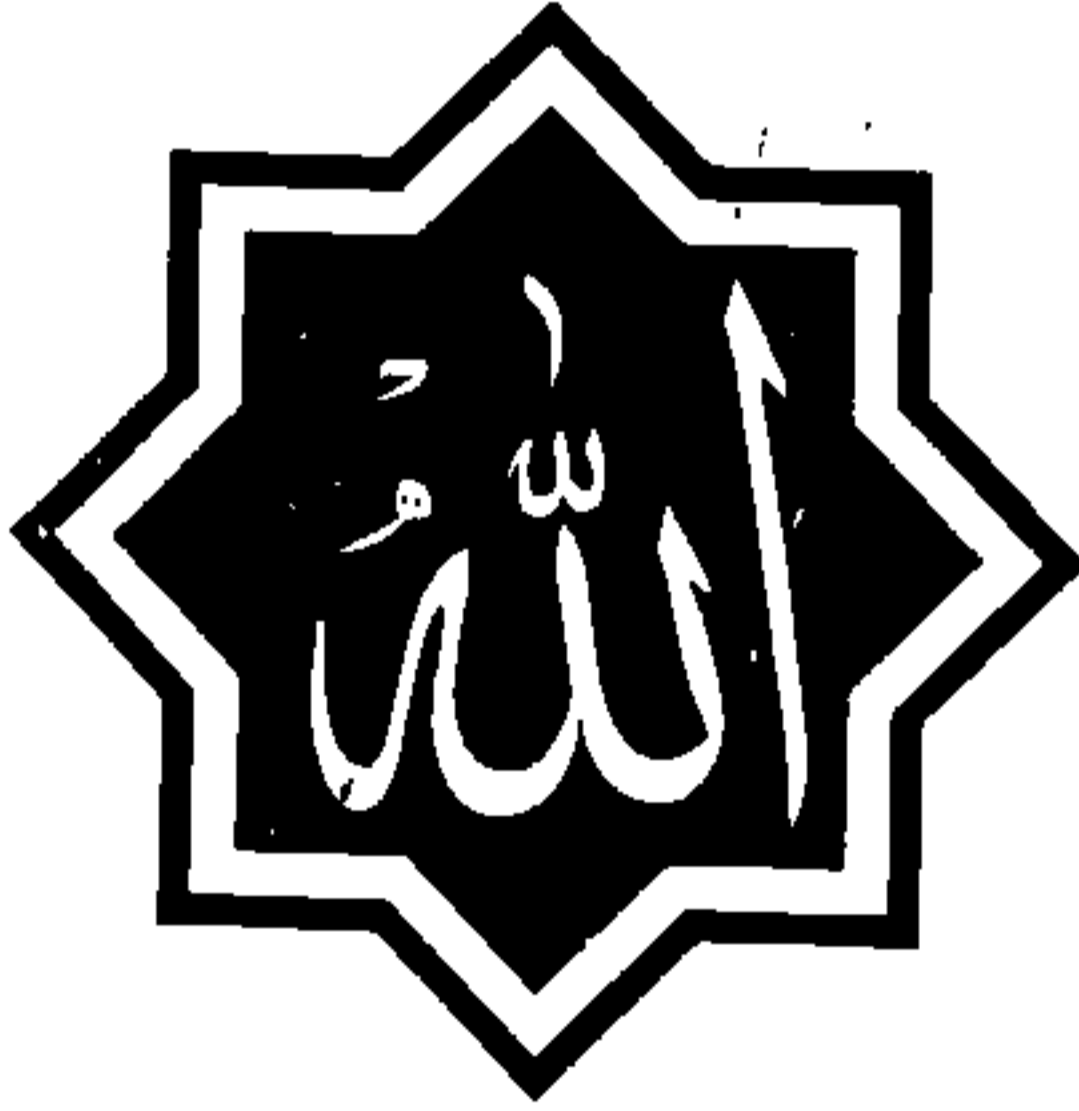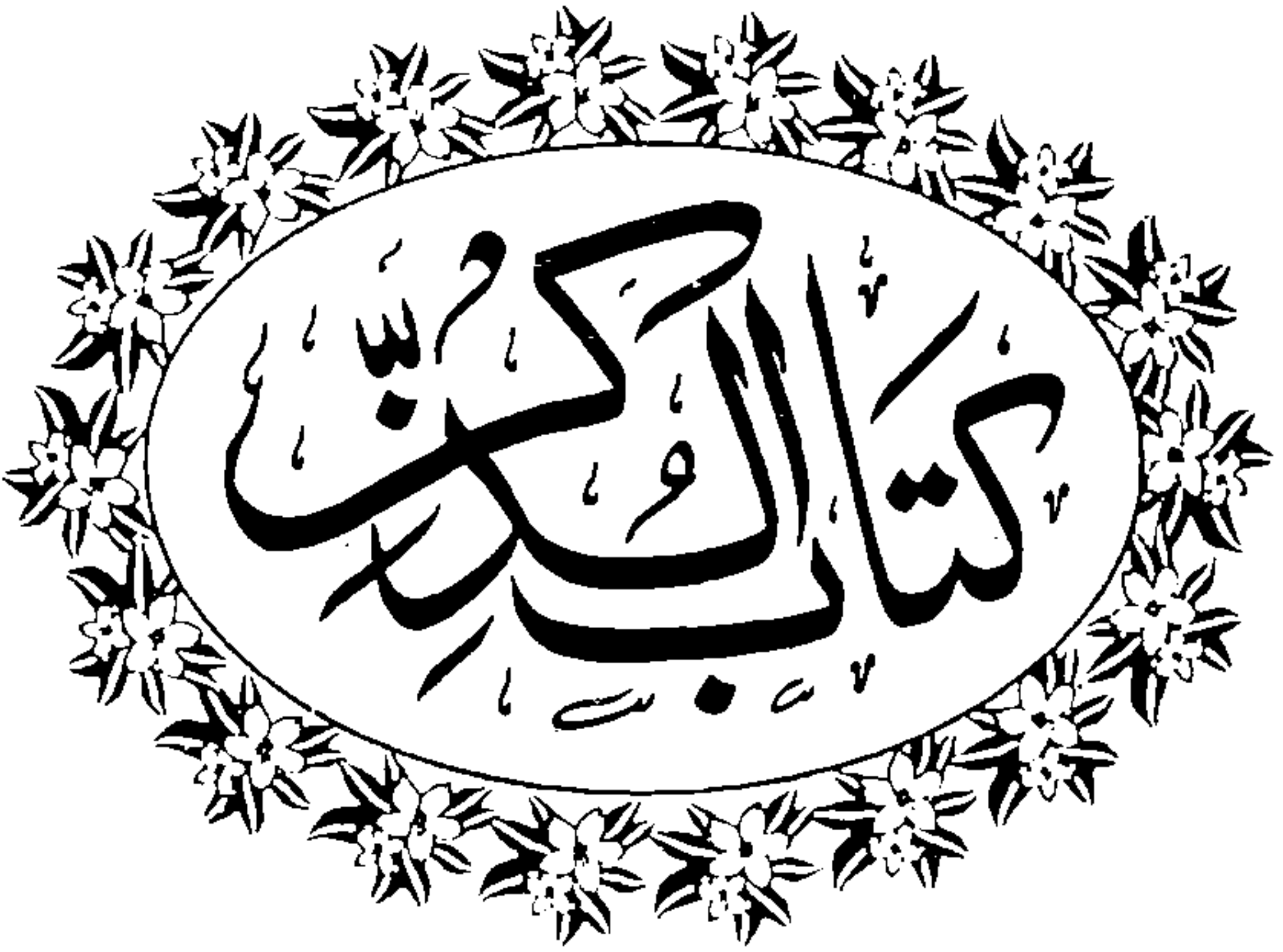
ابواب
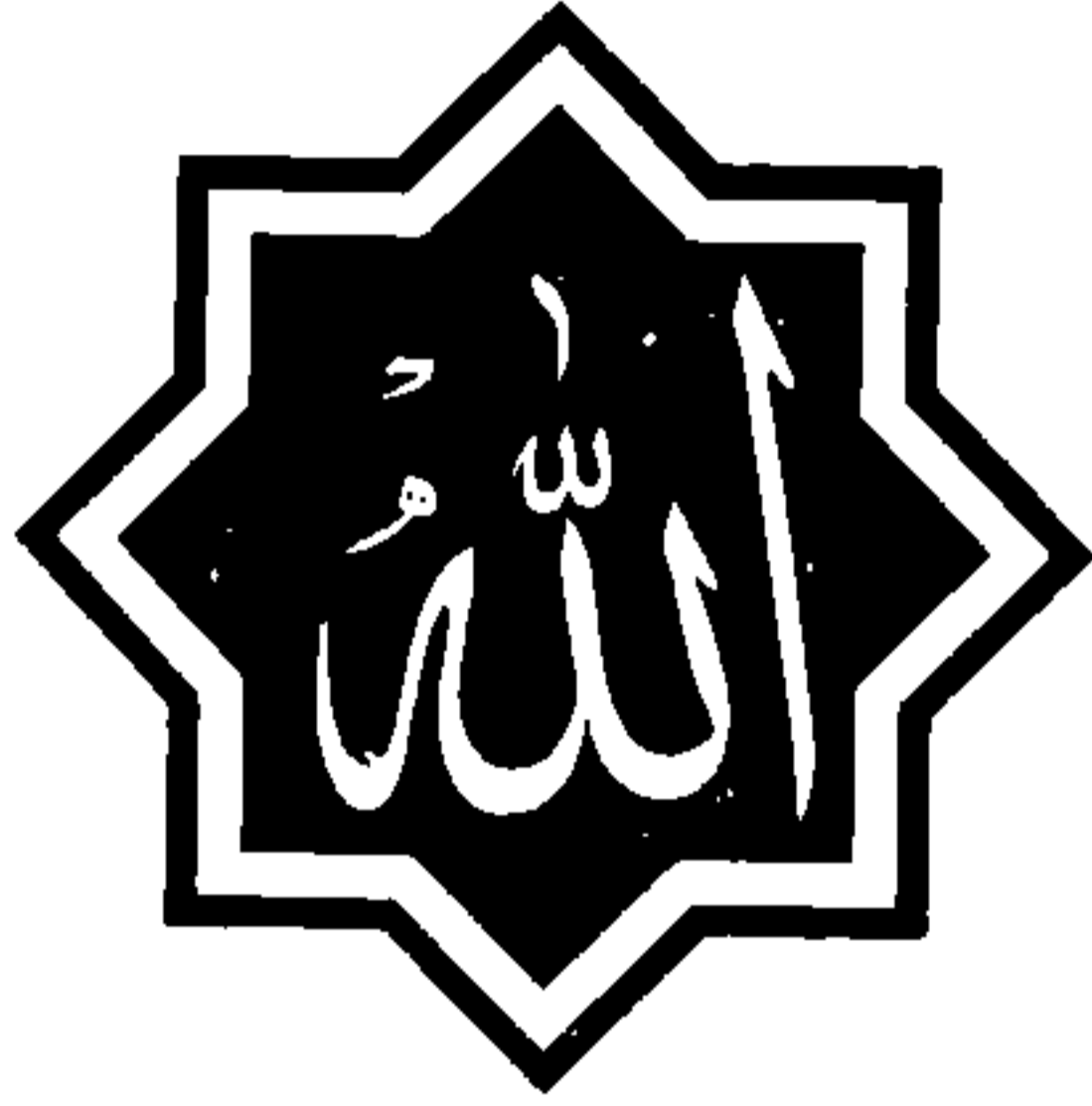
فضائل ذکر

(۱) فضیلت ذکر

۲۵۷۰۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يذكر الله على كل احيانه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جمیع اوقات میں ذکر الٰہی فرماتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۱۷

۲۵۷۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان لله ملائكة يطوفون فى الطرق يلتمسون اهل الذكر ، فاذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادو، هلموا الى حاجتكم فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا ، قا ل :فيسئلهم ربهم ، و هو اعلم منهم، ما يقول عبادى؟ قال : تقول : يسبحونك و يكبرونك ويحمدونك ويمجدونك ، قال فيقول : هل رأونى ؟ قال: فيقولون: لا والله! ما رأوك ، قال: فيقول :كيف لو رأونى ؟ قال : يقولون: لو رأوك كانوا إشدلك عبادة و اشدلك تمجيدا و اكثرلك تسبيحا ، قال : يقول : فما يسئلون ؟ قالوا : يسئلونك الجنة ، قال : يقول : و هل رأوها ؟ قال : يقولون: لا و الله يا رب !ما رأوها ، قال : يقول : فكيف لو انهم رأوها ؟ قال : يقولون :لو انهم رأوها ، كانوا اشد عليهاحرصا و اشد له طلبا و اعظم فيها رغبة ، قال : فمما

۲۵۷۰۔ الجامع للترمذى، باب ماجاء ان دعوة المسلم، مستجابه، ۲/ ۱۷۴
الصحيح لمسلم، ۱۳۹۰، باب ذكر الله تعالىٰ فى حال الجنابة ، ۱/ ۱۶۲
السنن لا بى داؤد، باب فى الرجل يذكر الله تعالىٰ على غير طها، ۱/ ۴
السنن لا بن ماجه، باب ذكر الله عزوجل على الخلاء ، ۱/ ۲۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۳۹ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱/ ۹۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۴۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲/ ۲۸۷
كنز العمال للمتقى ، ۱۷۹۸۰، ۷/ ۶۵ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲/ ۴۴
التفسير للقرطبى ، ۴/ ۳۱۰ ☆ المسند لا بى عوانه ، ۱/ ۲۱۷
۲۵۷۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب فضل ذكر الله تعالىٰ ، ۲/ ۹۴۸

يتعوذون قال : يقولون : من النار ، قال : يقول : و هل رأوها ؟ قال : يقولون : لا والله يا رب ! ما رأوها ، قال : يقول فكيف لو رأوها ؟ قال : فيقولون : لو رأوها كانوا اشد منها فرارا و اشد لها مخافة ، قال: فيقول : فاني اشهد كم اني قد غفرت لهم ، قال:يقول : ملك من الملائكة فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة ، قال : هم الجلساء لا يشقي جليسهم ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گشت کرتے ہیں، جب کسی جماعت کو ذکر خدا اور رسول میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے ساتھیوں کو ندا کرتے ہیں کہ ادھر آؤ دیکھو یہ لوگ ذکر میں محو ہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ سب مل کر آسمان دنیا تک ان سب کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کا رب ان سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی بڑائی، خوبی اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے کیا مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، بہت زیادہ بزرگی بیان کریں، اور بہت زیادہ پاکی بولیں۔ پھر فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کا دیدار کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے رب خدا کی قسم! اس کو تو نہیں دیکھا، فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں : اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی نہایت حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت کچھ رغبت کریں۔ پھر فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کو ملاحظہ کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم! اسے نہیں دیکھا۔ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو اس سے بھاگیں اور نہایت خوفزدہ ہوں۔ فرماتا ہے گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ یہ سن کر کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص تو اپنی کسی ذاتی غرض کے تحت آیا تھا فرماتا ہے۔ وہ ان ذاکرین

وسامعین کا ہم نشین تھا اور ذاکرین کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔۱۲م

۲۵۷۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لله تبارك و تعالیٰ ملائكة سيارة فضلاً يبتغون مجالس الذكر ، فاذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا معهم و حف بعضهم بعضا باجنحتهم حتی ملؤا مأبينهم و بين السماء الدنيا ، فاذا تفرقوا عرجوا و صعدوا الی السماء قال . فسألهم الله عزوجل و هو اعلم بهم من اين جئتم ، فيقولون جئنا من عبادلك فی الارض يسبحونك و يكبرونك و يهللونك و و يحمدونك ويسئلونك ، قال : و ما ذا يسئلوننی ؟ قالوا: يسئلونك جنتك ، قال : وهل رأوا جنتی ؟ قالو: لا ای رب ! قال : فكيف لو رأواجنتی ؟ قالوا : و يستجيرونك ، قال : و مما يستجيرونی ، قالوا :من نارك يا رب ! قال : و هل رأوانار ی ؟ قالوا: لا ،۔ قال : فكيف لو رأوانار ی ، قالوا : و يستغفرونك ، قال : فيقول : قد غفرت لهم و اعطيتهم ما سئالوا ، و اجرتهم مما استجاروا ، قال :يقولون : رب ! فيهم فلان عبد خطاء ؟ انما مر فجلس معهم ، قال فيقول:و له غفرت ، هم القوم لا يشقٰی بهم جليسهم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت ایسی ہے جو ذکر خدا اور رسول کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب انکو کہیں ذکر کی مجلس ملجاتی ہے تو وہاں شریک ہو جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض بعض کو ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین وآسمان کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے، جب وہاں سے فارغ ہوتے ہیں تو آسمان پر پہونچتے ہیں۔حضور فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ علیم وبصیر ہونے کے باوجود پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے؟ کہتے ہیں: ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے جو تیری پاکی بیان کررہے تھے، تیری بڑائی، توحید اور حمد وثنا میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعا میں مشغول۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کی دعا کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت کو مانگ رہے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! فرماتا ہے: تو میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تیری پناہ تلاش

۲۵۷۲۔ الصحیح لمسلم، باب فصل مجالس الذکر ۳۴۴/۲

کررہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کس چیز سے میری پناہ ڈھونڈ رہے تھے؟ کہتے ہیں: تیری دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ فرماتا ہے پھر کیا حال ہوان کا اگر وہ اس کو ایک نظر دیکھ لیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت چاہ رہے تھے، فرماتا ہے: میں نے ان سب کی مغفرت کردی اور جو مانگا تھا وہ دیا اور جس چیز سے پناہ چاہ رہے تھے میں نے انکوعطا کی عرض کرتے ہیں: اے رب کریم! ان میں ایک شخص خطا کار بھی تھا جو اس مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ فرماتا ہے: میں نے اس بھی کو بخشا کہ وہ ایسی جماعت ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت ومحروم نہیں رہتا۔۱۲ام

۲۵۷۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول : من شغله ذکری عن مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جسے میری یاد میرے مانگنے سے باز رکھے میں اسے بہتر اس عطا کا بخشونگا جو مانگنے والے کو دوں۔

ذیل المدعا ص ۱۱۷

۲۵۷۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان الشیطان واضع خطمه علی قلب ابن آدم ، فان ذکر اللہ خنس، و ان نسی التقم قلبه ، فذلك الوسواس الخناس ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۵۷۳۔ الجامع للترمذی ،
التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/۱۱۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۴/۳۷۵
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۴۷ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ۶/۴۶
۲۵۷۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۴۹ ☆
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۳۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۲، ۱/۴۱۸
المطالب العالیة لا بن حجر ، ۳۲۸۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۴۲۰
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۷/۲۹۸ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۸/۵۸۸
التفسیر للقرطبی ، ۲۰/۲۶۲ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۱/۶۰
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۰۰ ☆ المغنی للعراقی ، ۳/۲۷

ارشادفرمایا: بیشک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو شیطان دبک جاتا ہے، اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اس کا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے۔ تو یہ ہے وسوسہ ڈالنے والا اور دبک جانے والا۔۱۲م

فقہ شہنشاہ ص ۴۳

(۲) افضل الذکر کیا ہے

۲۰۷۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : افضل الذکر لا الہ الا اللہ ، و افضل الدعا ، الحمد للہ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لا الہ الا اللہ ، اذکار الٰہی میں افضل ذکر ہے، اور الحمد للہ، بہتر دعا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۳) ذکر اللہ پر اجر وثواب

۲۰۷۶۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل یقول : و ان ذکرنی فی ملأذکرته فی ملأخیر منهم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اگر کوئی میرا ذکر کسی جماعت میں کریگا تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت ملائکہ میں کرونگا۔۱۲م

۲۰۷۵۔ الجامع للترمذی　　باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابه،　　۲/۱۷٤
السنن لا بن ماجه ،　　باب فضل الحا مدین،　　۲/۲۷۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۱۲۸ ☆ المستدر ك للحاكم، ۱/٤۹۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/٤۱۵ ☆ التفسیر للبغوی، ٤/۱۹۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۲۰۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷٤۸، ۱/٤۱٤
التمهید لا بن عبد البر ، ٦/٤۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۷۹
۲۰۷٦۔ الجامع الصحیح للبخاری ،　　باب قول اللہ یحذر کم اللہ ،　　۲/۱۱۰۱
الصحیح لمسلم،　　باب الحث ذکر اللہ تعالیٰ ،　　۲/۳٤۱
الجامع للترمذی،　　ابو اب الدعوات ،　　۲/۲۰۰

۲۵۷۷۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله عزوجل یقول : لا یذکر نی فی ملأ الا ذکرته فی الرفیق الاعلیٰ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے کوئی کسی جماعت میں یاد نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا ذکر رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰

(۴) ذکر اللہ ذاکرین کی مغفرت کا سبب ہے

۲۵۷۸۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما من قوم اجتمعوا یذکرون الله عزوجل لا یریدون بذلك الا وجهه الا ناداهم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیاتکم حسنات ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو قوم بھی جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا کرنے والا کہتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی۔ تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل گئے ۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۱۱

(۵) ذکر اللہ عذاب سے نجات کا سبب ہے

۲۵۷۹۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما من شیٔ انجأ من عذاب الله من ذکر الله ، فاذا ارأیتم ذلك فافزعو الی ذکر الله ۔

۲۵۷۷۔ الترغیب و الترهیب ،للمنذری، ۲/ ۳۹٤ ☆

۲۵۷۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱٤۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷٦/۱۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/٥ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲٥/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۹، ٤۳۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱٥۱/۱
المغنی للعراقی، ۲۹۷/۱ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۱۰۸/۳

۲۵۷۹۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی فضل الذکر ، ۱۷۳/۲
السنن لا بن ماجه، باب فضل الذکر ، ۲۷۷/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۳۹ ☆

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں، جب تم کوئی مصیبت آتی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر گریہ وزاری سے کرو۔۱۲م

۲۵۸۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما عمل آدمی عملا انجاله من عذاب الله من ذکر الله ، قیل: و لا الجهاد فی سبیل الله ، قال و لا الجهاد فی سبیل الله ، قال : و لا الجهاد فی سبیل الله الا ان تضرب سیفه حتی ینقطع ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دینے والا نہیں، عرض کیا گیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: نہیں، ہاں جبکہ تم راہ خدا میں قتال کرتے رہو یہاں تک کہ جہاد ختم ہو جائے۔۱۲م

۲۵۸۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لکل شئ صقالة ، و ان صقالة القلب ذکر الله ، و ما من شئ انجأمن عذاب الله من ذکر الله تعالیٰ قال : ولا الجهاد فی سبیل الله ، قال : و لو ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشافرمایا: ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ ہوتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مقابلہ میں کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہیں۔ عرض کیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: اگر اس وقت تک قتال کرتا رہے جب تک جہاد ختم ہو۔۱۲م

۲۵۸۰۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۶/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۵

۲۵۸۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۹۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۴۹

کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۷، ۱/۴۱۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۶

(۶) ذکر خدا سے اللہ کی اعانت ساتھ رہتی ہے

۲۵۸۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یقول : انا مع عبدی اذا ذکرنی و تحرکت بی شفتاه ۔
فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلیں۔۱۲م

(۷) سبحان اللہ کی فضیلت

۲۵۸۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کلمتان حبیبتان الی الرحمن ، خفیفتان علی اللسان ، ثقیلتان فی المیزان ، سبحا ن الله و بحمده ، سبحان الله العظیم ۔　　فتاوی رضویہ ۵/۹۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو نہایت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزان عمل پر بھاری ہوں گے۔ وہ دونوں کلمے یہ ہیں۔　　سبحان الله و بحمده ۔ سبحان الله العظیم

۲۵۸۲۔	السنن لا بن ماجه،	باب فضل الذکر،			۲/۲۷۷
	المسند لا حمد بن حنبل،	۲/۵۴۰	☆	المستدرك للحاكم،	۱/۴۹۶
	تاریخ دمشق لا بن عساکر،	۷/۱۳۸	☆	الدر المنثور للسیوطی،	۱/۱۴۹
	الجامع الصغیر للسیوطی،	۱/۱۱۹	☆	التفسیر للقرطبی،	۲/۱۷۲
	کنز العمال للمتقی، ۱۷۶۳،	۱/۴۱۵	☆	جمع الجوامع للسیوطی،	۵۳۱۳
۲۵۸۳۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب قول الله ونضع الموازین القسط،			۲/۱۱۲۹
	الصحیح لمسلم، ذکر، ۳۰،	باب فضل التحصیل والتسبیح ،			۲/۳۴۴
	الجامع للترمذی،	ابو اب الدعوات			۲/۱۸۵
	السنن لا بن ماجه،	باب فضل التسبیح			۲/۲۷۸
	المسند لا حمد بن حنبل،	۲/۲۳۲	☆	شرح السنة للبغوی،	۵/۴۲
	اتحاف السادة للزبیدی،	۵/۱۵	☆	الترغیب والترهیب للمنذری،	۲/۴۲۰
	المصنف لا بن أبی شیبة ،	۱۰/۲۸۹	☆	کنز العمال للمتقی، ۲۰۰۷،	۱/۴۶۲
	الدر المنثور للسیوطی،	۳/۷۱	☆	التفسیر للبغوی،	۵/۲۰۵
	التفسیر للقرطبی ،	۱/۶۷	☆	التفسیر لا بن کثیر ،	۸/۲۹

(۸) تسبیح، تکبیر، اور تہلیل وغیرہ کی فضیلت

۲۵۸۴۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه انه دخل مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی امرأة و بین یدیها نوی او حصی تسبح به فقال : الاأخبرك بما هو ایسر علیك من هذا او افضل ، فقال : سبحان الله عدد ما خلق فی السماء و سبحان الله عدد ما خلق فی الارض و سبحان الله عدد بین ذلك ، وسبحان الله عدد ما هوخالق ، و الله اکبر ، مثل ذلك ، و لا اله الا الله مثل ذلك ، و لا حول و لا قوة الا بالله مثل ذلك ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۲۶

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے پاس کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں ہیں جن پر وہ تسبیح شمار کر رہی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ نہ بتادوں، پھر فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ سبحا ن الله عدد ما خلق فی السماء ، سبحان الله عدد ما خلق فی الارض ،و سبحان الله عدد ما بین ذلك ، و سبحان الله عدد ما هو خالق ، و الله اکبر مثل ذلك ، و لا اله الا الله مثل ذلك ، و لا حول و لا قوة الا بالله مثل ذلك ۔ ۱۲م

(۹) فضائل کلمہ طیبہ

۲۵۸۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل قال لموسی علیه الصلوة و السلام : یا موسی ! لو ان السموات السبع و عامر هن غیری و الارضین السبع فی کفة و لا اله الله فی کفة مالت بهم لا اله الاالله ۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۵۸۴۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۹٤
السنن لا بن ماجه باب فضل التسبیح ، ۲/۲۷۸
المستدرك للحاکم، ۱/۵۱۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/٦۲
کنز العمال للمتقی، ۳۷۰۷، ۳/۱۹۲ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۲۳۳۰
۲۵۸۵۔ المستدرك للحاکم، ۱/۱۱۳ ☆ اتحاف السادة ، للزبیدی، ۵/۱۱
المغنی للعراقی ۱/۲۹۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲٤۵

علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: اے موسی! اگر ساتوں آسمان اوران میں رہنے والے فرشتے۔ اور ساتوں زمینیں ایک پلے میں ہوں اور کلمہ طیبہ دوسرے پلے میں تو کلمہ طیبہ والا پلہ ہی وزنی ہوگا۔۱۲م

(۱۰) مجلس سے اٹھوتو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو

۲۵۸٦۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا جلس احدكم فى مجلس فلا يبرحن منه حتى يقول ثلاث مرات : سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت ، اغفرلى و تب على ، فان كان اتى خيريا كان كالطابع عليه ، وان كان مجلس لغو كان كفارة لما كان فى ذلك المجلس ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی کسی جلسہ میں بیٹھے تو زنہار وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرے، سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت ، اغفرلى و تب على ، پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے! اور تیری تعریف بجالاتا ہوں، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میرے گناہ بخش اور میری توبہ قبول فرما۔ کہ اگر اس جلسہ میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی۔ اور اگر وہ جلسہ لغو کا تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی۔

۲۵۸۷۔ **عن** أبى برزة رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان يقو م من المجلس، سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان الا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك ، الٰہی تیری پاکی بولتا اور تیری

۲۵۸٦۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/ ٤۱۱

۲۵۸۷۔ السنن لابى داؤد　باب فى كفارة المجلس ، ۲/٦٦۷

الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/ ٤۱۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸٤۷۷، ۱۵۲/۷

حمد میں مشغول ہوتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

۲۰۸۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جلس مجلسا یقول فی آخره اذا اراد ان ینهض من المجلس ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب الیك ، عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلی ، انه لا یغفرالذنوب الا انت ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے آخر میں اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك ،اشهد ان الا اله الا انت، استغفرك و اتوب الیك ، عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلی انه لا یغفر الذنوب الا انت ۔۱۲م

۲۰۸۹۔ **عن** أبی هریر ۃ رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من جلس مجلسا کثر فیه لغطة فقال قبل ان یقوم من مجلسه ذلك ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفر ك و اتوب الیك ، الا غفرله ما کان فی ، جلسه ذلك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں غلط سلط باتیں ہوتی رہیں تو مجلس ختم ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت، استعمرك و اتوب الیك ،تو اس مجلس کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔۱۲م

۲۰۹۰۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قال : سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك،

۲۰۸۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۲/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹۹/۵

۲۰۸۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ، السنن لابی داؤد، باب فی کفارۃ المجلس، ۱۸۱/۲

۲۰۹۰۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۱/۲ ☆

اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك فقالها فى مجلس ذكر كان كالطابع يطبع عليه ، ومن قالها فى مجلس لغو كان كفارة له ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ذکر خدا و رسول کی مجلس میں " سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔ پڑھا تو یہ کلمات اس ذکر کیلئے مہر ہو گئے ، اور اگر مجلس لغو و بیہودہ تھی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو جائیں گے ۔۱۲م

۲۵۹۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما انه قال : كلمات لا يتكلم بهن احد فى مجلس حق او مجلس باطل عند قيامه ثلاث مرات الا كفر بهن عنه ، و لا يقولهن فى مجلس خير و مجلس ذكر الا ختم الله له بهن كما يختم بالخاتم على الصحيفة ، سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مجلس حق یا مجلس باطل سے اٹھتے وقت جو شخص بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا ۔ اور ذکر خیر کی مجلس میں پڑھے تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر ہو جائیں گے جیسے کسی مکتوب پر مہر لگا دی جاتی ہے ۔ وہ کلمات یہ ہیں ۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرض کہ ان احادیث صحیحہ مشہورہ علی اصول المحدثین جن میں بعض کو امام ترمذی نے حسن صحیح ، اور حاکم نے بر شرط مسلم صحیح ، اور منذری نے جید الاسناد کہا ، حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام ارشاد و ہدایت قولی و فعلی فرماتے ہیں کہ آدمی کوئی جلسہ کرے تو اسے اٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرنی چاہیئے کہ اگر جلسہ خیر کا تھا وہ نیکی قیامت تک سر بمہر محفوظ رہے گی ، اور لغو کا تھا تو وہ لغو باذن اللہ محو ہو جائے گا ۔ تو لفظ و معنی دونوں کی رو سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو ہر

۲۵۹۱ ۔ السنن لابی داؤد ، باب فی کفارۃ المجلس ، ۶۶۷/۲
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۴۱۲/۲

نماز کے بعد بھی اس دعا کی طرف ارشاد فرمایا گیا ہے۔

جہت لفظ سے تو یوں کہ 'مجلس' سیاق شرط میں واقع ہے تو عام ہوا۔

تلخیص الجامع الکبیر میں ہے۔

النکرۃ فی الشرط تعم ، و فی الجزاء تخص کھی فی النفی و الاثبات ۔

شرح جامع صغیر میں ہے

انہ نکرۃ فی موضع الشرط ، وموضع الشرط نفی و النکرۃ فی النفی تعم

معہذا اسمائے شروط خود سب صورتوں کو عام ہوتے ہیں

امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرماتے ہیں۔

اذا عام فی الصور علی ما ھو حال اسماء الشروط۔

تو قطعا تمام صلوات فریضہ، واجبہ اور نافلہ کے جلسے اس حکم میں داخل ، اور ادعائے تخصیص بے مخصص محض مردود و باطل۔

اور جہت معنی سے یوں ، کہ جلسہ خیر سے اٹھتے وقت یہ دعا کرنا اس خیر کے حفظ و نگاہ داشت کے لئے ہے،تو جو خیر جس قدر اکبر و اعظم اسی قدر اس کا حفظ ضروری و اہم ۔اور بلا شبہ خیر نماز سب چیزوں سے افضل و اعلیٰ تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا مانگنا مؤکد تر ہوا،

یا رب! مگر نماز عیدین نماز نہیں ،یا اس کے حفظ کی جانب نیاز نہیں ،یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ ہمارا یہ ارشاد ماورائے عیدین یا ماسوائے نماز میں ہے، یا اس کے بعد یہ دعا نہ کرنا۔

سبحان اللہ، میں جلسۂ صلوات کا اس حکم میں دخول عموم لفظ و شہادت معنی سے ثابت کرتا ہوں ،خود حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں نہ ذکر کروں جس میں صاف صریح کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس جلسۂ نماز کو اس حکم میں داخل فرمایا: تخریج حدیث تو اوپر سن چکے کہ نسائی و ابن ابی الدنیاء و حاکم و بیہقی نے روایت کی ،اب لفظ سنیئے، سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلیم ،میں ہے۔

۲۵۹۲۔ عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہاقالت ان رسول اللہ

۲۵۹۲۔الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۱۱

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی تکلم بکلمات فسألته عائشة عن الکلمات فقال : ان تکلم بخیر کان طابعا علیهن الی یوم القیامة ، وان تکلم بشر کان کفارة له ۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، استغفرك و اتوب الیك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات فرماتے، ام المومنین نے وہ کلمات پوچھے؟ فرمایا: وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائنگے ۔ اور بری کہی ہے تو کفارہ ۔ وہ کلمات یہ ہیں ۔ سبحانك اللهم وبحمدك ،استغفرك و اتوب الیك ۔ الٰہی ! میں تیری تسبیح وحمد بجالاتا ہوں اور تجھ سے استغفار وتوبہ کرتا ہوں۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوگیا کہ نماز عیدین کے بعد دعا مانگنے کی خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ،لفظ لا یبرحن'' میں نون تاکید ارشاد ہوا۔ بلکہ انہیں [illegible] ام المؤمنین صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہا الکریم وعلیہا وسلم خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بعد نماز عیدین دعا مانگنا بتا رہی ہے۔ کہ صلی زیر اذا۔ داخل تو ہر صورت نماز کو عام وشامل ،اور منجملہ صور عیدین تو حکم مذکور انہیں بھی متناول ،پس یہ حدیث جلیل بحمد اللہ خاص جزئیہ کی تصریح کامل۔ فتاوی رضویہ ۳/۸۴۷

(۱۱) ذکر آہستہ بہتر ہے

۲۵۹۳۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : خیر الذکر الخفی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

❀❀❀❀❀❀

۲۵۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۷۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۸۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۴۹۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۱/۳۷۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۱، ۱/۴۱۷
المغنی للعراقی، ۱/۲۷۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۷۱

۲۔ فضیلت مجالس ذکر

(۱) مجالس ذکر جنت کی کیاریاں ہیں

۲۵۹۴۔ عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا ، قالوا: یا رسول الله ! وما ریاض الجنة ؟ قال: حلق الزکر ۔ فتاوی رضویه ۹/۱۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو کچھ چرلیا کرو۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: حلقۂ ذکر۔۱۲م

۲۵۹۵۔ عن عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :غنیمة مجالس اهل الذکر الجنة ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل ذکر کی مجلسوں کا حاصل جنت ہے۔۱۲م

۲۵۹۶۔ عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یقول الرب عزوجل یوم القیامة : سیعلم اهل الجمع من اهل الکرم ، فقیل : ومن اهل الکرم ؟ یا رسول الله ! قال : اهل مجالس الذکر فی

۲۵۹۴۔ الجامع للترمذی، دعوات ،۸۲، ابواب الدعوات ، ۲/ ۱۸۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۱۵۰ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۶/۲۶۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۹۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۳۲۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/ ۲٤۰ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۳/ ۲۹۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۱۱۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۱۲۶ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۵/ ۲۳۹
۲۵۹۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۱۷۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۷۸
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ٤۰۵
کنز العمال للمتقی، ۱۷۹۳ ، ۱/ ٤۲۰ ☆
۲۵۹۶۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۲۸ ☆ الکامل لا بن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۱۹۳۱ ، ۱/ ٤٤۷ ☆

المساجد ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشادفرمائیگا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لینگے کہ اہل ذکرکون ہیں، عرض کیا گیا: اہل ذکرکون ہیں؟ یارسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکرخدا کرنے والے۔۱۲م

۲۰۹۷ـ **عن** معاوية بن أبى سفيان رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج على حلقة من اصحابه فقال : ما اجلسكم ههنا ،قالوا : جلسنا نذكر الله ، قال . اتانى جبرئيل فاخبرنى : ان الله عزوجل يباهى بكم الملائكة ـ

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے حلقہء ذکر کے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ تم پرفخر فرماتا ہے۔۱۲م

۲۰۹۸ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان عبدالله ابن رواحة رضى الله تعالىٰ عنه اذا لقى الرجل من اصحا به يقول : تعال ! نوئمن بربنا ساعة ، فقال : ذات يوم لرجل : فغضب الرجل فجاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه و سلم فقال : يا رسول الله ! الا ترىٰ ، الى ابن رواحة ، يرغب عن ايمانك الى اليمان ساعة ، فقا ل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يرحم الله ابن رواحة انه يحب المجالس التى تباهى بها الملائكة عليهم السلام ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: آؤ ہم تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان

۲۰۹۷ـ الصحيح لمسلم، باب فضل الاجتماع على الذكر، ۳۴۶/۲
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى القوم يجلسون يذكرون، ۱۷۴/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۹۲/۴ ☆
۲۰۹۸ـ المسند لا حمد بن حنبل، ۲۶۵/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۵۱/۱
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۴۰۳/۲ ☆

لے آئیں۔ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہو گئے۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ابن رواحہ کو تو دیکھئے کہ آپکے عطا کردہ ایمان سے ہٹ کر اس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جنکے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔۱۲م

۲۵۹۹۔**عن** عمرو بن عبسة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عن یمین الرحمن و کلتا یدیہ یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغشی بیاض وجوھھم نظر الناظرین یغبطھم النبیون والشہداء بمقعدھم وقربھم من اللہ وعزوجل قیل : یا رسول اللہ ! من ھم ؟ قال:ھم جماع من نوازع القبائل یجتمعون علی ذکر اللہ تعالیٰ فینتقون أطائب الکلام کما ینتقی آکل التمر اطائبہ۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے' جو نبی وشہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لیگی۔انبیاء وشہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام وقرب پر رشک کرینگے۔عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہو کر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔۱۲م

(۲) ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں

۲۶۰۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل مجلس یذکر اسم اللہ تعالیٰ فیہ تحف الملائکة حتی ان الملائکة یقولون : زید وازادکم اللہ والذکر یصعد بینھم وھم ناشروا

۲۵۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳٤۷

۲۶۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۰، ۱/٤٦۲

المساجد ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشاد فرمائیگا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لینگے کہ اہل ذکر کون ہیں، عرض کیا گیا: اہل ذکر کون ہیں؟ یا رسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکر خدا کرنے والے۔۱۲م

۲۵۹۷۔ **عن** معاوية بن أبي سفيان رضي الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج على حلقة من اصحابه فقال: ما اجلسكم ههنا ،قالوا: جلسنا نذكر الله، قال. اتاني جبرئيل فاخبرني: ان الله عزوجل يباهي بكم الملائكة ۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے حلقۂ ذکر کے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ تم پر فخر فرماتا ہے۔۱۲م

۲۵۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان عبدالله ابن رواحة رضي الله تعالىٰ عنه اذا لقى الرجل من اصحابه يقول: تعال! نوئمن بربنا ساعة، فقال: ذات يوم لرجل: فغضب الرجل فجاء الى النبي صلى الله تعالىٰ عليه و سلم فقال: يا رسول الله! الا ترىٰ، الى ابن رواحة، يرغب عن ايمانك الى اليمان ساعة، فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يرحم الله ابن رواحة انه يحب المجالس التي تباهي بها الملائكة عليهم السلام ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: آؤ ہم تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان

۲۵۹۷۔ الصحيح لمسلم، باب فضل الاجتماع على الذكر، ۲/۳٤٦
الجامع للترمذي، باب ما جاء في القوم يجلسون يذكرون، ۲/۱۷٤
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۹۲ ☆
۲۵۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲٦٥ ☆ الدر المنثور للسيوطي، ۱/۱٥۱
الترغيب والترهيب للمنذري، ۲/٤۰۳ ☆

لے آئیں۔ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہوگئے۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ابن رواحہ کوتو دیکھئے کہ آپکے عطا کردہ ایمان سے ہٹ کر اس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جنکے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔۱۲م

۲۵۹۹۔ **عن** عمرو بن عبسة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عن یمین الرحمن و کلتا یدیہ یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغشی بیاض وجوھھم نظر الناظرین یغبطھم النبیون والشہداء بمقعدھم وقربھم من اللہ وعزوجل قیل : یا رسول اللہ ! من ھم ؟ قال:ھم جماع من نوازع القبائل یجتمعون علی ذکر اللہ تعالیٰ فینتقون أطائب الکلام کما ینتقی آکل التمر اطائبہ۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے' جو نبی وشہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لیگی۔انبیاء وشہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام وقرب پر رشک کرینگے۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہوکر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔۱۲م

(۲) ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں

۲۶۰۰۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل مجلس یذکر اسم اللہ تعالیٰ فیہ تحف الملائکة حتی ان الملائکة یقولون : زید وازادکم اللہ والذکر یصعد بینھم وھم ناشروا

۲۵۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۴۷

۲۶۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۰، ۱/۴۶۲

اجنحتهم ۔
فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر ہو اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ ملائکہ کہتے ہیں: اور زیادہ ذکر کرو ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ ثواب دیگا ۔ ذکر فرشتوں کے درمیان بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں ۔۱۲م

۲۶۰۱ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مامن قوم يذكرون الله الا حفت بهم الملائكة وغشيتهم الرحمة و نزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتا ہے ۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے ۔ امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔

عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة ۔ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے ۔

ابو جعفر حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا:

فرسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم رأس الصالحين ۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب صالحین کے سردار ہیں ۔

لہذا ذکر رسول اللہ بلاشبہ باعث نزول رحمت الٰہی ہے ۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۷۵

۲۶۰۱ ۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی القوم يجلسون، ۱۷۳/۲
كنز العمال للمتقی، ۱۸۲۲، ۱/۴۲٤

۳۔ذکر کی تاکید

(۱)ذکر اللہ کی کثرت کرو

۲۶۰۲ ـ**عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکراس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں۔

۲۶۰۳ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذکرو اللہ ذکرا یقول المنافقون : انکم تراؤن ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں یہ لوگ ریاکار ہیں ۔۱۲م

۲۶۰٤ـ **عن** أبی الحوزاء اوس بن عبد اللہ بن الربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا ذکر اللہ حتی یقول المنافقون : انکم مراؤن ـ

حضرت ابوالحوزاء اوس بن عبداللہ ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہنے لگیں کہ یہ ریاکار ہیں ۔۱۲م

۲۶۰۲ـ المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۶۸ ☆ المستدرک للحاکم، ۱/ ٤۹۹
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/ ۷۵ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ۳۹۹
کنز العمال للمتقی، ۱۷۵۳، ۱/ ٤۱٤ ☆
۲۶۰۳ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۱۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۶۱
۲۶۰٤ـ کنز العمال للمتقی، ۱۷۵٤، ۱/ ٤۱٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۸۶

۲۶۰۵۔ **عن** عبد الله بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یزال لسانك رطبا من ذکر الله ۔

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہمیشہ ذکر الہی میں تر زبان رہے۔

۲۶۰۶۔ **عن** ام انس رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثری من ذکر الله ، فانك لا تاتین بشیء احب الیه من کثرة ذکره ۔

حضرت ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشادفرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کروکہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

۲۶۰۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من لم یکثر ذکر الله فقد برئ من الایمان ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوذکرالہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہوگیا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۷۸۷

(۲) ہر شجر وحجر کے پاس ذکر الہی کرو

۲۶۹۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی

۲۶۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر ۱۷۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۸/٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳۷۱/۳
المستدرك للحاکم، ٤۹٥/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۹٤/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٥۱/۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ٤۱٦/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ٦/٥ ☆ کنز العمال ، للمتقی، ۱۸٤۱، ٤۲۷/۱
الامالی للشجری، ۲٥٥/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱٤۹/۱
۲۶۰۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰٥/٥ ☆ الجامع الکبیر ۷٥۷/۲
۲۶۰۷۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰٥/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۷/۱۰
۲۶۰۸۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۳۲۸/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲٦۲/٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذکروا اللہ عند کل شجر و حجر۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سنگ و درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا، مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کردی، پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا ذکر کے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو۔ اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر جس کی عقل سلامت نہ رہے۔ اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں: تو ذکر الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب مندوب ہے۔

جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہوسکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ آئی ہو۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۶۷۷

۲۷

کتاب الفرائض
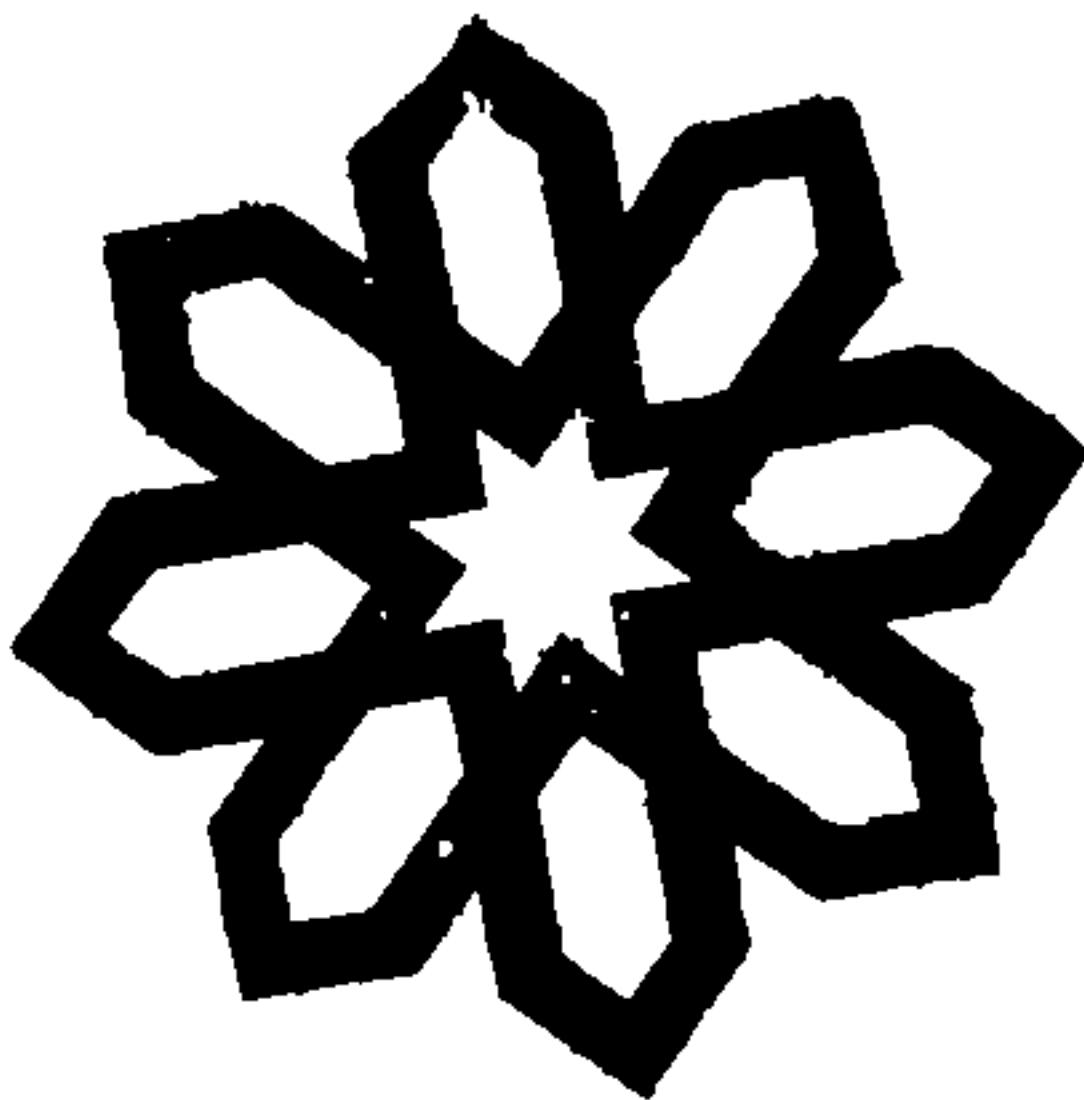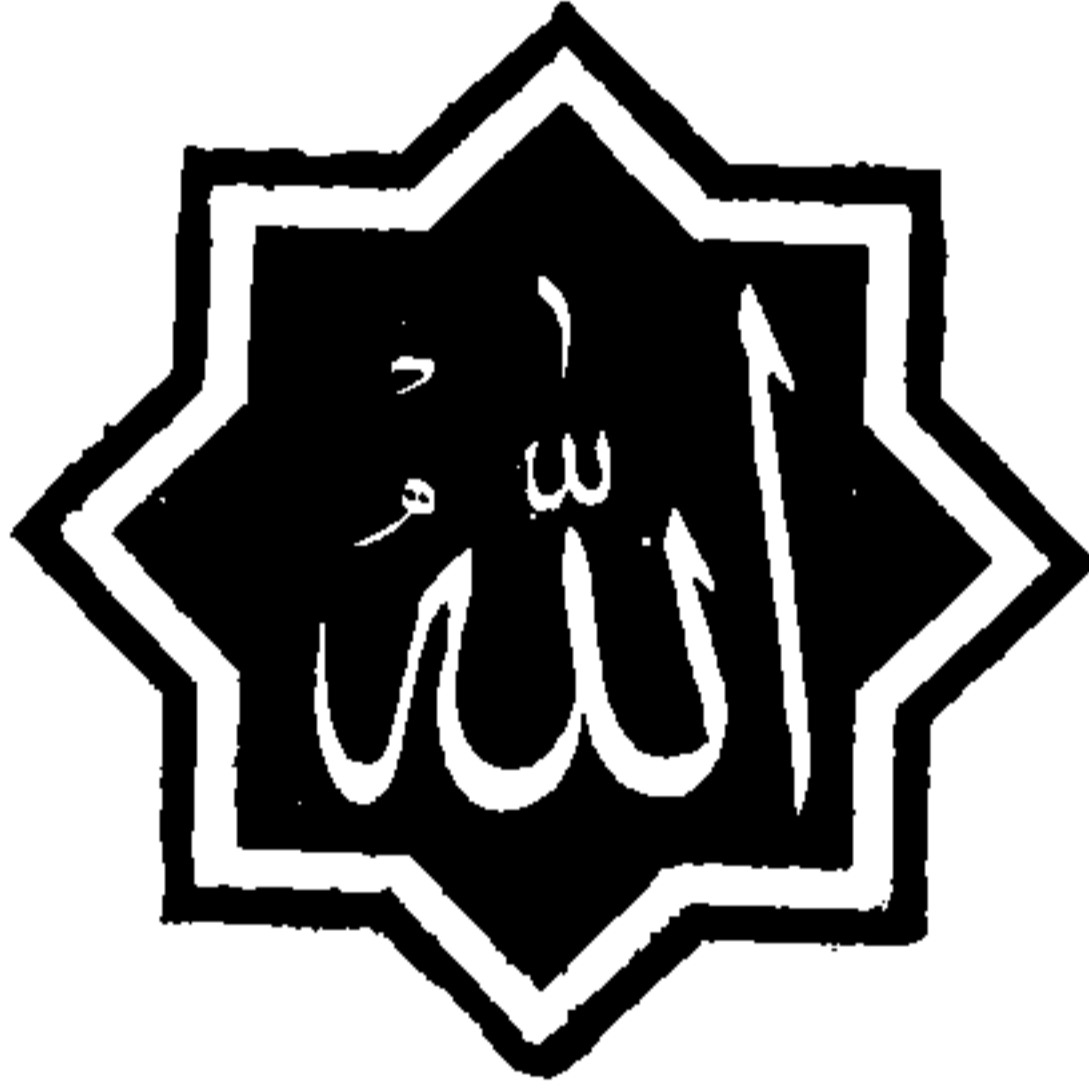
ابواب
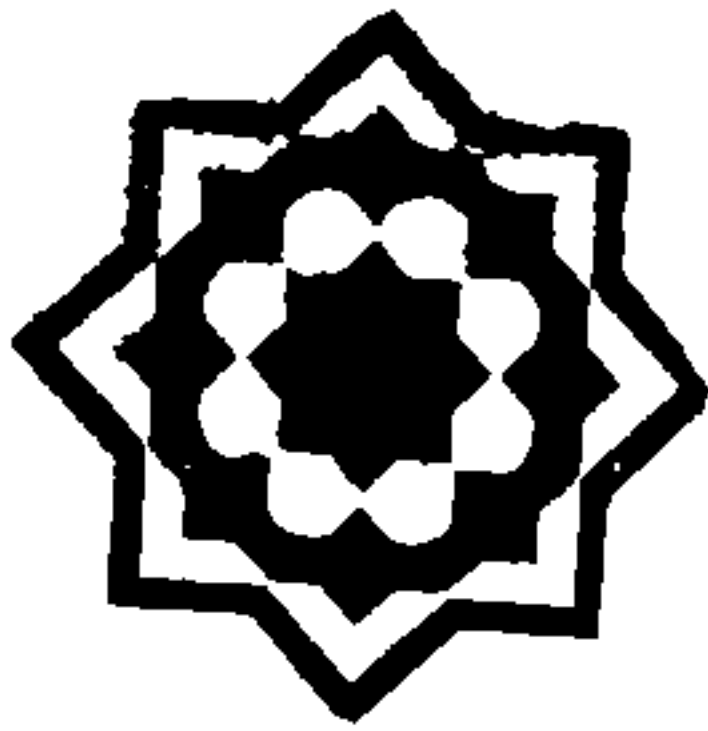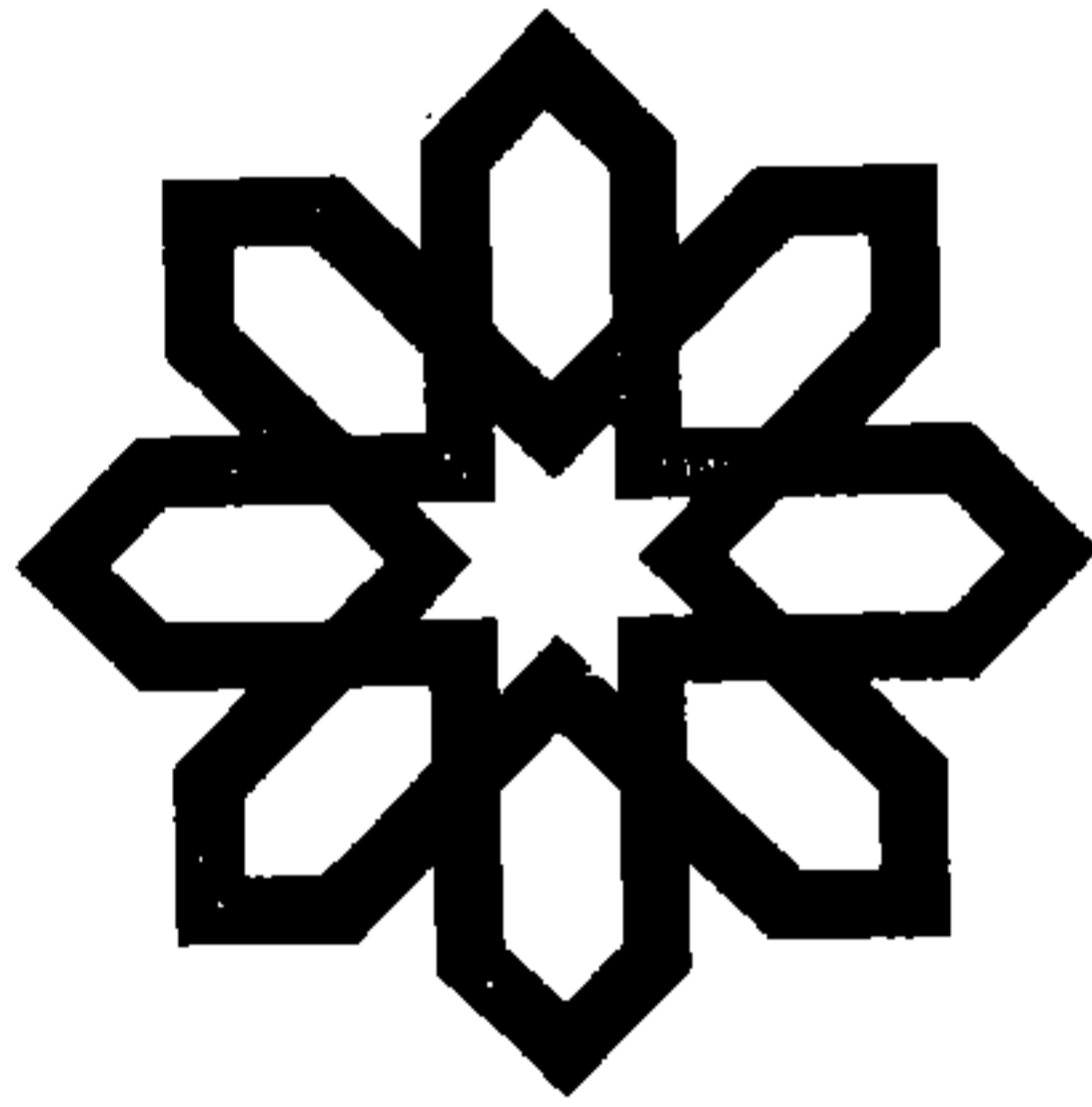
ا۔ علم فرائض کی اہمیت

(۱) علم فرائض نصف علم دین ہے

۲۶۰۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تعلموا الفرائض و علموه الناس ، فانه نصف العلم ، و هو ینسی ، و هو اول شئ ینتزع من امتی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم میراث سیکھو اور سکھاؤ، کہ یہ نصف علم ہے، اور یہ بھلا دیا جائے گا۔ اور یہ پہلا علم ہے جو میری امت سے اٹھالیا جائے گا۔۱۲م

(۲) میراث سے محروم نہ کرو

۲۶۱۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من فر من میراث و ارثه قطع الله میراثه من الجنة یوم القیامة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرمادے۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۲۵

۲۶۱۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من زوی میراثا عن وارثه زوی الله عنه میراثه من الجنة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے

۲۶۰۹۔ السنن الکبری للبیهقی ، ۶/۲۰۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۳۳۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۵۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۲۶
المغنی للعراقی، ۱/۹۵ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۲/۱۹۶
۲۶۱۰۔ السنن لا بن ماجه، باب الحیف فی الوصیة ، ۲/۱۹۸
کنز العمال للمتقی، ۴۶۰۸۲، ۱۶/۶۱۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۳۴۸
۲۶۱۱۔ مسند الفردوس للدیلمی،۔

وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ تعالیٰ جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جمہور محدثین اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ زید ضعیف ہیں اور ان کے لڑکے اور ضعیف۔ اسی لئے امام سخاوی نے اس کو مقاصد میں نقل کرنے کے بعد فرمایا یہ حدیث بڑی ضعیف ہے۔ اور امام مناوی نے تیسیر میں اور حریری نے سراج منیر میں منذری کے حوالہ سے اس کو ضعیف کہا۔

مگر اس کے معنی عند العلماء مقبول ہیں۔ شراح نے اس کی توجیہات لکھیں۔ اور ابن عادل نے اپنی تفسیر میں اسے بصیغۂ جزم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے اس سے تحریم اضرار فی الوصیۃ پر استدلال کیا۔ اور آیت کریمہ سے اس کی تاکید کی۔

حیث قال:

اضرار وصیت میں چند طریقے پر ہوتا ہے۔

(۱) ثلث سے زائد وصیت کرے

(۲) اجنبی کے لئے مال کا اقرار کرے۔

(۳) فرضی قرض کا اقرار کرے۔

(۴) وہ قرض جو دوسروں پر تھا اس کو وصول کر چکا ہے۔

(۵) کسی چیز کو سستا بیچ دے

(۶) مہنگا دیدے۔

(۷) ثلث کی وصیت کرے مگر رضائے الٰہی کے لئے نہیں بلکہ ورثہ کو ضرر دینے کے لئے۔ کہ میرے بعد مال انہیں نہ ملے۔

تو یہ سب صورتیں اضرار کی ہیں۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ حصہ قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کردے گا۔

اس کے بعد والی آیت بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ اللہ کے حدود ہیں۔

امام ابن حجر مکی نے "زواجر عن اقتراف الکبائر" میں اسی تمسک وتائید کو مقرر رکھا

اور قصد حرمان ورثہ کو حرام بتایا۔

نیز تیسیر میں زیر حدیث فرمایا۔

پتہ چلا کہ وارث کو محروم کرنا حرام ہے، اور بعض علماء نے اس کو گناہ کبیرہ بتایا۔

عزیزی میں ہے۔

وارث کو محروم کرنا حرام ہے

منکر حدیث اگر ذی علم ہے اور (اس جیسی احادیث میں) بوجہ ضعف سند کلام کرتا ہے فی نفسہ اس میں حرج نہیں۔ مگر عوام کے سامنے ایسی جگہ تضعیف سند کا ذکر ابطال معنی کی طرف منجر ہوتا ہے اور انہیں مخالفت شرع پر جری کر دیتا ہے۔ اور حقیقۃ قبول علماء کے لئے شان عظیم ہے کہ اس کے بعد ضعف اصلا مضر نہیں رہتا۔ کما حققناہ فی الھاد الکاف فی حکم الضعاف۔"

اور اگر جاہل ہے، بطور خود جاہلانہ بر سر پیکار ہے تو قابل تادیب و زجر و انکار ہے کہ جہال کو حدیث میں گفتگو کیا سزاوار ہے۔

وعید حدیث اپنی اخوات کی طرح زجر و تہدید۔ یا حرمان دخول جنت مع السابقین۔ یا صورت قصد مضارت بمضادت شریعت پر محمول ہے۔

و الآخر احب الی ، و الاوسطا ، و الاول لا یعجبنی ، لا یطلع علی ذلک من راجع کلام الامام البرازی فی الوجیز فیما یز کر الفقھاء من الکفار۔

اقول: یا یہ کہ وہ قصور جناں کہ بر تقدیر اسلام کفار کو ملتے اور ان سے خالی رہ کر مؤمنین کو بطور مزید عطا ہوں گے ان سے حرمان مراد ہو۔ ھذا ان شاء اللہ تعالیٰ احسن و امکن و أبین و ازین و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۲

۲۶۱۲۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۶۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول المریض الی وجع، ۲/۸٤٦
الصحیح لمسلم، کتاب الوصیۃ، ۲/۳۹
السنن لا بن ماجہ، باب الوصیۃ بالثلث، ۲/۱۹۹
السنن لا بی داؤد، باب ما جاء فیما لا یجوز للموصی فی مالہ، ۲/۱۰۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۱۷۳ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ٦/۳۹٥

الله تعالیٰ علیه وسلم : انك ان تزر و رثتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون الناس ۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو اپنے ورثہ کو غنی چھوڑے تو اس سے بہتر ہے کہ انکو محتاج بنایا جائے اور وہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور اس کی مقدار جوان کے لئے چھوڑنا مناسب ہے ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار ہزار درہم مروی ہے۔ یعنی ہر ایک کو اتنا حصہ پہونچے۔ اور امام ابوبکر فضل سے دس ہزار درہم۔ اگر ان کے حصہ مختلف ہیں تو لحاظ اس کا کیا جائیگا جس کا حصہ سب سے کم ہے، اور اس سے زیادہ پھر ہوس ہے۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۹
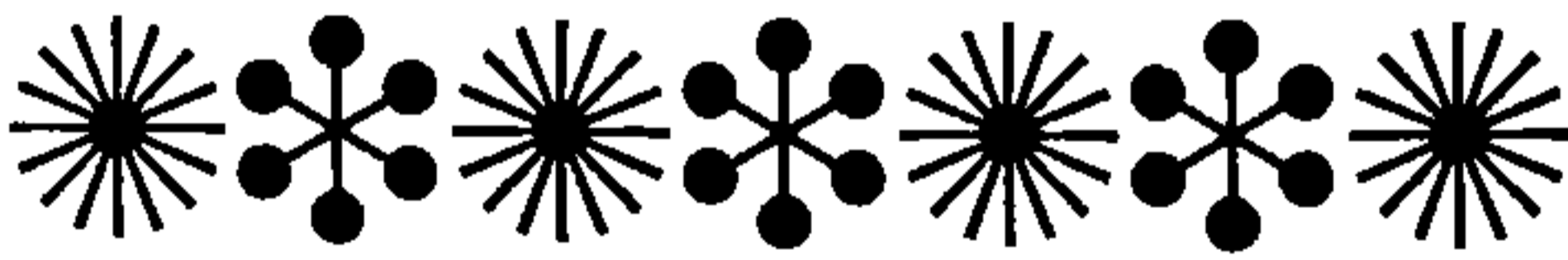
۲۔ میراث کی تفصیل

(۱) عصبہ کو مال پہلے دیا جائے

۲٦۱۳۔ **عن** عمرو بن شعیب عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال عمر الفاروق اعظم رضی الله تعالیٰ عنه : ما احترز الولد او الوالد فهو لعصبة من كان ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: باپ یا بیٹے نے جو مال چھوڑا وہ اس کے عصبہ کا ہے اگر وہ ہوں۔ فتاوی رضویہ ۹/ ۲۵۹

(۲) قریبی رشتہ دار کا حق میراث میں

۲٦۱٤۔ **عن** المغيرة بن شعبة عن اصحابه رضی الله تعالیٰ عنهم قال: كان امير المؤمنين على المرتضى رضی الله تعالیٰ عنه اذا لم يجد ذا اسهم اعطوا القرابة و ما قرب او بعد اذا كان رحما فله المال اذا لم يوجد غيره۔

حضرت مغیرہ بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے ہم نشینوں سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وراثت میں کسی کو حصہ دار نہ پاتے تو مال اہل قرابت کو دلاتے ۔اور جو شخص قریبی ہو یا دور کا اور ذی رحم محرم ہو تو مال اس کا ہے جبکہ غیر موجود نہ ہو۔

(۳) اہل قرابت کو میراث دو

۲٦۱٥۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان مولى النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم مات و ترك شيًا و لم يدع و لدا و لا حميما ،

۲٦۱۳۔ السنن لا بی داؤد ، باب فی الولاء ۲/ ٤٠٤
السنن لا بن ماجه، باب ميراث الولاء ، ۲/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۷

۲٦۱٤۔

۲٦۱٥۔ السنن لا بن ماجه، باب ميراث الولاء ، ۲/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ٦/ ۱۳۷

فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطو میراثہ من اھل قریتہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزادشدہ نے انتقال فرمایا تو وارثین میں نہ کوئی اولاد تھی نہ قرابت دار۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ہم وطن کو ان کی میراث عطا فرمائی۔

۲۶۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان و ردان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقع من عذق نخلۃ فمات فاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمیراثہ فقال : انظرو الہ ذاقرابۃ ، قالوا : ما لہ ذو قرابۃ قال : فانظروھم شھر یا لہ فاعطوہ میراثہ یعنی بلد یا لہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزادشدہ غلام حضرت وردان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور کے درخت سے گر کر انتقال کر گئے ۔ حضور کی خدمت میں ان کی میراث لائی گئی تو فرمایا: ان کے خاندانی لوگوں کو دیکھو! عرض کیا: ان کا کوئی خاندانی نہیں ۔ فرمایا ان کے ہم وطن دیکھو اور انکو میراث دے دو۔

فتاوی رضویہ ۹/۲۶۰

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں حدیثوں کی نسبت علماء فرماتے ہیں کہ یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث ، اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولائے عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیائے کرام نہ کسی کے وارث ہوں اور نہ ان کا کوئی وارث مال ہو۔ علیہم الصلوۃ والتسلیم ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۳

(۴) ایک قبیلہ کا وارث دوسرے کو قرار دیا جا سکتا ہے

۲۶۱۷۔ **عن** ضحاك بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انہ کان طاعون فی الشام فکانت القبیلۃ تموت باسرھا حتی ترث القبیلۃ الاخری ۔

۲۶۱۶۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۰۶۶۱

۲۶۱۷۔ المصنف لعبد الرزاق،

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمانۂ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک شام میں طاعون واقع ہوا کہ سارا قبیلہ مرجاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا۔

۲۶۱۸۔ **عن** بریدة بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل فقال : ان عندی میراث رجل من الازد،و لست اجد ازدیا ادفعه الیه قال : فاذهب فالتمس ازدیا حولا ، قال : فاتاه بعد الحول فقال : یا رسول اللہ ! لم اجد ازدیا ادفعه الیه ، قال : فاذهب فادفعه الی اکبر خزاعه ۔

حضرت بریدہ ابن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہوکر عرض کیا: میرے پاس ازدی قبیلہ کے ایک شخص کا ترکہ ہے لیکن مجھے کوئی ازدی نہیں ملتا کہ میں انکو دوں ۔فرمایا: سال بھر تک کوئی ازدی تلاش کرو۔ایک سال کے بعد حاضر ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میں نے کوئی ازدی نہ پایا۔فرمایا: اچھا تو بنی خزاعہ میں جو شخص سب سے زیادہ جد اعلیٰ سے قریب ہوا سے دیدو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بنی ازد بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہے جب میت کے قبیلۂ اقرب کا کوئی نہ ملا تو ترکہ نے قبیلۂ اعلیٰ کی طرف رجوع کی۔اب کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ میت اس اکبر خزاعی سے کہ اس کا عصبہ ٹھہرا کس قدر پشتہا پشت کے فصل پر جا کر ملتا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۵

۲۶۱۹۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کل نسب توصل علیه فی الاسلام فهو وارث مورث ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر وہ نسب جس کا اسلام میں اعتبار کیا گیا وہ ذریعہ

۲۶۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ۲/۴۰۲
المصنف لابن أبی شیبة،
۲۶۱۹۔ المصنف لعبد الرزاق،

وراثت ہوگا۔۱۲م

(۵) کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا

۲۶۲۰۔ **عن** اسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا یرث المسلم الکافر ، و لا الکافر المسلم۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔۱۲م**

۲۶۲۱۔ **عن** اسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : یا رسول الله ! این تنزل فی دارك بمكة ؟ فقال : هل ترك عقیل من رباع او دور ، و كان عقیل و رث ابا طالب هو و طالب و لم یرثه جعفر و لاعلی رضی الله تعالیٰ عنهما شیًا ، لانهما کانامسلمین و کان عقیل و طالب کافرین ، فکان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه یقول :لا یرث المؤمن الکافر۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! حضور کل مکہ معظمہ میں اپنے محلّہ کے کون سے مکان میں نزول اجلال فرمائیں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی محلّہ یا مکان چھوڑ دیا ہے۔ راوی حدیث حضرت امام زید العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوا یہ تھا ابوطالب کا ترکہ عقیل اور طالب نے پایا۔ اور حضرت جعفر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کچھ نہ ملا۔ اس لئے کہ دونوں حضرات ابوطالب کی موت کے وقت مسلمان تھے اور طالب کافر۔ اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ اسی بنا پر امیر المؤمنین حضرت عمر

۲۶۲۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یرث المسلم الکافر، ۱۰۰۱/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الفرائض ۳۳/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ابطال المیراث بین المسلم، ۳۲/۲
السنن لا بن ماجه ، باب میراث اهل الاسلام من اهل ۲۰۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۰۰/۲

۲۶۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا قال المشرك عند الموت ، ۶۱۴/۲
السنن لا بن ماجه، باب میراث اهل الاسلام من ، ۲۰۰/۲
المؤطا لمالك،

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔کافر کا ترکہ مسلمان کو نہیں پہونچتا۔

شرح المطالب ص ۲۷
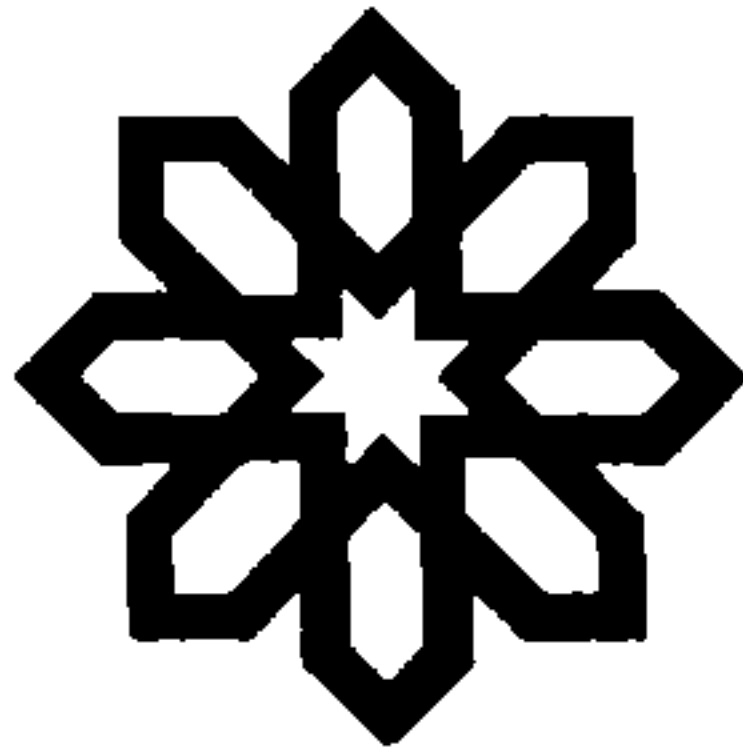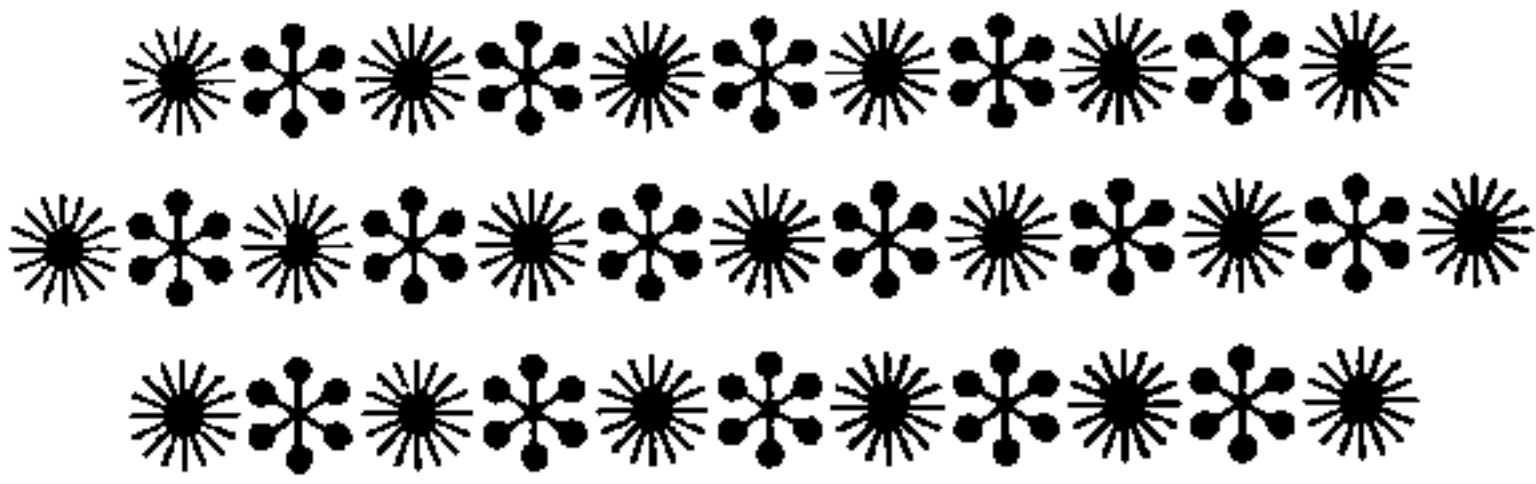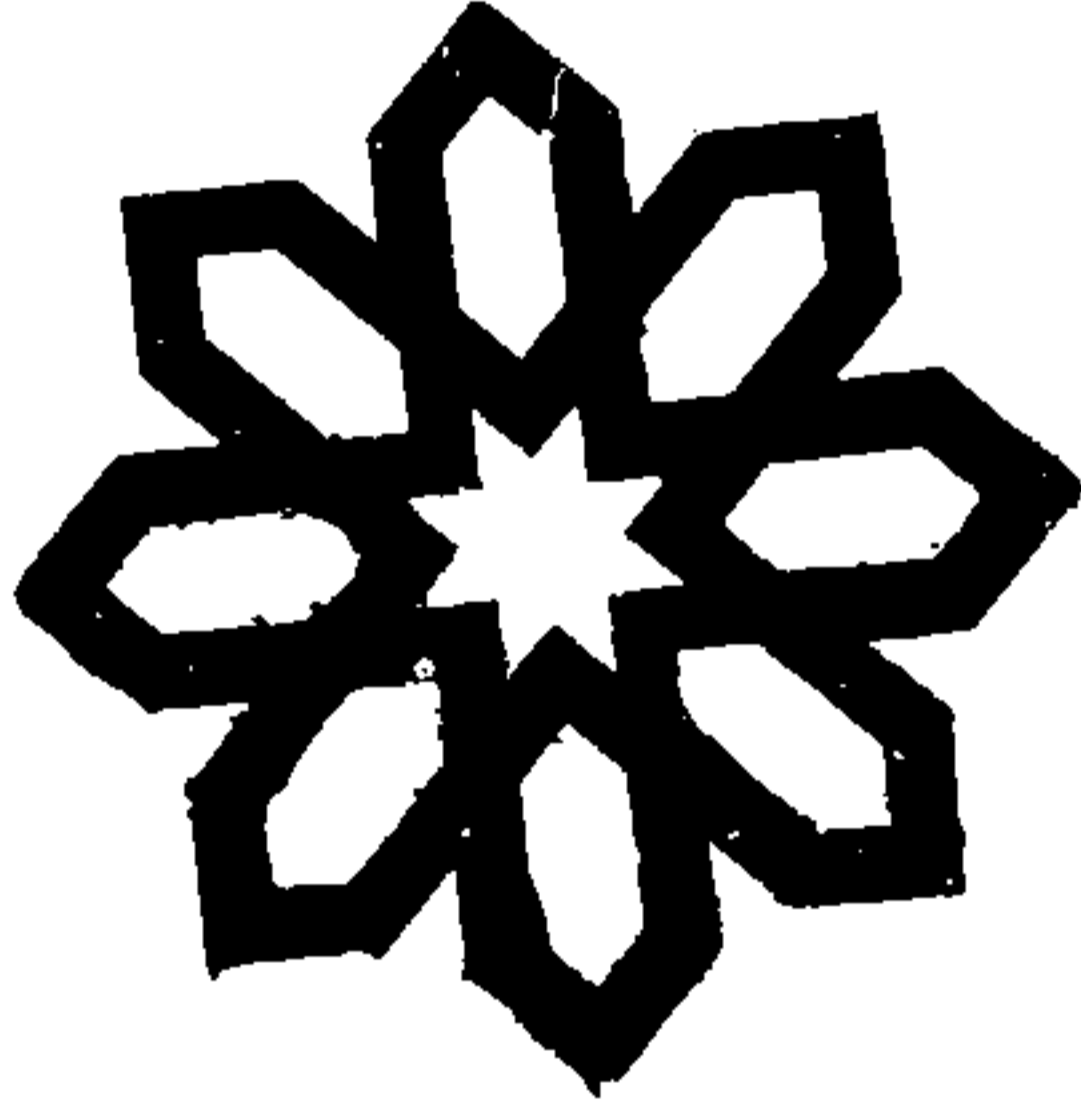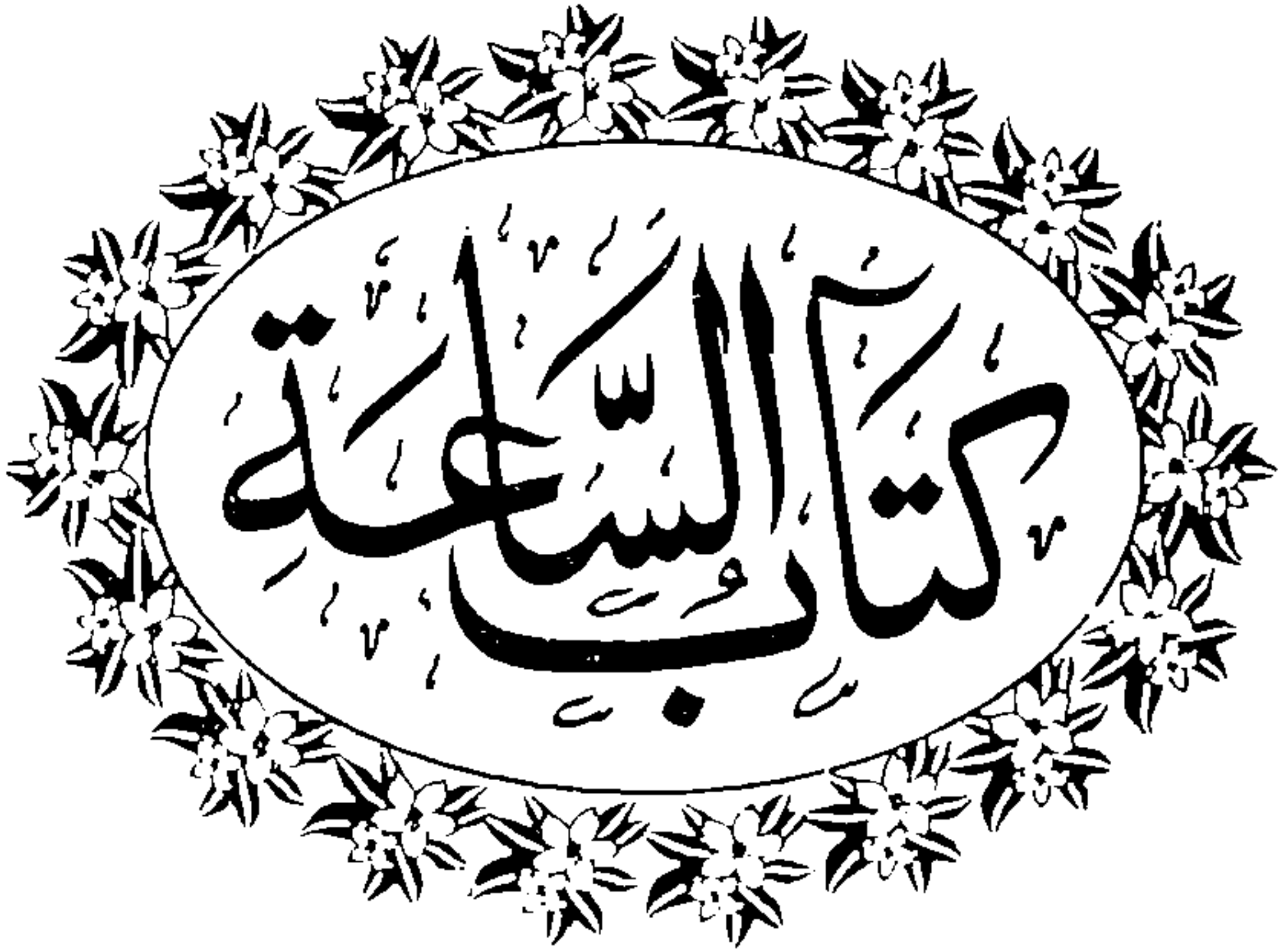
ابواب
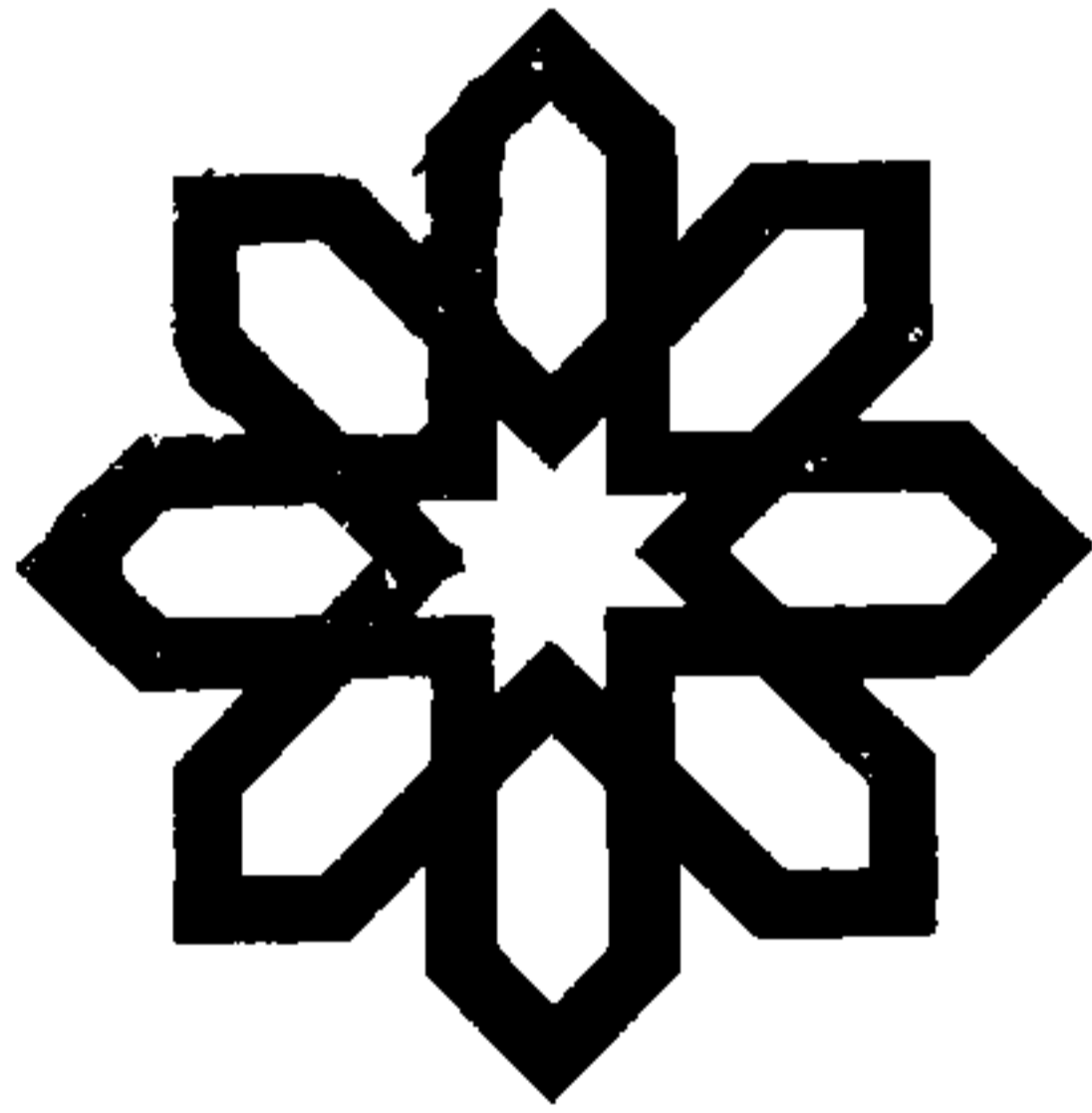
۱۔ علامات قیامت

(۱) جاہلوں کی کثرت قیامت کی نشانی

۲۶۲۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ، و لکن یقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا ۔ فسئلوا و افتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۷/۹

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ علم دین دنیا سے اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے سلب فرمائے بلکہ اس جہان سے علمائے کرام اٹھالئے جائیں گے جس سے علم اٹھ جائے گا۔ پھر جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا اور سردار بنالیں گے۔ ان سے مسائل شرعیہ پوچھے جائیں گے تو وہ بے علم فتوی دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ ۱۲م

(۲) نااہلوں کو حاکم بنانا قیامت کی علامت

۲۶۲۳۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۶۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف یقبض العلم، ۱/ ۲۰
الصحیح لمسلم، باب رفع العلم، و قبضہ و ظہور الجھل ، ۲/ ۳۴۰
السنن لا بن ماجہ ، باب اجتناب الأی و القیاس ۱/ ۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/ ۲۶۷ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۲/ ۸۵
کنز العمال للمتقی، ۲۸۹۸۱، ۱۰/ ۱۸۷ ☆ فتح الباری لا بن حجر ، ۱/ ۱۹۴
تاریخ بغداد للخطیب ۱/ ۱۴۱ ☆ الا مالی للشجری ، ۱/ ۴۱
التفسیر للبغوی، ۴/ ۳۰ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱/ ۳۱۵
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ۲/ ۱۸۱ ☆ تاریخ اصفھان لا بی نعیم، ۱/ ۱۹۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۱۶۷ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی ، ۶/ ۵۴۳
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۱۶۵ ☆

۲۶۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من سئل علما ۱/ ۱۴
الدر المنثور للسیوطی، ۶/ ۵۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/ ۱۷۴
التفسیر للبغوی ۶/ ۱۷۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱/ ۱۲۳

علیه وسلم: اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نا اہل کو کام سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۷

(۳) آخری زمانہ میں معاملہ برعکس ہوگا

۲۶۲۴ـ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیأتین علی النا س زمان یکذب فیه الصادق و یصدق فیه الکاذب ، ویکون المعروف منکرا و المنکر معروفا ـ شمائم العنبر قلمی ۲۸

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ جس میں سچے کو جھٹلایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا ثابت کیا جائے گا۔ بھلے کام برے سمجھے جائیں گے اور برے کاموں کو بھلا سمجھا جائیگا۔۱۲م

(۴) آخری زمانہ میں فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے

۲۶۲۵ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لاآباء کم فایاکم و ایاهم لا یضلونکم و لا یفتنونکم ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے، وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادانے۔ان سے دور بھاگو،انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

۲۶۲۴ـ کنز العمال للمتقی، ۳۸۴۷۵، ۱۴/ ۲۲۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۲۸۳

۲۶۲۵ـ الصحیح لمسلم، باب النهی عن الروایة عن الضعفاء ۱/ ۱۰

مشکل الآثار للطحاوی، ۴/ ۲۰۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۵۴

کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۰/ ۱۹۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۲۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حکم فرمارہی ہے کہ اہل سنت غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں، اپنی مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنے اٹھیں اور عوام خراب ہوں۔

اظہار الحق الجلی ص ۴۰

(۵) حضرت امام مہدی کے بارے میں بشارت

۲۶۲۶۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یدفعون الی رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی و اسم أبیه اسم أبی ، فیملك الارض فیملأها قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ خلافت کو میرے اہل بیت سے ایک مرد کے سپرد کریں گے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جس طرح ظلم وستم سے بھر گئی تھی۔ یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دوام العیش ص ۷۵

****

۲۶۲۶۔ المستدرك للحاكم، کتاب الفتن و الملاحم، ۴/۵۱۱

۲۔ دجال کا ذکر

(۱) دجال کا خروج

۲۶۲۷۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ : یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فتلقاہ المسالح مسالح الدجال فیقولون لہ : این تعمد ؟ فیقول : اعھد الی ھذالذی خرج ، قال : فیقولون لہ:او ما تومن بربنا ، فیقول : ما بربنا خفاء فیقولون : اقتلوہ ؛ فیقول بعضھم لبعض : الیس قدنھا کم ربکم ان تقتلوا احدادونہ ، قال فیظلقون بہ الی الدجال ، فاذا رآہ المؤمن قال :یا ایھا الناس ! ھذا الدجال الذی ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : فیأمر الدجال بہ فیشج فیقول : خذوہ و شجوہ فیوسع ظھرہ و بطنہ ضربا ، قال : فیقول : اما تومن بی قال :فیقول : انت المسیح الکذاب ، قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمئشار من مفرقۃ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ : قم، فیستوی قائما ، قال :ثم یقول لہ أ تومن بی ؟ فیقول ما ازددت فیك الا بصیرۃ ، قال : ثم یقول : یا ایھا الناس ! انہ لا یفعل بعد ی باحد من الناس ، قال : فیاخذہ الدجال لیذبح فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا ، قال : فیأخذ بیدیہ و رجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس ، انما قذفہ الی النار و انما القی فی الجنۃ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ھذا اعظم الناس شھادۃ عند رب العالمین ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک مرد مومن جائے گا، راستہ میں اسے دجال کے کچھ مسلح لوگ ملیں گے جو اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کے پاس جارہا ہوں جو ظاہر ہوا ہے، وہ کہیں گے: کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا :ہمارا رب پوشیدہ نہیں ۔ وہ لوگ کہیں گے اس کو قتل کردو ، اس پر بعض دوسرے بول اٹھیں گے: کیا تمہارے رب نے بغیر اجازت قتل سے منع نہیں کیا: چنانچہ یہ لوگ اس کو لیکر دجال

۲۶۲۷۔ الصحیح لمسلم، باب ذکر الدجال ، ۲/ ۴۰۲

کے پاس پہونچیں گے، یہ مرد مومن جب اس کو دیکھے گا تو بے ساختہ پکار اٹھیگا، اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا تذکرہ پہلے حضور نے فرمادیا ہے۔ یہ سن کر دجال حکم دیگا: اس کو پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو اور پیٹ اور پیٹھ پر سخت ضربیں لگاؤ۔ پھر اس مرد مومن سے کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔ پھر حکم دیگا کہ اس کو آرے سے چیرا جائے، لہذا سر سے پاؤں تک چیرا جائے گا اور دو ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان کھڑے ہوکر کہے گا: اٹھ کھڑا ہو، وہ شخص زندہ ہوکر سیدھا کھڑا ہو جائے گا، پھر دجال پوچھے گا کیا مجھ پر ایمان لایا؟ وہ کہے گا: اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہوگیا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! یہ دجال اب میرے سوا کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کر سکے گا، دجال یہ سن کر اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کے گلے سے ہنسلی تک تانبے کی ہو جائے گی اور وہ ذبح نہیں کر سکے گا لہذا اس کو اپنی آگ میں ڈال دیگا۔ لوگ سمجھیں گے وہ آگ میں ڈالدیا گیا حالانکہ وہ جنت ہوگی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا شہید ہے۔　　　مالی الجیب ص ۱۳

۲۶۲۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاحدث ثکم حدیثا عن الدجال ما حدث به نبی قومه، انه اعور و انه یجئ معه بتمثال الجنة والنار فالتی یقولها انها الجنة هی النار، وانی انذر کم کما انذربه نوح قومه۔　　　شمائم العنبر ص ۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم سے دجال کے بارے میں وہ بات نہ بیان کروں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہ کی۔ وہ کانا ہوگا اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لئے پھریگا جسکو جنت کہے گا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی۔ لہذا میں تم کو اسی طرح ڈرارہا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ ۱۲م

۲۶۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله عزوجل و لقد ارسلنا نوحا الی قومه، ۱/ ۴۷۰
الصحیح لمسلم، باب ذکر الدجال، ۲/ ۴۰۰
فتح الباری لا بن حجر، ۱۳/ ۱۰۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۷۵۳، ۱۴/ ۳۰۰

۲۶۲۹ ـ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولدلھما و لد ثم یولد لھما غلام اعور ، اضرشی و اقلہ منفعۃ ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر دل جاگتا رہیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی سے ملاعلی قاری علیہما رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ سوتے وقت بھی اس کی افکار فاسدہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی ہیں۔ کیونکہ شیطان مسلسل اس کی طرف اپنے وساوس پہونچاتا رہتا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کے بیدار رہنے کے معنی یہ ہیں کہ وحی ربانی کے باعث آپکے قلب مبارک پر مسلسل افکار صالحہ کا القاء ہوتا رہتا ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۹

(۲) واقعہ ابن صیاد

۲۶۳۰ ـ **عن** عبد الرحمن بن أبی بکرۃ عن أبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولد لھما و لد ، ثم یولد لھما غلام اعور اضرشئ واقلہ منفعۃ ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ ، ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابویہ فقال : ابوہ طوال ، ضرب اللحم ، کان انفہ منقار ، و امہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الثدیین ، قال: ابوبکرۃ، فسمعت بمولود فی الیھود بالمدینۃ ،فذھبت انا و الزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذًا نعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیھما ، قلنا ھل لکما ولد ؟ فقالا :مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا و لد ، ثم و لد لنا غلام اعور اضرشئ و اقلہ

۲۶۲۹ـ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی ذکر ابن الصیاد ، ۲/ ۴۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۴۰ ☆ المصنف لابن أبی شیبۃ ۱۵/ ۱۳۹
الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۳۵۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۵۰۳
۲۶۳۰ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ذکر الصیاد ، ۲/ ۴۹

منفعه تنام عيناه و لا ينام قلبه ، قال : فخرجنا من عندهما فاذاً هو منجدل فی الشمس فی قطيفة و له همهمة ، فكشف عن رأسه فقال : ما قلتما ؟ قلنا : و هل سمعت ما قلنا؟ قال : نعم، تنام عيناى و لا ينام قلبى ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر اس کا دل جاگتا رہیگا۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کا باپ نہایت لمبا، پتلا دبلا اور پرندہ کی چونچ کی طرح لمبی ناک والا ہوگا۔ اس کی ماں موٹی اور لمبی پستان والی ہوگی ۔ حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: میں نے یہود مدینہ میں ایک بچے کی ولادت کے بارے میں سنا تو میں حضرت زبیر بن العوام کو ساتھ لیکر پہونچا۔ جیسے ہی ہم اس کے والدین کے پاس پہونچے تو ہم نے ان دونوں میں وہ اوصاف دیکھے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔ ہم نے ان دونوں سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ وہ دونوں بولے: تیس سال تک ہمارے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اب یہ کانا لڑکا پیدا ہوا ہے جو بجائے منفعت بخش کے مضرت رساں ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: پھر ہم وہاں سے واپس چلے آئے۔ ہم نے یہاں آکر دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھوپ میں زمین پر چادر اوڑھے لیٹے ہیں اور سونے کی آواز آہستہ آہستہ آرہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے سر سے چادر ہٹائی اور فرمایا: تم دونوں نے کیا کہا؟ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہماری باتیں سن لیں، ارشاد فرمایا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مرقاۃ الصعود میں ہے۔ دجال ابن صیاد کی بیداری فساد کے باعث تھی اور اس کو ایذا دینے کے لئے تھی کہ اس کا دل فسق و فجور کی باتوں کی طرف متوجہ ہو کر عقوبت میں مبتلا رہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قلب اطہر معارف الہیہ اور بے شمار مصالح میں منہمک

ہوتا ہے اور یہ چیز آپ کے درجات کی بلندی اور رفعت کا باعث تھی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب دجال ابن صیاد جیسے خبثاء کے دل کی بیداری بطور استدراج جائز ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اکابر امت کے لئے کیوں جائز نہ ہوگی۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی ''الیوقیت والجواہر'' کی بائیسیوں فصل میں شیخ محمد مغربی سے نقل کر کے فرماتے ہیں۔

جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ اور اگر صرف یہ دعوی کرے کہ اس نے حضور کو اپنے دل سے دیکھا ہے اور اس کا دل بیدار تھا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ جو شخص اپنے دل کو رذائل سے خوب پاک کر لیتا ہے تو وہ حق تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور بندہ جب اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے تو قلب کی نورانیت کے باعث گویا وہ بیدار رہتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ صریح عبارت مجھے فتوحات مکیہ کے اٹھانوے باب میں ملی۔

شیخ اکبر فرماتے ہیں:

ولی کامل کی شرط یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اس کا دل بھی بیدار رہتا ہے اور اس پر نیند طاری نہیں ہوتی۔ کیونکہ کامل شخص وہی کہلاتا ہے جو اپنے باطن کو غفلت سے اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح ایک شخص عالم بیداری میں اپنے ظاہر کو محفوظ رکھتا ہے۔ یہ ہی مفہوم شیخ عبدالوہاب شعرانی نے شیخ اکبر سے اپنی کتاب الکبریت الاحمر میں نقل کیا ہے اور اس کی تائید کی ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۱

(۳) تیس دجال مدعیان نبوت ہوں گے

۲۶۳۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انہ سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی ، و انا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

۲۶۳۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ ، ۲/۴۵
السنن لا بی داؤد ، باب خبر ابن الصائد ، ۲/۵۹۵
المسند لا حمد بن حنبل ۵/ ۲۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۰۴
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۸۷ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں تیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

السوء العقاب ص ۳۶

(۴) ستائیس دجال ہوں گے

۲۶۳۲۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انه سیکون فی امتی کذابون دجالون سبعة و عشرون، منهم اربع نسوة، وانی خاتم النبیین لانبی بعدی۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے۔ ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

المبین ص ۱۱۳

***

۲۶۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۹۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۸۸
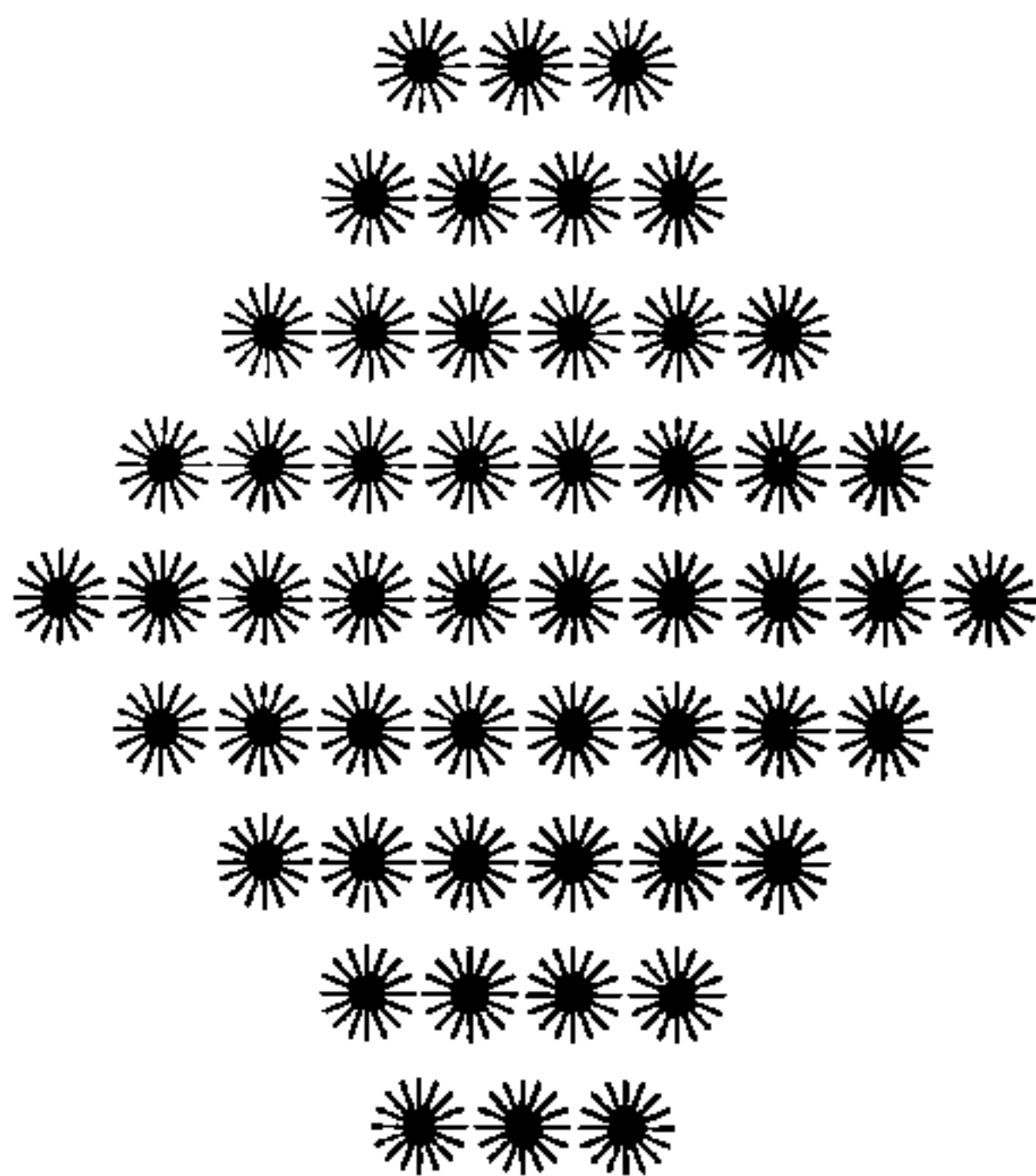
۳۔ میدان قیامت

(۱) حساب وکتاب

۲٦۳۳۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله سيخلص رجلا من امتى على رؤس الخلائق يوم القيامة ، فينشر عليه تسعة و تسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر، ثم يقول : اتنكر من هذا شيًا ؟ اظلمك كتبتى الحافظون؟ فيقول : لا يا رب! فيقول : افلك عذر ؟ قال : لا يا رب ! فيقول : بلى ان لك عند نا حسنة و انه لا ظلم عليك اليوم ، فتخرج بطاقة ، فيها اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله ، فيقول : احضر و زنك فيقول : يا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات ، فقال : فانك لا تظلم ، قال : فتوضع السجلات فى كفة و البطاقة فى كفة فطاشت السجلات و ثقلت البطاقه و لا يثقل مع اسم الله شئ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالی میری امت میں سے ایک شخص کو چن لے گا پھر اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے اور ہر رجسٹر حد نگاہ تک ہوگا۔ پھر اسے کہا جائے گا تو اس سے انکار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراما کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے۔ آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس کا وزن کرا۔ بندہ عرض کرے گا ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضور فرماتے ہیں: پھر ایک پلے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور

۲٦۳۳۔ الجامع للترمذى ، باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد ۸۸/۲
المستدرك للحاكم، ٦/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۰۹ ، ۱۰۹
شرح السنة للبغوى ، ۱۰/ ۱۳٤ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۵۵۵۹
الصحيح لا بن حبان ، ۲۵۲٤ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۳۵

دوسرے میں وہ کاغذ جس پر کلمہ شریف لکھا ہوگا۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلہ ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری۔ اور اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔　　صلاۃ القضاء ص ۳۵

(۲) پل صراط جہنم کی پیٹھ پر نصب ہوگا

۲۶۳۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ناسا قالوا لرسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : هل نری ربنا يوم القيامة ؟ فقال : رسول ا لله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : هل تضارون فی القمر ليلة البدر ، قالو : لا يا رسول ا لله ! قال : هل تضارون فی الشمس ليس دونها سحاب ، قالوا: لا يا رسو ل الله ! قال فانكم ترو نه كذلك ، يجمع الله الناس يوم القيامة فيقول : من كان يعبد شيئا فليتبعه فيتبع من يعبد الشمس الشمس و يتبع من يعبد القمر القمر، و يتبع من يعبد الطواغيت الطواغيت و تبقی هذه الامة فيها منا فقوها ، فياتيهم الله فی صورة غير صورته التی يعرفون فيقول : انا ربكم فيقولون : نعوذ با لله منك هذا مكاننا حتی ياتينا ربنا فاذا جاء ربنا عرفنا ه فيأتيهم الله فی صورته التی يعرفون فيقول : ا نا ربكم فيقولون: انت ربنا فيتبعونه و يضرب الصراط بين ظهرانی جهنم فا كون انا و امتی اول من يجيز و لا يتكلم يومئذالا المرسل ، و دعوی الرسل يومئذ اللهم سلم سلم،و فی جهنم كلاليب مثل شو ك السعدان ، هل رأيتم السعدان ؟ قالوا : نعم يا رسول الله ! قال : فانها مثل شو ك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله ، تخطف الناس باعمالهم ، فمنهم الموبق يعنی بعمله و منهم المجازی حتی ينجی ، حتی اذا فرغ الله من القضاء بين العباد و اراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا فمن اراد الله ان يرحمه ممن يقول : لا اله الا لله فيعرفونهم فی النار يعرفونهم باثر السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثر السجود و حرم الله علی النار اثر السجود ، فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة فينبتون منه كما تنبت الحبة فی حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد و يبقی رجل مقبل بوجهه علی النار و هو آخر اهل الجنة دخولا الجنة ، فيقول : ای رب ! اصرف و جهی عن النار فانه قد قشبنی ريحها و احرقنی ذ كائها ، فيدعو الله ما شاء الله ان يدعوه ثم

۲۶۳۴۔ الصحيح لمسلم،　　كتاب الايمان ،　　۱۰۰/۱

يقول الله تعالىٰ : هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسئل غيره فيقول : لا اسئلك غيره و يعطى ربه عزوجل من عهود و مواثيق ما شاء الله ، فيصرف الله وجهه عن النار فاذ اقبل الجنة و رأها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول : اى رب ! قدمنى الى باب الجنه ، فيقول الله له : اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك لا تسألنى غير الذى اعطيتك ، و يلك يا ابن آدمُ اغدرك فيقول : اى رب ! يدعوا الله حتى يقو ل له : فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسأل غيره فيقول : لاوعزتك ، فيعطى ربه ما شاء الله من عهود و مواثيق فيقدمه الى باب الجنة ، فاذ ا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة ، فرأى ما فيها من الخير و السرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اى رب ! ادخلنى الجنة ،فيقول الله عزوجل له ، اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك ان لا تسأل غير ما اعطيت ، ويلك يا ابن آدم ! ما اغدرك ، فيقول : اى رب ! لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى يضحك الله عزوجل منه فاذا ضحك الله منه قال : ادخل الجنة ، فاذا دخلها قال الله له :تمنه، فيسأل ربه و يتمنى حتى ان الله ليذكره من كذاو كذا حتى اذا انقطعت به الامانى قال الله ذلك لك و مثله معه ۔ تجلی الیقین ص ۱۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن خداوند قدوس کے دیدار سے مشرف ہوں گے؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تم کو کوئی پریشانی ہوتی ہے؟ بولے: نہیں یارسول اللہ! فرمایا کیا بغیر ابر سورج کو دیکھنے میں کسی طرح کی دشواری پیش آتی ہے؟ بولے: نہیں، فرمایا: تم اسی طرح دیدار الٰہی سے مشرف ہوگے ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ارشاد ہوگا جو جس کا پجاری تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے ۔ لہذا سورج کے پجاری اس کے ساتھ ہوں گے، چاند کو پوجنے والے اس کے ساتھ ہو جائیں گے، اور جو دیگر معبودان باطل کے پجاری تھے وہ ان کے ساتھ ہوں گے ۔ فقط امت محمدیہ باقی رہ جائے گی ۔ اس مین مومن و منافق سب ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایسی تجلی فرمائے گا جس سے کہ لوگ نا آشنا ہوں گے، ندا ہوگی میں تمہارا پروردگار ہوں، لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ تجھ سے، ہم اسی جگہ ہیں یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہم پر خاص تجلی فرمائے تو ہم اس کو بخوبی پہچان لیں گے ۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ان پر ایسی تجلی ہوگی جس سے وہ

آشنا ہوں گے۔فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں وہ جواب میں کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے، پھر یہ سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے اس کے بعد دوزخ کی پیٹھ پر ایک پل نصب کیا جائے گا۔اس پر سے میں اور میری امت سب سے پہلے گزریں گے۔اس دن انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے علاوہ کسی میں بات کرنے کی سکت نہ ہوگی۔عام طور پر پیغمبروں کی زبان پر یہ ہوگا اے اللہ سلامتی سے رکھ، اے اللہ سلامتی سے رکھ، دوزخ میں آنکڑے ہیں لوہے کے جو سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں۔فرمایا: کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں: عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: وہ بالکل اسی طرح ہوں گے البتہ ان کی مقدار اللہ عزوجل بہتر جانتا ہے۔لوگوں کو وہ آنکڑے دوزخ میں کھینچ لیں گے بعض اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور بعض گزر کر نجات پا جائیں گے۔جب اللہ تعالیٰ لوگوں کا فیصلہ فرمادیگا اور اپنی رحمت سے لوگوں کو دوزخ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو مشرک نہیں انکو دوزخ سے نکالو کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے تھے۔فرشتے انکو ان کے سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے کہ آگ انسان کے جسم کو تو کھائے گی لیکن آثار سجدہ محفوظ رہیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان پر حرام فرمادیا ہے کہ ان مقامات کو کھائے۔چنانچہ انکو دوزخ سے نکالا جائے گا لیکن وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ان کو آب حیات میں غسل دیا جائے گا تو ان کے جسم اس طرح نشو ونما پائیں گے جیسے سیلاب کی کانپ میں تیزی سے دانہ اگتا اور بڑھتا ہے۔پھر اسی طرح سب کو نکال لیا جائے گا صرف ایک شخص باقی رہے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا یہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اس کی بو اذیت ناک ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا۔اسی طرح خداوند قدوس سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں یہ تیرا سوال پورا کردوں تو تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہ مانگے گا، وہ عرض کرے گا: نہیں، میں پھر کچھ نہیں مانگوں گا۔اللہ تعالیٰ جو جو عہد و پیان اس سے لینا چاہے گا وہ ان سب کا اقرار کرے گا۔جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا ایک مدت تک جب تک اللہ عزوجل چاہے وہ خاموشی سے دیکھتا رہے گا۔پھر عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہونچادے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اس سے پہلے قول و اقرار اور عہد و پیان نہیں کئے تھے کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہ مانگونگا۔خرابی ہو اے ابن آدم، تو کتنا عہد

شکن ہے۔ وہ کہے گا اے رب پھر اسی طرح دعا کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: اچھا اگر میں تیرا یہ سوال بھی پورا کردوں تو تو پھر اس کے بعد تو نہ مانگے گا، عرض کریگا: تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہ مانگونگا اور اس مرتبہ بھی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا عہد و پیمان کریگا۔ آخر کار اللہ عزوجل اس کو جنت کے دروازے تک پہونچا دیگا جب وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کے سامنے ہوگی، اور اس میں جو کچھ نعمت، فرحت اور خوشی اور مسرت ہوگی وہ سب دیکھے گا۔ ایک حد تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ خاموشی سے انکو دیکھتا رہے گا۔ اس کے بعد عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے اندر پہونچادے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے کیا اقرار کیا تھا اور کیسے عہد و پیمان کئے تھے۔ کیا تو نے نہ کہا تھا کہ اب اس کے علاوہ نہ مانگونگا۔ خرابی ہو تیرے لئے اے ابن آدم! کتنا غدار ہے تو۔ وہ عرض کریگا الہی! میں تیری مخلوق میں بدنصیب نہیں بننا چاہتا۔ وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور فرمائے گا۔ جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ شخص جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اب تو خواہش کر، اور اپنے رب سے مانگ، وہ مانگتا رہے گا اور جو مانگے گا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہش پوری ہو جائیگی تو فرمائے گا۔ جا تجھے یہ تمام نعمتیں دی گئیں اور ان کے برابر اور ساتھ میں دی جاتی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے اس کی خواہش کے ساتھ دس گنی نعمتیں اس کو اور دی جائیں گی۔ ۱۲م
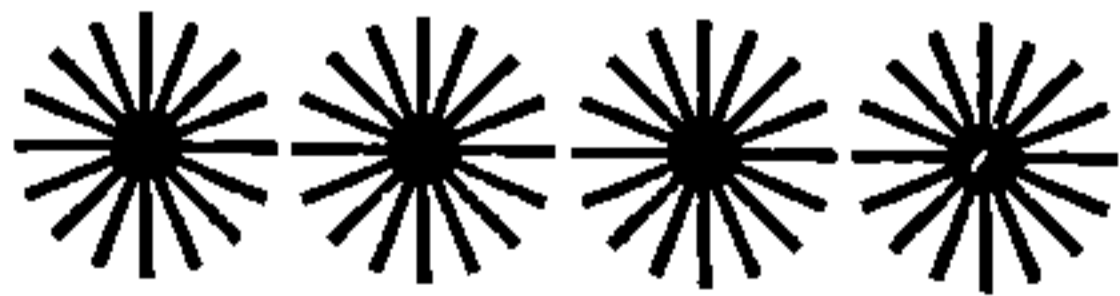
۴۔ شفاعت

(۱) شفاعت کا ثبوت

۲۶۳۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی ، نصرت بالرعب مسیرة شهر ، و جعلت لی الارض مسجدا و طهورا، ایما رجل من امتی ادرکته الصلوة فیلصل ، و احلت لی الغنائم ، و کان النبی یبعث الی قومه خاصة و بعثت الی الناس کافة و اعطیت الشفاعة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ میری مدد اس طرح کی گئی کہ کافروں کے دلوں میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت ہی سے ڈال دیا گیا۔ میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ میری امت کے کسی شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں ہی نماز پڑھ سکتا ہے میرے لئے مال غنیمت حلال کردیا گیا۔ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم اپنی مخصوص اقوام کی طرف مبعوث ہوئے لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ مجھے شفاعت کبری کا منصب عطا کیا گیا۔۱۲م

۲۶۳۶۔ **عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۶۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جعلت لی ، ۱/ ۶۲
الصحیح لمسلم، باب المساجد ، ۱/ ۱۹۹
السنن الکبری للبیهقی ، ۱/ ۲۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۷۶
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۸/ ۳۱۶ ☆ فتح الباری لابن حجر ، ۱/ ۴۳۶
البدایة والنهایة لابن کثیر ، ۶/ ۲۹۱ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۵/ ۲۲۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۰۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۵۹
الدر المنثور للسیوطی ، ۵/ ۲۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی ،۳۲۰۵۸، ۱۱/ ۴۳۷
۲۶۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ ۲/ ۲۰۱
السنن لابن ماجه، باب الشفاعة ۲/ ۳۳۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۳۷ ☆ المستدرک للحاکم، ۱/ ۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/ ۵۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۹۸، ۱۱/ ۴۰۶

الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا كان يوم القيامة كنت انا امام النبين وخطيبهم و صاحب شفاعتهم غير فخر ـ

فتاوی رضویہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام اور خطیب ہوں گا اور سب کی شفاعت کرونگا مجھے اس پر فخر نہیں۔۱۲م

۲۶۳۷۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما زلت اترد د علی ربی فلا اقوم فیه مقاما الا شفعت حتی اعطانی الله من ذلك ان قال : ادخل من امتك من خلق الله من شهد ان لااله الا الله یوما و احدا مخلصا و مات علی ذلك ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا رہونگا۔ جس شفاعت کے لئے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی۔ یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا: تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے ان میں جو توحید پر مرا ہو خواہ وہ ایک ہی دن کا مومن رہا اسے جنت میں داخل کردو۔۱۲م

۲۶۳۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شفاعتی لمن شهد ان لا اله الا الله مخلصا و ان محمد رسو ل الله یصدق لسانه قلبه و قلبه لسانه ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق اور دل زبان کے موافق۔ اللهم ! اشهد و كفى بك شهيدا ـ انی اشهد بقلبی و لسانی انه لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حنیفا مخلصا و ما انا من المشركين ـ و الحمد لله رب العالمين ـ

فتاوی افریقہ ص ۱۴۱

۲۶۳۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۵۱۸ ☆

۲۶۳۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۰۷ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۵۹٤،
المعجم الكبير للطبرانی، ۲/۹ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٤/٤٣٧

۲۶۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر ت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة ، لانها اعم و اکفی ترونها للمؤمنین المتقین ، لا و لکنها للمذنبین الخطائین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے شفاعت اور نصف امت کو جنت میں داخل کرانے میں سے ایک چیز کا اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت اختیار کی کہ یہ زیادہ لوگوں کے لئے ہوگی اور سب کو کفایت کریگی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ صرف متقی پرہیز گار لوگوں کے لئے ہوگی نہیں بلکہ یہ گناہ گاروں خطا کاروں کے لئے عام ہے۔۱۲م

(۲) شفاعت کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے

۲٦٤٠۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :شفاعتی للها لکین من امتی ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے جنہیں گناہوں نے ہلاک کرڈالا۔

۲٦٤١۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ۔

۲٦۳۹۔ الجامع للترمذی، باب الشفاعة ٦٧/٢
السنن لا بن ماجه، باب ذکر الشفاعة ، ٣٢٩/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٧٥/٢ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤٤٧/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٥٠/٢ ☆
٢٦٤٠۔ الکامل لا بن عدی، ☆
٢٦٤١۔ الجامع للترمزی، باب ذکر الشفاعة ٦٦/٣
السنن لا بی داؤد، باب فی الشفاعة ، ٦٥٢/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ٢١٣/٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ١٧/٨
الترغیب و الترهیب للمنذری ٤٤٦/٤ ☆ کنز العمال للمتقی ،٣٩٠٥٥، ٣٩٨/١٤

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

۲۶۴۲۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شفاعتی لاھل الذنوب من امتی قلت و ان زنی و ان سرق ، قال: و ان زنی و ان سرق علی رغم انف أبی الدرداء ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے، حضرت ابو درداء کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگر چہ زانی ہو اگر چہ چور ہو فرمایا اگر چہ زانی ہو اگر چہ چور ہو برخلاف خواہش ابو درداء کے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۷

(۳) حضور سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے

۲۶۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ا: انا اول شفیع فی الجنة لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت ، و ان من الانبیاء ما یصدقه من امته الارجل واحد ۔ تجلی الیقین ص ۱۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے شفاعت کر کے جنت میں لیا جاؤنگا، انبیائے سابقین کی بہ نسبت مجھ پر زیاہ لوگ ایمان لائے، بعض نبی تو وہ بھی ہیں جن پر ایمان لانے والا صرف ایک ہی شخص ہوگا۔۱۲م

(۴) شفاعت کبری کی تفصیل

۲۶۴۴۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۶۴۲۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/ ۱۸۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵٦، ۱٤/ ۳۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۰۱ ☆ تاریخ بعداد للحطیب ، ۱/ ٤۱٦
۲۶۴۳۔ الصحیح لمسلم، الایمان ۱/ ۱۱۲ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۱۹٦۷، ۱۱/ ٤۱۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی ، ٤/ ۹۸
۲۶۴٤۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/ ۱۱۰ ☆

الله تعالى عليه وسلم: اذا كان يوم القيامة ماج الناس بعضهم الى بعضهم فيأتون آدم عليه السلام فيقولون اشفع لذريتك فيقول لست لها و لكن عليكم بابرهيم فانه خليل الله تعالىٰ فيأتون ابرهيم عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بموسى فانه كليم الله تعالىٰ فيوتى موسى عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بعيسى فانه روح الله و كلمته فيوتى عيسى عليه السلام فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاوتى فاقول انا لها، انطلق فستأذن على ربى فيوذن لى فاقوم بين يديه فأحمده بمحامد لا اقدر عليه الآن يلهمنيه الله تعالى ثم اخر له ساجد فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك وسل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبه من برة او شعيرة من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى تعالىٰ فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى فيقال لى انطلق فمن كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم اعود الى ربى فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يامحمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال لى انطلق فمن كان فى قلبه ادنى ادنى من مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه من النارفانطلق فافعل ثم ارجع الى ربى فى الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لى يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب ائذن فيمن قال **لا اله الا الله** قال ليس ذاك لك او قال ليس ذاك اليك و لكن و عزتى و كبريائى و عظمتى و جبريائى لا اخر جن من قال **لا اله الا الله** .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب و بے چین ہوکر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اورعرض کریں گے: اپنی اولاد کی شفاعت کیجئے ،فرمائیں گے: آج میں اس منصب پر فائز نہیں ،تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔سب جمع ہوکر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دیں گے۔آپ بھی فرمائیں گے: آج میں اس مقام پر معین نہیں تم

سب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ کلیم اللہ ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ سے یہی جواب ملے گا۔ کہ میں اس کام پر مامور نہیں۔ تم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں ان کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کے لئے نہیں، ہاں تم سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو، چنانچہ وہ سب میرے پاس آئیں گے تو میں ان کی فریاد سنونگا اور کہونگا۔ ہاں میں ہی اس کام کے لئے ہوں۔ لہذا میں بارگاہ خداوند قدوس میں حاضری کی اجازت چاہونگا مجھے اجازت ملے گی اور میں اپنے رب کے حضور کھڑے ہوکر اس کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ اس وقت نہیں کرسکتا کیونکہ وہ محامد مجھے اسی وقت بارگاہ رب العزت سے القا ہوں گے۔ پھر میں سجدہ میں گر جاؤنگا۔ ندا ہوگی اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہاری خواہش پوری کی جائے گی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا: جاؤ جسکے دل میں گندم یا جو کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں جاکر ان سب کو نکال لونگا پھر دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضری دونگا اور اسی طرح حمد وثنا بیان کرکے گر جاؤنگا۔ حکم ہوگا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کی بخشش فرما، میری امت کی بخشش فرما۔ فرمائے گا: جاؤ جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں ایسا ہی کرونگا، پھر تیسری بار بارگاہ ذوالجلال میں حاضری دونگا اور حسب سابق حمد الٰہی بجالاؤنگا، اور سجدہ میں گر جاؤنگا، فرمان مقدس ہوگا اے محمد! سر اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں انکو بھی نکال لونگا۔ پھر چوتھی بار حاضری دونگا اور حمد وثنا کے بعد سجدہ کرونگا اللہ عزوجل کی طرف سے حکم آئے گا، اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت عطا فرما جنہوں نے اقرار توحید کیا اللہ رب العزت فرمائے گا۔

اے محبوب! وہ لوگ تمہارے لئے نہیں، بلکہ مجھے اپنی عزت، بڑائی، عظمت اور بزرگی کی قسم کہ میں ہر موحد کو ضرور دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرونگا۔۱۲م

۲٦٤٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما بلحم فرفع الیه الذراع وکانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال : انا سید الناس یوم القیامة ۔ هل تدرون بم ذاك؟ یجمع الله تعالیٰ یوم القیامة الاولین والآخرین فی صعید واحد فیسمعهم الدعی وینفذ هم البصر وتد نو الشمس، فیبلغ الناس من الغم والکرب مالا یطیقون وما لا یحتملون ، فیقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فیه ،الا ترون ما قد بلغکم ، الا تنظرون الی من یشفع لکم یعنی الی ربکم ،فیقول بعض الناس لبعض ایتوا آدم ، فیأتون آدم علیه السلام فیقولون : یآدم ! انت ابو البشر خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه وامر الملائکة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ، الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول آدم : ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، انه نهانی عن الشجرة فعصیته ، نفسی نفسی، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی نوح ، فیأتون نوحا علیه السلام فیقولون : یا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماك الله عبدا شکورا ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ،الا تری ماقد بلغنا ،فیقول لهم ، : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، و انه قد کانت لی دعوة دعوت بها علی قومی ، نفسی نفسی ، اذهبو ا الی ابراهیم ، فیأتون ابراهیم فیقولون : انت نبی الله تعالیٰ وخلیله من اهل الارض ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری الی ما نحن فیه الا تری الی ما قد بلغنا۔ فیقول لهم ابراهیم ، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولا یغضب بعده مثله ، وذکر کذباته، نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی موسی فیأتون موسی علیه السلام فیقولون : یا موسی ! انت رسول الله، فضلك الله تعالیٰ برسالته وتکلیمه علی الناس ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا ۔ فیقول لهم موسی ، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب

۲٦٤٥۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۱۱۱

بعده مثله ، وانی قتلت نفسا لم اومر بقتلها ، نفسی نفسی ،اذهبوا الی عیسی فیأتون عیسی علیه السلام فیقولون : یا عیسی ! انت رسول الله و کلمت الناس فی المهد وکلمة منه القاها الی مریم وروح منه ، فاشفع لنا الی ربك الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول لهم عیسی : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ،ولن یغضب بعده مثله ، ولم یذکر له ذنبا،نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیاتونی فیقولون : یا محمد ! انت رسول الله وخاتم الانبیاء ،وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ، الاتری ما قد بلغنا ، فانطلق فآتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح الله تعالیٰ علی ویلهمنی من محامده وحسن الثناء علیه شیئا لم یفتحه لاحد قبلی ، ثم قال :یا محمد ارفع راسك ، سل تعطه اشفع تشفع فارفع راسی فاقول : یا رب امتی امتی ،فیقال : یا محمد ! ادخل الجنة من امتك من لا حساب علیه من باب الایمن من ابواب الجنة وهم شرکاء الناس فیما سوی ذلك من الابواب۔ والذی نفس محمد بیده ! ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنة کما بین مکة وهجر او کما بین مکة وبصری ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصہ گوشت پسند تھا لہذا آپ نے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہونگا، اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا ؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین وآخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے کی آواز سب کو پہونچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا ،لوگوں پر ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑیگی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو سہہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم بارگاہ رب العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے ، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں، لہذا آپکی

خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کرینگے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے آپکو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپکے جسم اقدس میں روح ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے: آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمائیگا۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا، مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضرت نوح علیہ لصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپکو اللہ تعالیٰ نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا، اور آپکا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کر لی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمایئے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج و غم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہو رہی

ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اورعرض کریں گے اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہو رہی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔ آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الٰہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج وغم سے نجات دے، ندا ہوگی۔ اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔ ۱۲م

(۵) حضور کی شفاعت بے شمار لوگوں کیلئے ہے

٢٦٤٦ـ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انى لا شفع يوم القيامة لاكثر مما على وجه الارض من شجر و حجر و مدر ـ

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

(۶) حضور کی شفاعت مومن کیلئے ہے

٢٦٤٧ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شفاعتى لمن شهد ان الا اله الا الله مخلصا يصدق لسانه قلبه ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

(۷) کافر و مشرک کے علاوہ شفاعت سب کو عام ہے

٢٦٤٨ـ **عن** معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انها او سع لهم هى لمن مات و لا يشرك بالله شيًا ـ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے

٢٦٤٦ـ تاريخ بغداد للخطيب، ١٢/ ٣٣٠ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٠/ ١٧١
الجامع الصغير للسيوطى، ١/ ١٥٧ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ١٠/ ٤٨٩
كنز العمال للمتقى، ٣٩٥٥٤، ١٤/ ٤٠٠ ☆ المغنى للعراقى، ٤/ ٥١
٢٦٤٧ـ المستدرك للحاكم، ١/ ١٤١ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٣٠٧
الصحيح لا بن حبان، ٢٥٩٤ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ٢/ ٩
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤/ ٤٣٧ ☆
٢٦٤٨ـ المسند لا حمد بن حنبل ٢/ ٧٥ ☆

جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

(۸) حضور کو اپنے امتیوں کی شفاعت کا خاص خیال ہوگا

۲۶۴۹ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یوضع للانبیاء منابر من ذهب یجلسون علیها و یبقی منبری ولم اجلس لا ازال اقیم خشیة ان ادخل الجنة و یبقی امتی بعدی ، فاقول : یا رب ، امتی امتی ، فیقول الله : یا محمد! و ما ترید ان اصنع بامتك فاقول :یا رب ! عجل حسابهم فما ازال حتی اعطی، و قد بعث بهم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول :یا محمد ! ما ترکت لغضب رب فی امتك من بقیة ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہیگا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤنگا بلکہ رب کے حضور سروقد کھڑا رہونگا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کرونگا: اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرمادے، پس میں شفاعت کرتا رہونگا یہاں تک کہ مجھے اپنی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کریگا اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۳۸

(۹) اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو امت کے حق میں راضی فرمائے گا

۲۶۵۰ ـ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تلا قول الله تعالیی فی ابراهیم علیه الصلوة والسلام : رب انهن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانه منی الآیة ـ و قال عیسی علیه الصلوة و السلام ، ان تعذبهم فانهم عبادك ، و ان تغفرلهم فانك انت العزیز الحکیم ، فرفع یدیه و قال : اللهم ! امتی امتی ، وبکی فقال الله تبارك و تعالیٰ

۲۶۴۹ـ المستدرك للحاکم، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۴۴۶
کنز العمال للمتقی ، ۳۹۱۱۷، ۱۴/ ۴۱۴ ☆ مناهل الصفا ۳۵
۲۶۵۰ـ الصحیح لمسلم، باب دعاء النبی ﷺ لامته ، ۱/ ۱۱۳

یاجبرئیل ! اذهب الی محمد و ربك اعلم فاسأله ما یبکیك فاتاه جبرئیل علیه السلام فسأله فاخبر ہ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما قال و هو اعلم، فقال الله تعالی یا جبرئیل ! اذهب الی محمد فقل : انا سنرضیك فی امتك و لا نسؤك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! بیشک ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا ہے، تو جو میری اتباع کریں وہ مجھ سے متعلق ہے الایہ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو مغفرت فرمائے تو تو غالب حکمت والا ہے، یہ پڑھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کے لئے فوراً ہاتھ اٹھادئے اور عرض کیا: الٰہی میری امت، میری امت، اور گریہ فرمایا۔ اللہ عزوجل نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ میرے محبوب کے پاس اور پوچھو حالانکہ تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ کہ کس وجہ سے گریہ وزاری ہے۔ حضرت جبرئیل حاضر آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو سب کچھ بتایا حالانکہ اللہ رب العزت خوب جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو دوبارہ بھیجا کہ جاؤ اور میرے محبوب سے کہو، قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کردیں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۶

(۱۰) مقام محمود منصب شفاعت ہے

۲۶۵۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المقام المحمود فقال هو الشفاعة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

۲۶۵۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل عنها رسول الله صلی

۲۶۵۱۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورة بنی اسرائیل، ۲/۱۵۲

۲۶۵۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۴۴

الله تعالیٰ علیه وسلم یعنی قوله تعالیٰ "عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا" فقال: هی الشفاعة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت کریمہ عسی ان یبعثك الآیه کی تفسیر معلوم کی گئی تو فرمایا: وہ شفاعت ہے۔

۲۶۵۳۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الله عزوجل اتخذ ابراهیم خلیلا، وان صاحبکم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلیل الله واکرم الخلق علی الله، ثم قرأ عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا، قال: یقعده علی العرش۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل بنایا، اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیل اور تمام خلق سے اس کے نزدیک عزیز و جلیل ہیں۔ پھر یہی آیت تلاوت کرکے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عبد بن حمید وغیرہ مفسرین حضرت مجاہد تلمذ رشید حضرت حبر الآیہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی۔

یجلسه الله تعالیٰ معه علی العرش۔ معالم التنزیل ۳/۵۲۱

اللہ تعالیٰ عرش پر انہیں اپنے ساتھ بٹھائے گا۔

یعنی معیت تشریف و تکریم، کہ وہ جلوس و مجلس سے پاک و متعال ہے امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل، امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع، اور نقاش نے امام ابوداؤد صاحب سنن سے نقل کیا۔

من انکر هذا القول فهو متهم

۲۶۵۳۔ التفسیر للبغوی، ۳/ ۵۲۱

جواس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔

اسی طرح امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان میں چند اشعار نظم کئے۔ کمافی نسیم الریاض ۲/۳۴۳ وہ اشعار یہ ہیں۔

حدیث الشفاعة عن احمد ☆ الی احمد المصطفی لسندة

وقدجاء الحدیث باقعاده ☆ علی العرش ایضا ولا نجحده

امروا الحدیث علی وجهه ☆ ولا تدخلوا فیه ما یفسده

ولا تنکروا انه قاعد ☆ ولا تنکروا انه یقعده

حضور شفیع المذنبین رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے سلسلہ میں حدیث مسند مرفوع مروی ہے۔ نیز حدیث میں یہ بھی مروی ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش اعظم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متمکن فرمائیگا ہم اس کا انکار نہیں کرتے، اس سلسلہ میں حدیث شریف کو اس کے متن وسند کو درست جانو اس میں کسی طرح کا طعن مناسب نہیں نہ اس بات کا انکار کرو کہ حضور عرش بریں پر جلوس فرمائیں گے اور نہ اس بات کا انکار کرو کہ اللہ تعالیٰ انکو اس مقام رفیع پر فائز فرمائیگا۔

درحقیقت یہ امام واحدی پر ان حضرات کا ردوانکار ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرش اعظم پر جلوس فرمانے کا نہایت شدومد سے انکار کیا اور محض بطور جزاف اس کو قول فاسد کہکر رد کردیا۔ پہلے تو کہا معاملہ بہت سخت ہوگیا ہے۔ پھر بولے: عرش الہی پر جلوس کی بات وہی کہہ سکتا ہے جس کی عقل میں فتور ہو اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو۔ پھر اسی طرح اپنے گمان فاسد کو ثابت کرنے کے لئے بے معنی دلائل دینے کی کوشش کی۔ لیکن علمائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے ان کے اقوال، کو مردود کہا، جیسا کہ ہماری پیش کردہ تصریحات سے واضح ہے اور مزید تفصیل کے لئے مواہب لدنیہ اور اس کی عظیم وجلیل شرح زرقانی کی طرف رجوع کیجئے۔

امام واحدی کی سب سے بڑی دلیل اس مقام پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "مقاما محمودا" فرمایا: "مقعدا" نہیں اور مقام موضع قیام کو کہا جاتا ہے نہ کہ موضع قعود کو۔

امام زرقانی نے اس کا جواب یوں دیا۔

مقام کو اسم مکان نہ مانکر مصدر میمی مانا جائے اور یہ مصدر مفعول مطلق کے قائم مقام قرار دیا جائے تو مطلب یوں ہوگا۔ عسی ان یبعثك بعثا محمودا۔

اقول وباللہ التوفیق: عرش اعظم پر جلوس محمدی کی رفعت و بزرگی تواضع کے بعد ہوگی۔ خود حضور فرماتے ہیں۔

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائیگا۔ تو عرش اعظم پر جلوس اس وقت ہوگا جبکہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گنہگاران امت کے لئے رب کے حضور قیام کرینگے اور بارگاہ رب العزت سے شفاعت کا پروانہ مل جائیگا تو وہ مکان مقام محمود ہوگا اور پھر مقعد محمود یعنی عرش الٰہی پر جلوس۔

اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک میں اس طرح کے نظائر کثیر ہیں کہ بعض چیزوں کے ذکر پر اقتصار ہوتا ہے۔ جیسے واقعۂ معراج میں صرف مسجد حرام سے مسجد اقصی تک کا سفر مذکور ہے اور باقی سے سکوت۔ وغیرہ

نیز احادیث سے ثابت ہے کہ حضور شفیع الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت کے حضور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ کی مقدار طویل سجدہ کرینگے پھر سر سجدہ سے اٹھائینگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے احوال کا نام مقام محمود تو رکھا لیکن مسجد محمود نہ رکھا۔ چنانچہ جب سجود کی نفی نہیں سمجھی گئی تو قعود و جلوس عرش بریں کی نفی کیوں سمجھی جارہی ہے۔

امام واحدی یہ بھی کہتے ہیں کہ،

مثلا جب یہ کہا جائے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو بھیجا تو اس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ اس شخص کو قوم کی مشکلات حل کرنے کے لئے بھجا گیا ہے نہ کہ یہ مفہوم لیا جائے کہ بادشاہ نے اس کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔

امام زرقانی فرماتے ہیں

یہ قول و مثال مردود ہے۔ کہ یہ ایک عادی چیز کی مثال انہوں نے دی، کیا اس سے تخلف جائز نہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی ہیکہ آخرت کے احوال کو دنیا کے احوال پر قیاس نہیں کیا جاتا۔

اقول وباللہ التوفیق: اللہ تعالیٰ کا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجنا اس

لئے ہوگا کہ کہ سب اللہ کے حضور جمع ہوں تا کہ ان کا حساب وکتاب ہو محض کسی قوم کے پاس بھیجنا مراد نہیں۔ تو ممکن کہ بھیجنا واپسی پر جلوس کے لئے ہے نہ کہ محض ارسال وبھیجنا مقصود ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ بھیجنا جس طرح جلوس کا غیر ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کا بھی مغائر ہے۔ تو کیا اس قیل وقال سے مقام محمود کی نفی کے بھی درپے ہو۔ ولکن الھوس یاتی بالعجائب ۔

امام زرقانی نے فرمایا:

کہ واحدی کا یہ کہنا کہ عرش اعظم پر جلوس محمدی کا قائل کم عقل اور بے دین ہی ہوسکتا ہے'' محض جزاف وانکل ہے جو کسی طالب علم کو زیب نہیں دیتی چہ جائیکہ عالم وفاضل۔ جبکہ یہ بات جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد سے ثابت ہے، نیز اس کے مثل دو صحابۂ کرام حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی ہوا۔

قلت: بلکہ تین صحابۂ کرام سے کہ تیسرے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت آنے والی ہے۔

یہ سب کچھ لکھنے کے بعد میں نے ایک مرفوع حدیث بھی اس سلسلہ میں دیکھی جسکو امام جلیل حضرت جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں امام دیلمی کے حوالہ سے نقل کیا۔

۲٦٥٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : یجلسنی معہ علی السریر ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آیت کریمہ عنقریب آپ کا رب آپکو مقام محمود عطا فرمائیگا، کی تفسیر یہ ہے کہ رب تبارک وتعالی مجھے عرش اعظم پر اپنے ساتھ بٹھائیگا۔

مطلب ہم نے پہلے واضح کردیا کہ یہ معیت تشریف وتکریم ہے۔

ابن تیمیہ نے اس مقام پر سچی بات کہہ دی ہے کہ ثعلبی کے ساتھی واحدی فنون عربیہ میں ان سے آگے تھے لیکن اتباع سلف میں نہایت دور تھے۔ حالانکہ ابن تیمیہ خود بھی

۲٦٥٤۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۸/٤

سلف کی اتباع میں کوسوں دور رہے اور بہت کچھ مخالفت کی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسی کو مانو جو ہم نے امام ابوداؤد صاحب سنن، امام دارقطنی، اور امام عسقلانی وغیرہم اکابر اہل سنت اور ائمہ دین وملت کے اقوال وارشادات سے ثابت کیا ہے۔ ہرگز اس طرف توجہ نہ دینا جو اپنے گمان کے مطابق اس کے منکر ہیں جبکہ ان کی حیثیت بھی وہ نہیں جو ان حضرات کی ہے، والحمد اللہ رب العالمین۔

۲۶۵۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم القیامة یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

۲۶۵۶۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان الله تعالیٰ یقعده علی الکرسی ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کرسی پر بٹھائیگا۔

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلی آله واصحا به اجمعین ،والحمد لله رب العالمین ۔　　تجلی الیقین ، ص ۵۶۔۵۹ مع حاشیہ

(۱۱) شفاعت برحق ہے منکر محروم رہے گا

۲۶۵۷۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شفاعتی یوم القیامة حق،فمن لم یومن بها لم یکن من اهلها ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت روز قیامت حق ہے۔ جو اس پر ایمان نہ لائیگا اس کے قابل نہ ہوگا۔

۲۶۵۵۔ ابو الشیخ ☆

۲۶۵۶۔ التفسیر للبغوی، ۳/ ۵۲۱ ☆

۲۶۵۷۔ المطالب العالیة لا بن حجر ، ۴۶۳۳، ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۹۰۵۸،۱۴/ ۴۲۵
تاریخ بغداد للخطیب ، ۸/ ۱۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، اطلق علیه التواتر، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے، ابن منیع اس حدیث کو حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرے۔ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۰

اب رہی حدیث، لا اغنی عنکم من الله شیئا، جو مکمل اس طرح ہے۔

۲۶۵۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: حین انزل علیه "وانذر عشیر تك الاقربین، یا معشر قریش! اشتروا انفسکم من الله لا اغنی عنکم من الله شئیا یا بنی عبد الله المطلب! لا اغنی عنکم من الله شئیا، یا عباس! لا اغنی عنك من الله شیئا، یا صفیة عمة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم! لا اغنی عنك من الله شیئا، یا فاطمة بنت محمد سلینی ما شئت لا اغنی عنك من الله شیئا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب آیت کریمہ "اے محبوب اپنے خاندان والوں کو ڈرائیے" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے گروہ قریش! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دو کہ میں از خود اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے کام نہیں آوں گا۔ اے بنو عبد المطلب! اے چچا عباس! اے چچی صفیہ! اے بیٹی فاطمہ تم سب عبادت و اطاعت خداوند قدوس کے ذریعہ اللہ کو راضی کرو، میں بذات خود تمہارے کام نہیں آوں گا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو اس حدیث میں نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی۔ کہ احادیث متواترہ شفاعت و اجماع اہل سنت کے خلاف ہے، جیسا کہ وہ طاغی باغی سرکش اپنی

۲۶۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب بیان من مات علی الکفر، ۱/۱۱۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۰۶ ☆ المسند لابی عوانہ، ۱/۹۵
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۳۸۲

تفویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ۔

پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو۔ سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں '' اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، وہاں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کر لے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ، اس کا رد بلیغ تو فقیر کی کتاب، الامن والعلی، میں دیکھئے۔ یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے۔

۲۶۵۹۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی رافع رضی اللہ تعالی عنہ ان ام ھانی بنت أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا خرجت متبرجۃ قدبدا قرطاھا فقال لھا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : اعلمی فان محمدا لا یغنی عنك شیئا ، فجاء ت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبر تہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لا تنال اھل بیتی ،وان شفاعی تنال حاء وحکم ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچا زاد بہن کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں۔ اس پر ان سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں نہیں بچائیں گے۔ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہونچے گی۔ بیشک میری شفاعت تو ضرور قبیلہ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔

۲۶۶۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کانت امرأۃ من بنی ھاشم

۲۶۵۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۴/۴۳۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/۲۵۷

۲۶۶۰۔ الکامل لا بن عدی، ۴/۱۷۹ ☆

تحت رجل من قریش فوقع بینهما کلام فقال لها : واللہ ما تغنی قرابتك من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عنك شیئا ، فاتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاخبرته ، فغضب فصعد المنبر فقال: ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تغنی شیئا ، والذی نفسی بیده ان شفاعتی لترجو صداء وسلهب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک قریشی مرد کے نکاح میں ایک ہاشمی خاتون تھیں ۔ دونوں کی وجہ سے شکر رنجی ہوگئی تو شوہر نے غصہ میں کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاندانی ہونے کا کوئی فائدہ نہ پہونچے گا۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ عرض کیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر غضبناک ہوئے اور منبر پر تشریف لے گئے ، فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو یہ سمجھتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہیں پہونچائیگی ۔ قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری شفاعت کے امیدوار تو صداء اور سلہب قبیلے بھی ہیں ۔ اراءۃ الادب ص ۵۶

(۲۱) عام جنتی بھی شفاعت کریں گے

۲۶۶۱ ـ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان رجلا من اهل الجنة یشرف یوم القیامة علی اهل النار ، فینادیه رجل من اهل النار فیقول : یا فلان ! هل تعرفنی ؟ فیقول : لا ، واللہ ما اعرفك من انت ؟ فتقول: انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربة من ماء فسقیتك، قال: قد عرفت ،قال : فاشفع لی بها عند ربك ، قال : فیسأل اللہ تعالیٰ جل ذکره، فیقول : انی اشرفت علی النار فنادانی رجل من اهلها ،فقال لی :هل تعرفنی ؟ قلت : لا ، واللہ ما اعرفك من انت ؟ قال: انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربة من ماء فسقینك ، فاشفع لی عند ربك فشفعنی فیه فیشفعه اللہ تعالیٰ فیأمربه فیخرج من النار ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۶۶۱ ـ الترغیب والترهیب للمنذری ۲/ ۶۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۱۰/ ۴۹۶
المغنی للعراقی، ۴/ ۵۱۲ ☆

نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی قیامت کے دن دوزخیوں کی طرف جھانکے گا تو اسے ایک دوزخی آواز دے کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، قسم بخدا میں تجھے نہیں پہچانتا، بتا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہ ہوں کی تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا اور تو نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا تو میں نے تجھے پلایا تھا، وہ کہے گا: ہاں میں نے تجے پہچان لیا، اس پر وہ گزارش کریگا: کہ پھر تو میرے اس احسان کے عوض اپنے رب کے حضور میری شفاعت کر۔ وہ جنتی رب تبارک وتعالیٰ کے حضور سارا ماجرا بیان کرے گا اور بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوگا: کہ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائیگا اور حکم دیگا کہ جا اس کو دوزخ سے نکال لے، تو اس کو دوزخ سے نکال لیا جائیگا۔

۲۶۶۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال ؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يصف الناس يوم القيامة صفوفا ،ثم يمر اهل الجنة فيمر الرجل على الرجل من اهل النار فيقول : يا فلان ! اما تذكر يوم استسقيت فسقيتك شربة ،قال:فيشفع له ، ويمر الرجل على الرجل فيقول : اما تذكر يوم ناولتك طهورا فيشفع له ، ويمر الرجل على الرجل فيقول : يا فلان ! اما تذكر يوم بعثتنى لحاجة كذا و كذا فذهبت لك فيشفع له ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے۔ ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا، اس سے کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ نے ایک دن مجھ سے پانی مانگا تھا تو میں نے پلایا تھا، اتنی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کریگا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا اور کہے گا: آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا۔ اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا۔ ایک کہے گا: آپ کو یاد نہیں، ایک دن آپ نے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کریگا۔　　اراءۃ الادب ص ۴۳

۲۶۶۲۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل صدقة الماء ۲/۲۶۲
الترغيب والترهيب للمنذرى ۲/ ۷۰ ☆ التفسير للبغوى، ۷/ ۱۰۸
كنز العمال للمتقى، ۳۹۰۵۰، ۱۴/ ۳۹۱ ☆ التفسير للقرطبى، ۳/ ۲۷۵

(۱۳) نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے

٢٦٦٣۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا دخل الرجل الجنة سأل عن ابو یه و ذریته وولده فیقال: انهم لم یبلغوا درجتك وعملك فیقول : یا رب ! قد عملت لی ولهم فیؤمر بالحاقهم به ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی جنت میں جائیگا تو اپنے ماں باپ، بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہونچے، عرض کریگا: اے رب میرے! میں نے اپنے اوران کے سب کے نفع کیلئے اعمال کئے تھے۔اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملادیئے جائیں۔

اراءۃ الادب، ص ۴۸
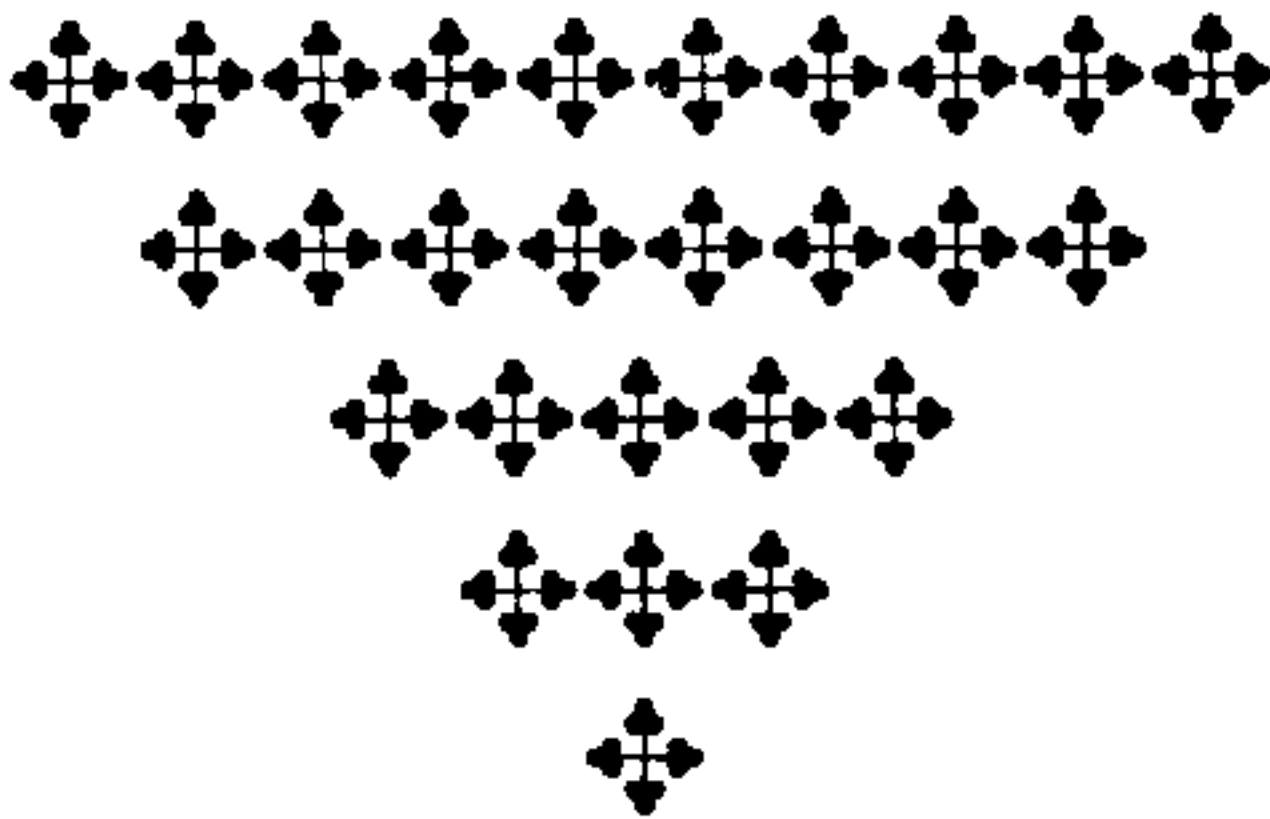
٢٦٦٣۔ المعجم الصغیر للطبرانی، ١/٢٢٩ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/١١٩
مجمع الزوائد للهیثمی، ٧/١١٤ ☆ التفسیر لا بن کثیر ٧/٤٠٨
کنز العمال، للمتقی، ٣٩٣٣٣، ١٤/٤٧٨ ☆

۵۔ حوض کوثر

(۱) حوض کوثر کی خصوصیت

۲۶۶۴۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حوضی مسیرة شهر ، ماؤه ابیض من اللبن ، وریحه اطیب من المسك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے بہتر ہے۔

۲۶۶۵۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حوضی مسیرة شهر ۔ و زوایاه سواء وما ؤه ابیض من الورق ، وریحه اطیب من المسك و کیزانه کنجوم السماء فمن شرب منه لا یظمأ بعده ابدا ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۲۳۸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے، اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے خوشبو مشک سے بہتر ہے، کوزے آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں جو ایک مرتبہ اس کا پانی پیے گا پھر کبھی اس کو پیاس نہیں ستائیگی ۔۱۲م

۲۶۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری　کتاب الحوض ،　۹۷٤/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۵/۱۱ ☆ الصحیح لا بن حبان ، ۲٦۰۳
فتح الباری للعسقلانی، ٤٦۲/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۲۹/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤۱۷/٤ ☆ التفسیر للبغوی، ۳۰۳/۷
شرح السنة للبغوی، ۱٦۸/۱۵ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۹۱٤٤، ۱٤/٤۲۳ ☆
الصحیح لمسلم،　باب اثبات حوض نبینا ﷺ　۲٤۹/۲
۲٦٦۵۔ التمهید لا بن عبد البر، ۳۰۷/۲ ☆

(۲) حوض کوثر میں دو پرنالے جنت سے گرتے ہیں

٢٦٦٦۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لبعقر حوضی اذود الناس لا ھل الیمن ، اضرب بعصای حتی یرفض علیھم ، فسئل عن عرضہ فقال : من مقامی الی عمان ، سئل عن شرابہ فقال : اشد بیا ضا من اللبن واحلی من العسل ، یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ ، احدھما من ذھب والاخرمن الورق ۔　　فتاوی رضویہ جدید۳/۲۴۹

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر کے کنارے کھڑا یمن والوں کو سیراب کرنے کے لئے لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہٹاؤں گا تا کہ ان سے دوسرے لوگ علیحدہ رہیں ۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ چوڑائی کتنی ہے؟ فرمایا: جیسی یہاں سے عمان ۔ پھر اس کے پانی کے اوصاف معلوم کئے گئے؟ فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اس حوض میں دو پرنالے گرتے ہیں اور دونوں جنت سے گرتے ہیں ۔ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ۔۱۲م

٢٦٦٦۔ الصحیح لمسلم،　　باب اثبات حوض نبینا ﷺ　　٢٥١/٢
المسند لا حمدبن حنبل،　　٢٨١/٥ ☆　　الترغیب والترھیب للمنذری ، ٤١٨/٤
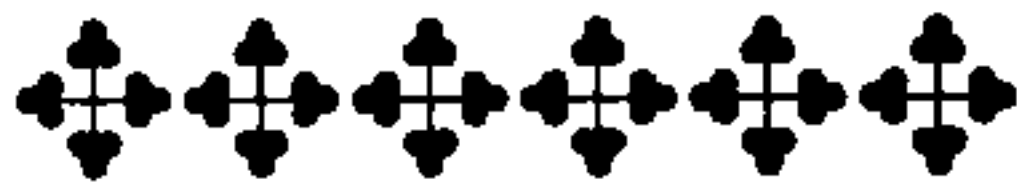
۶۔ رویت باری تعالیٰ

(۱) رویت باری تعالیٰ حق ہے

۲۶۶۷۔ **عن** جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کا تمہیں دیدار ہوگا جیسے اس چاند کو سب بے مزاحمت دیکھ رہے ہیں۔
فتاوی افریقہ ص ۳۶

(۲) جنت اور دیدار الٰہی

۲۶۶۸۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جنتان من فضۃ انیتھا وما فیھما ، و جنتان من ذھب أنیتھما وما فیھا ، وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربھم الا رداء الکبر علی وجھہ فی جنۃ عدن ۔
فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

۲۶۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب وجوہ یومئذ فاخرۃ ۲/۱۱۰۵
الصحیح لمسلم، کتاب الزھد ، ۲/۴۰۹
الجامع للترمذی، باب ما جاء رویۃ الرب تبارک و تعالیٰ ۲/۷۸
السنن لا بی داؤد ، باب فی الرؤیۃ ۲/۶۵۰
السنن لا بن ماجہ ، باب ذکر الجنۃ ، ۲/۳۳۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۳۶۰ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۱/۳۵۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۳۳۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۲/۱۶۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۱۱۸ ☆ المغنی للعراقی ، ۴/۵۲۸
فتح الباری للعسقلانی ، ۲/۳۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۳۱۲
المسند للحمیدی ۷۹۹ ☆ المسند لا بی عوانہ ، ۱/۳۷۶

۲۶۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ومن دونھا جنتان ۲/۷۲۳
السنن لا بن ماجہ ، باب فیما انکرت الجھنیۃ ۱/۱۷
الصحیح لمسلم، با ب رؤیۃ المؤمنین فی الآخرۃ ، ۱/۱۰۰
فتح الباری للعسـ[illegible]ـی ۸/۶۲۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۴۶
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۱۰/۵۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۲۲۸، ۱۴/۴۵۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۹ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۴/۱۱۵

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دوجنتیں چاندی کی اوراس کے برتن اور جوکچھ ان میں ہے سب چاندی کا ہوگا، اور دوجنتیں سونے کی مع سازوسامان ، یہ سب ہر جنتی کو ملے گا۔اور جنت عدن میں رب عزوجل کا دیدار ہوگا،ہاں ذات قدوس کبریائی کے پردہ میں متجلی ہوگی۔۱۲م

(۳)اہل جنت کے لئے تجلی ربانی کانزول

۲۶۶۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فاذا كان يوم الجمعة نزل تبارك وتعالیٰ عن عليين علی كرسيه ثم حف الكرسی بمنابر من نور وجاء النبيون حتی يجلسوا عليها ۔
فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب جمعہ کا دن ہوگا تو رب تبارک وتعالیٰ کی تجلی خاص کا نزول کرسی پر ہوگا پھر کرسی کے اردگرد نور کا منبر بچھا کر کرسی کو گھیر دیا جائیگا۔پھر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ السلام کی تشریف آوری ہوگی اوران منبروں پرتشریف فرماہوں گے۔۱۲م

(۴)اللہ تعالیٰ کی تجلی آسمانوں میں ہے

۲۶۷۰۔**عن** معاوية بن الحكم السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :بينا اناأصلی مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله ، فرمانی القوم بابصا رهم فقلت: واثكل امياه ماشانكم تنظرون الی، فجعلوا يضربون بايد يهم علی افخاذهم فلما رأيتهم يصمتو ننی لكنی سكت ، فلما صلی رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فبأبی هو وامی مارأيت معلما قبله ولا بعده احسن تعليمامنه، فوالله ما كهر نی ولا ضربنی ولاشتمنی،

۲۶۶۹۔ ميزان الاعتدال　۱/۶۰۴ ☆

۲۶۷۰۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الكلام فی الصلوة ۱/۲۰۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۴۴۷ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۲/۳۶۰
المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۹/۴۰۳ ☆ المصنف لا بن أبی شيبة ۲/۴۳۲
كنز العمال للمتقی ، ۱۹۹۱۵، ۷/۴۸۹ ☆ الدر المنثور ، للسيوطی ، ۱/۳۰۷

ثم قال : ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شئ من كلام الناس ، انما هو التسبيح والتكبير وقرأة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قلت: يا رسول الله ! انى حديث عهد بجاهلية وجاء الله بالاسلام ، وان منارجالا ياتون الكهان قال : فلاتا تهم ،قال ومنا رجال ينطيرون قال : ذاك شئ يجدونه في صدورهم فلا يصد هم ،وقال ابن الصباح فلا يصد نكم قال : قلت : ومنا رجال يخطون ،قال : كان نبى من الانبياء يخط ، فمن وافق خطه فذاك ، قال : و كانت لى جارية ترعى غنما لى قبل احد والجوانية فاطلعت ذات يوم فاذا الذئب قد ذهب بشاة عن غنهما ، وانا رجل من بنى آدم آسف كما يا سفون لكنى صككتها صكة فاتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فعظم ذلك على ، قلت : يا رسول الله ! افلا اعتقها، قال: ائتنى بها فاتيته بها فقال لها : اين الله ؟ قالت : فى السماء قال : من انا؟ قالت : انت رسول الله ،قال : اعتقها فانها مؤمنة ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی، میں نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ، کہا۔ لوگوں نے مجھے تیز نگاہوں سے دیکھا تو میں نے کہا: کاش مجھے میری ماں روتی یعنی اس واقعہ سے پہلے ہی میں مرجاتا۔ تم لوگ مجھے کیوں گھورتے ہو۔ یہ سن کر لوگ مجھے خاموش کرنے کے لئے اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو حضور نے مجھے مسئلہ بتایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ میں نے حضور جیسا شفیق ومہربان معلم نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔ آپ نے نہ مجھے جھڑکا، نہ مارا نہ برا کہا بلکہ یوں فرمایا: نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں، نماز تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کی تلاوت کا نام ہے اور اسی طرح کی باتیں تعلیم فرمائیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ابھی جلدی زمانہ جاہلیت کو چھوڑ کر آغوش اسلام میں آیا ہوں۔ مجھے یہ بتائیں کہ بعض لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں، فرمایا: تو ان کے پاس مت جا۔ میں نے مزید عرض کیا: بعض لوگ براشگون لیتے ہیں، فرمایا: یہ سب لوگوں کی اپنے دل کی گڑھی باتیں ہیں تو اس

پر عمل نہ کر۔میں نے عرض کیا: بعض لوگوں کو میں نے دیکھا کہ لکیریں کھینچتے یعنی علم رمل کے ذریعہ پیش گوئی کرتے ہیں، فرمایا: یہ علم بعض انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے، اب اگر کسی کا علم ان کے مطابق ہو تو درست ہے۔حدیث کے راوی حضرت معاویہ کہتے ہیں: میری ایک باندی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ بستی کے پاس بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے۔چونکہ میں ایک انسان ہوں اور لوگوں کی طرح مجھے بھی غصہ آجاتا ہے لہذا میں نے غصہ میں اس کے ایک طمانچہ ماردیا۔پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا ایسا غصہ میں ہوگیا، فرمایا: یہ تمہارا کام اچھا نہیں، میں نے عرض کیا: کیا میں اس کو آزاد نہ کردوں؟ فرمایا: اس کو ہمارے پاس لیکر آؤ۔میں اس کو لیکر آپکی خدمت میں پہونچا۔آپ نے اس باندی سے پوچھا، بتا اللہ کہاں ہے؟ بولی: آسمان میں، یعنی اس کا جلوۂ خاص آسمانوں میں ہے، فرمایا: میں کون ہوں؟ بولی: آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر آپ نے فرمایا: اے معاویہ! اس کو آزاد کردو کہ یہ ایمان والی ہے۔۱۲م

۲۶۷۱۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ان الميت تحضره الملائكة، فاذا كان الرجل الصالح قالوا: اخرجی ايتها النفس الطيبة، كانت فی الجسد الطيب، اخرجی حميدة والبشری بروح وريحان ورب غير غضبان، قال: فلا يزال يقال ذلك حتی تخرج، ثم يعرج بها الی السماء فيستفتح لها فيقال: من هذا؟ فيقال: فلان، فيقولون: مرحبا بالنفس الطيبه كانت فی الجسد الطيب ادخلی حميدة والبشری بروح وريحان ورب غير غضبان، قال: فلا يزال يقال لها حتی ينتهی بها الی السماء التی فيها الله عزوجل۔　فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ بندہ صالح اور نیک تھا تو کہتے ہیں: اے پاک جان نکل، تو پاک جسم میں تھی، نکل کہ تو لائق ستائش ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کا مژدہ جانفزا سن، فرشتے اس سے یہ کہتے رہتے ہیں یہاں تک

۲۶۷۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵۶/۳

کہ وہ جسم سے نکل جاتی ہے پھر اس کو لیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ندا ہوتی ہے کون؟ کہا جاتا ہے۔ یہ فلاں ہے، دروازہ کھولنے والے فرشتے بھی وہی کہتے ہیں جو پہلے فرشتوں نے کہا تھا، کہ اے پاک جان خوش آمدید، تو پاک جسم میں تھی، داخل ہو کہ تو قابل تعریف ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کی بشارت سن، اس روح کو یہ ہی بشارتیں سنائی جاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس آسمان تک پہونچ جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی تجلی بغیر کسی کم و کیف کے ہے۔۱۲م

(۵) اللہ عزوجل کی تجلی خاص انسان کو نیک بخت بناتی ہے

۲۶۷۲۔ **عن** محمد بن مسلمة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان لربكم فى ايام دهر كم نفحات فتعرضوا لها، لعل ان يصيبكم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے دنوں میں کچھ خاص تجلیاں ہیں، ان کی جستجو کرو، شاید تم پر ان میں سے کوئی تجلی ہو جائے تو کبھی بدبختی نہ آنے پائے۔

فتاویٰ افریقہ، ص ۳۷

۲۶۷۲۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹/۲۳۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۲۳۱
اتحاف السادة للزبيدى ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنى للعراقى، ۱/۱۸۶

۷۔ جنت

(۱) جنت اور دوزخ کا مکالمہ

۲٦۷۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تحاجت النار والجنة، فقالت النار: او ثرت بالمتکبرین والمتجبرین، وقالت الجنة: فمالی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسفلتهم وعرتهم، فقال الله عزوجل للجنة: انما انت رحمة ارحم بك من اشاء من عبادی، وقال للنار :انما انت عذابی اعذب بك من اشاء من عبادی، ولکل واحد منکما ملؤ ها، فاما النار فلا تمتلئ حتی یضع الله عزوجل رحله فتقول: قط قط، قط، ای حسبی، فهنالك تمتلئ ویزوی بعضها الی بعض، ولا یظلم الله من خلقه احداً واما الجنة فان الله تعالیٰ ینشئ لها خلقا۔

فتاوی رضویہ ۹/٦٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہوئی تو دوزخ نے کہا: میں متکبرین اور جابر و ظالم لوگوں کا ٹھکانا ہوں، جنت بولی: مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں کمزور، ادنی اور نادار لوگ آئیں گے ۔اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جنت! تو رحمت کی جگہ ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا: اے دوزخ! تو میرا عذاب ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا، اور تم میں سے ہر ایک کو بھرا جائیگا، جب جہنم نہیں بھریگی تو اللہ عزوجل اپنا غضب وجلال اس میں نازل فرمائے گا۔ اس کے بعد فوراً دوزخ پکارے گی: بس، بس، بس، یعنی میرے لئے کافی ہے۔ تو وہ بھر جائیگی

۲٦۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورة ق ۱۷۹/۲
الصحیح لمسلم، باب جهنم اعاذنا الله تعالیٰ عنها، ۳۸۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱٤/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۳۹/۸
فتح الباری للعسقلانی، ۵۹۵/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۵٦۲، ۵٤٤/۱٤
مشکوة المصابیح للتبریذی، ۵٦۹٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰۷/٦
المسند لاحمد بی عوانه، ۱۸۷/۱ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۰/۵
شرح السنة للبغوی، ۲۵٦/۱۵ ☆

اور بعض حصہ بعض میں سکڑ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں فرمائے گا، لیکن جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے بھرنے کیلئے ایک مخلوق اور پیدا فرمائے گا۔ ۱۲م

(۲) جنت نہایت گراں قیمت چیز ہے

۲۶۷۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : الا ان سلعة الله غالية ، الا ان سلعة الله الجنة ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔
فتاوی رضویہ ۳/ ۲۴۹

(۳) زمانۂ فترت کے مطیع لوگ جنتی ہیں

۲۶۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال:قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اما الذی مات فی الفترة فيقول : رب ! ما اتانی لك رسول الله ، فيأخذموا ثيقهم ليطيعه فيرسل اليهم ان ادخلوا النار ، فمن دخلها كانت عليه بردا وسلاما ، ومن لم يد خلها سحب اليها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ زمانۂ فترت میں انتقال کر گئے وہ رب تبارک وتعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: ہمارے پاس تیرا کوئی رسول نہ آیا تھا، اللہ تعالیٰ ان سے اپنی اطاعت کا عہد و پیمان لے گا۔ وہ سب عہد کریں گے کہ ہم ضرور تیری اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایک پیغام یہ بھیجے گا کہ تم سب دوزخ میں داخل ہو جاؤ، تو ان میں سے جو شخص دوزخ میں جائیگا ان پر وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائیگی، اور جو انکار کریگا اس کو گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیا جائیگا۔
شرح الحقوق ص ۲۵

(۴) اہل جنت کی مقبولیت

۲۶۷۶۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲۶۷۴۔ الجامع للترمذی ، باب من ابواب القيامة ۲/ ۶۸
۲۶۷۵۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۶۰۲
۲۶۷۶۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب صفة الجنة النار ، ۲/ ۹۶۹

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول لا ھل الجنة : یا اھل الجنة ! یقولون : لبیك ربنا و سعد یك ، فیقول : ھل رضیتم ؟ فیقولون:و ما لنا لا نرضی و قد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقك فیقول: فانا اعطیکم افضل من ذلك، قالوا : یا رب ! وای شیٔ افضل من ذلك ، فیقول : احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعده ابداً۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنت والو! عرض کریں گے: اے رب ہمارے! ہم تیرے حضور حاضر ہیں، فرمائے گا: کیا تم راضی ہوئے؟ عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ اعزاز بخشا کہ اپنی مخلوق میں کسی کو عطانہیں کیا، فرمائے گا: میں اس سے بھی بڑھ کر فضیلت عطا فرماؤنگا۔عرض کریں گے: اے رب ہمارے: اس سے بڑھ کر اور کیا ہے؟ فرمائے گا: میں تمہارے لئے اپنی رضا نازل فرمارہاہوں کہ اب اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں گا۔۱۲م

(۵) مومنوں سے جنت قریب ہوگی

۲۶۷۷۔ **عن** حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یجمع اللہ تعالیٰ الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لھم الجنة فیأتون آدم علیہ السلام فیقولون : یا ابانا ! استفتح لنا الجنة فیقول : وھل اخرجکم من الجنة الا خطیئة ابیکم آدم ،لست بصاحب ذلك ، اذھبوا الی ابنی ابراھیم خلیل اللہ ، قال : فیقول ابراھیم علیہ الصلوٰة و السلام : لست بصاحب ذالك ،انما کنت خلیلاً من وراء وراء اعمدوا الی موسیٰ الذی کلمه اللہ تعالیٰ تکلیماً، فیأتون موسیٰ علیہ الصلوٰة و السلام ، فیقول : لست بصاحب ذلك، اذھبوا الی عیسی کلمة اللہ تعالیٰ وروحه فیقول عیسی علیہ السلام لست بصاحب ذلك، فیأتون محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیقوم و یوذن له و ترسل الامانة والرحم فتقومان جنبی الصراط یمیناوشمالا ، فیمر اولکم کالبرق

۲۶۷۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنة و صفة نعیمها ۲/ ۳۷۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۱۹
۲۶۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعة ۱/ ۱۱۲

قال : قلت: بأبی انت وامی ، ای شئ کمر البرق، قال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الم تروا الی البرق کیف یمر و یرجع فی طرفۃ عین ،ثم کمر الریح ، ثم کمر الطیر ، و شد الرجال تجری بھم اعمالھم، و نبیکم قائم علی الصراط یقول : رب سلم سلم ،حتی تعجز اعمال العباد حتی یجئ الرجال فلا یستطیع السیر الازحفا ، قال : و فی حافتی الصراط کلا لیب معلقۃ ماموررۃ تاخذ من امرت بہ ، فمخدوش ناج ومکدوس فی النار ، والذی نفس أبی ھریرۃ بیدہ ! ان قعر جھنم لسبعین خریفا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومنین کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت ان سے قریب کردی جائیگی، سب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر فرمائیں گے: اے ہمارے والد گرامی! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھولئے! فرمائیں گے تم اپنے باپ کی لغزش ہی کے سبب جنت سے باہر آئے۔اب ابتداء یہ منصب مجھے حاصل نہیں، تم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دو، حضرت ابراہیم بھی ان کی فریاد سن کر فرمائیں گے: مجھے یہ منصب نہیں ملا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا خلیل دور دور سے تھا کہ بلا واسطہ مجھے شرف کلام سے مشرف نہ فرمایا۔تم حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف ہمکلامی سے مشرف فرمایا،سب لوگ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضری دیں گےلیکن یہی جواب پائیں گے کہ میں اس منصب پر نہیں تم حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمہ اور پاک روح ہیں۔لیکن حضرت عیسیٰ کی طرف سے بھی وہی جواب ملے گا میں اس منصب کا حامل نہیں، تم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری دیکر اپنا مدعا بیان کرو حضور یہ فریاد سن کر کھڑے ہوں گے اور آپکو شفاعت اور جنت کے دروازہ کوکھولنے کی اجازت ملے گی۔اس وقت امانت اور صلہ رحمی کو پل صراط کے داہنے اور بائیں کھڑا کردیا جائے گا،سب سے پہلا شخص پل صراط سے اس طرح پار ہوگا جیسے بجلی کوند کر روپوش ہوجاتی ہے۔راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بجلی کی طرح کوئی چیز گزر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے

بجلی کو نہیں دیکھا؟ وہ کیسی تیزی سے گزر جاتی ہے اور پل بھر میں واپس آجاتی ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ اس طرح گزریں گے جیسے ہوا۔ پھر جیسے پرندہ اڑتا ہے۔ پھر جیسے آدمی دوڑتا ہے۔ یہ سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق پل صراط سے گزر جائیں گے۔ اس وقت نازک میں آپکے نبی کریم رؤف ورحیم پل کے کنارے کھڑے رب سلم، رب سلم، کی دعا کرتے ہوں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال نیک کاوزن گھٹتا جائے گا اور اب ایسے لوگ آنا شروع ہوں گے کہ انکو پل صراط پار کرنا دشوار ہوگا کہ گھسٹ کر پار ہوں گے۔ پل کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوں گے جسکے بارے میں انہیں حکم ہوگا اس کو پکڑ لینگے۔ بعض زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے لیکن بعض الٹ پلٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ بھی ہیں۔ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برس کی راہ ہے۔ ۱۲م

(۶) جنتیوں میں خاندان کی رعایت ہوگی

۲۶۷۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : هم ذرية المؤمن يموتون على الاسلام ، فان كانت منازل آبا ئهم ارفع من منا زلهم لحقوا بآبائهم ولم ينقصوا من اعمالهم التى عملوا شيئا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں۔ اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان کی منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملا دیئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل واولاد کو دین ودنیا وآخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق وفاروق، عثمان وعلی، جعفر وعباس اور انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جنکی اولاد میں شیخ صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی، جعفری، عباسی اور انصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین ودنیا وآخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہراء کہ خود حضور پر

۲۶۷۸۔ التفسير لا بن ابى حاتم،

نورسید الصالحین سید العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلیٰ وبلند وبالا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: انما یر ید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا ،

اللہ تعالیٰ یہ ہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپا کی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔　　اراءۃ الادب ص ۴۹

(۷) بعض جنتیوں کے گناہ نیکیوں سے بدل جاتے ہیں

۲۶۷۹۔ **عن** أبی ذزی الغفاری رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انی لا علم آخر اھل الجنة دخولا الجنة و آخر اھل النار خروجا منھا ، رجل یؤ تی به یوم القیامة فیقال: اعرضوا علیه صغار ذنوبه وارفعوا عنه کبارھا ، فتعرض علیه صغار ذنوبه فیقال : عملت یوم کذا و کذا و کذا ، و عملت یوم کذا و کذا و کذا ، فیقول : نعم ، لا یستطیع ان ینکر وھو مشفق من کبار ذنوبه ان تعرض علیه ، فیقال له:فان لك مکان کل سیته حسنة ،فیقول : رب ! قد عملت اشیاء لا اراھا ھھنا فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ضحك حتی بدت نوا جذہ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں اس شخص کو بخوبی جانتا ہوں جسکو سب سے آخر میں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ شخص روز قیامت حاضر لایا جائیگا ارشاد ہوگا: اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو۔ اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں فلاں دن یہ کام کئے۔ وہ مقر ہوگا اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈرتا ہوگا کہ ارشاد ہوگا اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو۔ اب کہہ اٹھے گا: الٰہی ! میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں ، یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔　　فتاوی افریقہ ص ۱۴۳

۲۶۷۹۔ الصحیح لمسلم،　　کتاب الایمان　　۱۰۶/۱
الجامع للترمذی　　ابواب صفة جھنم　　۸۳/۲

۸۔ جہنم

(۱) جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے

۲۶۸۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اترونها حمراء كناركم هذه، لهی اسود من القار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جہنم کی آگ کو اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو، بیشک وہ تو تارکول سے زیادہ سیاہ ہے۔

۲۶۸۱۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: نار جهنم سوداء مظلمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے۔

۲۶۸۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم هذه الآية، وقودها الناس والحجارة فقال: اوقد عليها الف عام حتی احمرت، والف عام حتی ابيضت۔ والف عام حتی اسودت، فهی سوداء مظلمة لا يضئ لهبها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وقودها الناس الآية، جہنم کا ایندھن کافر لوگ اور پتھر ہیں، تلاوت فرمائی۔ اور اس پر آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو سرخ ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال حتی کہ سفید ہوئی، پھر ایک ہزار سال حتی کہ سیاہ ہوگئی۔ پس جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے جس کا شعلہ روشن نہ ہوگا۔

۲۶۸۰۔ الموطا لمالك، 　ما جاء فی صفة جهنم، 　۳۸۹

۲۶۸۱۔ كشف الاستار للبزار، 　۴/ ۱۸۰

۲۶۸۲۔ الجامع للترمذی 　ابواب صفة جهنم، 　۸۳/۲

شعب الايمان للبيهقی، 　۱/ ۴۸۹

۲۶۸۳۔**عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فهی سوداء مظلمة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ آگ نہایت سیاہ ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی نے اس حدیث کے موقوف ہونے کو صحیح کہا: لیکن میں کہتا ہوں: کہ اس معاملہ میں حدیث موقوف بھی مرفوع کی طرح ہے بشرطیکہ اسرائیلیات سے ماخوذ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲۴۲/۴

(۲) ادنی عذاب پانے والا دوزخی

۲۶۸۴۔ **عن** نعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اهو ن اهل النار عذابا من یوضع فی اخمص قدمیه جمراتان یغلی منها دماغه۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے کہ اس کے تلووں میں انگارے رکھے جائیں گے جس سے بھیجا ابلے گا۔

۲۶۸۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یقول الله عزوجل لا هون اهل النار عذابا یوم القیامة : لو ان لك ما فی الارض من شئ اکنت تفتدی به فیقول : نعم ، فیقول : اردت منك اهون من هذا و انت فی صلب آدم ان لا تشرك بی شیئا فأبیت الا ان تشرك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۶۸۳ ـ الجامع للترمذی ، ابواب صفة جهنم ، ۸۳/۲
۲۶۸۴ـ المصنف لعبد الرزاق ، ۱۸٤٤۷ ، ☆ التفسیر لا بن کثیر ٤٤٣/۸
کنز العمال للمتقی ، ۳۹۸۰۰ ، ١٤/٦٦٨ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۵۱۲/۱۰
الدر المنثور للسیوطی ، ٤/٣٢٥ ☆
۲۶۸۵ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة النار ، ۹۷۰/۲
الصحیح لمسلم، باب صفة المنافقین ۳۷٤/۲

ارشادفرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ عزوجل فرمائے گا تمام زمین میں جو کچھ ہے اگر تیری ملک ہوتا تو کیا اسے اپنے فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات مانگنے پر راضی ہوتا۔وہ عرض کرے گا: ہاں،فرمائے گا: میں نے تجھ سے روز میثاق اس سے بھی ہلکی اور آسان بات چاہی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا بغیر میرا شریک ٹھہرائے ہوئے۔

شرح المطالب ۲۳

۲۶۸۶۔ **عن** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان و شرا کان من نار یغلی منھا دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احد اشد منہ عذابا و انہ لا ھو نھم عذابا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے جسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ دیگ کی طرح جوش مارے گا۔وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اسی پر ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

شرح المطالب ۲۲

(۳) نفس امارہ اور جنت و دوزخ

۲۶۸۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : حفت الجنۃ بالمکارہ و حفت النار بالشھوات ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔اور دوزخ ان چیزوں

۲۶۸۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب صفۃ الجنۃ والنار ، ۹۷۱/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ، ۱۱۵/۱
التفسیر لا بن کثیر ۸/ ۴۴۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ۵۱۲/۱۰
۲۶۸۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا ۳۷۸/۲
المسند لا حمد بن حنبل ۲۶۰/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۲۷/۱
شرح السنۃ للبغوی ، ۳۰۶/۱۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶۲۶/۸
البدایۃ والنھایۃ لا بن کثیر ۱۳/۱۲ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۲۸/۴

سے ڈھانپ دی گئی ہے جونفس کو پسند ہیں۔

۲۶۸۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لما خلق الله تعالیٰ الجنة قال لجبرئيل : اذهب فانظر اليها ، فذهب فنظر اليها و الی ما اعد الله لاهلها فيها ، ثم جاء فقال ـ ای رب او عزتك لا يسمع بها احد الادخلها ، ثم حفها بالمكاره ثم قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال : فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد ، قال : فلما خلق الله تعالی النار قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال ـ فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال ـ ای رب ! و عزتك لا يسمع بها احد فيد خلها فحفها بالشهوات ثم قال : يا جبرئيل ! اذ هب فانظر اليها قال : فذهب فنظر اليها فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يبقی احد الا دخلها ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کوحکم فرمایا کہ اسے جاکر دیکھ، جبرئیل نے اسے اور جو کچھ اس میں مولی تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیارفرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہوکر عرض کی: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اسے تو جوکوئی سنے گا اس میں بے جائے نہ رہے گا۔ پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جونفس کوناگوار ہیں۔ پھر جبرئیل کوحکم فرمایا: کہ اب جاکر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر حاضر ہوکر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جاسکے۔ پھر جب مولی تبارک وتعالی نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا: اسے جاکر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر آکر عرض کی: اے میرے رب! تیرے عزت کی قسم! اس کا حال سن کرکوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولی تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر حضرت جبرئیل کواس کے دیکھنے کا حکم فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے دیکھ کرعرض کی: اے میرے رب! تیری

۲۶۸۸ـ الجامع للترمذی ، باب ما جاء حفت الجنة بالمكارة ، ۸۰/۲
السنن لابی داؤد باب حق الجنت و النار ۲۵۲/۲
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۴۶۳/۴ ☆ المستدرك للحاكم ، ۲۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۳۲/۲ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۳۹۵۲۳ ، ۵۴۵/۱۴

عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔

فتاوی رضویہ ۹/۹۴

(۴) ابوطالب کا حال

۲۶۸۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمہ قل : لا الہ الا اللہ ، اشھد لك بھا یوم القیامۃ قال : لو لا ان تعیرنی قریش یقولون : انماحملہ علی ذلك الجزع لا قررت عینك فانزل اللہ عزوجل ، انك لا تھدی من احببت ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کوارشادفرمایا صاف انکار کیا اور کہا: مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا ورنہ حضور کی خوشی کر دیتا۔ اس پر رب العزت تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اے محبوب، جس کو آپ پسند کرتے ہیں اسکو ہدایت نہیں دے سکتے۔

۲۶۹۰۔ **عن** سعید بن المسیب عن أبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :لما حضرت ابا طالب الوفاۃ جاءہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوجد عندہ ابا جھل و عبد اللہ ابن أبی امیۃ بن المغیرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا عم ! قل لا الہ الا اللہ کلمۃ اشھد لك بھا عند اللہ ، فقال ابو جھل و عبد اللہ بن أبی امیۃ : یا ابا طالب ! اترغب عن ملۃ عبد المطلب ؟ فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعرضھا علیہ و یعید لہ تلك المقالۃ حتی قال ابو طالب اخرما کلمھم ھو علی ملۃ عبد المطلب و ابی ان یقول : لا الہ الا اللہ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ام و اللہ لا استغفرن لك ما لم انہ عنك ، فانزل اللہ تبارك و تعالیٰ ما کان للنبی و الذین آمنوا ان یستغفروا المشرکین و لو کانوا

۲۶۸۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۴۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۴۳۴

۲۶۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا قال المشرك عند الموت ، ۱/ ۱۸۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۴۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۴۳۳

اولی قربی من بعد ماتبین لھم انھم اصحاب الجحیم ، و انزل اللہ تعالی فی أبی طالب فقال لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انک لا تھدی من احببت و لکن اللہ یھدی من یشاء و ھو اعلم بالمھتدین ۔

حضرت سعد بن میتب اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ابوطالب کے انتقال کا وقت جب آیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ، اس وقت وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ مغیرہ موجود تھا، حضور سید عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! تم کلمہ پڑھ لو میں اللہ تعالیٰ کے یہاں گواہی دونگا۔ یہ سن کر ابوجہل اور ابن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر رہے ہو؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے لیکن ابوطالب نے آخر میں یہی کہا: کہ میں عبدالمطلب کے دین و مذہب پر ہوں اور کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا حضور نے فرمایا: تو میں تمہارے لئے اس وقت تک دعائے استغفار کروں گا جب تک مولیٰ سبحانہ مجھے منع نہیں فرمائے گا۔ مولی تعالی سبحانہ نے یہ دونوں آیتیں نازل فرمائیں کہ اے محبوب! آپ اس کو ہدایت نہیں کر سکتے جس کو محبوب رکھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت فرمائے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ نیز فرمایا: نبی کریم اور مومنین کے لئے جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں جبکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔　　　شرح المطالب ص ۱۶

۲۶۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھماقال:نزلت ای " انک لا تھدی من احببت " فی أبی طالب کان ینھی عن اذی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ینأی عما جاء بہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت مبارکہ" انک لا تھدی من احببت "ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، ابوطالب کا حال یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کافروں کو باز رکھتے اور خود حضور پر ایمان لانے سے باز رہتے۔

۲۶۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھماانہ قال للنبی صلی اللہ تعالیٰ

۲۶۹۱۔ المستدرک للحاکم، ۱/ ۵۴۸

۲۶۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصۃ ابی طالب ، ۱/ ۱۱۵
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان

علیه وسلم : ما اغنیت عن عمك ؟ فو الله كان یحوطك و یغضب لك ، قال :هو فی ضحضاح من نار و لو لا انا لكان فی الدرك الا سفل من النار ، و فی روایة و جد ته فی غمرات من النار فا خرجته الی ضحضاح ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم! وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کیلئے لوگوں سے لڑتا۔ فرمایا: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کردیا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوتا۔

۲۶۹۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال۔ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذكر عنده عمه ابو طالب فقال :لعله تنفعه شفاعتی یوم القیامة فیجعل فی ضحضاح فی النار یبلغ كعبه یغلی منه دماغه ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ابوطالب کا ذکر آیا۔ فرمایا: کہ میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کردیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔

۲۶۹۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال ۔ قیل للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل نفعت ابا طالب ؟ قال :اخرجته من غمرة جهنم الی ضحضاح منها ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا؟ فرمایا: میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔　　شرح المطالب ص ۲۱

۲۶۹۵۔ **عن** ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قالت : ان الحارث بن هشام رضی

۲۶۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة أبی طالب ، ۱/۵۴۸

الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ، ۱/۱۱۵

المسند لا حمد بن حنبل، ۳/ ۹ ☆

۲۶۹۴۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۸۱۱ ☆

۲۶۹۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۱۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۳۶، ۱۲/۱۵۱

اللہ تعالیٰ عنہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم حجۃ الوداع فقال : یا رسول اللہ! انک تحث علی صلۃ الرحم و الاحسان الی الجار و ایواء الیتیم و اطعام الضیف و اطعام المسکین و کل ذلک یفعلہ ھشام بن المغیرۃ فما ظنک بہ یا رسول اللہ ! فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل قبر لا یشھد صاحبہ ان لا الہ الا اللہ فھو جزوۃ من النار ، قدو جدت عمی ابا طالب فی طمطام من النار فاخرجہ اللہ لمکانہ منی و احسانہ الی فجعلہ الی ضحضاح من النار۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز حجۃ الوداع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور ان باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں، رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ یتیم کو جگہ دینا، مہمان کی مہمانی دینا، محتاج کو کھانا کھلانا، اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تو حضور کا اس کی نسبت کیا گمان ہے؟ فرمایا: جو قبر ہے جس کا مردہ لا الہ الا اللہ نہ مانتا ہو وہ دوزخ کا انگارہ ہے۔ میں نے خود اپنے چچا ابو طالب کو سر سے اونچی آگ میں پایا۔ میری قرابت وخدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کر دیا۔

۲۶۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اھون اھل النار عذ ا با ابوطالب و ھو متنعل بنعلین من نار یغلی منھا دماغہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابوطالب پر ہے۔ وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اسکا دماغ کھولتا ہے۔

۲۶۹۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال :

۲۶۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفۃ الجنۃ والنار ، ۹۷۱/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱۱۵/۱
المستدرک للحاکم، ۵۸۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۹۵۱۲، ۹۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۲/۲ ☆ المسند لابی عوانہ ۹۸/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۵/۱ ☆
۲۶۹۷۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یموت لہ قرابۃ مشرک ۴۵۸/۲
السنن للنسائی باب موارۃ المشرک ، ۲۱۰/۱

قلت للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان عمك الشیخ الضال قد مات ، قال: اذهب فوار اباك ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا چچاوہ بڈھا گمراہ مرگیا، فرمایا: جا، اسے دبا آ۔

۲۶۹۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال : قلت للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان عمك الشیخ الکافر قد مات فما تری فیه ؟ قال : اری ان تغسله تجنه ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: حضور کا چچاوہ بڈھا کافر مرگیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے۔ فرمایا: نہلا کر دبا دو

شرح المطالب ص ۲۳

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا:

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام حافظ الشان اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

صححه ابن خزیمه ۔

اس حدیث جلیل کو دیکھئے! ابو طالب کے مرنے پر خود امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: کہ حضور کا وہ گمراہ کافر چچا مر گیا۔ حضور اس پر انکار نہیں فرماتے، نہ خود جنازہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ ابو طالب کی بی بی امیر المؤمنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب انتقال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر وقمیص مبارک میں انہیں کفن دیا۔ اپنے دست مبارک سے لحد کھودی اپنے دست مبارک سے مٹی نکالی پھر ان کے دفن سے پہلے خود ان کی قبر

۲۶۹۸۔ المصنف لابن أبی شیبة ،

مبارک میں لیٹے اور دعا کی۔

کاش ابوطالب مسلمان ہوتے تو کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جنازہ میں تشریف نہ لیجاتے صرف اتنے ہی ارشاد پر قناعت فرماتے کہ جاؤ اسے دبا آؤ۔

امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی قوت ایمان دیکھئے کہ خاص اپنے باپ نے انتقال کیا ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا فتوی دے رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ تو مشرک مرا، ایمان ان بندگان خدا کے تھے کہ اللہ ورسول کے مقابلہ میں باپ بیٹے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا۔ اللہ ورسول کے مخالفوں کے دشمن تھے اگر چہ وہ اپنا جگر ہو۔ دوستان خدا اور رسول کے دوست تھے اگر چہ ان سے دنیوی ضرر ہو۔　　شرح المطالب ص ۲۵

۲۶۹۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :لما جاء ابو بکر بأبی قحافۃ قال : فلما مدیدہ یبایعہ بکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ما یبکیک؟ قال : لان تکون ید عمك مکان یدہ و یسلم یقر اللہ تعالیٰ عینیك احب الی من ان یکون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت ابوقحافہ کو لیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست انور ابوقحافہ سے بیعت اسلام لینے کیلئے بڑھایا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ عرض کی: ان کے ہاتھ کی جگہ آج حضور کے چچا کا ہاتھ ہوتا اور ان کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ حضور کی آنکھ ٹھنڈی کرتا تو مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ یہ بات عزیز تھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے کہا: یہ حدیث برشرط شیخین صحیح ہے۔ حافظ الشان نے اصابہ میں اسے مسلم رکھا اور فرمایا:

سندہ صحیح ۔　　شرح المطالب ص ۲۷

۲۶۹۹۔ المستدرك للحاکم،
الاصابہ لابن حجر،

۲۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: جاء ابو بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه بأبی قحافة بقوده يوم فتح مكة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الا تركت الشيخ حتى ناتيه قال : ابو بكر اردت ان ياجره الله تعالی و الذی بعثك بالحق لا نا اشد فرحا باسلام أبی طالب لو كان اسلم منی بابی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے ۔صدیق ۔نے عرض کی: میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے ۔قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابوطالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے ۔

۲۷۰۱۔ **عن** علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : كانت مشية الله عزوجل فی اسلام عمی العباس و مشيتی فی اسلام عمی أبی طالب فغلبت مشية الله مشيتی ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابوطالب مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ ابوطالب کافر رہا۔

۲۷۰۲۔ **عن** محمد بن كعب القرظی رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی انه لما شتكی ابو طالب شكواه التی قبض فيها قالت له قريش : ارسل الی ابن اخيك يرسل اليك من هذه الجنة التی ذكرها يكون لك شفاء فارسل اليه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان الله حرمها علی الكافرين طعامها و شرابها ، ثم

۲۷۰۰۔ سيرة ابن اسحاق ، الاصابة لا بن حجر ۳۷۵/٤
۲۷۰۱۔ حلية الاولياء لا بی نعيم کنز العمال ، للمتقی ، ۳٤٤۳۹، ۱۵۲/۱۲
۲۷۰۲۔ البسيط للواحدی ،

اتاه فعرض عليه الاسلام فقال: لو لاان تعيربها فيقال جزع عمك من الموت لاقررت بها عينك و استغفرله بعد ما مات فقال المسلمون ما يمنعنا ان تستغفر لآبائنا و لذوی قرابتنا قد استغفر ابراهيم عليه السلام لا بيه و محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لعمه فاستغفر وا للمشركين حتى نزلت ما كان للنبى و الذين آمنوا الآية ۔

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے روایت پہونچی کہ ابو طالب جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو کافران قریش نے صلاح دی کہ اپنے بھتیجے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ یہ جنت جو وہ بیان کرتے ہیں اس میں سے تمہارے لئے کچھ بھیج دیں کہ تم شفا پاؤ۔ ابو طالب نے عرض کر بھیجی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کیا ہے پھر تشریف لا کر ابو طالب پر اسلام پیش کیا۔ ابو طالب نے کہا: لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا چچا موت سے گھبرا گیا، اس کا خیال نہ ہوتا تو میں آپ کی خوشی کر دیتا۔ جب وہ مر گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی ۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لئے دعائے بخشش سے کون مانع ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا کے لئے استغفار کر رہے ہیں یہ سمجھ کر مسلمانوں نے اپنے اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی، اللہ عزوجل نے آیت اتاری کہ مشرکوں کے لئے یہ دعا نہ نبی کو روا نہ مسلمانوں کو جبکہ روشن ہولیا کہ وہ جہنمی ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

شرح المطالب ص ۲۹

۲۷۰۳ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا كان يوم القيامة شفعت لأبى و امى و أبى طالب و اخ لى كان فى الجاهلية ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت اپنے والدین اور ابو طالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کی کہ زمانہ جاہلیت میں گزرا شفاعت فرماؤں گا۔

۲۷۰۳۔ فوائد تمام الرازی ،

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محب طبری نے کہ حافظان حدیث وعلمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبی میں فرمایا:۔
یہ حدیث اگر ثابت بھی ہوتو ابو طالب کے بارے میں اس کی تاویل وہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

امام سیوطی فرماتے ہیں:
خاص ابو طالب کے باب میں تاویل کی حاجت یہ ہوئی کہ ابو طالب نے زمانہ اسلام پایا اور کفر پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین اور برادر رضاعی کہ زمانہ فترت میں گزرے۔

اقول: یہاں تاویل بمعنی بیان مراد ومعنی ہے جس طرح شرح معانی قرآن کو تاویل کہتے ہیں: کفار سے تخفیف عذاب بھی حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے ہے۔ شفاعت کبری کہ فتح باب حساب کے لئے ہے تمام جہاں کو شامل و عام ہے۔ امام نووی نے بآنکہ ابو طالب کو بالیقین کافر جانتے ہیں تبویب صحیح مسلم شریف میں یوں لکھا۔

باب شفاعة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا بی طالب و التخفیف عنه بسببه ۔

امام بدر الدین زرکشی نے خادم میں ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے وہ تخفیف عذاب ہے جو ابولہب کو بروز دوشنبہ ملتی ہے۔

لسرو رہ بولادته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واعتاقه ثوبیة حین بشربه و انما ھی کرامة له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

اس لئے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی خوشی کی اور اس کا مژدہ سن کر ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ یہ حضور ہی کا فضل ہے جس کے باعث اس نے تخفیف پائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے۔
بیشک صحاح میں ثابت ہے اور صادق ومصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ابو طالب پر سب دوزخیوں سے کم عذاب ہے۔

اللھم! اجرنا من عذابك الاليم بجاه نبيك الرؤف الرحيم عليه و على آله افضل الصلوة و ادوم التسليم ۔ آمين والحمد لله رب العالمين ۔

شرح المطالب ص۴۰

۲۹

کتاب الفضائل

ابواب

ا۔ فضائل قرآن

(۱) تلاوت قرآن کی فضیلت

۲۷۰۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قرء حرفا من کتاب اللہ تعالیٰ فلہ حسنۃ ، و الحسنۃ بعشر امثالھا، لا اقول : الٓمٓ حرف ، الف حرف ، و لا م حرف ، و میم حرف۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیاں، میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ ثواب فہم پر موقوف نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رب عزوجل کو خواب میں دیکھا عرض کی: اے میرے رب! کیا چیز تیرے بندوں کو تیرے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔ فرمایا: میری کتاب، عرض کی: اے رب! بفهم او بغير فهم ، اے میرے رب سمجھ کر یا بے سمجھے بھی ، فرمایا: بفهم و بغير فهم ، سمجھ کر اور بے سمجھے دونوں۔

۲۷۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول من شغلہ القرآن عن ذکری و مسألتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین و فضل کلام اللہ تعالیٰ علی سائر الکلام کفضل اللہ تعالیٰ علی خلقہ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے قرآن عظیم میرے ذکر و دعا سے روکے یعنی بجائے ذکر و دعا قرآن عظیم ہی میں مشغول رہے اس کو مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں اور کلام

۲۷۰۴۔ الجامع للترمذی باب ما جاء من قرء حرفا من القرآن، ۱۱۴/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۶۳/۷ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۲۳۹۵، ۵۳۴/۱
۲۷۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن،

اللہ کا فضل سب کلاموں پر ایسا ہے جیسا اللہ عزوجل کا فضل اپنی مخلوق پر۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۸۷

(۲) عظمت قرآن

۲۷۰۶ـ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تبارك و تعالی قرء طٰه و یٰس قبل ان یخلق السمٰوات، و الارض بالف عام ، فلما سمعت الملائکة القرآن قالت : طوبی لامة ینزل هذا علیه و طوبی لاجواف تحمل هذا و طوبی لا لسنة تتکلم بهذا ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ و یٰس قرأت فرمائی۔تو جب فرشتوں نے قرآن سنا تو بولے: خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوگا اور خوشی ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گ اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے پڑھیں گے اور تلات کریں گے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۴

۲۷۰۷ـ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کتاب الله فیه نبأ ما قبلکم و خبر ما بعدکم و حکم ما بینکم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس چیز کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔

۲۷۰۸ـ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله نعالی وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ا لا تنقضی عجائبه ـ

۲۷۰٦ـ السنن للدارمی، باب فی فضل سورة طه و یس ٤٣٤
۲۷۰۷ـ الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل القرآن ۲/ ۱۱٤
السنن للدارمی، باب فضل من قرء القرآن ٤٢٥
۲۷۰۸ـ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی فضل القرآن، ۲/ ۱۱٤

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے محیر العقول فرامین و معجزات ختم ہونے والے نہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۲/۲۶۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں اسے قرآن عظیم میں پالوں۔ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔ ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے؟ اور ہر من میں کے ہزار اجزا؟ حساب سے تقریباً پچیس لاکھ اجزا آتے ہیں۔ یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی ہے پھر یہ علم تو علم علی ہے اس کے بعد علم عمر اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے۔

ذهب عمر به تسعه اعشار العلم ۔

عمر علم کے نو حصے لے گئے۔

كان ابو بكرا علمنا ۔

ہم سب میں زیادہ علم ابو بکر کو تھا۔

پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور قرآن عظیم و فرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم۔ جس قدر فہم اسی قدر علم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۹

(۳) فضیلت سورۂ بقرو آل عمران

۲۷۰۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : اقرء وا القرآن فانه یاتی یوم القیامة شفیعا لاصحابه ، اقرء وا الزهراوین البقرة و سورة ال عمران فانما یاتیان یوم القیامة کانهما غما متان اوغیابتان ، او کانما فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابهما ،اقرء و ا سورة البقرة، فان اخذها برکة و ترکها حسرة و لا تستطیعها البطلة ، قال معاویة بن سلام : بلغنی ان البطلة السحرة ۔

۲۷۰۹۔ الصحیح لمسلم، باب فضل قراء القرآن و سورة البقرة ، ۱/۲۷۰

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کرو کہ قیامت کے دن یہ تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دو سورتیں چمکتی یعنی سورۂ بقر و سورۂ آل عمران کی تلاوت کرو کہ دونوں قیامت کے دن مثل شامیان و سائبان ہوں گی یا اڑتے پرندوں کی ٹکڑیاں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے بارگاہ خداوند قدوس میں حجت ہونگی۔ سورۂ بقر کی تلاوت کرو کہ اس کی تلاوت برکت ہے اور چھوڑنا حسرت وندامت۔ کوئی جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

حضرت معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ بطلہ کا معنی جادوگر ہے۔

(۴) فضیلت سورۂ رحمٰن

۲۷۱۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لكل شئ عروس وعروس القرآن الرحمٰن۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی جنس میں ایک دولہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۂ رحمٰن دولہن ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶

(۵) فضیلت سورۂ اخلاص

۲۷۱۱۔ **عن** أبي سعيد الخدري رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قل هو الله احد آخر تک پڑھنا تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث پندرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے اور متواتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۲۶/۳

۲۷۱۰۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ۳۷۰/۲ ☆

۲۷۱۱۔ كنز العمال للمتقى، ۲۶۳۸، ۵۸۲/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۴۰/۶ التفسير للقرطبى، ۱۵۱/۱۷ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۱۸۰

(۶) تلاوت قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے

۲۷۱۲۔ عن عبد اله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان هذا القرآن مأدبة لله فاقبلوا مادبته ما استطعتم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہو سکے اس کی دعوت قبول کرو۔

۲۷۱۳۔ عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی علیه وسلم : کل مودب یحب ان یوتی ادبه و ادب الله القرآن فلا تهجروه ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں، اور اللہ عزوجل کا خوان نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۷

۲۷۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فصل قل هوالله احد، ۷۵۰/۲
الصحیح لمسلم، باب فضائل القرآن ۲۷۱/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی سورة الاخلاص، ۱۱۳/۲
السنن لابی داؤد، باب فی سورة الصمد، ۲۰۶/۱
السنن لابن ماجه، باب ثواب القرآن، ۲۷۲/۲
السنن للنسائی، الفضل فی قرآة قل هو الله احد، ۱۱٤/۱
الموطا لمالك، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۹/۲
المستدرك للحاکم، ۵٦۷/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۲/۲
المصنف لعبد الرزاق، ٦۰۰۳، ☆ الترغیب والترهیب للمندری، ۳۹۸/۱
مشکل الآثار للطحاوی، ۸۲/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۷۷/٦
التفسیر للبغوی، ۲۷۲/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٦۱/۹
الطبقات الکبری لابن سعد، ۷۲/٤ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۲۵٤/۷
اتحاف السادة للزبیدی، ٦٤۵/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٦۵۳، ۵۸٤/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۵٤/٤ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٤۸۰/۸
کشف الخفا للعجلونی، ۱٤۹/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۳۷/۳
۲۷۱۳۔ المستدرك للحاکم، ۵۵۵/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۵۱/۱

(۷) تلاوت قرآن اچھی آواز سے کرو

۲۷۱٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما اذن الله بشی ما اذن لنبی صلی الله تعالی علیه وسلم حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجهربه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ و رضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو، جو خوش الحانی سے کلام الٰہی کی تلاوت باآواز کرتا ہے۔

۲۷۱۵۔ **عن** فضالة بن عبید رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لله اشد اذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن یجهر به من صاحب القینة الی قینة ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شوق و رغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائن کنیز کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عزوجل اس سے زیادہ پسند و رضا و اکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی کے ساتھ جہر سے پڑھے۔

۲۷۱٦۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۷۱٤۔ السنن الکبری للبیهقی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۹۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳٤۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۸٦، ۱/ ٥۱٤

۲۷۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قوله ولا تنفع الشفاعة ۲/ ۱۱۱۵
الصحیح لمسلم، باب استحباب الصوت بالقرآن ۱/ ۲٦۸
السنن لابی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآة، ۱/ ۲۰۷
السنن لابن ماجه، باب حسن الصوت بالقرآن، ۱/ ۹٦
السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ٥٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۳٦۲
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/٤۹۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۷/ ۳۲۷
کنز العمال للمتقی، ۲۷٦۳، ۱/ ٦۰٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/ ٤۸٤

۲۷۱٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/۱۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/ ۲۳۰
السنن لابن ماجه، باب فی حسن الصوت بالقرآن ۱/ ۹٦
المستدرک للحاکم، ۱/ ٥۷۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/ ۳۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٤۲ ☆ الصحیح لابن حبان، ٦٥۹

الله تعالیٰ علیه وسلم :تعلموا کتاب الله و تعاهدوه و تغنوابه۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید سیکھو اور اس کی نگہداشت رکھو، اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔

۲۷۱۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم زینوا القرآن باصواتکم ، فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا ۔

حضرت برا بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو کہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھادیتی ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۰

(۸) جو اچھی آواز سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں

۲۷۱۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من لم یتغن بالقرآن ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن اچھی آواز سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں ۔۱۲م

(۹) قرآن کی تلاوت میں سوز و گداز پیدا کرو

۲۷۱۹۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۷۱۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ۴/۱۴۶ ☆ السنن للدارمی، ۲/۴۳۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۹
۲۷۱۸۔ السنن لا بی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن، ۱/۲۰۷
السنن لا بن ماجه، باب فی حسن الصوت بالقرآن ، ۱/۹۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۲۸۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۳۲۳
المستدرک للحاکم، ۱/۵۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۶۶، ۱/۶۰۵
التمهید لا بن عبد البر ، ۹/۱۲۶ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۵/۲۷
اتحاف السادة للزبیدی ، ۴/۴۹۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۷۱
شرح السنة للبغوی، ۴/۴۸۶ ☆ البدایة و النهایة لا بن کثیر ، ۱۰/۳۲۷
۲۷۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله و اسروا قولکم، ۲/۱۱۲۳

علیه وسلم : ان هذا القران نزل بحزن و کابة،فاذا قرأ تمو ه فابکوا ، فان لم تبکوا فتباکوا و تغنوابه ،فمن لم یتغن به فلیس منا ۔

حضرت سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن سوز و گداز ، کے لئے نازل ہوا،تو جب تم تلاوت کروتو سوز و گداز پیدا کرو اور اگر ایسا نہ کرسکو تو رونے کی صورت بناؤ ،اور قرآن اچھی آواز سے پڑھو کہ جو اچھی آواز سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ۔۱۲م

۲۷۲۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اقر ؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها ، و ایاکم و لحون اهل الکتأبین و اهل الفسق فانه سیجیٔ بعدی قوم یرجعون القرآن ترجیع الغناء و الرهبانیه و النوح لا یجاوز حناجر هم مفتونة قلوبهم و قلوب من یعجبهم شانهم۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھو اور یہود و نصاری اور اہل فسق کے لحنوں سے بچو کہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جو قرآن آ آ کر کے پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں ،اور راہبوں اور مرثیہ خوانوں کی اتار چڑھاؤ۔قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ فتنے میں ہوں گے ان کے دل اور جنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۱

۲۷۱۹۔ السنن لابی داؤد، باب کیك یستحب الترتیل فی القرآن ۱/۲۰۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۷۲ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۵۶۹
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۵٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/۲۵
الترغیب والترهیب للمنذری ۲/۳٦٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/٤۸۵
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۱۲۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٤۱۷۰
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/٤۷۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٦/۱۷۰

۲۷۲۰۔ السنن لابن ماجه، باب فی حسن الصوت بالقرآن ۱/۹٦
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۳۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳٦٤
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/٤۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹٦ ، ۱/٦۰۹

(۱۰) تلاوت قرآن کی کثرت کرو

۲۷۲۱۔ **عن** عبيدة المليكي رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا اهل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوه حق تلاوته آناء الليل و النهار ، افشوه و تغنو ابه و تدبروا ما فيه لعلكم تفلحون ، و لا تعجلوا ثوابه فان له ثوابا ۔

حضرت عبید ملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ کرلو کہ پڑھ کر یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا۔ بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے خوب عام کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ، اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو نہ یہ کہ جو پڑھے اور خدا اسے حفظ کی توفیق دے اس کو روکو اور منع کرو۔ خوب اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں غور و فکر کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ اس کا ثواب جلد نہ چاہو کہ دنیا ہی میں اس کے ثواب کے طالب ہو جاؤ بلکہ اس کا ثواب ہے جو آخرت کے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے وہاں اس کے عوض جو انعام و اکرام ہوگا خود دیکھو گے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۵

(۱۱) قرآن بندوں کے لئے ہدایت ہے

۲۷۲۲۔ **عن** أبى شريح رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان هذا لقرآن طرفه بيدالله تعالىٰ و طرفه بايديكم فتمسكوا به و لا تهلكو بعده ابدا ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۰

حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن مقدس کتاب ہے کہ اس کا ایک تعلق خداوند قدوس سے ہے کہ اس کا کلام ہے اور دوسرا تعلق تم سے ہے کہ تمہارے لئے ہدایت ہے۔ لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو کہ کبھی ہلاک نہ ہوگے۔ ۱۲م

۲۷۲۱۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۷/ ۱۶۹ ☆ ميزان الاعتدال للذهبى، ۱۲۵۰
كنز العمال للمتقى، ۲۷۷۹، ۱/ ۶۰۵ ☆
۲۷۲۲۔ كنز العمال للمتقى، ۲۸۰۳ ، ۱/ ۶۱۱ ☆

(۱۲) آداب قرآن وحدیث

۲۷۲۳۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: طیبوا فواھکم بالسواك فان افواھکم طریق القرآن ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منہ مسواک سے ستھرے رکھو کہ تمہارے منہ قرآن عظیم کا راستہ ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تلاوت قرآن عظیم میں سگار یا حقہ پینا یا پان یا کوئی چیز کھانا بے ادبی ہے۔ یونہی حدیث کا درس دیتے یا سبق لیتے یا باہم دور کرتے یا وعظ کہتے یا مجلس میلاد مبارک پڑھتے وقت حقہ سگار تنبا کو مطلقا خلاف ادب ومعیوب ہے۔ ہاں اگر درس ووعظ کے لئے نہیں بیٹھا ویسے ہی احباب واصحاب میں باتیں کر رہا ہے۔ اس میں حسب معمول حقہ وغیرہ پیتا ہے اور کسی سے کوئی بات خلاف شرع واقع ہوئی اسے نصیحت کرنے میں حرج نہیں اور اس میں تذکرۃً ایک آدھ حدیث کے کچھ الفاظ بھی کہنا ممنوع نہیں یہ بحالت حدیث خوانی حقہ پینا نہ کہا جائے گا اور ان امور کا مدار عرف پر ہے۔

فتاوی افریقہ ۵۳

(۳) فضیلت حافظ قرآن

۲۷۲٤۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من قرء القرآن فاستظھرہ فاحل حلاله و حرم حرامه ادخله اللہ به الجنة و شفعه فی عشرة من اھل بیته کلھم قد و جبت له النار۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۷۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲٦/۲ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة ۱۰/ ٤۸۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ۷۹/۱ ☆ تاریخ اصفھان لا بی نعیم، ۲/ ۱۲۳
الدر المنثور للسیوطی، ٦۰/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۹/ ٤٥
الصحیح لا بن حبان، ۱۷۹۲ ☆
۲۷۲٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷٥۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم حفظ کیا اور اسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام ٹھہرایا اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور اسے اس کے گھر والوں سے ایسے دس کا شفیع بنائے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی تھی۔

اراءۃ الادب ۴۰

۲۷۲۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة ، والذى يقرء القرآن و يتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قرآن مجید میں مہارت رکھتا ہو وہ نیکوں اور بزرگوں اور وحی وکتابت، یالوح محفوظ لکھنے والوں یعنی انبیائے کرام و ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۵

(۱۴) تعلیم قرآن کی فضیلت

۲۷۲۶۔ **عن** عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خير كم من تعلم القرآن و علمه ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۱۵) تعلیم وتعلم قرآن کا مقصد ہے

۲۷۲۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: كنا اذ تعلمنا من

۲۷۲۵۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل من تعلم القرآن و عليه ، ۱۹/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى فضل قارى القرآن، ۱۱٤/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱٤۸/۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۵۵/۲
۲۷۲٦۔ الصحيح لمسلم، باب فضيلة حافظ القرآن ، ۲٦۹/۱
السنن للدارمى، ٤۲۹
۲۷۲۷۔ كنز العمال للمتقى، ٤۲۱۳

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات من القرآن لم نتعلم العشر التی بعدھا حتی نعلم ما فیہ فقیل لشریک : من العمل ؟ قال : نعم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں قرآن کریم کی سیکھ لیتے تو اس کے بعد دوسری دس آیات نہیں سیکھتے جب تک کہ یہ جانیں کہ ان میں کیا ہے۔ راوی حدیث حضرت شریک سے کہا گیا کہ اس سے مراد عمل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ۱۲م

۲۷۲۸۔ **عن** أبی عبد الرحمن السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :حدثنا من کان لقرئنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم کانو یقترؤ ن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات و لا یاخذون فی العشرالاخری حتی یعلموا ما فی ھذ ہ من العلم و العمل ، فعلمنا العلم و العمل۔

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے جو حضرات ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ حضور سے دس آیات کی اولا تعلیم حاصل کرتے۔ پھر دوسری دس آیات اسی وقت سیکھتے۔ جب پہلے ان دس آیات کے بارے میں معلوم کر لیتے کہ ان میں علم وعمل کی کیا تعلیم دی گئی۔ لہذا ہمیں علم وعمل کی تعلیم دی گئی۔ ۱۲م

۲۷۲۹۔ **عن** میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما تعلم البقرۃ فی ثمان سنین۔

حضرت میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۂ بقرہ کی تعلیم آٹھ سال میں حاصل کی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/ ۵۶۸

(۱۶) معنی قرآن میں غور کرو

۲۷۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : من اراد العلم فلیقرء

۲۷۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۳ ، ۲/ ۳۴۶
۲۷۲۹۔ مؤطا لمالک، ۷۱
۲۷۳۰۔ المصنف لا بن أبی شیبۃ ۱۰۰۰۹ - ۶/ ۱۲۷

القران ، فان فیه علم الاولین و الآخرین ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو علم حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ قرآن کے معانی میں بحث کرے کہ اس میں اولین وآخرین کا علم ہے۔

امالی الحبیب قلمی ص ۷۹

(۱۷) حامل قرآن اور حافظ کی فضیلت

۲۷۳۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذامات حامل القرآن اوحی اللہ تعالی الی الارض ان لا تاکلی لحمہ ، فتقول الارض : ای رب ! کیف آکل لحمہ و کلامك فی جوفہ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی حامل قرآن یعنی حافظ و عالم کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے اس کے جسم کو نہ کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے: اے میرے رب! میں اس کو کیونکر کھاؤں گی جب کہ اس کے سینہ میں تیرا کلام تھا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۴

(۱۸)۔ جسے کچھ قرآن یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے

۲۷۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الذی لیس فی جوفہ شئ من القرآن کا لبیت الخراب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کچھ قرآن یاد نہیں وہ ویرانے گھر کی مانند ہے

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

۲۷۳۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲٤۸۸ ۱/ ٥٥٥

۲۷۳۲۔ الجامع للترمذی ، باب فضائل القرآن ۲/ ۱۱٥

السنن للدارمی، ٤۲۲، ☆ المستدرك للحاکم، ۱/ ٥٥٤

جمع الجوامع ٥۸۱۳، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷٦، ۱/ ٥۱۲

التفسیر لا بن کثیر، ۷/ ٤۹۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/ ۱۰

الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۳٥۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۱۳٥

(۱۹) قرآن پڑھ کر بھول جانا گناہ ہے

۲۷۳۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد ، و عرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آیة او تیها رجل ثم نسیها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کی نیکیاں پیش کی گئیں یہاں تک کہ وہ ان کی بھی جو مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے میں حاصل ہوئی ہے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اسے بھلادے۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۵/۹

(۲۰) قرآن بھول جانے پر وعید

۲۷۳٤۔ **عن** سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما من امرأ یقراء القرآن ثم ینساه الا لقی الله تعالیٰ یوم القیامة اجذم ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہیگا۔

(۲۱) قرآن کی حفاظت کرو

۲۷۳۵۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۷۳۳۔ الجامع للترمذی، باب فضائل القرآن ۱۱۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۳۵/۲
۲۷۳٤۔ السنن لابی داؤد، ۲۰۷/۱
السنن للدارمی، ٤۲٦ ☆ الجامع الصغیر ٤۸۹/۲
۲۷۳۵۔ الصحیح لمسلم، کتاب فضائل القرآن وما یتلق له، ۲٦۸/۱
السنن للدارمی، ٤۲۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۸/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : تعاهدوا القرآن فو الذی نفس محمد ی بیده ! لهو اشد تفلتا من الابل فی عقلها ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نگاہ رکھوقرآن کواوراسے یاد کرتے رہو۔قسم ہےاس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے!(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)البتہ قرآن زیادہ چھوڑنے پرآمادہ ہےان اونٹوں سے جواپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔

(۲۲)قرآن بندوں کے لئے فلاح کا سبب ہے

۲۷۳۶۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : للقرآن نجاح العباد له ظهر و بطن ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بلاشبہ قرآن کریم بندوں کی فلاح وکامیابی کا ضامن ہے۔اس کے ایک معنی ظاہر ہیں اور ایک باطن ۔۱۲م

(۲۳)قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا

۲۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انزل القرآن علی سبعة احرف ، لکل آیة منها ظهر و بطن۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن عظیم سات طریقوں میں نازل ہوا۔ ہرآیت کا ایک معنی ظاہر ہےاور دوسرا باطن و پوشیدہ۔۱۲م

۲۷۳۶۔ شرح السنة للبغوی،

۲۷۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۱٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۱۵۰
التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/ ۲٦٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۷
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۳/ ۱۸۵ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/ ۹
الصحیح لابن حبان ۱۷۷۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ٤/ ۱۷۲

(۲۴) ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن

۲۷۳۸۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لکل آیۃ ظھر و بطن، و لکل حرف حدہ و لکل حد مطلع۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آیت کا ایک ظاہر اور دوسرا باطن ہے اور ہر حرف کے لئے ایک نہایت ہے اور ہر نہایت کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۷۳۹۔ **عن** الحسن البصری مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خبر القرآن تحت العرش لہ ظھر و بطن یحتاج العباد۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم عرش اعظم سے نازل ہوا۔ اس کے ایک معنی ظاہر اور ایک باطن ہیں جس کے بندے محتاج ہیں۔ ۱۲م

۲۷۴۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ھذا القرآن لیس لہ حرف الا لہ حد و مطلع۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس قرآن کے ہر حرف کی ایک نہایت اور ہر نہایت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ ۱۲م

مالی الجیب قلمی ص ۳۷

(۲۵) بسملہ قرآنی سورتوں کے لئے حد فاصل ہے

۲۷۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی ینزل علیہ بسم اللہ

۲۷۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۱، ۱/ ۵۵۰

۲۷۳۹۔

۲۷۴۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/ ۱۳۶ ☆ المسند لابی یعلی،

۲۷۴۱۔ غیث النفع فی القرأت السبع،

الرحمن الرحیم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآنی سورتوں میں فصل اسی وقت پہچانتے جب بسم اللہ کا نزول ہوتا۔۱۲م

(۲۶) قرآن پاک میں ظاہری حکم نہ ملے تو اہل علم متقی عابد سے مشورہ کرو

۲۷۴۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: یا رسول اللہ ! ارأیت ان عرض لنامالم ینزل فیه القرآن و لم تمض فیه سنة منك ، قال :: تجعلونه شوری بین العابدین من المؤمنین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بتائیں کہ اگر ہمیں ایسی چیزیں پیش آئیں کہ جن کا حکم قرآن عظیم میں نازل نہیں ہوا اور اس مسئلہ میں آپ کی کوئی سنت بھی ہمارے پیش نظر نہیں تو کیا کریں۔فرمایا: اس سلسلہ میں متقی و پرہیز گار اور عبادت گزار مسلمانوں سے مشورہ کر کے فیصلہ کرو۔۱۲م

۲۷۴۳۔ **عن** أبی سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب و لا سنة قال : ینظر فیه العابدون من المؤمنین ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا جوئی پیدا ہوا اور اس کا حکم قرآن وحدیث میں بظاہر موجود نہ ہو۔فرمایا: اس بارے میں عبادت گزار مسلمانوں کا عمل دیکھو کیا ہے۔۱۲م

۲۷۴۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ایها الناس ! قداتی علینا زمان لسنا نقضی و لسنا هنا لك و ان اللہ قد بلغنا ما ترون فمن عرض منکم

۲۷۴۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۱۷۲ ☆

۲۷۴۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۱۷۲ ☆

۲۷۴۴۔ السنن للنسائی ، باب الحکم باتفاق اهل العلم، ۲/۲۶۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/۱۸۷ ☆ السنن للدارمی، ۱۷۱

له قضاء بعد اليوم فليقض فيه بما فى كتاب الله ، فان اتاه امر ليس فى كتاب الله فليقض فيه بما قضى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان اتاه امر ليس فى كتاب الله و لم يقض فيه رسول الله فليقض بما قضى به الصالحون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک ایک زمانہ ایسا گزرا کہ جس میں ہم نہ کوئی فیصلہ کرتے تھے اور نہ اس کے مجاز تھے۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ منصب عطا فرمایا جو تمہارے سامنے ہے۔ چنانچہ اب تم میں کسی کو فیصلہ کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو کتاب اللہ کے ذریعہ فیصلہ کرے۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ بظاہر قرآن کریم میں نہ ملے تو اللہ کے رسول صلی اللہ کرو۔ اور ان دونوں میں نہ مل سکے تو صالحین متقین کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کرو۔۱۲م

مالی الجیب ص ۵۰

(۲۷) ختم قرآن کریم پر اظہار خوشی

۲۷۴۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنه قال: تعلم عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه البقرة فى اثنتى عشرة سنة فلما ختمها نحر جزورا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ بقرہ کی تعلیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہ سال میں حاصل کی اور جب ختم فرمائی تو ایک اونٹ ذبح کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۶۸

۲۷۴۵۔ كتاب رواة مالك للخطيب ،

۲۔فضائل قبائل

(۱)فضیلت قریش

٢٧٤٦۔ **عن** الامام ا لباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتانی جبرئیل علیہ الصلوۃ و السلام فقال : یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! ان اللہ تعالی بعثنی فطفت شرق الارض و غربھا وسھلھا و جبلھا فلم اجد حیا خیرا من العرب ، ثم امر نی فطفت فی العر ب فلم اجد حیا خیر امن مضر ، ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیا خیر ا من کنانہ ، ثم امرنی فطفت فی کنانۃ فلم اجد حیا خیر ا من قریش ، ثم امرنی فطفت فلم اجد حیا خیرا من بنی ھاشم ، ثم امرنی اختار فی انفسھم فلم اجد فیھا نفسا خیرا من نفسك ۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہوکر مجھ سے عرض کی: کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا، میں زمین کے پورب پچھم نرم وکوہ ہر حصے میں پھرا کوئی قبیلہ عرب سے بہتر نہ پایا، پھراس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا، کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا۔ کوئی قبیلیہ بنو ہاشم سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا کہ میں سب سے بہتر نفس تلاش کروں، تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اراءاہ الادب ص ۲۲

٢٨٤٧۔ **عن** عتبۃ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : الخلافۃ فی قریش ۔

٢٧٤٦۔ الدر المنثور للسیوطی، ٣/٢٩٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٤١٠١۔ ١٢/ ٨٥
نواد ر الاصول للحکیم الترمذی، ☆ مسند الفردوس للدیلمی۔
٢٧٤٧۔ المسند لاحمد بن حنبل ٤/ ١٨٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٧/١٢١
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ١٨٥١ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ١/٣٣٦
کنز العمال للمتقی، ٣٣٨٠٩، ١٢/ ٢٥ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ٢/٣٢٨
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٢٥٢ ☆

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت قریش میں ہے۔

اراءۃ الادب ص۲۲

۲۷۴۸۔ **عن** رفاعة بن رافع الزرقی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان قریشا اهل صدق و امانة فمن بغی لها العوائر اکبه الله فی النار لوجهه۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش راستی و امانت والے ہیں۔ تو جو ان کی لغزشیں چاہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کردے۔ اراءۃ الادب ۳۰

۲۷۴۹۔ **عن** المستور دالفهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی علیه وسلم : ان فیهم لخصالا اربعا ، انهم اصلح الناس عند فتنة ، و اسرعهم افاقة بعد مصیبة و او شکهم کرة بعد فرة ، و خیرهم لمسکین و یتیم، وامنعهم من ظلم المملوك ۔

حضرت مستورد فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں۔ فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے ہیں۔ اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑتے ہیں۔ اور مسکین و یتیم و مملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔ اراءۃ الادب ص۳۱

۲۷۵۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قریش علی مقدمة الناس یوم القیامة و لو لا ان تبطر قریش

۲۷۴۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳۴۰/۴ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ۱۶۸/۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۹/۶ ☆
۲۷۴۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۸۹۔ ۳۹/۱۲ ☆
۲۷۵۰۔ الکامل لا بن عدی، ۲۹۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۱۰، ۲۵/۱۲
العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ۲۹۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲

لا خبر تها لما لمحسنها عند الله من الثواب ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں بتادیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا ثواب ہے۔ اراءۃ الادب ص ۳۴

(۲) قریش کو دیگر اقوام پر فوقیت ہے

۲۷۵۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قدموا قریشا و لا تقدموها ۔

دوام العیش ص ۹۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو مقدم رکھو، ان پر تقدم حاصل نہ کرو۔۱۲م

۲۷۵۲۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایهاالناس ! لا تتقدموا قریشا فتهلکوا ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۳۔ **عن** الامام الباقر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایهاالناس ! لا تتقدموا قریشا فتضلوا ۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو گمراہ ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۱۔ المسند للبزار ۱۱۲/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ۳۶/۲
اتحاف السادة للزبیدی ۲۳۱/۲ ☆ السنة لابن أبی عاصم، ۶۳۷/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵/۱۰ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۷۹۱، ۵/۲۱۱
فتح الباری للعسقلانی ۱۱۸/۱۳ ☆ ارواء الغلیل للألبانی، ۲۹۵/۲
تاریخ بغداد للخطیب ، ۶۱/۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۵۰/۲
۲۷۵۲۔ السنة لابن أبی عاصم، ۶۲۷/۲ ☆
۲۷۵۳۔ المصنف لابن شیبة ، ☆

٢٧٥٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الناس تبع لقریش فی هذا الشان ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں۔

اراءۃ الادب ص۹

٢٧٥٥۔ **عن** ام المؤمنین عائشه الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قریش صلاح الناس ، و لا یصلح الناس الا بهم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش آدمیوں کی سنوار ہیں، لوگ نہ سنوریں گے مگر قریش سے۔

٢٧٥٦۔ **عن** عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قریش خالصة الله تعالی ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش برگزیدۂ خدا ہیں۔

٢٧٥٧۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:من یردهوان قریش اهانه الله تعالی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

٢٧٥٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب المناقب ، ٤٩٦/١
الصحیح لمسلم، باب الناس تبع لقریش ، ١١٩/٢

٢٧٥٥۔ کنز العمال للمتقی، ٣٣٧٩٢، ٢٢/١٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٨١/٢

٢٧٥٦۔ کنز العمال للمتقی، ٣٣٨١٥، ٢٦/١٢ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ٤٥٩/٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٨١/٢ ☆

٢٧٥٧۔ الجامع للترمذی ، کتاب المناقب فضل الانصار و قریش ، ٢٣٠/٢
المسند لا حمد بن حنبل، ١٧١/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٧٩٣ ٢٢/١٢
التاریخ الکبیر للبخاری، ١٠٣/١ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ٥٠٩/٢
المستدرك للحاکم، ٧٤/٤ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٧٢/٣
علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ٢٦١٤، ☆ السنة لا بن أبی عاصم، ٦٣٤/٢

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قریش کی ذلت چاہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے۔

اراءۃ الادب ص ۱۰

۲۷۵۸۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوۃ الرجل من قریش قوۃ رجلین

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرد قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہے۔

۲۷۵۹ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تؤمواقریشاو أتموھا ، ولا تعلموا قریشا و تعلموا منھا ، فان امانۃ الامین من قریش تعدل امانۃ امینین۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اوران کی پیروی کرو۔ قریش پر دعوی استاذی نہ رکھو اونکی شاگردی کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت دوامینوں کے برابر ہے۔

۲۷۶۰ ۔**عن** الحلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت قریش ما لم یعط الناس ۔

حضرت حلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ھکذا فیما نقلت عنہ بمعجمۃ فنون و اراہ عن حلیس بمھملۃ فلام ۔

میں نے دیلمی میں خنیس ہی پایا اورمیری رائے میں یہ حلیس ہی ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اراءۃ الادب ص ۱۲

۲۷۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۸۱ ☆

۲۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۴۔ ۱۲/ ۳۱ ☆

۲۷۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۵، ۱۲/ ۵۲۴ ☆ اسد الغابۃ للجزری، ۲/ ۴۹

۲۷۶۱۔ **عن** ام هانی رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فضل اللہ قریشا بسبع خصال لم یعطها احدا قبلهم و لا منهم و فیهم الخلافة والحجاجة ، و السقایة ، و نصرهم علی الفیل ، و عبدوا اللہ عشر سنین لا یعبده غیرهم ، و انزل اللہ فیهم سورة من القرآن لم یذکر فیها احد غیرهم لا یلف قریش ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ اللہ تعالیٰ نے قریش کو ایسی سات باتوں میں فضیلت دی جوان سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں۔ایک تو یہ، کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع واعلی ہے) انہیں خلافت، کعبہ معظمہ کی دربانی، حاجیوں کا سقایہ، اصحاب فیل پر نصرت، انہوں نے دس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر اور کسی خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہی تھے یا ان کے عبید وموالی) اور اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک سورۂ قرآن عظیم میں اتاری کہ اس میں صرف انہیں کا تذکرہ ہے اور وہ سورۂ لا یلف قریش ہے۔

اراءۃ الادب ص ۱۳

۲۷۶۲۔ **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یا معشرالناس ! حبوا قریشا فانه من احب قریشا فقد احبنی و من ابغض قریشا فقد ابغضنی و ان اللہ حبب الی قومی فلا اتعجل لهم نقمة و لا استکثر لهم نعمة ، اللهم ! انك اذقت اول قریش نکالا فاذق اخرها نوالا ، الا ان اللہ علم ما فی قلبی من حبی لقومی فسرنی فیهم، قال اللہ عزوجل و انذر عشیرتك الا قربین و اخفض جناحك لمن اتبعك من المومنین، یعنی قومی ، فالحمد للہ الذی جعل الصدیق من قومی ،و الشهید من قومی ،و الائمة من قومی، ان اللہ قلب العباد ظهرا لبطن ، فکان خیر العرب قریش ،و هیالشجرة التی قال

۲۷۶۱۔ المستدرك للحاکم، ۵۳۶/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۴/۱۰
الدر المنثور للسیوطی، ۳۹۷/۶ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۳۸۱۹، ۲۷/۱۲
التفسیر لا بن کثیر، ۵۱۲/۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۲۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۳۶۴/۲ ☆
۲۷۶۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۷/۱۷ ☆

اللہ تعالیٰ (و مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة) یعنی بها قریش ، (اصلها ثابت) یقول : اصلها کرم ، (و فرعها فی السماء) یقول : الشرف الذی شرفهم اللہ بالاسلام الذی هداهم له و جعلهم اهله ، ثم انزل فیهم سورة من کتاب اللہ ، قال : ما رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ذکرت عنده قریش بخیر قط الاسیره حتی یتبین ذلك السرور فی وجهه ، و کان یتلو هذه الآیة ، و انه لذکرلك و لقومك وسوف تسألون ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے گروہ مردم! قریش سے محبت رکھو، کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے، اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی، کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا، اور نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں، الہی! تو نے قریش کی ایک جماعت کو ان کی سرکشی کی سزا دی تو دوسری جماعت کو اپنے جود وکرم سے نوازا۔ سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا، کہ ارشادفرمایا: اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ، اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے، یعنی میری قوم کے لئے خاص طور پر یہ حکم آیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا، اور میری قوم سے شہید ، اور میری قوم سے امام، بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی۔ تو سب عرب سے بہتر قریش نکلے، اور وہی وہ برکت والے درخت ہیں کہ جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش، کہ اس کی جڑ پائدار ہے، یعنی ان کی اصل کرم ہے۔ اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کا شرف بخشا اور انہیں اس کا اہل کیا۔ پھر ان کے بارے میں ایک پوری سورۃ نازل فرمائی۔ حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جب بھی قریش کا ذکر خیر آجاتا تو نہایت خوش ہوتے یہاں تک کہ چہرۂ اقدس سے خوشی کے آثار نمایاں ہوتے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے۔ بیشک یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی۔

۲۷۶۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کنانۃ عز العرب ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنو کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔

۲۷۶٤۔ **عن** الوضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قریش سادۃ العرب ۔

حضرت وضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔

۲۷٦٥۔ **عن** عثما ن بن الضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عبد مناف عز قریش ، و قریش تبع لولد قصی ، والناس تبع لقریش ۔

حضرت عثمان بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے ک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی عبد مناف سارے قریش کی عزت ہیں ۔ اور قریش اولاد قصی کے تابع ہیں، اور تمام آدمی قریش کے تابع ہیں۔

۲۷٦٦۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :یا ابا الدرداء ! اذا فاخرت ففاخر بقریش ۔

حضرت ابودردا ء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر۔

اراءۃ الادب ۱۶

۲۷٦۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۳٤۱۱٥ ۱۲/ ۸۸ ☆ مسند الفردوس للدیلمی، ٤۹۱۲

۲۷٦٤۔ کنز العمال للمتقی ، ۳٤۱۱٤ ۱۲/ ۸۸ ☆

۲۷٦٥۔ کنز العمال للمتقی ، ۳٤۱۱۲ ۱۲/ ۸۸ ☆

۲۷٦٦۔ کنز العمال للمتقی ۳٤۱۲۰ ۱۲/ ۸۹ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۷/ ۲۲۸

(۳) قریش، انصار، ثقیف اور دوس کی فضیلت

۲۷۶۷۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان فلانا اهدى الى ناقة فعوضته منها ست بكرات فظل ساخطا ، لقد هممت ان لا اقبل هدية الا من قريشي او انصاري او ثقفي او دوسي ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا۔ میں نے اس کے عوض چھ جوان ناقے عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا۔ بیشک میرا ارادہ ہوا کہ یہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا۔

۲۷۶۸۔ **عن** جابر بن سمرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا يملى مصاحفنا الا غلمان قريش و غلمان ثقيف ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے مصاحف نہ لکھیں مگر قریش وثقیف کے لڑکے۔

اراءة الادب ص۲۹

(۴) قریش کی اطاعت صرف جائز چیزوں میں ہوگی

۲۷۶۹۔ **عن** ثوبان رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : استقيموا لقريش ما استقاموا لكم ، فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سيوفكم على عواتقكم ۔

۲۷۶۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب فی ثقیف و بنی حنیفة ۲/۲۳۳
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۹۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۰۷۲، ۶/۱۱۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۰۲۲ ☆

۲۷۶۸۔

۲۷۶۹۔ المعجم الصغیر للسیوطی، ۱/۷٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۹۵
میزان الاعتدال للذهبی، ۳۶۹۷، ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/۱٤۷
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۱۱۶ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳٤۸۸۲، ۶/۶۸
الکامل لابن عدی، ۶/۵۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۷۷
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱/۱۲٤ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قریش کی اطاعت اس وقت تک کرنا جب تک یہ راہ راست پر رہیں، جب حق سے روگردانی کریں تو تلواریں سونت لینا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۸

(۵) قریشی عورتوں کی فضیلت

۲۷۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خير نساء ركبن الابل صالح نساء قريش احناه علی ولده فی صغره و ارعاه علی زوج فی ذات يده ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیبیاں ہیں۔ اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان اور شوہر کے مال کی سب سے بڑھ کر نگہبان۔

اراءۃ الادب ص ۳۱

(۶) فضیلت بنی ہاشم

۲۷۷۱۔ **عن** امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالی وجهه الكريم قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خير الناس العرب ، و خير العرب قريش

۲۷۷۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب حفظ المرأة زوجها فی ذات يده ۲/۸۰۸
الصحيح لمسلم ، باب فضائل نساء قريش ، ۲/۳۰۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۷۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۲۷۱
المسند للحميدی، ۱۰۴۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۹/۱۲۵
كنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۳، ۱۲/۱۴۵ ☆ البداية والنهاية لا بن كثير ، ۲/۶۰
السنن الكبری للبيهقی ، ۷/۲۹۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۹/۳۴۳
الدر المنثور للسيوطی، ۲/۲۳ ☆ السنة لا بی عاصم، ۲/۶۴۰
شرح السنة للبغوی، ۴/۱۶۷ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۹، ۱۲/۱۴۶
التفسير لا بن كثير ۲/۳۲ ☆ التفسير للطبری، ۳/۱۸۰
تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۱/۳۱۳ ☆
۲۷۷۱۔ كنز العمال للمتقی، ۳۴۱۰۹، ۱۲/۸۷ ☆ تنزية الشريعة لا بن عراق، ۲/۳۶
الفوائد المجموعة للشوكانی، ۴۱۴ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ۱۱۲

و خير القريش بنو هاشم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں اور سب عرب سے بہتر قریش، اور سب قریش سے بہتر بنو ہاشم۔

۲۷۷۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان الله تعالىٰ اختار من آدم العرب و اختار من العرب مضر، و من مضر قريش ، و اختار من قريش بنى هاشم ، و اختارنى من بنى هاشم ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب سے مضر اور مضر سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

۲۷۷۲ ۔ **عن** المطلب بن أبى و داعة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ خلق خلقه فجعلهم فريقين فجعلنى فى خير الفريقين ، ثم جعلهم قبائل فجعلنى فى خير قبلية ، ثم جعلهم بيوتا فجعلنى فى خير هم بيتا فانا خير كم قبيلة و خير كم بيتا ۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی، مجھے بہتر فریق میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کیئے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔

۲۷۷٤ ۔ **عن** عبد الله بن عمير رضى الله تعالىٰ عنه مر سلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله اختار العرب فاختار منهم كنانة ، و اختار قريشا من كنانة و اختار بنى هاشم من قريش ، و اختارنى من بنى هاشم و فى لفظ

۲۷۷۲ ۔ كنز العمال للمتقى ، ۳۳۹۱۸، ۱۲/ ۴۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٤٦٢٧

۲۷۷۳ ۔ الجامع للترمذى، باب ما جا فى فضل النبى ﷺ ، ۲/ ۲۰۱

المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۲۱۰ ☆

۲۷۷٤ ۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۷/ ۱۳٤ ☆ كنز العمال للمتقى ، ٤٦٢٦، ۲/ ۵۱۳

جمع الجوامع للسيوطى، ٤٦٢٥ ☆

ثم اختار بنی عبد المطلب من نبی هاشم ، ثم اختار نی من بنی عبد المطلب ۔

حضرت عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا: پھر عرب سے کنانہ، اور کنانہ سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنی ہاشم سے اولاد عبد المطلب ، اور اولاد عبد المطلب سے مجھ کو۔

۲۷۷۵۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل اصطفی کنانة من ولد اسمعیل ، واصطفی قریشامن کنانة ، و اصطفی من قریش بنی هاشم ، و اصطفانی من بنی هاشم ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اولاد اسمعیل علیہ الصلوۃ والتسلیم سے کنانہ کو چنا، اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنو ہاشم کو، اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

اراءۃ الادب ص۱۹

۲۷۷۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : لما بلغ ولد معد ابن عدنان اربعین رجلا وقفوا علی عسکر موسی علیه الصلوة والسلام وانتهبوه ، فدعا علیهم موسی بن عمران علیه الصلوة و السلام قال :یا رب هؤلاء ولد معد قد اغاروا علی عسکری ، فاوحی الله الیه : یا موسی بن عمران لا تدعوا علیهم ، فان منهم النبی الامی النذیر البشیر بجنتی ۔ و منهم الامة المرحومة امة محمد الذین یرضون من الیسیر من الرزق ، و یرضی الله منهم بالقلیل من العمل ، فیدخلهم الله الجنة بقول لا اله الا الله لا ن نبیهم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب المتواضع فی هیبته المجتمع له اللب فی سکوته ینطق بالحکمة و یستعمل الحلم، اخرجته من خیر جیل من امته قریشا ثم اخرجته من هاشم صفوة قریش ، فهم خیر من خیرالی خیر یصیر ، امته

۲۷۷۵۔ الصحیح لمسلم، باب فضل نسب النبی ﷺ ۲۴۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱۰۵/۱ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۹۷/۷
التفسیر للقرطبی، ۳۰۱/۸ ☆ دلائل النبوۃ للبیهقی، ۶۳۰/۱
۲۷۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۰/۸ ☆

الی خیر یصیرون ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس مرد ہوگئے ، ایک بار انہوں نے موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا موسی علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی ، رب عزجل نے وحی بھیجی ، اے موسی! انہیں بددعا نہ دو کہ انہیں میں سے وہ نبی امی بشیر ونذیر ہوگا۔ جو میرا پیارا ہے۔اور انہیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہونگا ، فقط ایمان پر انہیں جنت دونگا کہ ان میں اس کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو باوصف کمال ورعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے ۔ میں نے ان کو سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا۔ پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے وہ بہتر سے بہتر ہیں ، اور ان کے امتی ان کی طرف پھرنے والے۔ اراءۃ الادب ص۲۰

۲۷۷۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خرجت من افضل حین من العرب هاشم و زهرة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں عرب کے دوسب سے افضل قبیلوں نبی ہاشم وبنی زہرہ میں پیدا ہوا۔

اراءۃ الادب ص۲۰

۲۷۷۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال لی جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام : قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد افضل من محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، و قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد حیا افضل من بنی هاشم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھ سے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: میں نے

۲۷۷۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ☆

۲۷۷۸۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۷۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۳، ۴۰۹/۱۱

التفسیر لا بن کثیر ۳۲۵/۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۳۷۰/۲

زمین کے پورب پچھم سب تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا۔نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔　　اراءۃ الادب ص ۲۲

۲۷۷۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یقوم الرجل من مجلسه الا لبنی هاشم۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی اپنی جگہ چھوڑ کرکسی کے لئے نہ اٹھے سوابنی ہاشم کے۔

۲۷۸۰۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقوم الرجل من مجلسه الا خیه لابنی هاشم لا یقومن لاحد۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرشخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مجلس سے اٹھے مگر بنی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں۔

۲۷۸۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو انی اخذت بحلقة باب الجنة ما بدأت الا بکم یا بنی هاشم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں دروزاہٗ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم سے پہلے تمہیں شروع کروں۔

۲۷۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة ا وثر علی بنی عبد المطلب احدا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۷۷۹۔ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸۸/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۱۴، ۴۳/۱۲

۲۷۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۹/۸ ☆ . کنز العمال ،للمتقی، ۳۳۹۱۵، ۴۳/۱۲

۲۷۸۱۔ تاریخ بغداد للخطیب ، ۴۳۹/۹ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۳۳۹۰۵، ۴۱/۱۲

۲۷۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۰۴، ۴۱/۱۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا اس وقت اولادعبدالمطلب پر کسی اور کو ترجیح دونگا۔ اراءۃ الادب ۳۵

(۷) قبیلۂ مضر کی فضیلت

۲۷۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے جن میں سے قریش ہیں۔ اراءۃ الادب ۲۹

(۸) اہل عرب کی فضیلت

۲۷۸۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غزوۃ او طاس : لو کان ثابیا علی احد من االعرب رق لکان الیوم ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: غزوہ اوطاس میں: اگر کوئی عرب غلام بن سکتا تو آج بنایا جاتا۔ اراءۃ الادب ۳۲

۲۷۸۵۔ **عن** محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قسم الحیا ء عشرۃ اجزاء فتسعۃ فی العرب و جزء فی سائر الناس۔

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیا کے دس حصہ کئے گئے ان میں سے نو حصے عرب میں ہیں ور ایک باقی تمام لوگوں میں۔ اراءۃ الادب ص ۱۹

۲۷۸۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۸۸، ۱۲/ ۵۹
۲۷۸۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۷۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۳۳۲
کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۳۸، ۱۲/ ۴۷ ☆
۲۷۸۵۔ البخلاء للخطیب، ☆

۲۷۸۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان لواء الحمد یوم القیامة بیدی ، و ان اقرب الخلق من لوائی یومئذ العرب ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا بیشک روز قیامت لواءالحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اور بیشک اس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب ہوں گے۔

۲۷۸۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : اول من اشفع له یوم القیامة من امتی اهل بیتی ، ثم الاقرب فالاقرب الی قریش ثم الانصار ، ثم من آمن بی و اتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ، ثم الاعاجم، و من اشفع له اولا افضل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: روز قیامت سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کرونگا، پھر درجہ بدرجہ جوزیادہ قریب ہیں قریش تک پھر انصار، پھر وہ اہل یمن جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم اور میں جس کی پہلے شفاعت کروں وہ افضل ہے۔

اراءۃ الادب ص ۳۵

(۹) اہل عرب کو علی الاطلاق گالی دینا مشرکین کا طریقہ ہے

۲۷۸۸۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من سب العرب فاولئك هم المشر کون ۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اہل عرب کو سب وشتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۲۹۷

۲۷۸۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

۲۷۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۴۵، ۱۲/ ۹۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۳۸۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۸ ☆ الکامل لا بن عدی، ۲/ ۳۸۲

۲۷۸۸۔ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۹۱۹، ۱۲/ ۴۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۰/ ۲۹۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۹ ☆ الکامل لا بن عدی، ۶/ ۳۷۹

۳۔فضائل مقامات

(۱)فضیلت حجاز

۲۷۸۹۔ **عن** عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرھا ، و لیعقل الدین من الحجاز معقل الارویۃ من الجبل ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف ، اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا اپنا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

(۲)شیطان جزیرۂ عرب میں شرک سے مایوس ہوگیا

۲۷۹۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ، ولکن فی التحریش بینھم ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے ناامید ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اسے

۲۷۸۹۔ الجامع للترمذی باب ما جاء ان الاسلام، فدأ غریبا، ۸۷/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶/۱۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۴، ۲۳۸/۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۴۸۲، ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲۱/۱

۲۷۹۰۔ الصحیح لسملم، باب تحریش الشیطان ، ۳۷۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التباعض. ۱۶/۲
السنن لا بن ماجہ باب الخطبۃ یوم النحر ، ۲۲۵/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۳۱۳/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱۲۵/۱
کنز العمال للمتقی ، ۱۲۴۶، ۲۴۷/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۷/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۸۲/۷ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۲۲/۳
الترغیب والترھیب للمنذری ۴۵۷/۳ ☆ البدایۃ والنہایۃ لا بن کثیر ، ۵۹/۱

پوجیں، ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

۲۷۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال .قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب ، ولکنہ سیرضی منکم بدون ذلک بالمحقرات۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں، مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرا دینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر و آسان سمجھے جاتے ہیں۔

۲۷۹۲۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیر تکم ھذہ ، و لکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلک ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کو یہ امید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی۔ ہاں اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے جنہیں تم حقیر جانو گے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔

۲۷۹۳۔ **عن** عبادۃ بن الصامت و أبی الدراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالا : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیرۃ العرب ۔

۲۷۹۱۔ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۱/۲۶۹، ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/ ۱۸۵
علل الحدیث لا بن أبی حاتم، ۲۳۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۳۹، ۱۲/۳۰۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۳۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۵۷
۲۷۹۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۲۸۵ ☆
۲۷۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۲۲۶ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۱/ ۷۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۴۷۷ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۵/۴۴۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر ۷/ ۲۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۵۴
کنز العمال للمتقی، ۹۴۱ ، ۱/ ۱۸۵ ☆

حضرت عبادہ بن صامت و حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو۔　فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

۲۷۹٤۔ **عن** شداد بن اوس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اما انهم لا یعبدون شمشاو لا قمرا و لا حجرا و لا و ثنا ولکن یراؤن اعمالهم ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار ہو، بیشک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو، نہ پتھر کو نہ بت کو، ہاں یہ ہوگا یہ کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔

(۳) عرب کی فضیلت

۲۷۹۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: بغض العرب نفاق ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

(۴) فضیلت عسقلان وغزہ

۲۷۹٦۔ **عن** عبد الله بن الزبیر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طوبی لمن اسکنه الله تعالی احد العروسین عسقلان او غزه ۔

۲۷۹٤۔ الجامع للترمذی،
السنن لا بن ماجه، باب الریاء والسمعة ، ۳۲۰/۲
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۲٤/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵٦/٤
التفسیر لا بن کثیر ، ۵۲/۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷۰/۱۱
۲۷۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸۹/۱ ☆
۲۷۹٦۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۷۷، ۲۸۹/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۳۲۷/۲

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالیٰ دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ۔ فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶
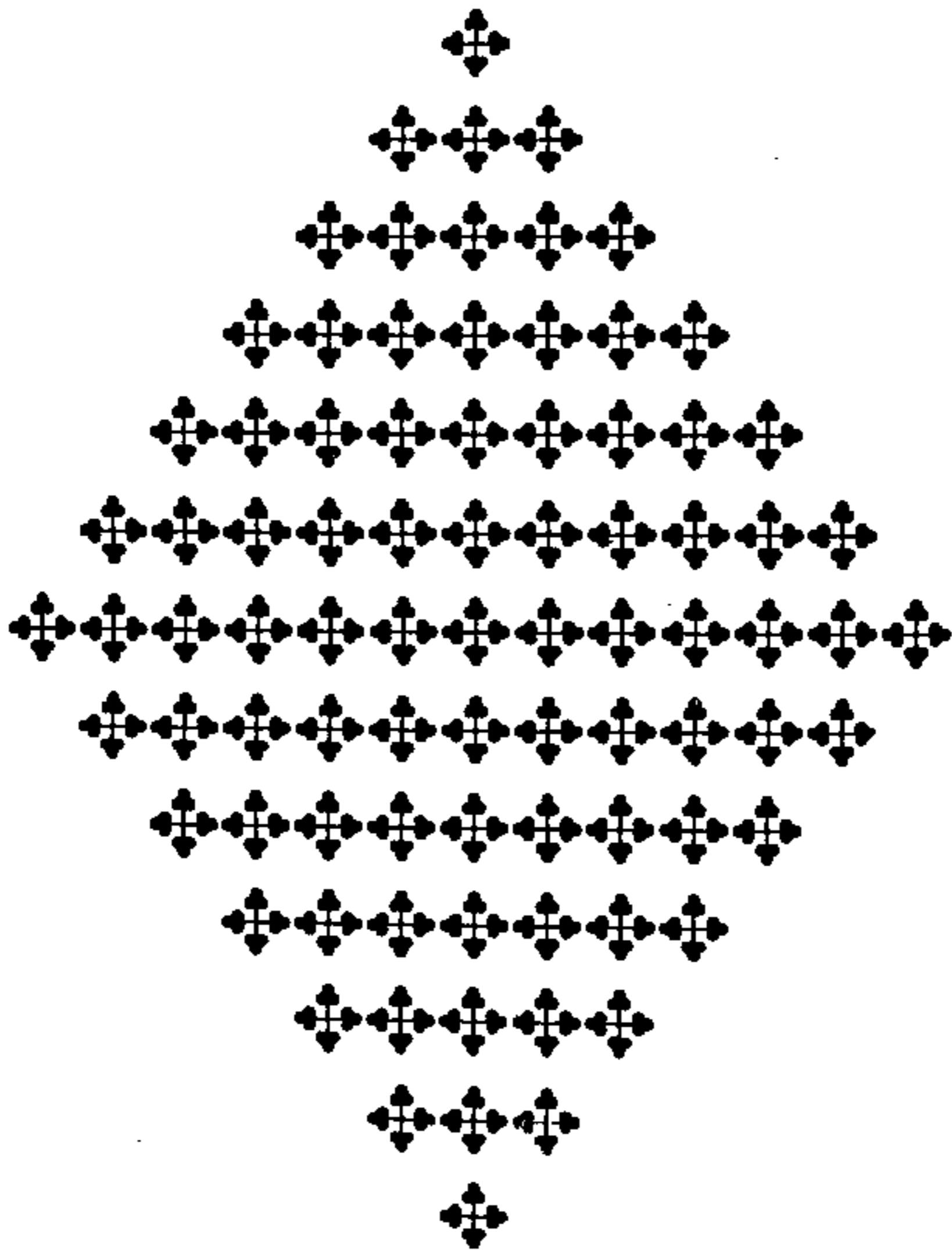
۴۔ فضائل ایام

(۱) بدھ کی فضیلت

۲۷۹۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ما من شیٔ بدیٔ یوم الاربعاء الاتم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی وہ تمام کو پہونچتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۰

(۲) شب برات کی فضیلت

۲۷۹۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی ابن أبی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا کانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها و صوموا نهارها، فان الله تعالی ینزل فیها لغروب الشمس الی السماء الدینا فیقول: الا من مستغفر لی فاغفرله،، الا مسترزق فارذقه، الا متبلی فاعافیه، الا کذا، الا کذا حتی مطلع الفجر۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شب برات آئے تو دن کو روزہ رکھواور رات کو عبادت میں مشغول رہو۔ کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے ہی آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرمان الٰہی ہوتا ہے: خبر دار کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں خبر دار ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق عطا فرماؤں۔ خبر دار ہے کوئی بیمار صحت چاہنے والا کہ میں اس کو شفا بخشوں خبر دار ہے کوئی ایسا خبر دار ہے کوئی ایسا یہ ندا طلوع فجر تک ہوتی رہتی ہے۔ ۱۲م

۲۷۹۷۔ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۵۵

۲۷۹۸۔ السنن لا بن ماجه، باب ما جاء من لیلة من نصف شعبان، ۱/۱۰۰

۲۷۹۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : فقدت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات لیلة فخرجت اطلبه فاذا ھو بالبقیع رافع راسه الی السماء فقال : یا عائشة : ا کنت تخافین ان یحیف اللہ علیك و رسوله ، قالت : قد قلت : و ما بی ذلك ، ولکنی ظننت انك اتیت بعض نسائك فقال ان اللہ تعالیٰ ینزل لیلة النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر الا کثر من عدد شعر غنم کلب۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بستر اقدس پر نہ پایا تو میں تلاش میں نکلی، میں نے دیکھا کہ حضور جنت البقیع میں آسمان کی طرف چہرۂ اقدس اٹھائے ہوئے ہیں مجھے دیکھ کر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم خوف کرتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ کہیں حضور اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی آسمان دنیا پر فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ ۱۲م

۲۸۰۰۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالی لیطلع فی لیلة النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقه الا المشرك او مشاحن ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی فرماتا ہے اور مشرک و چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

۲۷۹۹۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء من لیلة من نصف شعبان ، ۱۰۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۸/۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷/۶
شرح السنة للبغوی، ۱۲۶/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۷/۱۶
۲۸۰۰۔ السنن لابن ماجه، باب ما جا فی لیلة النصف من شعبان ۱۰۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۷۴، ۳۱۶/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۲/۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۱۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۳۰۶

فہرست عنوانات / جلد سوم

۲۱۔ کتاب الادب

ا۔ لباس

۲۔ خضاب

۳۔ داڑھی مونچھ

۴۔ختنہ

۵۔مصافحہ ومعانقہ

۶۔سلام

۷۔ حسن معاشرت

۹۔عزت و تعظیم و شفقت ۹۳

۱۰۔لہو ولعب ۱۰۳

۱۱۔ شعروشاعری ۱۰۷

۱۲۔ گانا اورمزامیر ۱۱۳

۱۳۔ وعدہ عاریت وامانت ۱۲۱

۱۴۔ حقوق عباد

۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی

۲۰۔ ظالم ومظلوم

۲۱۔ اچھے اور برے نام

۲۲۔ عورتوں کے احکام

۲۳۔ تشبہ کفار

۲۴۔ شکر

۲۵۔ حقوق والدین

۲۲۔ کتاب الحیوانات ۲۱۵

ا۔ جانوروں سے سلوک ۲۱۷

۲۔جانور پالنا

۳۔موذی جانور

۲۳۔کتاب التوبۃ

ا۔فضائل توبہ

۲۔توبہ کیا ہے؟

۳۔توبہ کی نوعیت

۲۴۔کتاب الزہد

ا۔زہد

۴۔ کن لوگوں کی دعا کب اور کہاں قبول ہوتی ہے ۳۰۳

۵۔مسنون دعائیں

۲۶۔کتاب الذکر

۱۔فضائل ذکر

۲۔ میراث کی تفصیل

۲۸۔ کتاب الساعۃ

۱۔ علامات قیامت

۲۔ دجال

۳۔میدان قیامت

۲۔ فضائل قبائل ۴۴۳

۳۔ فضائل مقامات ۴۵۹

۴۔ فضائل ایام ۴۶۳